PREFACE.

a practical manual in Urdu on the cultivation of Fruit Trees
. I have compiled this work named "Ketabul Asmar" with hope
rviceable to those of my countrymen who should desire to grow
success as amateur fruit-culturists or as professional gardeners
iod that among the native public fruit cultivation, as a genera
o remained in a remarkably neglected state. The importance o
not fully understood and therefore no proper attention is paid
fruit trees of superior description or improving their races by
s. Even the gardens of our rich men, though sometimes kept
l condition, scarcely shew any attempt on the part of their owners
al of horticultural improvement. The same remark applies to pro
rowers whose gardening operations are in the same stereotyped con
were, say, almost a century before. The mails of the present age
orefathers were and similarly their native employers appear to have
ch conservative. This tendency, to our greatest regret, is the per
istic of my country. However, with a view to impart systematic a
al knowledge of fruit growing to my countrymen, the generality o
want of English knowledge, are not expected to benefit themselves
useful books composed in English treating of different branches o
o tried to explain in this Urdoo book all that I thought necessary
cultivation of fruit trees in India. In preparing this work I have
Revd. Fermenger's Manual of gardening for Bengal and Upper India
free use of Lieutenant Pagson's Manual of the Indian gardening
the references I have made to the works of Mrs. James Cathil
Du. Breuil and Beeton's "All about Gardening" &c. &c. as well a
tural notes and reports that had come to my hand in course of m
researches. As for my personal informations about the subject i
observe that, being very fond of gardening, I have spared no pain
extent of my limited means in rearing choice fruit plants in m
ving valuable instructions from all such sources as I could conside
ble. I need not add that with a view of increasing my practic
ten visited some of the best gardens in India both public an
tance which presented me several opportunities of examinin
scriptions. Even with all these encouraging circumstances in m
have been so presumptuous as to place a book as this before t
een assured by my friends that, to my greatest regret, there was t
pect whatsoever of the subject being treated of in the vernacul
ent horticulturist.

great diffidence that I venture to publish this book which bein
as far as horticultural literature in Urdoo is concerned, cannot
from omissions and commissions. Naturally, then, in presen
duction to my countrymen, I expect full indulgence on their pa
many deficiencies and errors the book might contain, as well
it as a tribute of my devoted love and regard towards them.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدم بعد ذکر اللہ ذکرہم
فی کل بدء و مختوم بہ الکلم

امابعد حضرات اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ علم الاشمار ایک نہایت
نفع رسان علم ہے۔ اس علم کے برتاوے سے صرف شخصی ہی نفع متصور نہین ہے بلکہ اس علم
کا عامل مثل اپنے دوسرون کو بھی نفع پہونچا سکتا ہے۔ چونکہ علم الاشمار مین زبان اُردو
کوئی تصنیف کافی راقم الحروف کی نظر سے نہین گذری۔ اسواسطے مین نے اس
کتاب کے تالیف کی جرأت کی۔ حضرات ناظرین مؤلف کی غلطیون کو معاف فرمائینگے
کیونکہ اس کتاب کی تالیف سے زینہار اظہار لیاقت مقصود نہین ہے بلکہ مطلب یہ ہے
کہ چونکہ علم الاشمار بسبب ایک ضروری علم ہونے کے بہت کچھ قابل توجہ ہے [illegible]
عجب نہین کہ اس ناچیز نمونہ کی طرف متوجہ ہوکر اور اس علم کی ضرورتون پر خیال [illegible]
حضرات صاحب لیاقت وصاحب اطلاع جو واقعی صاحب لیاقت وصاحب اطلاع [illegible]
معقول تصانیف کے ذریعہ سے نفع رسانی خلق مین کوشان ہون

افسوس ہے کہ ہندوستان جو بہت سے میوونکے پیداوار کی صلاحیت
رکھتا ہے ناتوجہی عامہ خلائق کے باعث اپنی اصلی صلاحیت پیداوار کے جوہر [illegible]

قاصر ہے۔ اگر پابندی قواعد علمیہ کے ساتھہ اشجار مثمرہ کی پرورش و تربیت کا سامان لیا جاسے تو یہ ملک وسیع پیداوار اشجار مین حسب مراد ترقی کر سکتا ہے۔ راقم الحروف نے بالقصد اس کتاب مین علم نباتات کے مشکل مباحث علمیہ کے اندراج سے احتراز کیا ہے اور صرف اون امور کو حوالہ قلم کیا ہے جو ترتیب باغ و زراعت اشجار مثمرہ کے واسطے محض ضروری متصور ہین اور جسکی اطلاع سے ہر شخص آسانی کے ساتھہ اکثر میوہ دار درختون سے حسب مراد متمتع ہونے کا سامان کر سکتا ہے اور ایسے درختون کی پرورش و تربیت مین قاصر نہین رہ سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اشجار مثمرہ کی پرورش فوائد سے خالی نہین ہے۔ دینی اور دنیوی دونون قسم کے فوائد اس سے مترتب ہو سکتے ہین۔ جو کام نفع رسانی خلق خدا کا ہوتا ہے بلاشبہہ اوس سے فوائد دینی ضرور منتج ہوتے ہین۔ دنیوی فوائد جو پرورش و تربیت اشجار مثمرہ سے مترتب ہو سکتے ہین بہت ہین۔ مثلاً اسکے ذریعہ سے بہترین تلذذ ذائقہ انسان کو نصیب ہو سکتا ہے اور بہت سی حالتون مین اثمار غذا کے معین اور مفید صحت ہوتے ہین۔ اغراض جسمانی کے لئے شغل باغبانی براے خود ایک نہایت نفع بخش شغل ہے۔ اسلئے کہ باعتبار شغل کے یہ ایک ایسا شغل ہے جسکے سبب سے انسان بہت سے معاصی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ ایک حکیم کا قول ہے کہ بیکار انسان بدرجۂ اولے بے گناہ نہین رہ سکتا ہے۔ واقعی بیکاری بہت سے معاصی کی جڑ ہوتی ہے حالت بیکاری مین انسان اپنی دلبستگی کا سامان کیا چاہتا ہے اور بیشتر اون کامون کو اختیار کرتا ہے جو معصومیت سے بمراحل دور ہوتے ہین۔ اگر بیکاری کے وقت کو انسان پرورش و تربیت اشجار مین صرف کرے تو اوسکو نامحمود امور کے ارتکاب کا موقع بیشک بہت کم ملیگا اور رفتہ رفتہ اشجار سے ایسی دلبستگی ہونے لگیگی کہ اوسے بذریعہ افعال مذمومہ کے دلبستگی پیدا کرنے سے تنفر پیدا ہو جائے گا۔ خدا یتعالے

کی صناعی اور منعمی پیش نظر ہو جائیگی اور کمال وقدرت الٰہی کا اعتراف دل مین جگہ کرے گا ؎ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ۞ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

اغراض محاصل کی نظر سے بھی اشجار مثمرہ کی پرورش وتربیت نفع منصور ہے۔ بشرطیکہ اشجار مثمرہ گران قیمت اثمار پیدا کر سکین۔ بالحاصل اشجار مثمرہ کی زراعت بہ تجربہ اہل واقفیت چہ اہل یورپ وچہ اہل ہند بغایت قابل توجہ امر ہے۔

بحث علم فلاحت

علم فلاحت وہ علم ہے جسکی دانست انسان کو بذریعہ عمل کے نباتی پیداوار اراضی سے نفع ذاتی اور قومی پہونچا سکتی ہے۔ علم فلاحت سے تین فن متعلق ہین۔ اول جنگل لگانے کا فن۔ دوم زراعت کا۔ سوم باغبانی کا۔ جنگل لگانے کے فن کے ذریعہ سے عمدہ عمدہ اقسام کے جنگلی درخت تیار ہو سکتے ہین۔ جنگلی لکڑیون سے تجارت کا کام نکلسکتا ہے۔ یا ایسے درخت پیدا کئے جا سکتے ہین جنکی لکڑیان مطبخ ونزایہ وغیرہ کے کام مین آسکتی ہین۔ یا اون درختون کے جنگل مین شکار کے ایسے جانور پالے جا سکتے ہین جن سے اغراض شکار کے متعلق رہتے ہین۔ زراعت کا فن جسقدر نفع بخش ہے

؎ یہ فن فلاح دنیا وعقبےٰ کا ذریعہ ہے۔ فلاح دنیا اس اعتبار سے کہ اکتساب دنیا اس علم کے برتاؤ سے بطور شایستہ ممکن ہے۔ اور فلاح عقبےٰ اس معنی سے کہ حلال طریقہ اکتساب سے عقبےٰ کی بہتری منتج ہوتی ہے۔ بلاشبہہ فن زراعت نہایت شریف فن ہے اور جو شخص اس فن سے متمتع ہوتا ہے صاحب شرف ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان ملک مصر کی طرح قابل الزراعت ملک ہے۔ اسلئے یہ دونون ملک زمانہ سلف سے زراعت کے مادہ مین مشہور رہے ہین۔ ہندوستان کی دولت زیادہ تر زمین کی پیداوار پر موقوف ہے۔ یہ ملک وسیع زراعت کے لئے مخصوص ہوا ہے اور

اوسکی تصریح کی اس جگہ حاجت نہین - ہملوگون کی بڑی بڑی ضرورتون کو اس فن سے تعلق ہے - مثلاً ضرورت غذائیہ - ضرورت افزایش لذت غذا - ضرورت پوشش ضرورت صبغ و تزئین - ضرورت طبیہ - ضرورت خانہ سازی وغیرہ وغیرہ -

بہتر کسی دوسرے پیشہ کے اختیار کرنے کا موقع نہین ہے - کیا وجہ ہے کہ اندرونی ہندوستان کے کرورون اشخاص کی اوقات گزاری کاشت پر موقوف ہے اور بدوان عرب کی اوقات کا مدار لوٹ مار پر ہے ؟ - اسکی وجہ یہ ہے کہ تقاضاے طبعی ہندوستان کا یہی ہے کہ ہندوستانی زمین جوت کر سامان رزق بہم پہونچاے اور بادیۂ عرب کا یہی منشا ہے کہ بدو لوٹ لائے اور کھسوٹ کھاے - اسی تقاضاے طبعی کے رو سے ساحل کے کنارے رہنے والے تجارت پیشہ ہو جاتے ہین اور اندرونی ملک کے رہنے والے کاشتکار - ظاہر ہے کہ جسقدر تجارت کے کارخانے بمبئی و مدراس مین دیکھے جاتے ہین اوسقدر لکھنؤ اور عظیم آباد مین نہین دیکھے جاتے - ہملوگ تجار بمبئی و مدراس کے جہاز بہ کثرت جاوا و جاپان کو جاتے دیکھتے ہین مگر لکھنؤ یا عظیم آباد کے کسی نواب صاحب یا خانصاحب کی ایک پنسوہی بھی تجارت کے دریا مین چلتے نہین سنتے - اسکی وجہ یہی ہے کہ تقاضاے زمان و مکان کو ہر کام مین دخل ہوتا ہے - اگر لکھنؤ اور عظیم آباد بھی ساحل پر واقع ہوتے تو مدراس و بمبئی ہو جاتے - ہر کام کا مدار اوس کام کی ضرورت پر ہوتا ہے - ہملوگ جانتے ہین کہ جو گانٔون ندی کنارے نہین واقع ہوتا ہے اوس گانٔون مین مچھوے نہین رہتے ہین - ظاہر ہے کہ ایسے گانٔون مین رہکر مچھوے کیا کرینگے - غرض اس کلام سے یہ ہے کہ جس ملک کی جیسی صلاحیت ہوتی ہے اوسکے مطابق اوس ملک مین روزگار کو فروغ ہوتا ہے - ہمارے ہموطنون کو سب سے زیادہ پیشۂ زراعت سے منتفع ہونے کا موقع حاصل ہے - چنانچہ یہ پرانی مثل ہندی کی ایک نہایت منفعہ قول ہے " اُتّم کھیتی مدّہم بان - نرکھن سیوہ بھیک ندان " پس اگر سکناے بہار فن زراعت کی طرف توجہ فرماوین - خاصکر ایسی صورت مین کہ سرکار انگلشیہ نے بنظر فلاح سکناے ہندوستان ترقی کاشت کی نظر سے ایک سررشتۂ عظیم قائم کیا ہے - تو عجب نہین کہ ترقی زراعت سے فلاح اور بہبود ملک کے سکناے کو باستثناے معدودے چند اب تک زراعت کا مذاق - باوجود اسکے کہ اس ملک

باغبانی کا فن بھی بہت نفع بخش ہے - باغبانی کی تین قسمین ہین - اول وہ جس سے پھول و دیگر نباتات قابل تزئین کو تعلق ہے - دوم وہ جس سے اقسام اثمار کی پیداوار متعلق ہے - سوم وہ جسکے ذریعہ سے باورچیخانہ کے مصرف کی چیزین پیدا ہوتی ہین -

واضح ہو کہ اس رسالہ مین قسم دوم سے بحث کیجاتی ہے - اس دوسری قسم کی بھی دو قسمین ہین - قسمت اول وہ ہے جسمین اشجار داخل ہین - قسمت دوم وہ ہے جسمین نجسم یعنی بے ساق نباتات شامل ہین - مثال قسمت اول کی آم - امرود اور لیچو

کو زراعت کے ساتھ خصوصیت ہی پیدا نہین ہوا ہے - اس وضع کی کاشتکاری سے جسے اہل انگلستان فارمنگ سسٹم (Farming System) کہتے ہین ساکنان ہند خبر نہین رکھتے - اگر علمی قاعدہ سے زراعت کیجائے تو ہندوستان مین اس سے بہتر کوئی پیشہ نہین نکلے گا - زندگانی کا یہ طریقہ باعتبار معصومیت کے بہت سے پیشون سے مرجح معلوم ہوتا ہے - بہت لوگ اس ملک مین ہین جنھین اتنی مقدرت حاصل ہے کہ علمی قاعدہ پر زراعت کا برتاؤ کر سکتے ہین لیکن اونکا مذاق بس یہی ہے کہ یا بیکار گھر بیٹھے ہوے آبائی معاش کی آمدنی سے اوقات بسر کرتے ہین - یا اگر تھوڑے روپے کی سرکاری نوکری مل گئی تو اوسیکو ذریعہ معقول سمجھکر اختیار کر لیتے ہین - عموماً کاشت کا پیشہ ذلیل و محقر سمجھا جاتا ہے وجہ اسکی یہی ہے کہ [illegible] درکم مایہ اشخاص اسکو کرتے ہین - لیکن اگر کشادہ پیشانی اور قواعد علمیہ کی پابندی کے [illegible] پیشہ کو مقدور والے کرین تو یہ پیشہ ذلیل معلوم نہو - یہی وجہ ہے کہ نیل کا کاشتکار صاحب [illegible] جاتا ہے اور دھان اور مٹر کا بونے والا ذلیل و خوار - ورنہ درحقیقت دونون ایک [illegible] لوگ ہین جنکی اوقات زمین سے پیدا کرنے پر منحصر ہے - اگر اوسی ٹھاٹھ سے بہت لوگون کی [illegible] پوست - پٹوا - ریشم - تسر - بانگا - دھان - پونٹ - رائی - سرسون وغیرہ وغیرہ [illegible] کاشتکاری کا پیشہ ذلیل نہ معلوم ہو - یہ ظاہر ہے [illegible]

وغیرہ ہے۔ مثال ثانی کی اسٹابری۔ انناس اور انگور وغیرہ۔ قبل اسکے کہ نام بنام ہر درخت مثمر کی کیفیات سے اطلاع دیجاے لازم ہے کہ کچھہ امور کلیہ جو تمام اقسام اشجار و تخوم مثمرہ سے تعلق رکھتے ہین درج کئے جائین۔

بحث امور کلیہ مشتمل بر فصول

فصل اول دربیان آب وہوا

واضح ہو کہ تاثیر آب وہوا و مزاج بلدان کو رویدگی نباتات مین بہت کچھہ دخل ہے۔ بعض نباتات ایسے ہوتے ہین کہ صرف سرد ملکون مین نشو و نما پکڑتے ہین اور گرم ملکون مین لیجانے سے مرجاتے ہین۔ اسیطرح سے گرم ملکون کے نباتات سرد ملکون مین ضائع ہو جاسکتے ہین۔ اشجار مثمرہ کی بھی یہی حالت ہے کہ بعض کو سرد اور بعض کو گرم ملک موافق مزاج آتا ہے۔ اگر مزاج کے موافق ملک نہین ہوتا ہے تو وہ درخت یا مرجاتا ہے یا پھل نہین دیتا اور اگر دیتا بھی ہے تو حسب مراد نہین دیتا پس شائق کو لازم ہے کہ ہر میوہ کے گرم و سرد مزاج کو دریافت کر کے باغ مین لگانیکا قصد کرے۔ اس امر کے ملحوظ نہین رکھنے سے ناکامیابی مترتب ہوگی اور مفت کی زیرباری منتج۔ اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ انگلستان کے بہت سے میوے ایسے ہین جو ہندوستان سے گرم ملک مین مراد کو نہین پہونچ سکتے۔ لیکن ہان ایسی سرد جگھون مین جیسے شملہ و کشمیر وغیرہ ہے کہ بہ سبب مناسبت آب ہوا کے یہ جگہ مین انگریزی میوون کے درختون کو بالیسہرہ کر سکتی ہین۔ چنانچہ اہل انگلستان جو ہندوستان کے سرد مقامون مین باغات رکھتے ہین اپنے ملک کے میوون کو پیدا کرتے اور اپنی محنت کا ثمر شیرین ذائقہ کرتے ہین۔ بالمختصر شائق کو درختون کی نسبت آب وہوا و مزاج بلدان کا لحاظ ضرور ہے۔ اس رسالہ کے ملاحظہ سے معلوم ... میوہ وار کو ہندوستان کے سرد مقامون سے تعلق ہے اور کون

کون میوے ہندوستان کے گرم حصون مین پیدا ہو سکتے ہین۔

فصل دوم در بیان کوائف اراضی وتوجیہ شیرینی و ترشی اثمار

واضح ہو کہ تحقیقات علمائے تشریح الارض سے یہ بات تحقیق ہوئی ہے کہ زمین کی ساخت مطبّق ہے۔ منجملہ طبقات مختلفہ کے ایک طبقہ آہک یعنی چونے کا بھی ہے۔ لیکن چونے کا طبقہ ایسا نہین ہے کہ تمام جسم ارض پر ایک طور سے حاوی یا مفروش ہو۔ بہت سے حصے زمین کے ایسے ہین جنکی ترکیب مین آہک کا شمول پایا جاتا ہے اور بہت سے ایسے ہین کہ اونکی ترکیب مین آہک شامل نہین رہتا۔ پس جاننا چاہیے کہ جن حصون مین آہک موجود ہوتا ہے وہان کے اشجار مثمرہ ثمر شیرین اور جہان یہ جزو مفقود دیکھا جاتا ہے وہان کے اشجار مثمرہ ثمر ترش پیدا کرتے ہین اس سے یہ نتیجہ مستخرج ہوتا ہے کہ اثمار کے شیرین ہونے کے واسطے چونے کے جزو کا شمول ضروریات سے ہے۔ پس جس زمین مین چونے کا شمول نہین ہے یا اگر ہے تو بمقدار کافی نہین ہے۔ اور ایسی زمین سے اثمار شیرین پیدا کرنا مقصود ہو تو لازم ہے کہ اوس زمین مین چونا اور فاسفیٹ اف لائم (Phosphate of Lime.) ملائین۔ اس ترکیب سے اثمار شیرین پیدا ہونگے جیسا کہ عند التجربہ یہ بات تحقیق مین آچکی ہے۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ کاغذی لیمون کی ترشی شریفے کی مٹھاس سے مبدل ہو جائیگی۔ اگر خود کسی ثمر کا تقاضا مٹھاس کا نہین ہے تو اوس مین مٹھاس پیدا نہین ہو سکتی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ چونے کو پھلون کی میٹھاس بڑھا دینے مین بہت کچھ دخل ہے۔ چنانچہ سلہٹ اور ناگپور کے کولون کے شیرین ہونے کی وجہ یہی ہے کہ اون جگھون کی پہاڑی زمینون مین آہک کا ش[illegible] مراد ہے سگنے نہایت شیرین پیدا ہوتے

اور بھی ملک اسپین (Spain) جہان کی زمین آہک آمیز ہے شیرین ترین انگور پیدا کرتا ہے - اسی طرح ایام سلف مین ملک فلسطین عمدہ پیداوار انگور کے لئے مشہور تھا وجہ اسکی یہ تھی کہ وہان کی زمین مین چونے کا شمول بہت تھا بلکہ جن چشمو نسے وہ زمین سیراب ہوتی تھی اون مین بھی چونے کا جزو بمقدار کثیر پایا جاتا تھا لیکن ایسی زمین کہ جسمین بالو یا سنگریزہ کی آمیزش بکثرت ہوتی ہے اور جزو آہک مفقود رہتا ہے - وہان کے پھل نہایت ترش ہوتے ہین -

لائم اسٹون (Limestone) یعنی چونے والا پتھر حالت طبعی مین کیلشیم (Calcium) سے مرکب ہوتا ہے - کیلشیم عبارت ہے آہک مرکب از کاربونک ایسڈ (Carbonic Acid) سے اور کیلشیم کی ترکیب مین کاربون (Carbon) اور آکسیجن گاس (Oxygen gas) شامل رہتا ہے - مثمر درختونکی جڑونکو کاربونٹ آف لائم (Carbonate of Lime) کے گلانے کی قوت حاصل رہتی ہے - اور کاربونک ایسڈ جو اسطور سے درختون مین داخل ہوتا ہے دورہ کے ذریعہ سے آخر کار چینی یعنی شیرینی کی طرف تحلیل ہوجاتا ہے اور یہ وہی شیرینی ہے جو تمام شیرین پھلون کے مغز اور عرق مین شامل رہتی ہے

تحقیقات کیمسٹری سے ثابت ہے کہ ترکیب نباتات مین کاربون (Carbon) یعنی مادہ انگشتی کو بڑا دخل ہے کاربون کی تحقیق پروفیسر جانسٹن (Professor Johnston) سے بتفصیل ذیل کی ہے

۴۰ پونڈ کاربن بشمول ۵۴ پونڈ آب پیدا کرتا ہے ۱۰۰ پونڈ ہیزم یعنی لکڑی درخت یا صمغ
ایضاً ایضاً ۴۲ ½ ایضاً ایضاً ۱۰۰ پونڈ چینی نیشکر
ایضاً ایضاً ۴۴ ایضاً ایضاً ۱۰۰ پونڈ چینی ثمر کی یا چینی شہد کی

ایضاً ایضاً ایضاً ۲۷ ایضاً ایضاً ۳۶ پونڈ ہیومک ایسڈ (Humic Acid)

حساب بالا سے عیان ہے کہ مقدار کاربن مین کوئی فرق نہین ہوتا ہے صرف پانی کا وزن بدلتا گیا ہے۔ پس ترکیب کمسٹری سے یہ ممکن ہے کہ وزن آب کم ہوجانے سے ہیزمی ریشہ ہاے درخت ہیومک ایسڈ بنجا سکتے ہین اور وزن آب کے بڑھجانے سے صمغ چینی یا کوئی شیرین شے ہوجا سکتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ ترکیب نباتات مین کاربن کو بڑا دخل ہے۔ اور اس مسئلہ کے جاننے سے شائق باغبانی بڑا نفع اوٹھا سکتا ہے۔

واضح ہو کہ اچھے پچاس پونڈ چونے والے پتھر (Lime Stone) مین اٹھائیس پونڈ چونا بشمول بائیس پونڈ کاربونک ایسڈ (Carbonic Acid) موجود رہتا ہے۔ اور اگر چونے والا پتھر اچھا نہین ہوتا ہے تو اوسی حساب سے چونا بھی اوس مین کم پایا جاتا ہے۔ چونے سے جو کاربون نکلتا ہے بلکہ اوس کاربن کے جو ہیومس (Humus) اور عموماً کھاد سے نکلتا ہے زیادہ شیرین پیدا کرنے کی قوت حاصل رہتی ہے۔ کیون ایسا ہوتا ہے۔ اسے ابھی تک علما رکمسٹری تحقیق نہین کرسکے ہین۔ مگر ایسا ہونا بہرصورت ثابت ہے بالجملہ ان باتون کے معلوم رہنے سے پھیکے اثمار شیرین بنائے جاسکتے ہین۔ افسوس ہے کہ بہت سے اشخاص افعال کیمیائی سے بیخبر رہنے کی وجہ سے فن باغبانی مین ترقی نہین کرسکتے۔ اور کسی قسم کی عمدگی پھلون مین پیدا نہیں کرسکتے۔

تحریر بالا سے معلوم ہوا ہوگا کہ چونے کو شیرینی اثمار مین تمام تر دخل ہے۔ یعنی جس زمین مین چونے کا جزو کم پایا جاتا ہے وہان کے اشجار مثمرہ ثمر شیرین نہین پیدا کرسکتے ہین۔ پس عمدگی زمین کے واسطے چونے کا وجود نہایت ضروری ہے۔ پروفیسر جانسٹن (Professor Johnston) لکھتے ہین کہ عمدہ

زرخیز زمین مین چونے کا جز اس حساب سے شامل ہوتا ہے کہ اگر ایکہزار پونڈ زرخیز مٹی ہے تو اوسمین چھپن پونڈ چونا ضرور شامل رہتا ہے بخلاف اسکے سن اور بانجھ زمین مین صرف چار پونڈ چونا ہزار پونڈ مٹی مین پایا جاتا ہے۔ صاحب ممدوح لکھتے ہین کہ اس قسم کی سن زمین مین چونا ملانا اس نظر سے کہ ایسی زمین زرخیز ہوجاے صرف روپیہ کا ضائع کرنا ہے۔ مگر عموماً ایسی اراضی مین کہ چونے کا شمول کسیقدر کم ہے بنظر زرخیز بنانے اوس کے چونے کو نہین ملانا غلط طور کی کفایت شعاری ہے۔

کاربونک ایسڈ گاس (Carbonic Acid gas) علے العموم چھہ پونڈ کاربن (Carbon) اور سولہہ پونڈ آکسیجن (Oxygen) سے مرکب ہوتا ہے یعنی بائیس پونڈ کاربونک ایسڈ مین چھہ پونڈ کاربن اور سولہہ پونڈ آکسیجن شامل رہتا ہے۔

واضح ہو کہ پچاس پونڈ چونے کے پتھر مین بائیس پونڈ کاربونک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ پس جس زمین مین پچاس پونڈ چونا خالص مرکب ہو لازم ہے کہ اوس زمین مین بائیس پونڈ کاربونک ایسڈ بھی پایا جاے۔ اور چونکہ درختون کی اصلی غذا کاربونک ایسڈ گاس ہے تو ضرور ہے کہ جس زمین مین ایسے تغذیہ کا سامان موجود ہے وہان کے درخت حسب مراد باررور ہوسکین۔ بخلاف ایسی زمین کے جس مین ایسی تغذیہ کا سامان موجود نہو۔ اسطح کی زمین کے درخت حسب مراد پھل نہین دیسکتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ بالو کی زمین جس مین شمول چونے کا نہین ہوتا اور اس سبب سے نقدان کاربونک ایسڈ گاس کا لازم آتا ہے۔ میوے ترش یا پھیکے پیدا کرتی ہے۔

اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ ہوا مین بھی کاربونک ایسڈ گاس

موجود ہے ہر پانچ ہزار گیلن ہوا میں دو گیلن کاربونک ایسڈ گاس پایا جاتا ہے
اشجار بذریعہ اپنے پتون کے اس کاربونک ایسڈ گاس سے تغذیہ کرتے
ہین - اور بھی بذریعہ اپنی جڑون کے اوس کاربونک ایسڈ گاس سے
غذا لیتے ہین جو زمین مین موجود رہتا ہے - جسقدر کہ کاربونک ایسڈ گاس
اشجار جذب کرتے ہین اوس کے ایک حصہ سے جسم اشجار کے ریشے اور ہیزم
پیدا ہوتے ہین - اور اوسکے دوسرے حصہ سے پھلونکے مغز اور اونکی شیرینی کی
خلقت ہوتی ہے - اور جو حصہ ان کاموں سے باقی رہجاتا ہے اوسے اشجار پتون کی
راہ سانس کے ذریعہ سے خارج کر دیتے ہین - اور ہوا اس خارج شدہ جزو کو جس
طرف چاہتی ہے اوڑا لیجاتی ہے -
وہ شے جسے ہیومک ایسڈ (Humic Acid) کہتے ہین ہر زرخیز
زمین اور کھیتون کی کھاد مین موجود رہتی ہے - اور اوسکی خلقت کمی آب پر موقوف
ہے - یعنی جب اشیاء ارضیہ کی رطوبت کا کوئی حصہ تحلیل ہو جاتا ہے تو یہ ایسڈ
پیدا ہوتا ہے - اس ایسڈ سے دو فائدے مترتب ہوتے ہین - اول یہ کہ اس
ایسڈ سے اشجار کا تغذیہ ہوتا ہے - دوم یہ کہ اور اقسام غذا مین اس ایسڈ
کے ذریعہ سے تغذیہ اشجار کی استعداد پیدا ہوتی ہے -
بعد چونے (Humic Acid) اور ہیومک ایسڈ (Humic Acid)
کے تغذیہ کے اعتبار سے کوئلہ کا درجہ ہے - کوئلہ کا کام یہ ہے کہ ہوا سے
کاربونک ایسڈ لے اور درختون کی جڑون کو تغذیہ کی نظر سے حوالہ کرے -
تحقیقات کمسٹری سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک انچ مکعب کوئلہ پینتیس ۳۵ انچ کاربونک

ملہ جو کام پھیپھڑا (ریہ) جسم حیوانات مین کرتا ہے وہی کام پتا جسم اشجار مین کرتا ہے -
اسی واسطے علمائے علم نباتات اوراق اشجار کو ریہ اشجار کہتے ہین -

ایسڈ گاس کو جذب کرتا ہے۔

واضح رہے کہ آہن کو بھی زمین اور پیداوار زمین سے بڑا تعلق ہے۔ سلفٹ آف آئرن (Sulphate of Iron) یعنی کسیس کو پانی مین محلول کر کے درختون کی جڑون مین دینے سے پھلون کا ذائقہ ترقی کر جاتا ہے۔ اس جزو کے اثر سے پھلون مین شیرہ کثرت سے پیدا ہوتا ہے۔ اور مغز مین لطافت اور نفاست آتی ہے۔ آہن اور فاسفٹ آف آئرن (Phosphate of Iron) زمین مین شامل کرنے سے اشجار کثرت سے پھل دیتے ہین اور پھلون مین لذت اور شادابی حاصل ہوتی ہے۔

فصل دربیان امور لحاظ طلب متعلق درختان

ظاہر ہے کہ جب کوئی درخت نصب کیا جاتا ہے تو ساق و شاخ اشجار نصب کردہ کا تقاضا اعلےٰ کی طرف جانے کا ہوتا ہے۔ اور جڑین اسفل کی طرف جانے کی متقاضی ہوتی ہین۔ درختون کے جسم بالائی اور اون کی جڑون کے درمیان ایک وضع کا تناسب ہوتا ہے۔ یعنی جسقدر جسم بالائی ہوا مین نکلنا چاہتا ہے اوسیقدر جڑین زمین مین داخل ہونا چاہتی ہین۔ اکثر اشجار جو دریا کنارے ہوا اور پانی کے زور سے اوکھڑے نظر آجاتے ہین۔ تو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر جسم بیرونی درخت کا ہوتا ہے اوسیقدر جسم اندرونی بھی ہوتا ہے۔ گویا درخت نصف جسم سے زمین کے باہر رہتا ہے۔ اور نصف جسم سے نیچے زمین کے گڑا رہتا ہے۔ اگر سب درختون کی یہ کیفیت نہو تو بھی یہ امر مسلم ہے کہ جڑین بخلاف جسم بالائی کے اسفل کی طرف جانے پر آمادہ رہتی ہین اور جسقدر ممکن ہوتا ہے زمین مین پیوستہ ہوتی جاتی ہین۔ ان جڑون سے درختون کو غذا ملتی ہے۔ اور حصول غذا کی نظر سے

جڑین زمین کے اندر جانا چاہتی ہین۔

جب حال یہ ہے تو درخت کے نصب کرنے والے کو لازم ہے کہ بالقصد کوئی ایسا فعل نہ کرے جسکے باعث جڑون کو زمین کے اندر جانے مین دقت لاحق ہو بعض لوگ اس خیال سے کہ جڑ بہت دور زمین کے اندر نہ جائے۔ درخت نصب کرتے وقت دو تین فٹ زمین کے اندر کوئی بڑا پتھر رکھہ دیتے ہین۔ ایسے فعل کا کوئی حاصل نہین ہے۔ کسواسطے کہ جب جڑین اوس پتھر تک پہونچتی ہین تو اوس پتھر کو چھوڑکر اوسکے چارونطرف سے پھر زمین مین اوترنے کا قصد کرتی ہین اور آخرکار اوس پتھر کو درمیان مین لے لیتی ہین۔ اوس حال مین لوگ اس بدترکیبی کے معمل ہوتے ہین جب وہ جانتے ہین کہ دو تین فٹ کے بعد اندر زمین مین ناقص ہے۔ اس پتھر کو مانع قائم کرکے یہ چاہتے ہین کہ جڑین اندر داخل ہونے کی عوض اوپر اوپر یعنی سطح زمین کے قریب قریب پھیلین لیکن پتھر رکھنے کے عوض اگر زمین کھودکر ترکیب[1] دادہ مٹی پہلے سے وہان بھری جاے تو پھر خراب مٹی سے ضرر کا گمان باقی نہین رہیگا یعنی جڑین اس ترکیب دادہ مٹی کو اپنی آغوش مین لیکر جب آگے نیچے اوترینگی تب خراب مٹی کسی قسم کا اثر بد

---

[1] ترکیب دادہ مٹی اس طور سے تیار کیجاتی ہے کہ دورس مٹی کو خوب چور ڈالتے ہین بعدازان سرخی۔ ہڈی سوختہ۔ کوئلہ۔ چونا کو خوب باریک کرکے اوس مٹی مین ملاتے ہین جب یہ سب اشیا مرکب ہوجاتے ہین تب نمک کھاری۔ نمک طعام۔ شورہ۔ سجی۔ کسیس کو علحدہ علحدہ پانی مین محلول کرکے یکے بعد دیگرے ملاتے ہین۔ اور اس مرکب کو کچھہ روز سایہ مین رکھتے ہین۔
لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ جمیع آب کے معتدار اسقدر کثیر نہو کہ کثرت مائیت سے مٹی کیچڑ کی شکل پیدا کرے۔ استعمال کے وقت نصف یہ ترکیب دادہ مٹی اور نصف لید یا گوبر زمین مین داخل ہونا چاہیئے۔

درخت کو نہین پہونچا سکیگی - جب زمین خراب ہے تو ترکیب دادہ مٹی کا التزام واجبات سے ہے - لیکن ہر حال مین اگر ممکن ہو تو قبل درخت نصب کرنے کے زمین مین ترکیب دادہ مٹی کو داخل کر رکھنا چاہیے - اس ترکیب کی پابندی سے جلد درخت بالیدہ ہوتے ہین اور ہمیشہ صحیح المزاج رہتے ہین -

واضح رہے کہ جو زمین بالطبع ناقص ہوتی ہے - اوسمین اشجار مثمرہ حسب مراد بالیدہ نہین ہوتے ہین - پس ایسی زمین مین باغ لگانا کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مضمون ہے ؂ زمین شور سنبل بر نیارد ٭ درو تخم عمل ضائع مگردان + لیکن اگر ایسی زمین مین باغ لگانے کی مجبوری آپڑے تو ترکیب دادہ مٹی سے بہتر ایسی زمین کی اصلاح کی کوئی صورت نہین ہے -

جب دریان کھودی جاچکین اور حسب ضرورت اصلاح زمین ہوچکے تب درختون کو اسطور سے نصب کرنا چاہیے کہ سطح زمین باغ سے درخت کے تھالے کی مٹی تین یا چار انچ بلند ہو - یعنی درخت کو کسی نشیب زمین مین نہین نصب کرنا چاہیے نشیب مین نصب کئے جانے سے بیشتر اشجار مرجاتے ہین - لیکن جب باغ کی زمین بہت مرطوب ہو تو ایسی حالت مین اور بھی تھالے کی زمین کو بلند کرکے اشجار کو نصب کرنا مناسب ہوگا - علاوہ اسکے مٹی کا گول پشتہ درخت کے چارونطرف درکار ہوگا تاکہ تیزی ہوا و بارش سے درخت کو آسیب پہونچے - ہر درخت کی دری اور اسکی حیثیت کے اعتبار سے عریض ہونی چاہیے - مگر ہر حال مین دری کو درخت نو کی جڑون سے کم سے کم ایک ثلث طول مین زیادہ تر عمیق کھودنا چاہیے کہ جڑون کو بڑھنے اور پھیلنے کی وسعت کافی ملے -

فصل دربیان اجرائے نسل و بقائے انواع نباتات مثمرہ

بقاے انواع واجراے نسل نباتات[1] مثمرہ کی چند صورتین ہین - نباتات مثمرہ کبھی تخم[1] - کبھی داآبہ[2] - کبھی قلم[3] - کبھی انٹا[4] - کبھی چشمہ[5] - کبھی ٹونٹا[6] اور کبھی پیوند[7] سے تیار کئے جاتے ہین - ان سب ذریعون سے غرض یہی ہے کہ یا بقاے انواع درختان کی صورت قائم رہے - یا اصل درختان سے بھی درختان نوعمدگی پیداوار وقوت مثمرہ وغیرہ مین ترقی کرین - ظاہر ہے کہ طبعی حالت مین ہر میوہ دار درخت ایک حالت خاص مین رہتا ہے خود بخود کسی قسم کی ترقی نہین کرسکتا ہے - لیکن انسان اپنی محنت اور دانست سے اوس مین انقلابات پیدا کرتا ہے - اور جسقدر محنت اور دانست کے ساتھہ کارروائی کرتا ہے اوسیقدر ترقی کی شکل پیدا ہوتی ہے -

تخم[1] سے اکثر درختان مثمر پیدا ہوتے ہین مگر اور ترکیبون سے درختان مثمر مین ترقی کی صورت پیدا ہوتی ہے - اسیواسطے درختان مثمر کے پیدا کرنے مین مختلف اقسام کی کارروائیان عمل مین لائی جاتی ہین -

داآبہ[2] عبارت ہے اوس ترکیب سے جسمین کسی درخت کی شاخ کو زمین مین اسطور سے داب دیتے ہین کہ کچھہ عرصہ کے بعد اوس شاخ سے جڑین نکلکر براخود اوس شاخ مین ایک علحدہ درخت بنادینے کی صلاحیت پیدا کر دیتی ہین - ترکیب دابہ تیار کرنے کی یہ ہے کہ درخت کی پتلی شاخ پختہ کو کسیقدر چھیلکر زمین[2] مین دفن کر دیتے ہین نہ اسقدر

---

[1] نباتات مثمرہ سے مراد اشجار و بخوم مثمرہ دونون ہین

[2] اگر کسی درخت کی شاخ ایسی بلند ہو کہ زمین کی طرف جھک نہین سکتی ہے اور اس سبب سے زمین کے نیچے نہین دب سکتی ہے - تب گملے کو ایک جانب توڑ کر اور اوس مین مٹی بھر کر اوس شاخ کو اوس گملے کے ٹوٹے ہوے حصہ کی طرف سے گملے کی مٹی مین داب دیتے ہین - جب گملے کے ذریعہ سے دابا تیار کرنا ہو تو لازم ہے کہ قبل دابنے شاخ کے گملے کے قیام مستحکم کی شکل پیدا کیجاے -

کہ بالکل شاخ زمین کے نیچے پوشیدہ ہو جائے بلکہ زیادہ حصہ آخر شاخ کا مٹی سے
باہر رہے ہے - موقع سے پانی دیا کرتے ہین تاکہ زمین مین ہمہ دم تری رہے اور اس
ذریعہ سے شاخ کے دبے ہوئے حصہ سے جڑین پیدا ہو کر زمین کی طرف جاوین
چند مہینے مین جڑین زمین مین جگہ کر لیتی ہین - اور اس دبی ہوئی شاخ کو غذا پہونچانے
لگتی ہین کہ پھر درحقیقت اس دبی ہوئی شاخ کو اصل درخت کے ذریعہ سے غذا
حاصل کرنے کی حاجت نہین رہتی ہے - جب اسے خودسری حاصل ہو جاتی ہے -
تب اس دبی ہوئی شاخ کے اوپر کی جانب سے رفتہ رفتہ تراشنا شروع کرتے
ہین اور آخر کار یہ شاخ اصل درخت سے کٹ کر جدا ہو جاتی ہے - اور یہ شاخ
بریدہ خود ایک درخت ہو جاتی ہے موقع سے اوٹھا کر یہ شاخ بطور درخت کے
جہان درکار ہوتی ہے نصب کیجاتی ہے اور اپنے وقت پر پورا درخت ہو جاتی ہے
نقشۂ ذیل قابل لحاظ ہے

ا - شاخ دابہ
ب - جزو دبا ہوا زیر زمین
ج - مقام تراشش

واضح رہے کہ ہر درخت کی شاخ کو دابہ کے ذریعہ سے درخت پیدا کرنے
کی صلاحیت حاصل نہین ہے - مثلاً آم کہ دابہ کے ذریعہ سے اسکا اجرائے نسل نہین
ہو سکتا - دابہ کے قابل انار - امرود اور اقسام لیمون وغیرہ ہین -

قلم عبارت ہے اوس شاخ درخت سے جو زمین مین نصب ہو کر اصل
درخت کی مانند درخت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے ترکیب قلم تیار کرنے کی
یہ ہے کہ فصل برشکال مین ایک فٹ کی پتلی شاخ پختہ کاٹ کر کسی زمین مین جسکو
پہلے سے تیار کر رکھتے ہین نصب کر دیتے ہین۔ کچھ عرصہ مین یہ شاخ گڑھے
ہوئی حصہ مین جڑ پیدا کرتی ہے۔ اور اوپر کے حصہ مین پتیان لاتی ہے۔ جب ایسا
معلوم ہو کہ انتقال موضع سے اوسکے خشک ہونے کا گمان نہین ہے تو اوسکو جس
جگہ پہ درکار ہو نصب کر دینا چاہیے۔ اس شاخ کو وقت نصب کرنے کے منحرف تراشنا
چاہیے اور کج نصب بھی کرنا چاہیے۔ لیکن جب تیاری کے بعد نصب کرنا ہو تو کج
نصب کرنے کی حاجت نہین ہے۔ جیسے تمام اشجار نو نصب کئے جاتے ہین اسکو
بھی نصب کرنا چاہیے۔

ا۔ ابتدائی حالت قلم
ب۔ جب پتیان نکلنا شروع ہوتی ہین
ج۔ جب تیار ہو چکا۔

ج ب ا

قلم کے ذریعہ سے بہت کم درخت مثمر پیدا ہوتے ہین انجیر اور توت بیشتر
قلم سے تیار ہوتے ہین۔ البتہ غیر مثمر درخت بہت ہین جو اس ترکیب سے پیدا
کئے جاتے ہین۔ چنانچہ پھول کے بہت درخت ہین۔ جنکو یہ ترکیب موافق مزاج ہوتی
ہے۔

انٹا کی ترکیب یہ ہے کہ درخت کی شاخ کے اوس مقام کو جہان یہ انٹا باندھنا
منظور ہوتا ہے۔ چار و نطرف چھیلکر ترکیبی مٹی اوس چھیلے ہوئے مقام

انداز لپیٹتے ہین اور اوپر سے ٹاٹ یا نمدا مضبوط طور سے باندھ دیتے ہین - اور اس
موضع انٹا کو ہمیشہ جس سبیل سے ممکن ہوتا ہے تر رکھتے ہین - کچھ عرصہ کے بعد
اوس چھیلے ہوے مقام سے جڑین نکلنا شروع ہوتی ہین - اور چھ مہینہ مین بطور
دابہ کے یہ شاخ اونھین جڑونسے تغذیہ پانے لگتی ہے - اور جب پورا تغذیہ پاتی ہے تب بطور
دابہ کے اصل درخت سے علحدہ ہونے کے قابل ہو جاتی ہے - بمثل دابہ کے
اوسے تراشنا چاہیئے - فرق دابہ سے اور انٹے سے یہی ہے کہ انٹے کو زمین سے
کوئی تعلق نہین ہوتا ہے - شکل ذیل قابل لحاظ ہے -

ا - مقام انٹا
ب - مقام تراشش
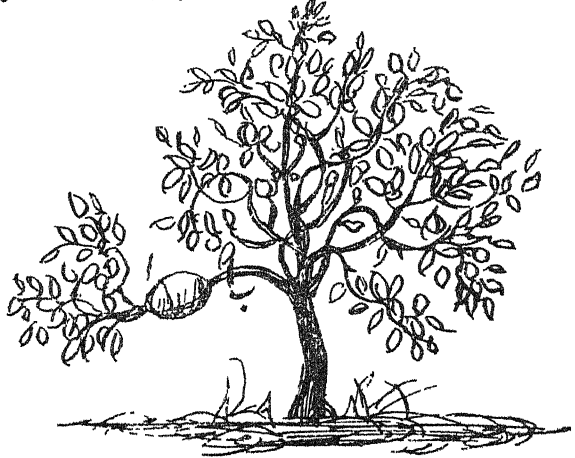
واضح ہو کہ اقسام لیموں و مہتابی و کولا و لیچو کو صلاحیت اس ترکیب کے
متحمل ہونے کی ہے - خاصکر انٹے کو لیچو کے ساتھ خصوصیت ہے -

چشمہ کی ترکیب یہ ہے کہ ایک درخت کی شاخ مناسب سے آنکھہ نکالکر
اور ایک دوسرے درخت کا پوست چھیلکر اوس آنکھہ کو اوس پوست مین رکھکر
باندھ دیتے ہین - رفتہ رفتہ اوس آنکھہ سے شاخ اور پتے نکلکر ایک درخت
ہوتا ہے - انگریزی زبان مین اوس دوسرے درخت کا نام (اسٹاک
Stock) ہے اور اول درخت کی شاخ سے جو آنکھہ نکالی جاتی ہے

اوسے بڈ (Bud) اور بھی سائن (Scion) کہتے ہین - اسٹاک وہی شے ہے جسے اس ملک مین بیجو کہتے ہین - چنانچہ جب کولے کا چشمہ تیار کرتے ہین تو کولے کی شاخ سے آنکھہ نکالکر کرنے کے بیجو یعنی اسٹاک مین نصب کر دیتے ہین - اور کرنے سے جتنی شاخین نکلتی ہین اوسے کاٹتے جاتے ہین اور چشمہ کے مقام سے جو شاخین نکلتی ہین اونکی نگاہداشت کرتے ہین - آخر کار کولے کا درخت تیار ہو جاتا ہے - درمیان بڈ (Bud) اور اسٹاک کے (Stock) یعنی جس درخت کی آنکھہ ہے اور جس قسم کا بیجو ہے ان دونو مین کسی قسم کی مناسبت یا جنسیت درکار ہے - ورنہ چشمہ تیار نہ ہوگا - مثلاً کولے کی آنکھہ ہو اور شفتالو یا پپیتے کا بیجو ہو تو چشمہ تیار نہ ہوسکیگا - اور اگر ہو بھی تو کوئی خوبی کی امید نہین ہے - ہنود اس وضع کی بندش کو گناہ جانتے ہین اور عقلاً بھی کچھہ معیوب معلوم ہوتا ہے - فطرت اللہ کے خلاف بیشک ہے یہ ویسی ہی ہے کہ گھوڑے اور گدھے سے اجراے نسل کا سامان کیا جاے

خیر اب چشمہ کی بحث بتصریح لکھی جاتی ہے - اور کسیقدر توجہ طلب ہے -

جب چشمہ تیار کرنا منظور ہو تو چاہیے کہ ایک شاخ جس سے چشمہ لینا ہے اصل درخت سے تراشی جاے - یہ شاخ نہ نہایت کہنہ ہو اور نہ محض نورستہ کسی طرح بیمار یا پژمردہ نہو - بہرصورت صحیح و معتدل مزاج ہو - ایسی شاخ تراش کر اوسکے پتون کو علحدہ کرنا چاہیے - واضح ہو کہ جہان جہان پتا ہے وہین پتے کی جڑ مین آنکھہ ہوتی ہے - اور ہر آنکھہ مین بہ پابندی ترکیب معقول درخت بنجانے کی صلاحیت سودعہ رہتی ہے - شاخ بریدہ کے درمیان پتے کی جگہہ سے بہ غبانی قلمتراش کے آنکھہ نکالنا چاہیے - یہ باتین تصویر ذیل سے سمجھہ مین آجائینگی -

فرض کرو کہ (ا) ناشپاتی کی شاخ بریدہ ہے - جس سے آنکھ بذریعہ باغبانی قلمتراش کے نکالی جا سکتی ہے -

(ب) اور (ج) اول اور آخر حصے اوس شاخ کے ہین جو بیکار متصور ہین اور اس سبب سے قطع کر دیئے جاتے ہین -

(د) وہ مقام ہے جہانسے آنکھ لینا چاہیئے -

جب شاخ کے اول اور آخر حصے مع اوسکی پتیون کے دور کیئے جا چکین - تب اوس شاخ کے مستعمل حصہ کو کسی پانی کے ظرف مین پانچ چھہ گھنٹہ تک ڈوبا رکھنا چاہیئے اور یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہان پر تمازت آفتاب کو دخل نہو - یعنی سایہ کا ہونا ضرور ہے اور جب شب آئے تب اوس شاخ کو سبز گھانس پر رکھنا چاہیئے کہ شبنم کی تری اوس شاخ کو پہونچے - تاکہ اوس شاخ مین کسی طرح کی یبوست نہ آجائے - جسکے سبب سے آنکھ کے بیکار ہو جانے کا خوف ہے - بعد ان سب کارروائیون کے اندر چوبیس گھنٹے کے آنکھ کو نکالکر بیجو مین داخل کرنا چاہیئے - اس سے زیادہ دیر کرنے مین نقصانی متصور ہے - یعنی شاخ کے خشک ہونے سے آنکھ بھی بیکار ہو جائیگی - قبل آنکھ نکالنے

کے لازم ہے کہ بیجو مین چشمہ داخل کرنے کی جگہہ بنالیجائے اور فوراً آنکھ کے نکالتے
بیجو مین داخل کر دینا چاہئے۔ ورنہ چشمہ کے ضائع ہونے کا احتمال ہے۔

یہ سب امور تصریح ذیل کے ذریعہ سے واضح ہونگے۔

ایک ہاتھ مین شاخ کو رکھنا چاہئے۔ اور دوسرے ہاتھ مین قلمتراش
آنکھ کے مقام سے نصف انچ بالا اور بھی نصف انچ زیر شاخ کی چھال کو تراشنا
چاہئے۔ اور تراشے ہوئے مقام مین (س) سے (س) تک جیسا کہ مندرج
تصویر ہے چھری کو آنا چاہئے۔ پس بشکل (ط) آنکھ شاخ سے علحدہ ہوجائیگی
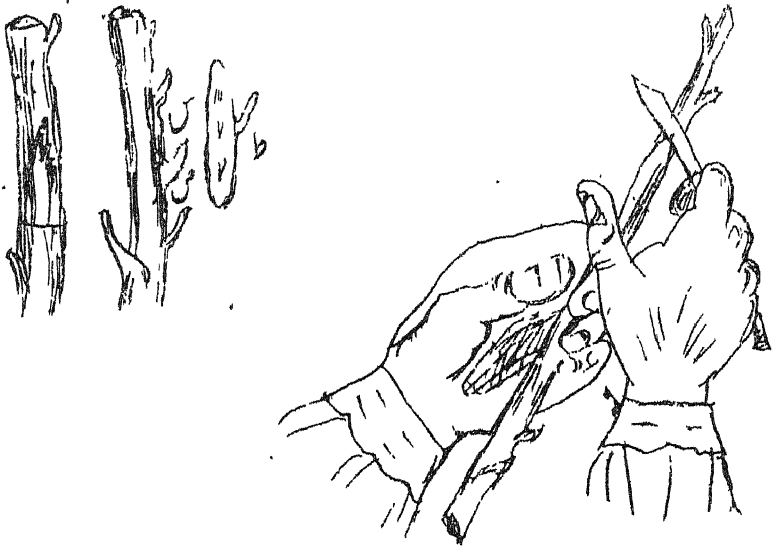
قبل آنکھ کے علحدہ ہونے کے اسٹاک یعنی بیجو مین آنکھ کے لئے انگریزی
حرف T کی شکل کی جگہہ بنانا چاہئے۔ اس جگہہ کی عمق کو چھال کی حد تک پہونچنا
چاہئے۔ پھر چھری کے دوسری طرف سے شگاف کے دونون پہلوؤنکو اوٹھاکر فوراً
[illegible]

ا۔ شکل مقام برائے چشمہ بشکل حرف T

ب۔ شکل چشمہ داخل شدہ

ج۔ شکل بندش

ا   ب   ج
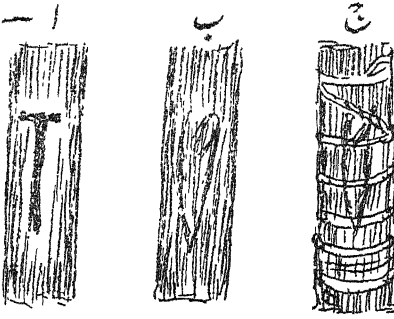
جب آنکھ داخل بیچہ ہوچکے تو فوراً اوس محل چشمہ کو بچا کر ڈورے سے باندھنا چاہیے۔ لیکن بندش ایسی سخت نہو کہ کسی طرح کا صدمہ چشمہ کو پہونچے۔

ٹونٹا سے مراد وہ پودہ ہے جو اصل درخت کی جڑ سے پھوٹ کر نکلتا ہے۔ اور جب اوسے احتیاط سے اوکھاڑ کر علحدہ نصب کرتے ہین تو مثل اصل درخت کے صورت پکڑتا ہے۔ اکثر بیل وغیرہ کی جڑون سے ایسے پودے ظاہر ہوتے ہین۔ کیلہ کی جڑ سے بھی ٹونٹے نکلتے ہین۔ اور یہی ٹونٹے آخر کار درخت ہوجاتے ہین۔ بلکہ کیلہ کا اجرائے نسل اسی ٹونٹے پر موقوف ہے۔ کیلہ تخمی کم ہوتا ہے۔ بخلاف بیل وغیرہ کے کہ بذریعہ تخم و پیوند کے انکے بقائے نوع کی شکل ممکن ہے۔ تصویر ذیل سے حقیقت حال معلوم ہوگی۔

ا۔ درخت کیلہ

ب۔ ٹونٹا
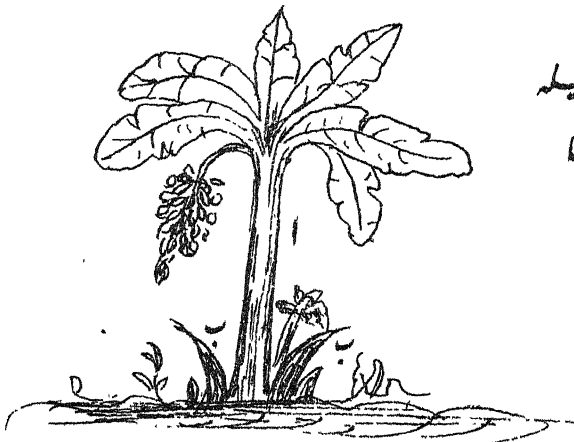
پیوند جسے صوبۂ بہار مین قلمی اور ساٹا کہتے ہین - دو درخت کے دو حصونکی وصل کا
ے جس وصل کے ذریعہ سے عرق شجری جو بمنزلہ خون حیوانی کے ہے دونون حص
ئے وصل شدہ حصون مین بہ پابندی نظام عالم نباتی گردو رہ کرتا ہے - وہ ح
ندکا جسکو زمین سے تعلق ہوتا ہے اوسے بیجو (اسٹاک) کہتے ہین - اور شا
صول کو پیوند (graft) - چشمہ اور پیوند دونون ترکیبون کے اصول واحد
ہین - فرق اسی قدر ہے کہ پیوند تیار کرنے مین بیجو کے ساتھہ شاخ تیار و موجود
ل کیجاتی ہے - اور چشمہ تیار کرنے مین وہ شے جو آخر شاخ ہونے والی ہے بیجو
ل کیجاتی ہے - یعنی شاخ بالقوہ کا وصل بیجو کے ساتھہ کیا جاتا ہے - کن کن
درختون کو صلاحیت پیوند سے تیار کئے جانے کی ہے - اور کن کن کو چشمہ سے - اس
[illegible] سلع رہنا چاہئے - ورنہ غلطی کا نتیجہ سواے ناکامیابی کے کوئی
دوسری [illegible] ہے -

پیوند دو درختون [illegible] نباتات مین اوسکے مین اصول [illegible]
قرار پاتا ہے - جن اصو [illegible]
انسانی کے درمیان وصل [illegible] ان کے عملیات سے [illegible]
کہ اگر کوئی انگلی کسی انسان کی دونیم ہوجا [illegible]
اصل جسم کے وصل کردیا جاے تو اصل جسم کے ساتھہ [illegible] ہوجاتا ہے
درختون کے پیوند کابھی یہی طور ہے - لیکن فرق اسیقدر [illegible] وصل درمیان
دو علحدہ درخت کے قرار پاتا ہے اور بشکل بالا [illegible] مقطوع و اصل
جسم شخص واحد کی صورت پکڑتا ہے - لیکن اگر [illegible] کی انگلیان تراشی جاوین
اور انگشت ہاے تراشیدہ [illegible] ایسی ہو کہ وصل مین دقت لاحق نہ ہو
ایک شخص کی اونگلی مقطوع [illegible] شخص کے جسم کے ساتھہ پیوند ہو سکتی ہے

اگر اس طور پر پیوند ہو جیسا کہ ممکن ہے تو اس ترکیب وصل کو تمام تر پیوند اشجار کے ساتھ مشابہت متصور ہے۔

پیوند سے اشجار تیار کرنے کے فوائد چند ہین - اول یہ کہ پیوند کے ذریعے اشجار بکثرت جلد تیار ہوتے ہین۔ دوم یہ کہ اشجار پیوندی ثمر جلد لاتے ہین - سوم یہ کہ پیوند کے ذریعہ سے اثمار کی لطافت ترقی کر جاتی ہے - چہارم یہ کہ اس ترکیب سے نئے اقسام اثمار کے پیدا ہو سکتے ہین - پنجم یہ کہ درخت کہنہ مین اس ترکیب سے جدت پیدا ہو سکتی ہے - یعنی اگر کوئی درخت کہنہ ہو جائے اور چاہا کہ پھر نئے درخت کی کیفیت اوس مین پیدا ہو تو اوسے کچھ حصہ چھوڑ کر جڑ کی جانب سے تراش ڈالتے ہین - اور جو حصہ رہجاتا ہے اوس حصہ مین اور درخت اچھے کا پیوند کرتے ہین - اس ترکیب سے ایک درخت کہنہ از سر نو جوان ہو کر لطف اثمار دکھلاتا ہے۔

واضح ہو کہ پیوند کی دو قسم ہے - ایک یہ کہ آید [illegible] شاخ تراش کر درخت یعنی بیجو کے ساتھ پیوند کر دیتے ہین اور شاخ تراشیدہ جزو درخت ہو جاتی ہے - دوم یہ کہ درمیان دو شاخ کے یعنی درمیان شاخ درخت جس سے پیوند لیتا ہے اور درخت بیجو کے وصل کرتے ہین اور جب وصل کامل طور سے ہو جاتا ہے تب شاخ وصل شدہ کو تراش لیتے ہین جسطرح سے کہ عموماً آم کا پیوند تیار ہوتا ہے قسم اول کی چند شکلین ہین دو اون مین سے ذیل مین بیان ہوتی ہین۔

اول شکل یہ ہے کہ بیجو یعنی اسٹاک کے سر کو تراش ڈالتے ہین - اور [illegible] بیجو کے سر مین شاخ پیوند کے داخل کرنے کے لئے جگہ بناتے ہین [illegible] شاخ پیوند کو داخل کر کے موضع وصل کو ڈورے سے باندھتے ہین - تھوڑے [illegible] شاخ پیوند بیجو مین جگہ کر جاتی ہے اور پیوند طیار ہو جاتا ہے - اس

یب کو انگریزی مین کروون گرافٹ (Crown Graft) کہتے ہین۔
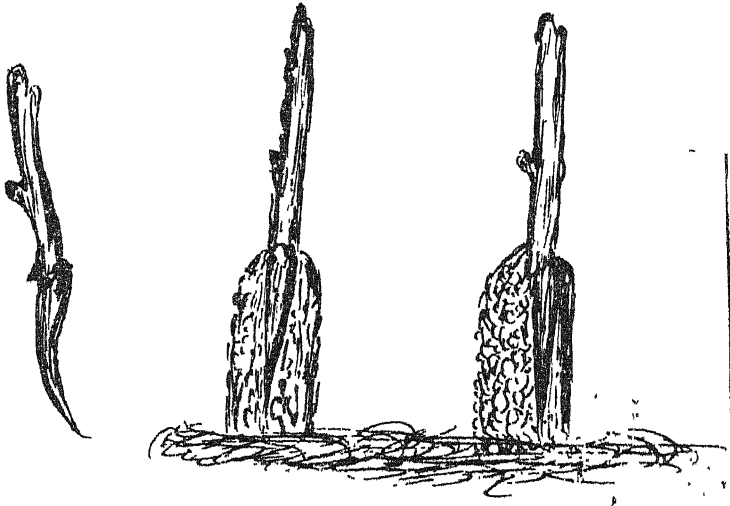
دوم شکل یہ ہے کہ بیچ کے پہلو مین شاخ پیوند کی داخل کرنے کے لئے جگہ بناتے ہین۔ اس ترکیب کو انگریزی مین سائڈ گرافٹ (Side Graft) کہتے ہین
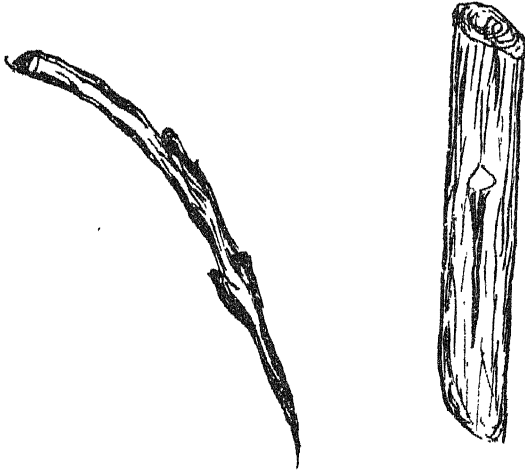
انھین شکلون پر اور شکلون کو بھی قیاس کرنا چاہیے۔ سب شکلون کے اصول واحد ہین۔ بہرحال ہندوستان مین ان ترکیبون پر مستعمل ہونے کا زمانہ مارچ ہے جو درختون کے ابتدائی جوشش کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور جس وقت مین عرق نباتی یعنی درخت

شاخ اوپنے کی طرف چڑھتا ہے - اور نیز پتون اور شگوفون کی تیاریکا سامان بند ہوتا ہے - شاخ پیوند ہونیوالا تراشکر بیجو مین داخل نہین کرنا چاہیے - دو چار روز کا التوا ضروری ہے تاکہ فاضل عرق جو شاخ تراشیدہ مین موجود رہتا ہے کسیقدر زائل ہوجاوے اور وقیع رطوبت کے بعد جب وصل کا سامان کیا جائے تو بہ سبب ضرورت کے استمال یعنی بیجو کے عرق کو جذب کرنے کے لئے شاخ وصل شدہ مائل رہو ورنہ ظاہر ہے کہ جب بافراط عرق خود شاخ موصول مین موجود رہیگا تو اسکو کے عرق کو جذب کرنیکی اوسے حاجت نہوگی - اور اسوجہ سے وصل کی صورت پیدا نہوگی - لازم ہے کہ شاخ تراشیدہ کو دو چار روز موضع خشک مین رکھین لیکن آفتاب کی حرارت سے بچاوین کہ شاخ تراشیدہ بالکل خشک نہو جاوے - قبل وصل کرنے کے شاخ تراشیدہ کے آخر حصہ کو یعنی جسطرف کو داخل استمال کرنا ہے سرنو سے تراش لینا چاہیے - جب شاخ تراشیدہ داخل استمال ہوچکے تب موضع وصل کو ڈورے سے بستہ کرنا چاہیے - اور اوپر سے ترکیبی مٹی چھپا دینا چاہیے - اس کام کے لئے ترکیبی مٹی اسطور سے تیار کرتے ہین کہ کول مٹی مین گوبر اور پیال باریک تراشیدہ شامل کرکے چند روز چھوڑ دیتے ہین جب سب اجزا مخلوط ہوجاتے ہین تب اس ترکیبی مٹی مین ایک وضع کی بستگی پیدا ہوتی ہے - اور جب اس مٹی کو مقام وصل پر ضماد کرتے ہین تو موضع وصل کو پکڑ لیتی ہے اور خارجی ہوا کو موثر ہونے نہین دیتی ہے -

دوسری قسم پیوند کی وہ ہے کہ جو بذریعہ شاخ نا تراشیدہ کے ترکیب پاتی ہے اور بعد استحکام وصل کے وہ شاخ اصل درخت سے تراشکر علحدہ کیجاتی ہے - آم کا پیوند اسی قاعدہ سے تیار ہوتا ہے - اور اوسکی ترکیب یہ ہے کہ جس درخت سے پیوند لینا ہے اوس درخت کی کوئی شاخ مناسب تجویز کرکے

اوسکے پاس ہیچو کا درخت خواہ گملے مین خواہ زمین مین نصب کرتے ہین - اور اوس
شاخ تجویز شدہ کو اور ہیچو کو تناسب کے ساتھ چھیل کرکے اوپر نیچے رکھکر
آپس مین بذریعہ مستحکم دوڑے کے وصل کر دیتے ہین - بعد کچھ عرصہ کے اصل
درخت کی شاخ ہیر کے ساتھ وصل ہو جاتی ہے تب موقع سے جاے وصل سے
کچھ نیچے شاخ وصل شدہ کو یا ایک بار تراش لیتے ہین یا رفتہ رفتہ کرکے
اصل درخت سے علحدہ کرتے ہین - تصویر ذیل قابل توجہ ہے -

ا - شاخ درخت

ب - مقام وصل

ج - مقام قطع

[illegible] - درخت ہیچو

واضح ہو کہ [illegible]

آلات درکار ہین بغیر آلات مناسب کے باغبانی کا کام انجام پا نہین سکتا ہے - عام
اس سے کہ باغبانی کا شغل بطور پیشہ کے ہو یا مجرد دلبستگی کیلئے کیا جائے -
ٹی سامے ٹامس اینڈ کو تجار کلکتہ سے درخواست کرنے سے جمیع آلات دستیاب
ہوسکتے ہین - بعض آلات ملحق کی تصویر درج کتاب ہذا کیجاتی ہے -
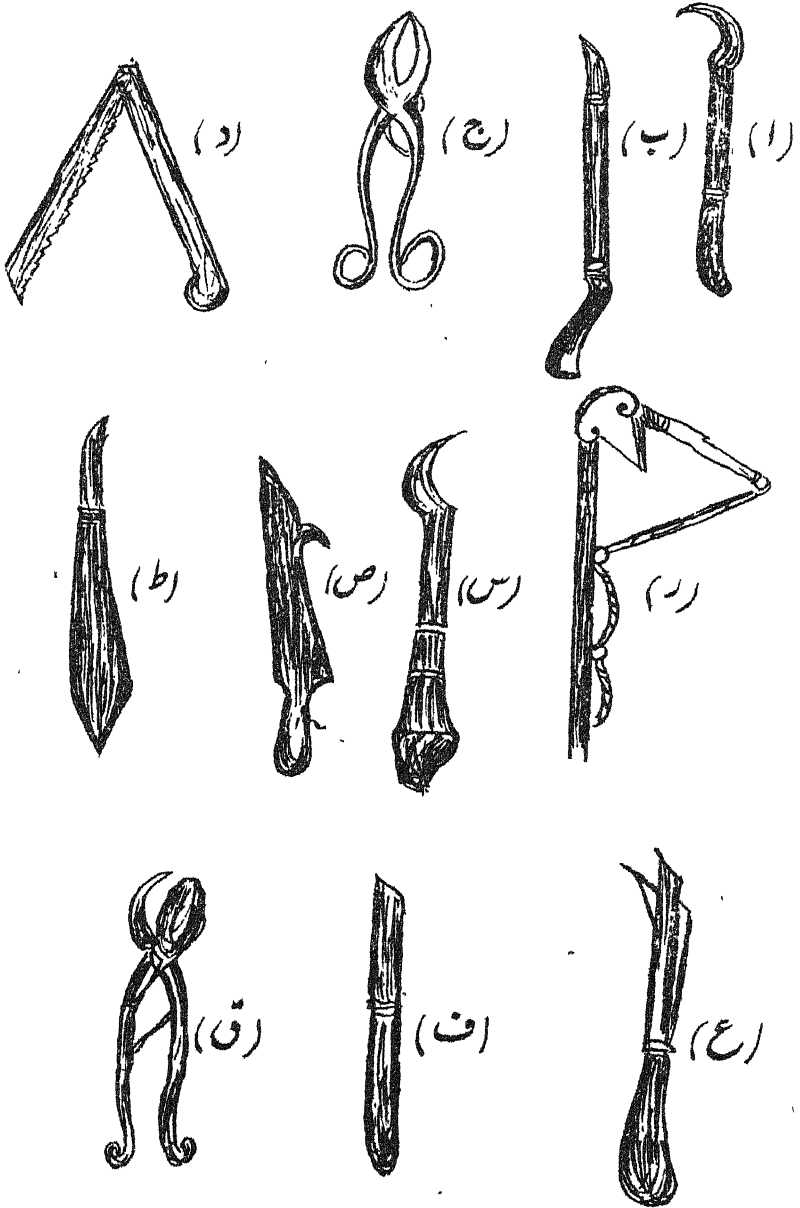
ان آلات کے نام انگریزی مین موجود ہین شائقین باغبانی ہر آلہ کا مصرف دریافت کر کے جو جو نام مناسب تصور فرماوین رکھین۔ ان آلات کے استعمال کے طریقے تجربہ کار باغبان ہندی یا ولایتی کے ذریعہ سے خوب سمجھ مین آجائینگے۔

بلہ ان آلات کے انگریزی نام مندرج ذیل کئے جاتے ہین۔

(ا) گوسبری پروننگ نائیف (Gooseberry Pruning Knife)

(ب) ایضاً فرق اسیقدر ہے کہ اسکا پھل سیدھا ہوتا ہے اور سابق کا کج تھا۔

(ج) بوسلائڈ پروننگ شیرس (Bow Slide Pruning Shears)

(د) فولڈنگ پروننگ ہینڈ سا {Folding Pruning Hand Saw}

(ر) اویرینکیٹرس (Avarancators)

(س) گریفٹنگ نایف (Grafting Knife)

(ص) جنٹلمینس امپروڈ پروننگ سا {Gentleman's Improved Pruning Saw}

(ط) بڈنگ نائف (Budding Knife)

(ع) پروننگ نایف اینڈ سا (Pruning Knife and Saw)

(ف) پروننگ نایف (Pruning Knife)

(ق) ہینڈ سلایڈنگ پروننگ شیرس {Hand Sliding Pruning Shears}

فصل در بیان پرورش و تربیت درختان اثمار

واضح ہو کہ خودرو درخت ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ بنی آدم مین ناتعلیم یافتہ آدمی
درخت ہاے مثمر اور انسان دونون کو پرورش اور تربیت کی حاجت ہے بغیر پرورش
و تعلیم کے دونون ناقص رہجاتے ہین - حالت طبعی مین جسطرح انسان کو کمال حاصل
نہین ہوتا ہے اوسیطرح درختہاے مثمر کو خودروئی مین صورت ترقی کی نہین پیدا
ہوتی ہے - اسی لئے درختون کی پرورش و تربیت کی طرف شائق اثمار کو نہایت توجہ
درکار ہے ورنہ حسب مراد درختون کی بارآوری سے متمتع ہونا ممکن نہین ہے پرورش
و تربیت سے جو فوائد مترتب ہوتے ہین ذیل مین درج کئے جاتے ہین -

اول یہ کہ جو شکل مناسب جس درخت کے لئے درکار ہے یا شائق کو پسند
ہے - تربیت و پرورش کے ذریعہ سے درخت مثمر کی وہی شکل پیدا کیجا سکتی ہے
مثلاً شفتالو یا سیب کے درخت کو شکل مخروطی بنانا چاہین تو مخروطی شکل ہو جا
سکتا ہے - اور اس شکل کے قائم کرنے سے تھوڑی اور تنگ زمین مین درخت
تیار ہو سکتا ہے بخلاف حالت خودروئی کے کہ زیادہ جگہ درخت کے لئے درکار ہوتی ہے

شکل مخروطی ذیل قابل توجہ ہے -
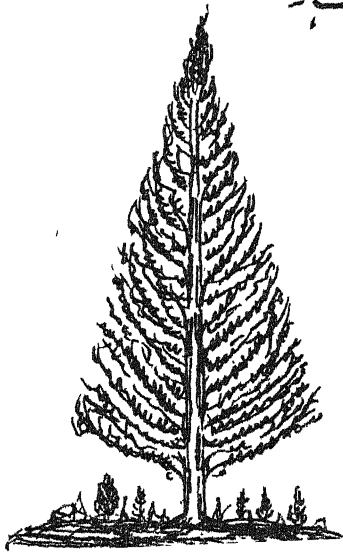
ایسے اشکال کے قائم کرنے سے درخت کی قوت مثمرہ ترقی کر جاتی ہے - یعنی پھل کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور مقداراً بڑا بھی ہوتا ہے -

دوم یہ کہ بذریعہ پرورش اور تربیت کے شاخین بارور اور کامل الجسم پیدا ہوتی ہین - اگر تربیت کا سامان نہ کیا جاے تو اسفل کی جانب کی شاخین آخرکار خشک ہونا شروع ہوتی ہین - صرف اعلیٰ جانب کی شاخین قائم رہ جاتی ہین - بخلاف حالت تربیت یافتگی کے کہ سر سے پا تک تمام شاخون مین یکسان تغذیہ ہونے کے سبب سے سب شاخین برابر قوی اور تر و تازہ رہتی ہین -

سوم یہ کہ تربیت کی وجہ سے تمام شاخین یکسان ثمر لاتی ہین - اور وجہ اسکی یہی ہے کہ مادہ ثمریہ ہر جزو درخت مین یکسان تقسیم پاتا ہے - اور کوئی شاخ ثمر سے محروم نہین رہ جاتی ہے -

چہارم یہ کہ تربیت و پرورش کی بدولت درخت خوش قد و خوش اندام اور آنکھون مین بھلا معلوم ہوتا ہے - علاوہ اسکے باغبان کو ایک وضع کی قدرت درختان پرورده پر رہتی ہے - بخلاف خودرو درختون کے کہ مطلق باغبان کو اوپر اختیار نہین رہتا ہے -

پوشیدہ نرہے کہ تربیت و پرورش کا طریقہ ہر مثمر درخت کے واسطے اوس درخت کی بحث مین ذکر کیا جائے گا جو کچھہ اوپر مذکور ہوا بطور کلیہ کے مندرج ہوا ہر شجر کی بحث مین بسبیل ضرورت شاخون کے چھانٹنے اور تراشنے کی بحث درج کیجائیگی واسطے کہ پرورش و تربیت کے لوازم سے شاخون کا چھانٹا جانا تراشا جانا بھی ہے - اون بحثون کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ کن درخت چھانٹے اور تراشے جاسکتے ہین اور کن کا پوست کہنہ چھیلنا چاہیئے - اسیطرح جو درخت ہاے مثمر پیدا ہو جائینگی

صلاحیت رکھتے ہین اونکے بیدانہ بنانے کی ترکیبین عرض کیجاوینگی - بیدانہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ اونکے تخم ایسے دفع ہوجاوین کہ یا بالکل ندارد ہوجاوین یا ایسے چھوٹے اور خفیف ہوجاوین کہ ندارد ہونے کا حکم رکھین -

فصل مشتمل بر خلاصہ امور ضروریہ جو تیاری و نگاہداشت باغ کے لئے درکار ہین

واضح ہو کہ فصل ہاے بالا مین جسقدر امور کلیہ مؤلف کی دانست مین ضروری معلوم ہوئے حوالۂ قلم ہوتے گئے - اب اس فصل مین بطور خلاصہ وہ امور نمبرواری درج کئے جاتے ہین جنسے باغبانی کی عام ہدایتین مقصود ہین -

ہدایت نمبر ۱ - جس قسم کے میوہ کا باغ لگانا منظور ہو پہلے اوسکے واسطے زمین مناسب تجویز کرنا چاہئے - ہر زمین کی ایک کیفیت خاص ہوتی ہے اسواسطے اراضی کی تجویز ایک امر ضروری اور مقدم ہے - اس امر کی ناتوجہی سے درختون کی بالیدگی اور بارآوری مین فتور لاحق ہوتا ہے - مثلاً بعض زمین ایسی ہوتی ہے کہ اوسے آم کے درختون کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت حاصل رہتی ہے - لیکن اگر اوس مین لیچو بوئین تو لیچو نہین بالیدہ ہوتی - پس اگر کسیکو لیچو کا باغ لگانا منظور ہے تو اوسے ایسی زمین مین لیچو نصب کرنے سے احتیاط لازم ہے -

ہدایت نمبر ۲ - اشجار مثمرہ کی عام حالتون سے باغ لگانے والے کو اطلاع کافی درکار ہے - یعنی شائق کو اس امر کا جاننا ضرور ہے کہ کون درخت میدانی ملکون مین بالیدہ ہوتا ہے اور کون کوہی ملکون مین - کسکا قد کسقدر بلند ہوتا ہے - اور کسکی عمر کسقدر ہوتی ہے - کون جلد قد کشیدہ ہوجاتا ہے - اور کون دیر مین - کون سریع الثمر ہے اور کون بطئی الثمر ہے - کسکو زیادہ اور کسکو کم حاجت سیرابی کی ہوتی ہے - کون زمانہ کسکی بارآوری کا ہے - کس کس کے ساتھ [illegible]

اور من قبیل ذلک جسقدر شائق کو اطلاع زیادہ ہوگی طیاری باغ بامین اسیقدرہ اطلاع زیادہ تر معین ہوگی - ایسے امور ضروریہ کی ناواقفیت سے کامیابی دشوار متصور ہے - مثلاً کوئی شخص جو اشجار کی عام حالتون سے لاعلم ہے - باغ طیار کرنے لگے تو اپنی لاعلمی کی وجہ سے کوہی اقسام سیب اور جیری کو میدانی ملک مین نصب کرے گا - اور آم اور لیچو کو کوہی یخ بستہ سرزمین مین جگہہ دیگا - کولے کو سیاتو کے ساتھہ تختہ بند کریگا اور کھرنی کو انگور کے ساتھہ - اسیطرح اپنی غلط کارروائیون سے باغ کا باغ غارت کرڈالے گا -

واضح ہو کہ اس تالیف کے ملاحظہ سے ان امور کی اطلاع بطور کافی حاصل ہوسکتی ہے -

ہدایت نمبر ۳ - جب باغ کے لئے زمین تجویز کی جا چکے تب زمین تجویز شدہ کے گرد احاطہ کا سامان ضروری ہے - بے احاطہ باغ کا ضائع ہوجانا امر قرین قیاس ہے - احاطہ کے باعث نہ صرف مویشی - دزد وغیرہ کی مضرت رسانی سے امن کی صورت متصور ہے - بلکہ سیلاب وغیرہ سے بھی تمامتر حفاظت کی شکل پیدا ہوتی ہے - اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ سیلاب کے صدمہ سے باغ کا باغ خشک ہوجاتا ہے - احاطہ کے لئے یا دیوار پختہ اور سنگی طیار کیجائے یا باغ کے چارو طرف زمین کھود کر کافی طور سے بلند کر دیجائے - اس بلند کردہ زمین پر سیج کا کانٹا یا دیسی یا ولایتی کٹکریز لگانا دیوار پختہ سے بھی زیادہ بکار آمد ہوتا ہے - باغ کے اندر آنے جانے کے لئے جتنے دروازے مناسب سمجھے جاوین طیار کئے جاوین - ایسا نہو کہ جس طرف سے جو چاہے چلا آئے - قید بندی کے بغیر باغ کا انتظام معقول ممکن نہین ہے -

[illegible] باغ سے فاضل آب باران کے [illegible] لنے کے واسطے احاطہ

باغ مین موریان تعمیر کرانی ضروریات سے ہے - علاوہ اسکے باغبانونکے شب و روز کے قیام کے واسطے جسقدر درکار ہو مکان بنوانا چاہیے - اثمار کے رکھنے کے واسطے ثمر خانہ کی تعمیر لازم ہے - ثمر خانہ ایسا ہو کہ نگہبان اثمار کو بجد طاقت بشرتہ آمد و رفت ہوا پر اختیار رہے - اگر حضرات شائقین پھلون کے باغ مین اپنے واسطے مکان بنانا چاہین تو یہ مکان ایسی جگہ نہ بنایا جاسے جہان گرد و پیش مین آم وغیرہ کے درخت ہون جنکے باعث حبس کی صورت پیدا ہو جاتی ہے -

ہدایت نمبر ۵ - سامان سیرابی مین کسی قسم کی کوتاہی لائق نہو - جیسے موٹ - کونڈی - انگریزی پمپ اور جس ذریعہ سے سیرابی کی شکل قائم رہ سکے اوسمین پس پا نہین ہونا چاہیے - قبل درخت نصب کرنے کے سیرابی کے وسائل کو خوب خیال کر لینا چاہیے -

ہدایت نمبر ۶ - درختون کو وقت مناسب مین نصب کرنا چاہیے - یون تو ایام برشکال مین بھی درخت نصب کئے جاتے ہین - مگر درختون کے نصب کرنے کا بہترین زمانہ نصف آخر ماہ جنوری سے لیکر نصف اول ماہ فروری تک ہے - بعد انقضا سے اس مدت کے بھی درخت نصب کئے جا سکتے ہین - مگر اونکی جڑ پکڑنے مین دیر لگتی ہے - اور اکثر زیادہ سیرابی کے محتاج رہتے ہین - مدت مذکورہ درخت نصب کرنے کے لئے اور وقتون پر اس سبب سے مرجح ہے کہ اسوقت مین نہ برسات کی رطوبت ردیّہ باقی رہتی ہے نہ ایام گرما کی شدت کا اثر موجود رہتا ہے - اسوجہ سے لگائے جانے کے بعد درخت کم خشک ہوتے ہین - علاوہ اسکے اس زمانہ مین آسانی کے ساتھ بخوف و خطر دور دراز ملکون سے چھوٹے درخت منگائے جاسکتے ہین - اونکی جڑ و نمین تھوڑی مٹی لگی ہوئی اونکو ایک عرصہ تک زندہ رکھنے کو مکتفی ہو جاتی ہے - پس ایسے زمانہ مین اونکا فاصلہ بعید سے بھی آنا کسیطرح اونکے لئے

باعث صدمہ نہین ہوتا ہے - لیکن زمانہ مذکورہ مین درخت نصب کرنے کا سب سے زیادہ فائدہ یہ متصور ہے کہ درختون کے نصب کئے جانے کے بعد عرصۂ قلیل ہی مین تمام درخت جوش پر آنے لگتے ہین اور عرق شجری اعلے کو صعود کرنے لگتا ہے - پس نصب کئے جانے کے وقت جو خراش یا حرارت درختون کی جڑونکو پہونچتی ہے - افراط عرق شجری کے موجود رہنے کے باعث اوسکے اندمال کی شکل بہت جلد پیدا ہوتی ہے -

ہدایت نمبر ۷ - درختونکو ایک دوسرے سے مناسب فاصلہ پر نصب کرنا چاہیے - فاصلۂ مناسب کی تجویز درختونکی عمر طبعی و قد آوری خلقی اور من قبیل ذالک دیگر حالات کی دانست پر منحصر ہے - جو شخص ان امور ضروریہ سے واقف نہوگا - فاصلۂ مناسب کی تجویز مین بیشتر خطا کریگا - ان امور کی اطلاع اس کتاب کے ملاحظہ سے پیدا ہوگی -

ہدایت نمبر ۸ - درختونکی قطار کی راستی پر توجہ بلیغ درکار ہے - باغ کی زینت راستی قطار و صف بندی اشجار پر موقوف ہے - اگر اس امر کا خیال درختون کے نصب کرنے کے وقت ملحوظ نہین رہیگا تو روشون اور نہرون کے بنانے کے وقت دقت لاحق ہوگی - دریون کے کھودنے مین امور مسبوقۃ الذکر پر توجہ ایک امر ضروری متصور ہے - اور اگر تقاضاے اراضی سے ترکیب دادہ مٹی کی حاجت دیکھی جاے تو قبل ہی سے یعنی درختون کے نصب کرنے کے پہلے سے دریون مین ترکیب دادہ مٹی ڈال رکھنا چاہیے - بلکہ اگر کسی قسم کی دشواری لاحق نہو تو ترکیب دادہ مٹی کے استعمال مین غفلت کو راہ نہ دے -

ہدایت نمبر ۹ - درختون کی سیرابی غیر منتظم طور پر عمل [illegible] مین دینا چاہیے کہ درخت

اور نہ کبھی اسقدر زیادہ کہ درخت کے تھالے مین کثرت آب سے کیچڑ پیدا ہوجاے اسیطرح نہ اسطور پر درختون کو سیراب کرنا چاہیئے کہ ایک عرصہ تک درختون کو کچھ پانی نصیب نہو اور پھر علے الاتصال اسقدر پانی دیا جاے کہ عدم ضرورت آب سے درختون کو ضرر مترتب ہو۔ بہترین طریقہ سیرابی کا یہ ہے کہ درختون کو بقدر حاجت پورے طور سے سیراب کرنا چاہیئے نہ اس افراط سے کہ درخت کی جڑین بوسیدہ ہونے لگین اور نہ اس کمی کے ساتھہ کہ سیرابی کی خبر بھی درختونکو نہ ہوسکے۔ درختان مثمر کو پھل لگنے کے بعد خوب سیراب رکھنا چاہیئے۔ لیکن جب پھلون کی پختگی کا زمانہ آ پہونچے اوسوقت سیرابی یکقلم موقوف کر دینا چاہیئے۔ اسوقت کی سیرابی سے پھلون کو مضرت پہونچتی ہے۔ یعنی عموماً اثمار کثرت مائیت کی وجہہ سے پھیکے ہوجاتے ہین۔ اور بعض اثمار جنکی پوست نازک ہوتی ہے پھٹکر خراب ہوجاتے ہین۔ جیسے دانۂ انگور کہ بیموقع کی سیرابی سے افراط رطوبت کے پیدا ہونے کے باعث پھٹکر بہ جاتا ہے

واضح ہو کہ ایام گرما مین درختون کو سیرابی کی بڑی ضرورت لاحق رہتی ہے۔ اسس زمانے مین سیرابی سے غافل نہین ہونا چاہیئے۔ ورنہ درختون کا ضایع ہونا امر یقینی ہے۔

ہدایت نمبر ۱۰ ۔ ایام سرما کی آمد کے قبل درختون کی جڑونکو کھود کر چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور سرما کے آتے ہی مناسب کھاد ڈالکر کھولی ہوئی جڑونکو نئی مٹی سے بند کرنا اور تھالونکو سر نو سے درست کرنا ضروریات سے ہے۔ مناسب کھاد کے نسخے اس کتاب مین ہر درخت کے بیان مین اوس درخت کے تقاضاے مزاج کو ملحوظ رکھکر درج کیئے جاینگے۔ پس جس درخت کے لئے جو کھاد کا نسخہ درج کتاب ہذا کیا جاے خت کو اوسی نسخہ کے مطابق کھاد دینا چاہیئے۔

بتخہا رمثمر کے لئے دو قسم کی کھاد درکار ہے ایک غلیظ کھاد

اور دوسری رقیق کھاد۔ رقیق کھاد کے موجود نہین رہنے کی حالت مین غلیظ کھاد کی تکرار بمقدار ربع حصہ معین اوسکے مکتفی متصور ہے۔

نسخہ غلیظ کھاد

شورہ	آہک	کھلی سرسف	سرخی	گندھک	گوبر بوسیدہ	کوئلہ	استخوان سوختہ
۳ بار	۴ بار	۳۰ بار	۵ بار	۲ بار	یکمن	۳ بار	۵ بار

شورہ اور آہک کو علحدہ علحدہ پانی مین محلول کرنا چاہیئے۔ بقیہ اجزا کو چور کرکے آپس مین مخلوط کرنا لازم ہے۔ بعد ازان اجزار محلول شدہ کو رفتہ رفتہ ان اجزائے مخلوط مین اسطور پر داخل کرنا درکار ہے کہ سب اجزا صرف تم ہو جاوین۔ بعد ازان ہر درخت کی جڑ مین اس کھاد سے ایک مقدار مناسب درخت کی حیثیت سمجھکر داخل کرنا چاہیئے۔

نسخہ رقیق کھاد

سفوف آہک شورہ کسیس
 ۴ بار

شورہ کو کسی ظرف مین رکھکر اور پانی اضافہ کرکے محلول کرنا چاہیئے۔ بعد ازان اوس مین کسیس داخل کیجاے۔ آخر مین سفوف آہک رفتہ رفتہ کرکے آمیختہ کرنا چاہیئے۔

واضح ہو کہ شورہ اور براد استخوان سوختہ تمام اشجار مثمرہ کے لئے مفید ہے

اس کتاب مین جن درختون کے بیان مین کوئی کھاد کا ذکر آیا ہو تو اونکے واسطے بصورت نہین موجود رہنے اقسام کھاد بالا کے ان اجزا سے کھاد طیار کر لینا مناسب ہوگا جہان مچھلی کی کھاد کا سامان ممکن ہو وہان گھونگے کے مغز سے کھاد طیار کرنا چاہیئے۔

گھونگے کے مغز سے کھاد طیار کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ گھونگے کے مغز کو کسی خم یا حوض پختہ مین نرم مٹی کے ساتھ تو بتو سڑاتے ہین۔ جب مغز مذکور مین بوسیدگی آجاتی ہے کھاد کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور استخوان سوختہ کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ ایک فٹ اتنی زمین کھود کر کہ جسکا قطر دو فٹ سے کم نہو اوسمین پہلے اوپلے رکھتے ہین

بعد ازان استخوان کو اوپلے کے اوپر بچھاتے ہین - اسیطرح تو بتو اوپلے اور استخوان رکھتے جاتے ہین - آخر مین سب کو اوپلون سے چھپا کر تین طرف سے آگ لگا دیتے ہین تھوڑے عرصہ مین سب استخوان سوختہ ہوکر کھاد کے قابل ہو جاتے ہین - ان استخوان سوختہ کو کھاد کے واسطے سفوف کرنا لازم ہے - اور جو اوپلون کی راکھ ہے وہ بھی بکار آمد شے ہوتی ہے - درختون کی جڑون مین ڈالنے سے درختونکو بڑی قوت بخشتی ہے -

ہدایت نمبر ۱۱ - درختان مریض کا علاج ضروری ہے - ورنہ بے علاج انسان علیل کی طرح آخر کار درخت بھی مرجاتے ہین - اس کتاب مین استحفاظ صحت وازالۂ مرض کے طریقے ہر درخت کے واسطے اوس درخت کے بیان مین ذکر کیئے جاوینگے جن درختون کے بیان مین ان امرونکا ذکر نپایا جاے وہان اس نمبر کی ہدایت کے مطابق عمل ہونا چاہیئے -

واضح ہو کہ استحفاظ صحت درختان کے لئے موقع کی سیرابی درکار ہے اور جو نسخے غلیظ کھاد اور رقیق کھاد کے واسطے ہدایت نمبر ۸ مین مندرج ہو چکے ہین اونسے درختونکی نہ صرف تقویت وتغذیہ مقصود ہے بلکہ اونسے استحفاظ صحت کی بھی شکل پیدا ہوتی ہے - اور بہت سی حالتون مین اون سب نسخون سے ازالۂ امراض بھی ہو جاتا ہے - بدین وجہ کہ اون نسخون کے استعمال سے درختون مین بڑی قوت آجاتی ہے - جسکے ذریعہ سے دفع امراض پر درخت قادر ہو جاتے ہین - لیکن کیڑون کی وجہ سے جو امراض پیدا ہوتے ہین اونکے ازالہ کے واسطے ہینگ چونا - گندھگ - کافور - کچلہ اور تمباکو مخصوص ہین - ان اجزا سے قتل دیدان و طرد ہوام خوب عمل مین آتا ہے - کھادون کے نسخون مین ان اجزا کا اضافہ کر دینا اس کام کے واسطے عجیب الاثر ہوتا ہے - سواے اسکے ان اجزا کے جوشانده سے

بذریعہ ہزارا یا پمپ باغ کے درختون کی شاخون اور برگون کو دھونا کرم کشی کے واسطے
نہایت مفید متصور ہے۔ اگر استعمال کے وقت آب جوشش دادہ کسی قدر گرم رہے
تو اور بھی بہتر ہے۔ لیکن اوس حالت مین کہ اندر شاخ کے کرم اسقدر پوشیدہ ہوں کہ
وہان ہزارا یا پمپ باغ کے ذریعہ سے پانی کا پہونچانا دشوار ہو تو ایسی حالت مین
پچکاری کے ذریعہ سے اجزاے جوشش دادہ کو مقام کرم تک پہونچانا چاہئے۔ علاوہ
اسکے سفوف تمباکو کو نَے مین رکھکر کیڑون کے سوراخون مین پہونچانا درختون کو پوشیدہ
کیڑون سے نجات دیتا ہے۔

ہدایت نمبر ۱۲ - فصل برشکال گذرنے پر باغونکی زمینون کو ہر سال
بلاناغہ پھوڑون سے کھودنا درختونکو بے حد مفید ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ گھانس
وغیرہ سے جسقدر زمین پاک رہیگی اوسیقدر درختونکو تغذیہ اور تقویت کی صورت
معقول حاصل ہوگی۔ اسیوقت مین تھالون کے بھی کھودنے کی حاجت ہوتی ہے
ان امور کی ناتوجہی سے اثمار نامراد پیدا ہوتے ہین۔

ہدایت نمبر ۱۳ - جو اشجار کہ چھانٹے جانے کے محتاج ہون اونکا
چھانٹا جانا ضروریات سے ہے۔ ایسے اشجار چھانٹے جانے کے بغیر حسب دلخواہ بارآور
نہین ہوتے۔ ظاہر ہے کہ درختان مثمر کی پرورش سے پیداوار اثمار مراد ہے نہ یہ کہ
بلاضرورت اونمین برگ و شاخ بکثرت پیدا ہون۔ پس جو درخت کثیر الاوراق اور کثیر الاغصان
ہوتے ہین اور جنمین اجزاے ہیزمی کے پیدا کرنے کی طرف میلان کثیر ہوتا ہے ایسے
درختون کو چھانٹنا واجبات سے ہے تاکہ وہ مادہ جو برگ و شاخ کے پیدا کرنے مین صرف
ہونے کو ہو وہ بارآوری کی طرف منتقل ہو کر پرورش درختان مثمر کی علت غائیہ کی
شکل پیدا کرے۔ درختون کے چھانٹنے کا عام قاعدہ یہ ہے کہ تمام ایسی شاخین
وزائد متصور ہون آلات باغبانی کے ذریعہ سے یکسر قطع کیجا دین۔

تناسب کے ساتھہ چھانٹنا چاہیے۔ ایسا نہو کہ درخت کا ایک حصہ چھانٹنے کی وجہ سے
بھاری ہوجاوے اور دوسرا ہلکا۔ علاوہ اسکے اسکا خیال ضروری ہے کہ درخت
کے اندر کی جانب کی شاخین ہوا اور روشنی سے محروم ہین۔ پس باہر کی فاضل اور گھنی
شاخون کو لحاظ کے ساتھہ چھانٹنا درکار ہے۔ بدانست مؤلف درختون کے چھانٹنے کا
بہترین زمانہ ابتداے ایام سرما ہے۔ مگر بعض اوستادون نے آخر ایام سرما کو مرجح
سمجھا ہے۔ بہرحال درختون کو فصل بہار کی آمد کے پہلے چھانٹنا چاہیے۔ فصل بہار آتے
ہی درختون کو جوشش شروع ہوتا ہے۔ اور عرق شجری اعلے کو صعود کرنے لگتا ہے۔
اگر اس حالت مین اشجار چھانٹے جاوینگے تو اونکا جوشش یقیناً بیکار جاے گا۔ یعنی او
عرق شجری کا ایک اچھا حصہ بلا ضرورت برباد ہوگا۔ جو اشجار چھانٹے جانے کی صلاحیت
رکھتے ہین اونکا حال اس کتاب سے معلوم ہوجائیگا۔ جنکی نسبت چھانٹنے کی ہدایت
درج بیان نہین کیجاے اونکو زنہار نہین چھانٹنا چاہیے۔

ہدایت نمبر ۱۴۲ ۔ شاخون کے علاوہ جڑونکا چھانٹنا بکار آمد دیکھا گیا ہے
مگر جڑون کے چھانٹنے مین افراط کو راہ نہین دینا چاہیے۔ جڑون کے چھانٹنے کا یہ
طریقہ ہے۔ جس درخت کی جڑون کو چھانٹنا منظور ہو اوس درخت کے تنے کے آخر
حصہ سے درخت کی حیثیت لحاظ کرکے ایک دو تین یا چار ہاتھہ کے فاصلہ پر دائرہ کے
طور سے یعنی درخت کے گرداگرد ایک فٹ زمین عمق مین کھودنا چاہیے۔ اس کھودنے
مین درخت کی بعض موٹی جڑ بھی کٹ جائیگی۔ اگر جڑ کم موٹی ہوگی تو کودال ہی سے کٹ جائیگی
ورنہ چھری یا آری کی ضرورت ہوگی۔ ایسی موٹی جڑون کے کٹنے سے تنے کے نزدیک
کی باریک جڑون کو قوت ملتی ہے۔ اور یہ باریک جڑین گھنی ہوجاتی ہین جسکے ذریعہ سے
تغذیہ کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ جڑون کے چھانٹنے کے بعد اوس کھودی ہوئی
زمین کو بھر دینا چاہیے۔ اور بعد ازان حسب ہدایت بالا کھاد کی کاروائی پر عمل ہونا

درکار ہے - جڑونکو ہر سال نہین چھانٹنا چاہیئے - انکو اوسی حالت مین چھانٹتے ہین
کہ جب درخت حسب مراد بارور نہین ہوتا ہے - یا پھول درخت مین لگتے ہین مگر
پھل نہین پیدا ہوتے - یا پھل لگ کر اکثر گرجاتے ہین - یہ سب کیفیتین تب ہی
پیدا ہوتی ہین - جب اشجار بہت پرانے ہوجاتے ہین - اور اونکی جڑین حد
سے زیادہ بڑھجاتی ہین - اسصورت مین اونکے قصر کی حاجت ہوتی ہے - نئے صحیح
المزاج بالیدہ سیر حاصل درختونکی جڑونکو بلاضرورت چھانٹنا نہایت ضررسان
ہوتا ہے -

ہدایت نمبر ۱۵ - واضح ہو کہ اشجار و اثمار کے دشمن بہت ہین تحریر
ذیل سے دشمنان اشجار و اثمار کی حقیقت ظاہر ہوگی -

نمبر ۱ - وزد - حالت عدم خبرگیری مین تمام اثمار کا نصیب دشمنان ہوجانا
کوئی امر تعجب خیز نہین ہے - پھلونکا چوری جانا ایک امر کثیر الوقوع ہے - وزد یا
بالائی ہوتے ہین یا خانگی - بالائی اکثر وہی ہوتے ہین جو چوری کا پیشہ کرتے ہین -
وزد خانگی بیشتر ملازمان خانہ ہوتے ہین جو کبھی خود اور کبھی بشرکت باغبانان آقا کے مال
کو تصرف کر ڈالتے ہین - انسداد وزدی کوشش بلیغ کے بغیر ممکن نہین ہے
معاملہ وزدی مین کبھی رعایت و مروت کو راہ نہین دینی چاہیئے - یون تو بلا گفتگو وزد
ایک شخص ذلیل منصور ہے مگر جو اشخاص مال مسروقہ مول لیتے ہین وہ وزد سے بھی
ذلیل تر معلوم ہوتے ہین - پس ایسے شخص جو دوسرون کے باغ کے پھل مول لیکر
نوشجان فرماتے ہین اون پھلون کے چورانے والون سے بھی زیادہ تر مستحق نفرین و
ملامت منصور ہین -

نمبر ۲ - شغال اور موش بلا - پختہ اثمار خاصکر آم شغال کو بہت مطبوع
ہوتے ہین - شام ہوتے ہوے یہہ جانور اپنے کو باغ کا مالک سمجھنے لگتا ہے - چ

ملکون مین یہ جانور کثیر الوجود ہے وہان اسکی بدولت اثمار بکثرت ضایع ہوتے ہین -
ہر چند بندوق کے ذریعہ سے کسیقدر اسکی غارتگری کی انسداد کی صورت ہوتی ہے
مگر اس موذی کے دفع کرنے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ بھیڑ یا بکری کی آنتون
کے ٹکڑون مین چربی اور کچلہ کا سفوف بھر کر جھاڑیون مین ڈال دیتے ہین - جب
یہ جانور کوئی ٹکڑہ کھا جاتا ہے دو تین گھنٹہ مین ہلاک ہوجاتا ہے اس ترکیب سے شب بھر
مین بہت شغال مر سکتے ہین - کچلہ کے ساتھ کسی اور جزو سمّی کو آمیختہ کر دینے سے
یہ ترکیب اور بھی قوی العمل ہوجاتی ہے - پنجرون کے ذریعہ سے بھی شغال گرفتار
ہوتے ہین مگر انکے دفع کرنے کا بہترین طریقہ وہی ہے جو اوپر درج ہوا -
موش بلاؤ کو درختون پر چڑھنے کی بھی قدرت حاصل ہے یہ جانور شغال سے بھی زیادہ
ضرر رسان ہوتا ہے - بندوق پھندا اور نیز ترکیب مذکور کے ذریعہ سے اسکا ازالہ
ممکن ہے - یہ جانور بھی مثل شغال کے گوشت خوار ہے - اور مرغ خانہ کو ویران کر ڈالنا
اسکے نزدیک بہت آسان کام ہے -

نمبر ۳ - موش - یہ بھی عجیب ضرر رسان
جانور ہے - جس باغ مین یہ جانور گھر کر لیتا ہے وہان نہ صرف درختون کی جڑون کو
خراب کر ڈالتا ہے - بلکہ پھلونکو بھی بوقت فرصت ضایع کرنے مین کوتاہی نہین کرتا -
اسکے دفع کے واسطے سم الفار یعنی سنکھیا بہترین شے ہے - سفوف سم الفار ستو
مین ملاکر اوسکے سوراخ کے سامنے جہان پر اسکی آمد و رفت ہو یا جہان پر یہ مٹی بلون
سے پھینکتا ہو رکھدینا چاہیے - یا شرکت آب سے غلولہ بناکر اوس کے سوراخ کے منہ
مین ڈال دینا چاہیے کچھ عرصہ مین پھر انکا نشان نہین ملیگا - چوہے دانی سے بھی انکی
گرفتاری عمل مین آتی ہے مگر ازالہ کلی مقصود نہین ہے

نمبر ۴ - گلہری - جسے صوبہ بہار مین رکھی بھی کہتے ہین - پھلون کے ضایع
کا کام

کرنے مین یہ جانور شغال اور موش سے بھی زیادہ ضرر رسان ہے - اسکا بھی ازالہ سم الفار کے ذریعہ سے ممکن ہے - مگر پھل کے موجود رہتے اس جانور کا ستو کھانا بہت دشوار ہے - اسواسطے بذریعہ سم الفار کے اسکی ہلاکی بھی پھلون کے زمانہ مین دشوار متصور ہے - غلیل اور بندوق اور بل پھندے کے وسیلون سے کچھہ کام نکلتا ہے چوہے دانی مین بھی یہ جانور کبھی کبھی گرفتار ہوتا ہے -

نمبر ۵ - چمگادڑ - جسے صوبہ بہار مین عوام بادر کہتے ہین - یہ جانور عجب غارت گر اثمار ہے - حقیقت یہ ہے کہ جہان اس جانور کی کثرت ہوتی ہے - وہان پھلون کی نگہبانی دشوار ہوجاتی ہے - جال کے سوا اور کوئی شکل حفاظت اثمار کی اس ظالم تیرہ روان کے غارتگری سے متصور نہین ہے - صوبہ بہار مین ایک قوم ہوتی ہے جوان جانورون کو جالون مین پھانستی ہے - اس قوم کی کارروائیون سے کسیقدر اس جانور کی تاراجی سے امن کی صورت پیدا ہوسکتی ہے -

نمبر ۶ - بکری - یہ جانور بھی اشجار نوعمر کے ہلاک کرڈالنے کے واسطے مخلوق ہوا ہے - اگر اور حیوانات اثمار کو ضائع کرتے ہین تو یہ جانور درخت ہی کو نقصان کرڈالتا ہے - جہانتک ممکن ہوسکے اسکی ضرر رسانی سے درختون کو بچانا واجبات سے ہے جس نئے درخت کے پتون پر یہ جانور منہ مارتا ہے وہ درخت رفتہ رفتہ کرکے خشک ہوجاتا ہے - شائق کو اس جانور سے عداوت قلبی رکھنا فرض ہے - مؤلف کو جسقدر صدمے اس جانور کی بدولت نصیب ہوئے ہین بیان سے باہر ہین - اس دشمن اشجار کے ازالہ کا بہترین وسیلہ چھری ہے -

نمبر ۷ - خارپشت - جسے اہل ہند ساہی کہتے ہین - یہ جانور باغ کی اراضی کو خراب کرڈالتا ہے - چونکہ خارپشت بیشتر راتون کو اپنے سوراخ سے نکلکر ادھر اودھر پھرتا ہے اور دنکو غایب رہتا ہے بندوق کے ذریعہ سے اسکا ہلاک

کیا جانا دشوار ہوجاتا ہے۔ اسواسطے اسکو پھندوں کے ذریعہ گرفتار کرتے ہین یا عمیق گڈھوں مین اسے دھوکے سے گراکر ہلاک کر ڈالتے ہین۔

نمبر ۸ ۔ کوا ۔ یہ بھی پھلون کا بڑا دشمن ہے۔ خاصکر زاغ کلان سیاہ رنگ۔ ان کی ہلاکت کا بہترین ذریعہ بندوق ہے۔ اگر ہر درخت سے ایک دو کوے مار کر لٹکا دئے جاوین تو اور کوون کو عبرت ہو سکتی ہے۔ سوا اس ترکیب کے اور کوئی ترکیب اس موذی جانور کے دفع کرنے کی نہین ہے۔

نمبر ۹ ۔ کوئل گلدم غوغائی وغیرہ وغیرہ ۔ یہ سب جانور بھی اثمار کو خراب کرتے ہین ان جانورون کو دفع کرنے کے واسطے بندوق کا فیر کرنا اور مالیون کا شور کرنا کافی ہے۔

نمبر ۱۰ ۔ طوطا ۔ اسکی بہت سی قسمین ہین ۔ اور سب کم و بیش غارتگر اثمار ہین ۔ بندوق غلیل اور جس سبیل سے انکی غارتگری مسدود ہو سکے اوس مین بے پروا نہین ہونا چاہئے ۔ یہ جانور باغون کے حق مین بڑے ضرر رسان ہوتے ہین حالت خامی سے پھلون کو کاٹ کاٹ کر ضائع کرنا شروع کرتے ہین اور اگر پھلون کی حفاظت کافی نہ کیجائے تو کسی پھل کا سلامت رہنا معلوم درختون پر جالون کا ڈالنا بکار آمد ہوتا ہے۔

جمیع وحوش و طیور کی غارتگری سے اثمار کو محفوظ رکھنے کے واسطے ایک شکاری کو باغ سے متعلق رکھنا نہایت مناسب ہے ۔ یہ شخص اپنے پیشہ کی دانست کی بدولت تمام اقسام کے موذی جانورون کی خبر لیا کریگا ۔ اگر شکاری موجود نہو تو ملازمین باغ کو دو ایک نال بندوق حوالہ کر دینا چاہئے کہ وحوش و طیور کو بندوق کی آواز سے ہمیشہ خائف رکھ سکین۔

خارج سے لپٹکر درختون کو خراب کرتے ہین - اور بعض ایسے ہوتے ہین جو چھیون کو اندر اندر کھا کر ضایع کر ڈالتے ہین - دونون کے واسطے وہی اجزا سے قتالہ استعمال کرنا چاہیئے جنکا ذکر ہدایت نمبر ۱ مین آچکا ہے اُن اجزا کا استعمال یا بطور ضماد یا بطور غسل ہونا چاہیئے - اور جب پچکاری کی ضرورت ہو تب پچکاری کے ذریعہ سے اون اجزا کو درختون کے اندرونی حصون مین پہونچانا چاہیئے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کیڑا درخت کے جسم کے اندر اسطور پر داخل ہوجاتا ہے کہ وہان پچکاری کام نہین کرسکتی ہے - ایسی صورت مین درخت کے حصہ آفت رسیدہ کو کیڑے نکالنے کے واسطے چیرڈالنا مضائقہ نہین رکھتا -

کیڑون کی ضرر رسانیون سے پھلون کو بچانے کے واسطے پھلون پر تھیلیون او رثمردانیو کا چڑھانا بہت بکار آمد ہوتا ہے - اس التزام سے اثمار بیشتر طیور کی غارتگریون سے بھی محفوظ رہتے ہین -

ہدایت نمبر ۱۶ - نگاہداشت باغ کے واسطے مختلف وقتون مین مختلف کارروائیان درکار ہوتی ہین تحریر ذیل سے معلوم ہوجائیگا کہ کس مہینے مین کونسی کارروائیون پر عمل ہونا چاہیئے -

ماہ جنوری

اُس مہینے مین اسٹابری کے درختون مین پھول لگ کر پھل ظاہر ہوتے ہین اسوقت مین سیرابی معقول درختان اسٹابری کو درکار ہوتی ہے - جب پھل لگ چکین تو استحفاظ اثمار کے لیئے درختون پر ٹاپیان ڈالی جائین اور موقع موقع سے جال لگائے جائین - دیکھو اسٹابری کی بحث آئندہ -

لوکاٹ کے درختون کو اسوقت مین خوب سیراب کرنا چاہیئے - دیکھو لوکاٹ کی بحث آئندہ -

انجیر شفتالو اور اقسام پلم کو اس مہینے کی ابتدا مین چھانٹنا درکار ہے - دیکھو ان اشجار کی آیندہ بحث -

ماہ فروری

نوکاٹ - ناشپاتی - شفتالو - پلم کو سیراب رکھنا چاہئے -

انناس کے تختے کو خوب کھودنا چاہئے - اور اونکی جڑون مین نئی مٹی ڈالنا درکار ہے دیکھو انناس کی بحث آیندہ -

تربز کی تخم ریزی اسوقت مین مناسب ہے - دیکھو تربز کی بحث آیندہ -

ماہ مارچ

اس مہینے مین لیچو کے پھل مراد پر آنا شروع ہونگے - تیاری کے قبل درختون پر جال ڈالنا درکار ہے تاکہ استحفاظ اثمار کی صورت پیدا ہو - دیکھو لیچو کی بحث آیندہ

اس زمانے مین آم کے درختون کو خوب سیراب کرنا چاہئے تاکہ اثمار قبل پختہ ہونے کے حرارت آفتاب کے باعث گر نہ جائین - دیکھو آم کی بحث آیندہ -

انگور کے درختون کو خوب سیراب رکھنا چاہئے - دیکھو انگور کی آیندہ بحث -

پھل لینے کے بعد اس مہینے کے آخر مین بیر کے درختون کو چھانٹنا درکار ہے دیکھو بیر کی بحث آیندہ -

سردے اور خربزے بونے کا یہی زمانہ ہے - دیکھو خربزے اور سردے کی بحث آیندہ -

اسوقت مین کیلے کے گھنے اور فاضل درختون کو علحدہ کرنا درکار ہے اور جو باقی رہجائین اون مین تازہ گوبر ڈالنا چاہئے - دیکھو کیلے کی آیندہ بحث -

اپریل

خربزے کے درختونکو بلاناغہ حسب احتیاج سیراب کرنا چاہئے

اسٹابری کے درختون کو تابقاے ایام گرما سیراب رکھنا چاہیئے تاکہ حرارت آفتاب سے ضائع نہوجاوین۔

مئی

اننناس کو سیراب رکھنا چاہیئے۔

یہی زمانہ انٹا پیوند اور دابہ کی کارروائیون کا ہے۔

جون

بیجو کے درخت تیار کرنے کے واسطے آم کے تخم اسوقت مین بونا درکار ہے

اسی مہینے مین بھی انٹا پیوند اور دابے کی کارروائیان ہوسکتی ہین۔

جولائی

اس وقت مین ثمر اننناس کے سر کو کاٹ کر بالو آمیز زمین مین لگا دینے سے اننناس کا نیا درخت تیار ہوجاتا ہے جب نیا درخت تیار کرنا ہو تو گملون مین بالو آمیز مٹی بھر کر سر ثمرِ اننناس جما یا جاے۔ بعد ازان گملے سایہ مین رکھہ دئے جاوین سایہ مین رکھے بغیر درخت تیار نہو سکینگے۔اگر زمین مین درخت تیار کرنا منظور ہو تو لازم ہے کہ سایہ مین درخت تیار کئے جاوین۔ علاوہ سایہ کے التزام کے ہر حال مین سیرابی کافی کا لحاظ ضروری متصور ہے۔

اسی مہینے مین شفتالو۔ پلم اور اقسام کو لا و لیمون کے چشمے تیار کرنا چاہیئے دیکھو ان اشجار کی بحث آیندہ

یہی زمانہ پٹوا (Indian sorrel) اور کیپ گوسبری (Cape Gooseberry) بونے کا ہے۔ دیکھو ان سبکی بحث آیندہ۔

اگست

اس مہینے مین شفتالو۔ پلم اور اقسام کولا و لیمون کے چشمے تیار کیے
جا سکتے ہین۔

اس وقت مین ہر قسم کے کولے کے قلم بھی لگائے جا سکتے ہین۔
واضح ہو کہ محققین کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ کولے کے درخت قلم کے ذریعہ
سے بھی تیار کیے جا سکتے ہین گو عموماً ہندوستان مین چشمے ہی کی ترکیب مروج
ہو رہی ہے۔

شریفا۔ امرود۔ اور انار کے پھلون پر تھیلیان یا اثمار دانیان چڑھانا چاہیے
تاکہ پھلون کو طیور وغیرہ سے ضرر نہ پہونچے۔ دیکھو ان اشجار کی بحث آئندہ۔

اس مہینے مین اناس کے ٹونٹون سے اناس کے درخت تیار کرنے چاہیئے

ستمبر

اس مہینے مین بیج کے درخت تیار کرنے کے واسطے شفتالو کے تخم نصب
کرنا چاہیے۔ ان تخمون سے جو درخت پیدا ہونگے اگست آئندہ تک بیج کے کام کے
قابل ہو جائینگے۔ دیکھو شفتالو کی بحث آئندہ۔

اس زمانے مین نارجیل کے پرانے جانب اسفل کے پتون کو تراشنا
درکار ہے۔ دیکھو نارجیل کی بحث آئندہ۔

اکتوبر

اس وقت مین اسٹابری نصب کرنے کے واسطے زمین تیار کر کے اسٹابری
نصب کرنا چاہیے۔

اضلاع مغربی و شمالی مین بیٹوا کے پھل توڑ لئے جاتے ہین۔

ذیل کے تخمون کو نصب کرنا چاہیے۔

اناناس۔ شریفا۔ امرود۔ انار۔ انگور۔ لیچی۔

اقسام شفتالو - اقسام آلو بخارا - اقسام پلم - ناشپاتی - اسٹابری - [illegible]
دیکھو ان اشجار کی آئندہ بحث۔

نومبر

اس مہینے میں آم شفتالو - اقسام پلم اور انگور [illegible] انکی جڑوں کو چار یا پانچ ہفتہ تک کھلی رکھنا چاہئیے اس وقت میں ان درختوں کو سیراب کرنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ جڑوں کے کھلے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ تمام جڑیں خشک ہو جائے اور درختوں کو نئی مٹی اور کھاد سے تازہ [illegible] پیدا ہو۔

تھالوں کے کھود دے جانے کے قبل انگور کے درختوں کو چھانٹ ڈالنا مناسب ہے۔

دسمبر

اس مہینے میں کیپ گوسبری کو خوب سیراب رکھنا چاہیئے۔ اضلاع مغربی و شمالی میں گوسبری کے درختوں پر راتوں کو کوئی شے سایہ دار ڈال دینا درکار ہے تاکہ شدت سرما سے درختوں کو ضرر نہ پہونچے سرما کے اثر سے گوسبری کے پھل خام رہجاتے ہیں۔ دیکھو کیپ گوسبری کی بحث

اس زمانے میں تخمی پلمبی کے چھوٹے درختوں کو گرم محفوظ جگہ میں رکھنا چاہئیے بلکہ جب تک سرما کی شدت باقی رہے اسی طور پر استحفاظ درکار ہے۔

اس مہینے میں شفتالو - اقسام پلم - آلو بخارا - اور انجیر کے درختوں کو چھانٹنا درکار ہے - اگر اس زمانے میں کسی وجہ سے چھانٹے نہ جا سکیں تو ابتداے سال نو میں چھانٹنا واجبات سے ہے - اسیواسطے سابق میں ماہ جنوری کے بیان میں ان اشجار کے چھانٹے جانے کا ذکر کیا گیا۔

اس مہینے کے چند روز یا نصف گزر جانے کے بعد ان درختون کی جڑون مین حسب ہدایت کتاب ہذا نئی مٹی اور کھاد کا ڈالنا ضروریات سے ہے۔

ہدایت نمبر ۱۷۔ واضح ہو کہ علاوہ اون آلات کے جنکا ذکر مع نقشہ سابق مین آچکا ہے۔ مناسب عدد کے ساتھ۔ آلات اقسام ذیل کا موجود رکھنا ضروری متصور ہے۔

کدالی۔ پھوڑا۔ کھرپی کلان۔ کھرپی خورد۔ گینتا۔ کھندلی۔ ہنسوا۔ تبر۔ ہزارا۔ پچکاری۔ بالٹی۔ پمپ۔ علاوہ ان چیزون کے بہت سے بڑے اور چھوٹے خم کھاد تیار کرنے کے واسطے۔ اور مختلف انداز کے جال اثمار کی حفاظت کے واسطے ہمیشہ موجود رہین۔ ان چیزون کے رکھنے کے واسطے اگر کوئی مکان گدام کے طور پر اندر باغ کے تعمیر کرین تو نہایت مناسب ہو۔

فصل در بیان حالات درختان مندرج کتاب ہذا

واضح ہو کہ اس کتاب مین جتنے درختان مثمر کا ذکر ہونے کو ہے وہ ایسے ہین کہ

(۱) یا اونکا اصلی وطن ہندوستان ہے۔

(۲) یا ایک مدت دراز سے ہندی وطن ہو رہے ہین۔

(۳) یا تھوڑے عرصہ سے داخل ہندوستان ہوئے ہین۔

(۴) یا ابھی تک داخل ہندوستان نہین ہوئے ہین۔

نمبر (۱) کے درختان دو قسم کے ہین ایک وہ ہین کہ ہندوستان کے تمام یا اکثر حصون مین دیکھے جاتے ہین۔ اور اس باعث سے تمام ہندوستان مین مشہور و معروف ہو رہے ہین دوسرے وہ کہ کسی خاص حصہ مین پائے جاتے ہین اور اس سبب سے شہرت عام اونکو حاصل نہین ہے۔

نمبر (۲) کے وہ درخت ہین کہ موافقت آب و ہوا و تربیت و پرورش

مناسب کے باعث ایک عرصہ دراز سے ہندوستان مین بارور ہوا کرتے ہین انکی بھی دو قسمین ہین ایک وہ جو تمام یا اکثر حصون مین ہندوستان کے مروج ہوگئی ہین دوسرے وہ جو کسی خاص حصہ مین رواج پاتے گئے ہین۔

نمبر (۳) کے وہ درخت ہین کہ عہد انگلشیہ مین توجہ علماے نباتات و سیاحین کی بدولت دوسرے ملکون سے لاکر ہندوستان کے مختلف مقامون مین نصب کئے گئے ہین اور ابھی تک ملک ہندوستان اون کے واسطے وطن کا حکم نہین رکھتا ہے۔ ان بیگانہ درختون کی بعض قسمین بارور ہوتی گئی ہین جنسے یہ امید کیجاتی ہے کہ تربیت و پرورش معقول کے ذریعہ سے آیندہ حسب مراد بارور ہوسکینگی۔ اور بعض قسمین ناموافقت آب و ہوا یا پرورش ناکافی کے باعث بارورسی مین قاصر رہگئی ہین۔

نمبر (۴) وہ درخت ہین کہ جنکی کوئی قسم اسوقت مین ہندوستان مین موجود نہین ہین یعنی اونکے درخت ابھی تک ہندوستان مین یا لائے نہین گئے ہین یا اگر تخمون کے ذریعہ سے اونکے پیدا کرنے کا سامان ہوا ہے تو کامیابی نصیب نہین ہوئی ہے۔

اس کتاب کے ملاحظہ سے ہر درخت کے بیان مین حالات بالا سے حضرات ناظرین کو اطلاع ہوتی جائیگی۔ درختان مندرج کتاب ہذا کے نام فہرست ذیل سے واضح ہونگے۔ نمبر شماری کی ترتیب سے ہر درخت کی بحث حوالہ قلم کیجائیگی۔

فہرست درختان مندرج کتاب ہذا

نمبر شمار	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ		نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۲۱	لوکاٹ	۱۲۸	Eriobotrya Japonica
۲۲	مامی ایپل	۱۳۶	Mammee apple
۲۳	منگاسٹین	،،	Mangosteen
۲۴	کوا منگاسٹین	۱۳۹	Cowa Mangosteen
۲۵	تومل	،،	Xanthochymus Pictorius
۲۶	ڈندی	۱۳۹	Calysaccian Longifolium
۲۷	اسٹار ایپل	،،	Star apple
۲۸	مامی سپاٹو	۱۴۰	Mammee Sapota
۲۹	سپاٹو	۱۴۱	Sapota
۳۰	کھرنی	۱۴۲	Mimusop
۳۱	ولایتی گابھ	۱۴۳	Date Plum
۳۲	کونلا وغیرہ	،،	Oranges
۳۳	مہتابی	۱۵۱	Pamelo
۳۴	لیموں	۱۵۳	Lime, Lemon & Citron
۳۵	شریفہ	۱۵۶	Custard apple
۳۶	رام پھل	۱۵۹	Bullock's Heart
۳۷	ولایتی نونا	۱۶۰	Saur Sop
۳۸	چیری مایر	۱۶۱	Cheri moyer
۳۹	فالسہ	۱۶۳	Grewia Asiatica
۴۰	امرود	۱۶۴	Guava

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ		نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۴۱	چیری براژل	۱۶۹	Brazil cherry
۴۲	جامن	۱۶۶	Syzygium Jambolanum
۴۳	گلاب جامن	۱۷۰	Rose apple
۴۴	ملاکا امرول	〃	Malay apple
۴۵	جمرول سفید	۱۷۱	Jambosa Alba
۴۶	لال جمرول	〃	Jambosa Aquea
۴۷	وامپی	۱۷۲	Wampee
۴۸	چینا نارنگا	۱۷۱	Triphasia Trifoliata.
۴۹	کٹھبیل	〃	Wood apple
۵۰	بیل	۱۷۳	Aegle marmelos
۵۱	کٹھل	۱۷۴	Jack fruit
۵۲	برڈ فروٹ	۱۷۷	Bread Tree.
۵۳	دی پھل	〃	Monkey Jack
۵۴	برڈنٹ	۱۶۸	Bread nut
۵۵	توت	〃	Mulberry
۵۶	انجیر	۱۸۱	Fig
۵۷	گولر	۱۸۲	Ficus Glomerata
۵۸	انار	۱۸۳	Pomegranate
۵۹	زیتون	۱۸۶	Olive
۶۰	بادام	〃	Almond

نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نمبر شماری
Indian Almond	دیسی بادام ۱۸۶	۶۱
Pako	پاکو ″	۶۲
China chestnut	چیناچسٹنٹ ۱۸۸	۶۳
Indian Walnut	اخروٹ ہندی ″	۶۴
Chinese chestnut	چسٹنٹ چینی ۱۸۹	۶۵
Spanish chestnut	چسٹنٹ اسفینی ″	۶۶
Walnut	اخروٹ ولایتی ۱۹۰	۶۷
Pistachio Nut	پستہ ″	۶۸
Cashew Nut	جنگلی بادام یا کاجو ۱۹۱	۶۹
Buchania Latifolia	بوکینیالٹیفولیا ۱۹۲	۷۰
Otahieti chestnut	اوٹاہیٹ چسٹنٹ ″	۷۱
Moretan Bay chestnut	چسٹنٹ خلیج اریٹن ۱۹۳	۷۲
Brazil Nut	اخروٹ برازل ″	۷۳
Dillenia speciosa	چلتا ۱۹۴	۷۴
Puneealla Plum (Puneaulla)	پنیالہ ۱۹۶	۷۵
Flacourtia Inermis	ٹومی ٹومی ۱۹۷	۷۶
Averrhoa Carambola	کمرخ ″	۷۷
Chinese Kamrunga	کمرخ چینی ۱۹۸	۷۸
Blimbing	بیلمبی ″	۷۹
Artocarpus Lakoocha	بڑہل ″	۸۰

نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ		نمبر شمار
Tamarind	املی	۱۹۷	۸۱
Monkey Bread	ولایتی املی	۲۰۰	۸۲
Civet Cat fruit +	دریان	۲۰۱	۸۳
Carissa Carandas	کرندا	۲۰۲	۸۴
Chinese Caranda	کرندا چینی	۲۰۳	۸۵
Natal Plum	کرندا نیٹل	"	۸۶
Emblica officianalis	آملہ	۲۰۴	۸۷
Otaheite Gooseberry	زبچل	۲۰۵	۸۸
Myrobalan	ہڑ کلان	"	۸۹
Mimusops Elengi	مولسری	۲۰۶	۹۰
Nauclea Orientalis	کدم	۲۰۷	۹۱
Fan Palm	تاڑ	۲۰۸	۹۲
Indian date Plum	کھجور	۲۱۲	۹۳
Arabian date Palm	خرما و پنڈ کھجور	۲۱۳	۹۴
Cocoa nut	ناریل یا نارجیل	۲۱۶	۹۵
Betel nut	ڈلی سپاری	۲۲۰	۹۶
Papaw	پپیتا	۲۲۳	۹۷
Wild Olive	زیتون صحرای	۲۲۴	۹۸
Lansium Domestica	لینگ سٹ	"	۹۹
Alligator Pear	الیگیٹر پیر یا نگ ناشپاتی	۲۲۵	۶۰

نمبر شماری	نام اشجار بزبان اردو و ہندی وغیرہ	نام اشجار بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۱۰۱	کوکوا پلم ۲۲۶	CoCoa Plum
۱۰۲	پرکلی پیر (ناشپاتی خار شتہ) ۲۲۷	Prickly Pear
۱۰۳	ووآوانگا ۲۲۸	Voa Vanga
۱۰۴	ایلڈر 〃	Elder
۱۰۵	انگور ساحلی 〃	Seaside Grape
۱۰۶	چیری بار بڈوز ۲۲۹	Barbadoes Cherry
	نجوم	
۱	اناس ۲۳۰	Pine apple
۲	غلاف دار بکو ۲۳۹	Peruvian Cherry
۳	کرنٹ ۲۴۰	Currants
۴	راسپبیری ۲۴۳	Raspberry
۵	راسپبیری جزیرہ مارشیس ۲۴۶	Mauritius Raspberry
۶	راسپبیری مائیسور 〃	Mysore Raspberry
۷	اسٹابری ۲۴۷	Strawberry
۸	کیبر بیری ۲۶۱	Cran berry
۹	سنگھاڑا 〃	Water Chestnut
۱۰	کنول گٹا ۲۶۳	Lotus
۱۱	فلبرٹ 〃	Filbert
۱۲	چینی بادام ۲۶۴	Earth nut
۱۳	نیشکر ۲۶۵	Sugar Cane

نمبر شمار	نام شجر بزبان اردو و ہندی وغیرہ		نام شجر بزبان انگریزی و لاطینی وغیرہ
۱۴	کیلہ	۲۳۶	Plantain
۱۵	پتوا	۲۰۱	Pulwa - Indian Sorrel
۱۶	خربزہ و سردا	۲۶۶	Melon
۱۷	پھونٹ بنگالی	۲۹۳	Cucumis Momordica
۱۸	تربز	۲۹۳	Water Melon
۱۹	گرانیڈلا	۲۹۴	Granadilla
۲۰	ناشتیرا	۲۹۶	Manstera +
۲۱	انگور	״	Grapes

آم (Mangifera Indica)

بحث انبہ مشتمل بر فصول

فصل اول دربیان انبہ

آم - ہندوستان کا مشہور میوہ ہے - مگر بعض اور مقامون مین بھی جہان کی آب ہوا کو ہندوستان کی آب و ہوا سے مناسبت ہے پیدا ہوتا ہے - اس میوہ سے تمام تعلیم یافتہ اقوام کو اطلاع ہے - مگر جو لوگ ایشیا کے مشرقی ملکون کی طرف نہین آئے ہین اونکو اس میوہ کے دیکھنے کا کم اتفاق ہوا ہوگا - آم کا درخت مراد پر پہونچکر بہت بڑا خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے - آم کا ذکر شاستر مین آیا ہے - ہنود اسکے پتونکا ہار شادی کی تقریبون مین بناتے ہین - ہنود کے نزدیک یہ درخت بہت مقدس ہے - اون کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر آم کی لکڑی سے اونکی لاش جلائی جاوے تو اونکے نزدیک متوفے کا بہشت نصیب ہونا ایک امر یقینی ہے - آم ویسے ہی ہندوستان مین قابل عظمت درخت ہے جیسے کھجور اہل عرب ہندوستان مین کھجور کی عظمت حدیث نبوی صلعم سے ثابت ہے جیسا کہ فرمایا

سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اکرموا عمتکم النخل کہا تشک نہ کہ جو شے اسقدر نفع
بخش ہو کر رازق مجازی کا حکم رکھتی ہے تو اوسکی تعظیم کیونکر ہو کہ یہ بجا ہے۔ منت ہے احسانات
اوس باغبان قضا و قدر کے کہ مختلف ٹکڑون مین مختلف اقسام کے لذیذ میوے پیدا کرکے
انسان کے کام و زبان کو لذت گونا گون بخشتا ہے۔

واضح ہو کہ آم کا درخت یا تخمی ہوتا ہے یا پیوند (جسے صوبہ بہار مین قلم اور ساٹا
کہتے ہین) اس ملک مین اچھے تخمی باغ بہت کم ہین۔ جتنے آم کے شائق ہین پیوند
لگاتے ہین۔ ایک ترجیح پیوند کو تخمی پر یہ ہے کہ پیوند کا باغ جلد تیار ہوتا ہے اور تخمی کی تیاری
مین دیر لگتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ پیوند کی شاخ تیار درخت سے لیجاتی ہے۔ یعنی ایسا
درخت جو پھل دیا کرتا ہے ایسی حالت مین شاخ پیوند کو کوئی امر منتظر پھول پھل دینے
مین نہین رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص چاہے تو اول ہی سال مین پیوند سے پھل لیوے
مگر ایسا اس سبب سے کوئی نہین کرتا کہ پیوند کے کمزور ہو جانے کا یقین لاحق رہتا ہے یہہ
کیفیت تخمی درخت کی نہین ہوتی جب تک درخت جوان نہین ہو لیتا پھول پھل نہین دیتا
اقل عمر تخمی درخت کے جوان ہونے کی دس برس ہے۔ یہ ممکن ہے کہ آٹھ برس مین
پھول آم کا مگر حساب پھل دینے کا انقضاے دہ سال کے بعد ہے۔ اس مادہ مین تخمی درخت
پیوند کے درخت سے کم رتبہ ہے۔ لیکن ایک امر مین افضل بھی ہے وہ یہ کہ پیوند کی
عمر بہ اعتبار تخمی کے کم ہوتی ہے۔ اس سے یہ بات بھی نکلتی ہے کہ تخمی پیوند سے
قوی ہوتا ہے۔ مگر عوام کا یہ خیال کہ تخمی شیرین و بے ریشہ و خوش ذائقہ پیوند
کے برابر نہین ہوتا ہے محض غلط ہے۔ آم کی عمدگی تخمی اور پیوند ہونے پہ موقوف
نہین ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو حاجی پور کا اصل لنگڑا جو تخمی ہے یا مالدہ کا اصل فضلی جو تخمی
ہے لطافت و عمدگی مین مشہور نہ ہوتا اگر برے درخت سے پیوند لیا جاوے تو
برا پیوند نکلے گا۔ امتحانًا کسی ترش ریشہ دار بیج سے پیوند لیکر جو چاہے دیکھ لے

پس تخم و پیوند کا ہونا دلیل عمدگی متصور نہین ہے - اگر آم خود عمدہ ہے تو اونکے تخم
اور پیوند دونون مین عمدگی ہوگی بشرطیکہ قواعد کلیہ جو آم کی زراعت سے متعلق ہین
شائق کو ملحوظ رہین حالات پیوند کے لکھنے کے قبل لازم معلوم ہوتا ہے کہ بخیال ترتیب
پہلے امور قابل عرض تخمی کی نسبت حوالہ قلم ہون

فصل دوم بیان انبہ تخمی جسے اس ملک مین بیجو کہتے ہین

تخمی آم کے باغ اس صوبہ بہار مین بلکہ تمام ہندوستان مین بکثرت دیکھے جاتے ہین
لیکن اطراف عظیم آباد وغیرہ کے تخمی درختون کے پھل تو ایسے بُرے ہوتے ہین کہ ذائقہ
کیا جاتا تو درکنار اونکا مصرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ اونکے خام پھل توڑ کر یا کھٹائی بنائے
جاوین یا اون کے درخت کا تکہ بطبخ و نزایہ مین کام آوین صوبہ بہار مین گنگا کے جنوبی
طرف کے رہنے والے تخمی باغ لگانا گویا جانتے ہی نہین - بہت کم لوگ ہین جو کسی قاعدے
کی پابندی کے ساتھ باغ لگاتے ہین - راقم الحروف نے اس اطراف مین کوئی تخمی
باغ ایسا نہین دیکھا کہ جسکی عمدگی معمولی پیوند باغ کے بھی برابر ہو - اکثر یہی ہوتا ہے کہ تخمی
درختونکے پھل چھوٹے - ریشہ دار - ترش - بدطعم ہوتے ہین - بلکہ بیشتر ایسے ہوتے
ہین کہ اونکی طرف آم کی نسبت ستم ہی ستم ہے - بیجو باغ کے لگانے والے بھی ماشاء اللہ
اکثر ویسے ہی ناتعلیم یافتہ ہوتے ہین جیسا کہ اکثر اون کے لگائے ہوئے [1]اشجار ہوتے ہین

---

[1] واضح ہو کہ پرورش اور تربیت کو ترقی اثمار مین تمامتر دخل ہے - اگر پیوند کی پرورش و تربیت مین غفلت لاحق ہو تو
چند سال مین بُرا ہو جاتا ہے - اکثر پیوند کے باغ بدلحاظی کے باعث خراب ہو گئے ہین پھلو نمین ترشی آگئی ہے - جلدین موٹی ہو گئی ہین
مقدار کم ہو گیا ہے - ریشے پیدا ہو گئے ہین - اور طرح طرح کی بُرائیان آ گئی ہین جب پیوند کا یہ حال ہے تو بیجو کو کون پوچھتا ہے مگر مناسب
خبر گیری سے پیوند اور بیجو دونون قسم کے آم ترقی کر جاتی ہین - گو اسمین شک نہین کہ پیوند کو باعتبار بیجو کے خود ترقی کا
موقع زیادہ تر حاصل ہے جیسا کہ سابق مین پیوند کے بیان مین درمیان متن تحریر ہو چکا ہے -

لگانیوالے جیسا تخم پاتے ہین لگا دیتے ہین - اس سے اونکو کوئی بحث نہین کہ کس طرح کے آم کا تخم سے مجہر دتخم ہونا چاہئے زمین کا کوئی حصہ لیکر جس طرح چاہا نصب کر دیا اسکی کوئی قید نہین کہ ایک تہالے مین کتنے تخم نصب ہوے یا کس فاصلہ پر درخت لگائے گئے - اسی لیے ایسے گنوارون کے باغون مین ایک تہالے سے چند درخت نکلکر عشق پیچان کی طرح آپس مین لپٹے ہوئے نظر آتے ہین یا تہوڑی زمین مین بکثرت پتلے پتلے درخت سرو کی طرح استادہ دکہائی دیتے ہین - مختصر یہہ ہے کہ جس طریقہ سے بیجو آم اس ملک مین لگائے جاتے ہین وہ کبہی پسندیدہ نہین ہے - اگر تخمی آم بہ طرز ذیل لگائے جاوین تو پیوند سے لطافت اور عمدگی مین کم نہون گو تمام فائدے جو پیوند سے منتج ہو سکتے مین بیجو سے حاصل نہو سکین

اگر کسیکو تخمی باغ کا شوق ہو تو لازم ہے کہ پہلے عمدہ اقسام کے آمون کے تخم دستیاب کرے بعد ازان بقدر ضرورت زمین صاف کرکے اساڑہہ یا ساونون کی ابتدا مین ایک ایک فٹ کے فاصلہ پر تخم کو بوئے - جب اون تخمون سے اموسلے نکلین تو اوسی حالت مین کہ اون کے پتے سرخ ہون اونہین اوکہاڑ کے اوسیقدر ایک دوسری زمین مین لیجا کر نصب کرے - اونہین وہان تین ہفتہ چہوڑ دے - جب اون کے پتے سبز ہو جاوین اور ایسا معلوم ہونے لگے کہ وہان اونہون نے جگہ پکڑلی تو اونہین پہر اوکہاڑ کر تیسری جگہ نصب کرے - غرض اختتام کاتک تک چار دفعہ تبدیل مقام کرنا چاہئے - بعد ازان سال آیندہ مین ساونون اور کاتک کے درمیان دو بار تبدیل مقام کرنا لازم ہے - آخر کار (بہ پابندی قواعد کتاب ہذا) جس جگہ بطور مستقل نصب کرنا منظور ہو نصب کرے

لہ مثلاً کم عرصہ مین حسب مراد پہل دینا جیسا کہ عموماً پیوند دیتا ہے -

تخم دستیاب کرنے مین کسیقدر لحاظ درکار ہے - بعض حضرت آپ جنہین کسی خاص آم کا تخم دینا منظور نہین ہوتا ہے تخم کو کوشش کرکے یا ہر اگر کے یا تخم بدلکر جان چہوڑاتے ہین - یہہ سب تنگ چشمی اور کم حوصلگی کی باتین ہین -

اس اہتمام سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ جب درخت باردر ہونگے تو ثمر اونکا اصل درخت سے بہ وزن و شیرینیت و ذائقہ و بے ریشگی وغیرہ مین غالب ہوگا۔

واضح رہے کہ تبدیل مقام کے زمانون مین سیرابی کا لحاظ ضروری ہے۔ ورنہ درختون کا تلف ہونا قرین قیاس ہے۔ علاوہ اسکے گھانس وغیرہ سے زمین کا پاک رکھنا ضروریات سے ہے۔

فصل سوم در بیان انبہ پیوند جسکو اس ملک مین قلمی کہتے ہین

پیوند کے باغ کا رواج تخمیناً چالیس برس سے کم زیادہ ہوگیا ہے۔ اب جتنے خوشحال شائق ہین جب آم کا باغ لگاتے ہین تو بیشتر پیوند ہی کا باغ لگاتے ہین۔ پیوند کے باغ کے لئے زیادہ تر توجہ درکار ہے۔ ورنہ کمزور ہونے کے باعث پیوند کے درخت جلد تلف ہوجاتے ہین۔

ابتدا ہی سے ہر طرح کے اہتمام کی حاجت ہوتی ہے ورنہ حسب مراد درخت پھل نہین دیتے۔ اچھے درختون کا سامان کرنا یا پیوند کا خود اپنے انتظام سے تیار کرنا کسیقدر تردد طلب امر ہے۔ اگر کسی باغ یا کارخانے سے پیوند کا درخت منگانا ہو تو ضرور ہے کہ اوسکے حسن و قبح پر لحاظ کیا جاوے۔ علاوہ اسکے کہ درخت فصلی یا غیر فصلی کا پیوند ہے اسبات کو دیکھ لینا چاہئے کہ پیوند قاعدے سے تیار ہوا ہے یا نہین۔ ایسا تو نہین ہے کہ تخمی حصہ کمزور یا بیمار ہے۔ اکثر بیجو کی خرابی سے پیوند نقصان ہوجاتا ہے یا یہ کہ پیوندی حصہ مین کسی قسم کا مرض جسکا بیان آیندہ آئیگا لاحق تو نہین ہے۔ اگر کسی قسم کا مرض لاحق ہے تو حتے الوسع ایسے درخت کو نصب نہ کرے بلکہ ہر درخت جس مین کہ کسی قسم کی کمزوری یا خرابی لاحق ہو تو اوسکے نصب کرنے سے احتراز کرے ورنہ بربادی محنت کا خوف ہے۔ اگر خود پیوند تیار کرنے کا خواہان ہو تو چاہئے کہ پہلے بیجو کے درخت اوسی قاعدے سے تیار کرے جیساکہ

تخمی آم کے تیار کرنے مین مذکور ہو چکا ہے اور بعد ازان جب دو سال کا بیجو ہو چکے
تب اساڑھ کے مہینے مین جس درخت سے چاہے پیوند لگائے - آسن تک پیوند
کے درخت تیار ہو جاینگے - پروردہ بیجو کے درخت جو ہمیشہ سیراب رہتے ہین اون
مین اسقدر صلاحیت رہتی ہے کہ اگر معقول پیوند کی بندش ہو اور سیرابی مناسب
ہوا کرے تو اندر پندرہ او پچیس روز کے پیوند کے درخت تیار ہو جا سکتے ہین لیکن
اس مین شرط یہ بھی ہے کہ جس درخت سے پیوند لینا ہے وہ درخت بھی جوان ہو اور
پھلنے سے خوب [illegible] ہو - اور نیز وقت پیوند باندھنے کے آخر مہینا اساڑھ کا ہو

غیر تخمی آم کے درخت تیار کرنے کا دو طریقہ ہے - ایک بذریعہ پیوند کے یعنی
بیجو کی شاخ کو اوس درخت کی شاخ سے وصل کرنے سے جس سے پیوند لینا ہے -
اور یہ عام طور پر صوبہ بہار و اطراف لکھنؤ و فتح آباد و ملیح آباد و سہارنپور وغیرہ مین
پیوند لینے لگتے ہے - دوسرا طریقہ بذریعہ انٹے کے ہے جیسا کہ لیچو ولیموں وغیرہ کی شاخ کو
سے درخت تیار کرتے ہین - اس اطراف مین آم کی شاخ مین انٹا باندھنے کا رواج دیکھا
نہین جاتا ہے مگر بنگالہ مین اس ترکیب سے بھی آم کے درخت تیار کرتے ہین -

واضح رہے کہ پیوند باندھنے کا یہ قاعدہ ہے کہ جب بیجو کے درخت تیار ہو چکین اور
مہینا اساڑھ کا آیا اور ایک اچھا ڑ بانی ہو چکا تب بیجو کی قوت وجسمانیت کا اندازہ کرکے
اوس درخت کی کہ جس سے پیوند لینا ہے (ایسی شاخ سے جسکو قوت جسمانیت مین
بیجو کی قوت وجسمانیت کے ساتھ مناسبت ہو وصل کرنا چاہئے اور وصل کرنے
کا یہ طور ہے کہ تیز چاقو[1] سے پہلے بیجو کے تنے کو جس مقام پر وصل کرنا منظور ہے
نصف چھیلتے ہین اور بعد ازان درخت کی شاخ کو نصف چھیل ڈالتے ہین پھر فوراً دونو
کو ایک دوسرے سے وصل کرکے مضبوط رسن سے خوب کسکر باندھتے ہین یہ دونو شاخ

---

[1] دیکھو نقشہ آلات باغبانی جسکا ذکر آ چکا ہے -

شاخین کچھ زمانہ کے بعد ایسی وصل ہوجاتی ہین کہ چھوڑانے سے بھی نہین چھوٹتی ہین اگر وصل بطور خط مستقیم ہوا ہے تو پیوند ضرور قوی ہوگا - اور تھوڑے عرصہ مین قوت کے ساتھ بڑھ چلے گا - لیکن اگر بسبیل تقاطع یا ناہموار طور پر وصل ہوا ہے تو اول تو خود دیر مین شاخین وصل قبول کرینگی - دوم یہ کہ اگر وصل قبول کرین بھی تو پیوند قوی نہوگا بلکہ قرینہ غالب یہی ہے کہ تھوڑے عرصہ مین خشک ہوجائیگا - نہ سرما کی شدت برداشت کرسکے گا نہ حدت گرما کا متحمل ہوسکیگا -

یہ دونون تصویرین ذیل مین صحیح اور غلط وصل سے خبر دیتی ہین -

ا

ب
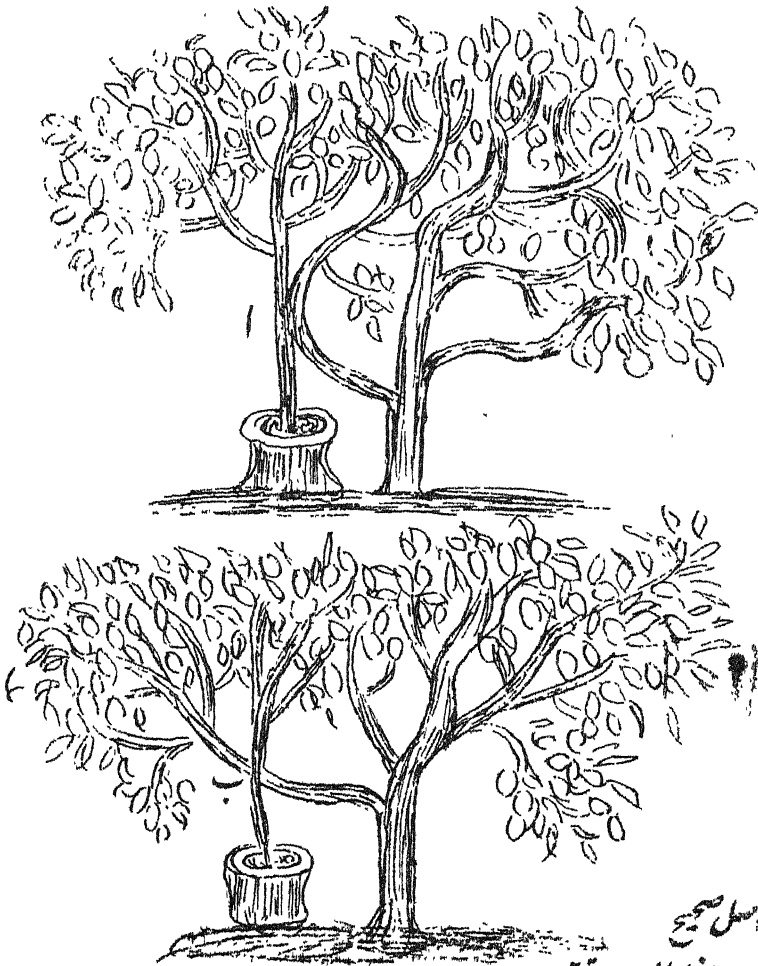
ا - وصل صحیح

ب - وصل غلط بسبیل تقاطع

اساڑھ کے مہینے میں [illegible] درخت میں شیرہ بطور گوند کے بہت [illegible] آجاتا ہے
اس زمانہ کا وصل قوی ہوتا ہے [illegible] بھادون میں بھی [illegible] ہیں مگر
تجربہ کے رو سے اساڑھ کا مہینا [illegible] ہے - یون تو بعض [illegible] راقم الحروف
نے کاتک میں بھی پیوند لگائے ہیں اور پھاگن تک اوتار لئے ہیں لیکن غیر موسم کے وصل
و پیوند میں سیرابی وغیرہ کا تردد زیادہ ہوتا ہے اور غیر موسم کا پیوند اساڑھ کے پیوند کے برابر
قوی نہیں اوترتا ہے -

یہ بھی یاد رہے کہ جب پیوند کے واسطے بیجو اور درخت قدیم کی شاخین تراشی جاوین
تو بیجو کے تراشے جانے کے مقام کو لحاظ کے ساتھ تجویز کرنا چاہئے - وصل کا مقام نہ ایسا
اعلے قرار پاوے کہ گویا بیجو کا سر ہونہ یہ کہ بالکل ہی بیجو کا اسفل حصہ ہو - بیجو کا درمیانی
حصہ پیوند باندھنے کے واسطے بہترین مقام متصور ہے - پیوند کے درخت جو حاجی پور اور
حیرود وغیرہ سے آتے ہین اکثر بے قاعدہ بندھے ہوے نظر آتے ہین - ان مقامون مین
بیجو کے اسقدر اعلے حصہ مین پیوند لگایا جاتا ہے کہ نہ صرف دیکھنے مین برا معلوم ہوتا ہے
بلکہ پیوند کی کمزوری سے بھی خبر دیتا ہے - ایسا پیوند تیز ہوا مین اکثر ٹوٹ جاتا ہے -
بخلاف اسکے اطراف بھاگلپور کلکتہ اور لکھنؤ کے پیوند پابندی اصول کے ساتھ تیار
کئے جاتے ہین اور ضائع کم ہوتے ہین - لیکن خاص اس شہر پٹنہ کے پیوند تو ایسے خراب
اور مہمل ہوتے ہین کہ اونکا خرید کرنا ہی ایک امر لغو ہے - یہان کے اکثر باغبانون کو
اس سے کوئی مطلب نہین ہوتا کہ بیجو شاخ قدیم سے آیا قوی ہے یا کمزور ہے جیسی شاخ پائی
وصل کر دی نہ پیوند کی راست قامتی کا کچھ خیال نہ ترکیب وصل پر کسی طرح کی توجہ -
جب بیجو کاشتہ اور درخت قدیم کی شاخ وصل کر کے باندھی جا چکے - تو لازم ہے کہ تمام
مقام وصل کو کیلے کے پتے سے لپیٹ دین تاکہ بنظر دریافت کھولکر موضع پیوند کو دیکھ سکین
کہ پیوند درو براہ ہے یا نہین یا یہ کہ تیار ہو کر شاخ درخت قدیم سے جدا ہونے کے قابل

ہوا ہے یا نہین جب معلوم ہو کہ وصل کامل طور سے ہو گیا ہے اور اگر اسطرح زمین پیوند
باندھا گیا ہے اور آسن کا زمانہ آپہونچا تو پہلے تیز چاکو سے خفیف زخم درخت قدیم
کی شاخ مین مقام وصل کے اسفل حد سے کچھ نیچے دینا چاہیئے پھر بعد دو ہفتہ کے
اوسی مقام پر کچھ اور بھی اسقدر تراشنا چاہیئے کہ گویا درخت قدیم کی نصف شاخ
کٹ جاوے۔ پھر ہفتہ یا عشرہ کے بعد پورے طور سے قطع کر کے جائے مناسب مین
پیوند کے درخت کو رکھنا چاہیئے۔ اس ترکیب کا پیوند کم ضائع ہوتا ہے۔ لیکن اگر آسن یا تک کا
مین پیوند باندھا گیا ہو تو ایام سرما کی شدت کے زمانے مین خاصکر اوسوقت مین کہ
جب پچھوا ہوا چلتی ہے زخم نہین لگانا چاہیئے نہ تراشنا چاہیئے اسوجہ سے کہ بیشتر سرما
کی بغایت سرد ہوتی ہے۔ نئے تراشے ہوئے پیوند کے درخت اکثر خشک ہو جاتے ہین۔
اکثر ناتجربہ کار اس امر کا خیال نہین کرتے ہین اور دھوکھا کھاتے ہین۔

جب ایسے قدیم درختون کی شاخین جنسے قلم لینا ہے ایسے ہوتے ہین کہ زمین پر
لوٹتے ہین تو پیوند کے بندھنے مین آسانی ہوتی ہے اور ہوا ے تیز کے صدمے سے پیوند
امن مین رہتے ہین ایسی صورت مین بیجو کے درخت یا گملہ مین رکھے ہوئے ہوتے ہین یا زمین
مین نصب رہتے ہین۔ اگر گملہ مین بیجو رکھے گئے ہون تو قبل پیوند باندھنے کے دیکھ لینا چاہیئے
کہ بیجو کے درخت گملو نمین جگہ کر چکے ہین یا نہین اور اگر بیجو زمین مین نصب کئے گئے ہون
تو بھی تحقیق کر لینا چاہیئے کہ زمین پکڑ چکے ہین یا نہین۔ پیوند باندھنے کے قبل اسبات کا
دریافت کر لینا ضروریات سے ہے کسواسطے کہ اگر بیجو مین کسی قسم کی خرابی رہیگی جس سے
بیجو کے تلف ہونے کا گمان ہو گا تو پیوند کے بھی خراب ہونے کا گمان یقینی ہے لیکن
اوس حالت مین کہ قدیم درختون کی شاخین زمین سے ملی نہین ہوتی ہین پیوند لگانے
کے لیئے مچان باندھنے کی حاجت ہوتی ہے۔ لازم ہے کہ مچان نہایت مضبوط باندھا جاوے
اور جب مچان باندھا جا چکے تب جس قدر گملے اوسپر لیجانا ہو لیجا کر ایک ہفتہ چھوڑ دیئے جائیں

اس سے غرض یہ ہے کہ جس قدر رجحان کو دبنا ہوگا گملون کے وزن سے دب جائیگا۔ اور بعد ازان جب پیوند باندھے جائینگے تو نہین دبنے کے باعث قدیم درخت کی شاخین اپنی حالت پر رہینگی اور اسوجہ سے ٹوٹ جانے سے محفوظ رہینگی۔ جب رجحان نہین باندھنا ہو اور درخت قدیم کی اونچی شاخونسے پیوند لینا ہو تو کبھی موقع سے گملے کو درخت قدیم کے کسی شاخ سے باندھکر پیوند کا سامان کرتے ہین یا مونجر کے ذریعہ سے پیوند اوتارتے ہین مونجر عبارت ہے بیجو کو گملے کے عوض گھاس مین باندھکر رکھنے سے۔ لیکن یاد رہے کہ جب مونجر کے ذریعہ سے پیوند لینا ہو تو ضرور ہے کہ ابتدائے ایام برشکال مین پیوند لگاوین تاکہ پیوند جلد تیار ہو جاوے ورنہ دیر ہونے سے مونجر کے سڑ جانے کا خوف ہے۔ جسکی وجہ سے بیجو کے ضائع ہونے کا یقین ہے اور جب بیجو ضائع ہوا تو پیوند کا حسب مراد اوترنا معلوم۔

بحث امور کلیہ جو تخمی اور پیوندی دونون طرح کے آمون سے تعلق رکھتے ہین

اس بحث مین چند فصلین ہین جیسا کہ آیندہ معلوم ہوگا۔

واضح رہے کہ قبل مین آم کی تقسیم تخمی اور پیوندی ہونے کے اعتبار سے ہوئی ہے اور جو امور خاصہ کہ دونون سے جدا جدا التعلق رکھتے ہین عرض کئے جا چکے۔ اب اون امور عامہ کا بیان پیش ہوتا ہے جو دونون سے یکسان تعلق رکھتے ہین۔

فصل اول اقسام انبہ کے بیان مین

دنیا مین تخمی آمون کی جتنی قسمین ہین اوسیقدر اون کا پیوند ہونا بھی ممکن ہے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آم کی ہزارون قسمین ہین خواہ تخمی ہون خواہ پیوند۔ تخمی درختون سے پیوند تیار کئے گئے ہین۔ لیکن بسبب تراکیب مختلفہ کے مقدار ثمر و ذائقہ و بو یا

ہوگئی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اکثر پیوندی آموں کے ایسا فرق آگیا ہے کہ قدیم تخمی درختوں سے اون کا
نسب ملانا ایک دشوار امر معلوم ہوتا ہے۔ اسی مطلب پر بنظر مثال فہرست انبہ پر جو
اس کتاب کے آخر میں شامل کردی جاتی ہے۔ اس غرض سے حوالہ کیا جاتا ہے کہ حضرات
شائقین اوسکی سیر سے لطف اوٹھاوینگے اور جو حضرات ناواقف ہین اون کو معلوم
ہوگا کہ ہرچند اوس فہرست مین تمام اقسام کے آم کا ذکر نہین ہے تاہم اسقدر
اقسام کا مذکور آیا ہے کہ جو ایک جگہ پر اسقدر رقم مجتمع ہوتے دیکھے جاتے ہین۔
راقم الحروف نے ان اقسام کو سعی بلیغ کے ساتھ دستیاب کیا ہے۔ آخر کچھہ
تو ایسے ہونگے کہ ارباب شوق کے قابل توجہ نکلینگے۔ یون تو آم کی اسقدر قسمین ہین
کہ اگر ہزار کہئے تو بیجا ہے اور دو ہزار کہئے تو بھی کوئی مبالغہ نہین۔ تجربہ سے معلوم
ہوتا ہے کہ آم کو ترقی و تنزلی کے قبول کرنے کی بڑی صلاحیت حاصل ہے۔ یعنی ترکیب
کا اثر آم پر بہت ہوتا ہے۔ اگر ترکیب عمدہ ہے تو ترقی منتج ہوتی ہے اور اگر بد ہے
تو تنزلی۔ ترکیب کے ذریعہ سے ثمر کا وزن بڑھ سکتا ہے۔ پوست باریک یا گندہ ہوسکتا
ہے۔ ومن قبیل ذالک طرح طرح کے انقلابات پیدا ہوسکتے ہین۔ انقلاب پیدا
ہونے کی یہ حالت ہے کہ مثلاً اگر ایک پیوندی آم کا تخم لیکر بوئیے تو یہ درخت مقدار و
ذائقہ وغیرہ مین اوس پیوندی درخت کے پھل سے علحدہ طور کا پھل پیدا کرے گا۔
اور جب اس تخمی درخت سے پیوند لیجئے تو اس پیوند کا پھل پہلے پیوند کے پھل سے
بالکل جدا ہوگا۔ اگر مناسبت ہوگی تو جلد تمیز مین نہین آئیگی بلکہ ہر شخص ان دونون
پیوند کے پھل کو بعد ملاحظہ کے دو قسم کے آم خیال کریگا یہ کوئی نہین کہیگا کہ دونو
ایک ذات ہین۔ حالانکہ دوسرا پیوند ابناً و اباً پہلے پیوند کے نسل سے ہے اور
صرف دو کرسی کا فرق رکھتا ہے۔ لیکن یہ فرق بین کبھی نہ ہوتا اگر اول پیوند اور دوم
پیوند کے درمیان مین تخمی درخت حایل نہ ہوتا۔ اس درمیانی بیچو کے سبب سے ایک

قسم خاص پیوند کی پیدا ہوگی - اس مثال سے معلوم ہوگا کہ جب انقلاب قبول کرنے کی ایسی وسیع صلاحیت آم کو حاصل ہے تو آمون کا نسب نامہ درست کرنا بھی ایک دشوار امر ہے خاصکر اوس حالت مین جب تراکیب انسانی کے علاوہ اختلاف آب و ہوا و تقاضاے دیار و امصار کے اثر پر خیال دوڑائے -

صوبہ بہار مین مالدہ اور بمبئی دو مشہور و مطبوع عام آم کی قسمین ہین بلا شبہ یہہ دونون قسمین صورت میوہ ممتاز اور عمدگی سے خالی نہین ہین - بڑی عمدگی ان کی یہ ہے کہ کثرت سے اس دیار مین یہہ دونون قسمین دیکھی جاتی ہین - اور اسوجہ سے تمامی امرا اور اکثر غربا بھی ان کے ذائقہ او رلطف سے اطلاع رکھتے ہین بخلاف اور اقسام عمدہ کے کہ غیر معروف ہونے کے باعث کمتر اس دیار کے باغون مین دیکھے جاتے ہین -

فہرست انبہ

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمینًا	نام ماہ جسمین پکتا ہے	کیفیت
۱	مٹھوا نیورہ	۷ ررر مار	جیٹھ	نہایت عمدہ ایسا مٹھوا کم دیکھا جاتا ہے
۲	مٹھوا حاجی پور	ررر مار	"	مشہور و مطبوع و عمدہ آم ہے
۳	سلطان پسند	۷ مار	"	نہایت خوبصورت - بویا آم ہے
۴	زردا داناپور	ر مار	"	خوش ذائقہ - خوش رنگ - بے ریشہ - بویا ممتاز آم ہے
۵	جیٹھوا صید پور	۰ مار	"	نہایت شیرین خوش مزہ اور بے ریشہ
٦	جیٹھوا حاجی پور	۰ مار	"	ایضًا
۷	گوپال بھوگ	۷ مار	"	خوش مزہ
۸	بمبئی زرد [illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]	نہایت شیرین خوش مزہ و تمام اقسام میں [illegible]

کیفیت	نام موسم جسمیں پکتا ہے	وزن تخمیناً ثمر	نام انبہ	نمبر شماری
نہایت شیریں جیسے عموماً بمبئی ہوتا ہے	اساڑھ	— مار	بمبئی زرد آمیز	۹
″	″	۔۲ مار	بمبئی سبز	۱۰
″	″	— مار	بمبئی کودیا	۱۱
نہایت شیریں خوش مزہ سوائے بمبئی زرد ہاول صاحب کے سب اقسام بمبئی سے عمدہ	″	— مار	بمبئی نمبرا	۱۲
مثل دیگر اقسام بمبئی	″	۲ مار	بمبئی خرد	۱۳
ممتاز بمبئی ہے	″	— مار	بمبئی سیاہ کلان	۱۴
نہایت خوش رنگ خوش مزہ بے ریشہ و شیریں	″	— مار	رنترا	۱۵
ہلکی شیرینیت کے ساتھ خوش مزہ خوش رنگ بے ریشہ	″	— مار	توتوا	۱۶
شیریں خوش مزہ بے ریشہ	″	۰ مار	بابھنوان	۱۷
اعلیٰ درجہ کی بمبئی کی طرح عمدہ بہت کچھ قابل توجہ	″	۲ر مار	چپکچیا	۱۸
نہایت بے ریشہ بغایت شیریں خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ	″	۱۰ مار	شیر انبہ	۱۹
بے ریشہ شیریں خوش مزہ	″	۰ مار	گنگا ساگر	۲۰
″	″	— مار	پیران کولا	۲۱
نہایت بے ریشہ شیریں خوش مزہ بہت کچھ قابل توجہ	″	۲ مار	چینی شکر گول	۲۲
″	″	۲ مار	چینی شکر چپٹا	۲۳
بے ریشہ بیل کیطرح بو یا	″	— مار	بیل خاص	۲۴
ہ لذیذ بہت قابل توجہ	″	۱—	بنسی گھوس	

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام جس مقام پر ملتا ہے	کیفیت
۲۶	مدراسی	۷ مار	اسارٹھ	نہایت بے ریشہ۔ لذیذ شیرین بہت قابل توجہ
۲۷	کوپر	۷ مار	"	بے ریشہ۔ لذیذ۔ شیرین
۲۸	امام پسند	— مار	"	نہایت بے ریشہ نہایت شیرین۔ خوش مزہ بہت قابل توجہ
۲۹	آشوکرجی	۷ مار	"	شیرین۔ بے ریشہ۔ خوش مزہ
۳۰	سندر شاہ	— مار	"	ایک قسم کا سیندوریہ ہی مولف کو مطبوع نہیں ہے
۳۱	سیندوریہ قاضی صاحب	— مار	"	بے ریشہ۔ شیرین۔ لذیذ۔ خوش رنگ۔ قابل توجہ
۳۲	غریب نواز	— مار	"	ایک قسم کا بمبئی ہے۔
۳۳	لکڑیا	سر مار	"	حالت خامی مین کسیقدر شیرین ہوتا ہے
۳۴	پیری	— مار	"	نہایت بے ریشہ۔ لذیذ۔ قابل توجہ
۳۵	فیروزبنی	۷ مار	"	بے ریشہ۔ لذیذ۔ شیرین۔ قابل توجہ
۳۶	بندرابنی	۷ مار	"	شیرین۔ خوش مزہ۔ مطبوع
۳۷	میڈیم	٫٫ مار	"	شیرین خوش مزہ مطبوع۔ درخت اسکا بلحاظ بیست قد ہوتا ہے۔
۳۸	کچی میٹھا	— مار	"	نہایت شیرین۔ بے ریشہ۔ خوش مزہ۔ حالت خامی مین بھی میٹھا ہوتا ہے۔
۳۹	مرشد آباد	— مار	"	شیرین بے ریشہ۔ خوش مزہ۔ قابل توجہ۔
۴۰	گموآ	۷ مار	"	شیرین۔ نہایت بے ریشہ مغز بستہ و خشک عرق کا نام نہین۔
۴۱	کالا پہاڑ	ھ مار	"	فخر مرشد آباد ہی بہت کچھ قابل توجہ ہے۔

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	ماہ جبکہ پکتا ہے	کیفیت
۵۷	زرد آلو	— ار	اساڑھ	اس آم کا درجہ کھرساپات وغیرہ کے برابر ہے لاجواب آم ہے
۵۸	سرخا	— ار	ر	اعلیٰ درجہ کے آموں سے ہے نہایت قابل توجہ ہے
۵۹	درما	٠ ار	ر	بے ریشہ ہوتا ہے مگر مؤلف کو چنداں مطبوع نہیں ہے
۶۰	مصری پنڈت جی	٠ ر ار	ر	نہایت شیریں بے ریشہ خوش مزہ بہت قابل توجہ
۶۱	مالدہ نیورہ زرد	٠ ار	ر	اسکی عمدگی مشہور خاص و عام ہے۔
۶۲	مالدہ بھاگلپور سبز	٠ ار	ر	ر
۶۳	مالدہ پٹنہ سبز	٠ ار	ر	ر
۶۴	مالدہ پٹنہ زرد	٠ ار	ر	ر
۶۵	مالدہ نیورہ زرد آلو	٠ ار	ر	ر
۶۶	مالدہ بڑا	ار	ر	تمام اقسام مالدہ سے بزرگ تر
۶۷	مالدہ لاسج	— ار	ر	اقسام مالدہ سے عمدہ تر لاجواب آم ہے
۶۸	مالدہ سنگھا پور	۱ ار	ر	مالدہ پٹنہ کی طرح اچھا ہوتا ہے
۶۹	کیلوا محی الدین نگر	— ار	ر	شیریں۔ بے ریشہ
۷۰	بمشال	۱۰ ار	ر	بے ریشہ مگر صرف مربے کے مصرف کا
۷۱	جانسن (Johnson)	— ار	ر	شیریں خوش مزہ مطبوع
۷۲	انناسی قاضی صاحب	— ار	ساون	مثل معمولی مالدہ کے بے ریشہ شیرینیت کم کسیقدر انناس کی طرح بو یا۔
۷۳	کلاں لکھنؤ	ار	ر	نہایت شیریں خوش مزہ اور بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ شائقین لاجواب آم ہے
۷۴	موہن بھوگ نمبر ۱	ار	ر	نہایت [illegible]

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام ماہ جسمین پکتا ہے	کیفیت
۷۵	موہن بھوگ نمبر ۲	۰ ۱ ار	ساون	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ۔ قابل توجہ
۷۶	پٹیرس (Peters)	ـــ ۱ار	〃	مثل الفانزو اور کہہ بیاپات کی نہایت قابل توجہ
۷۷	ہاپس	ـــ ۱ار	〃	لاجواب
۷۸	بنگلور	ـــ ۱ار	〃	بنہایت قابل توجہ
۷۹	مہاراج پسند	ـــ ۱ار	〃	کوئی لطف خاص نہین رکھتا ہے مگر مشہور خلائق ہو رہا ہے کافور کی طرح بو یا ہوتا ہے۔
۸۰	شاہ چنگلگ نمبر ۱	ـــ ۱ار	〃	خوش مزہ۔ بے ریشہ۔ شیرین۔
۸۱	شاہ چنگلگ نمبر ۲	ـــ ۱ار	〃	〃
۸۲	دامودر	ـ ۱ار	ازساون تا بہادون	مالدہ سے شیرینیت مین کم مگر کثیر الاثمار
۸۳	کشن بھوگ	ـــ ی ۱ار	ساون	نہایت شیرین خوش مزہ اور بے ریشہ
۸۴	بانکا	ـــ ۱ار	ازساون تا بہادون	نہایت خوشرنگ نہایت خوش مزہ شیرین بے ریشہ بہت کچھ قابل توجہ
۸۵	دوارکا نمبر ۱	۱ار	ساون	نہایت بے ریشہ خوش مزہ شیرین۔ قابل توجہ
۸۶	دوارکا نمبر ۲	۱ار	〃	ایضاً
۸۷	جالی بندھا گول	۱ار	〃	ایضاً
۸۸	جالی بندھا لانبا	۱ار	〃	ایضاً
۸۹	سپیا	ـــ ۱ار	〃	نہایت بے ریشہ خوش مزہ بنہایت شیرین نہایت قابل توجہ
۹۰	شریفا جنگ	۰ ۱ار	〃	〃
۹۱	زرد آلو آرہ	ـــ ۱ار	〃	شیرین بے ریشہ خوش مزہ
۹۲	لنگڑا حاجی پور	۰ ۱ار	〃	نہایت بے ریشہ لذیذ شیرین لاجواب آم نہایت پتلی

نمبر شمار	نام انبہ	وزن ثمر تخمینا	ماہ جس مین پکتا ہے	کیفیت
۹۳	لنگڑا سیدپور	۰ مار	ساون	نہایت بے ریشہ لذیذ شیرین لاجواب آم ہی نہایت اعلیٰ درجہ کے آمون سے ہے
۹۴	شاہ دولہ	۰ مار	〃	لذیذ شیرین بے ریشہ بہت قابل توجہ
۹۵	کمدوا	ا۰ مار	〃	صرف مربے کے مصرف کا
۹۶	روشن طباق	ا مار	〃	مشہور آم ہے مگر مولف کو مطبوع نہین ہے
۹۷	کنتھہ امبی حاجی پور	ی مار	بھادون	بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۹۸	کنتھہ امبی صیدپور	سی مار	〃	〃
۹۹	لوہا جنگ	— مار	〃	نہایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ بہت کچھہ قابل توجہ
۱۰۰	کلوا بھکھاری رائے	— مار	〃	شیرین خوش مزہ بے ریشہ
۱۰۱	بھدیا لکھنو	— مار	〃	نہایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ
۱۰۲	مالدہ بھدیا	۰ مار	〃	نہایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ بہت کچھہ قابل توجہ
۱۰۳	مالدہ سیندوریہ	— مار	〃	نہایت خوشرنگ بغایت شیرین خوش مزہ بے ریشہ بہت کچھہ قابل توجہ
۱۰۴	شیرین دہن	سی مار	〃	نہایت شیرین خوش مزہ مشہور و معروف آم ہے
۱۰۵	لنگڑا	〃 مار	〃	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ
۱۰۶	کیلوا محبوب	— مار	〃	شیرین بے ریشہ مشہور آم ہے۔
۱۰۷	خربزوا	۰ مار	〃	نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ قابل توجہ
۱۰۸	مٹھوا گول	— مار	〃	شیرین بے ریشہ خوش مزہ قابل توجہ
۱۰۹	باغ ڈوگی	۰ مار	〃	〃
۱۱۰	[illegible]			[illegible] ریشہ [illegible] مزہ [illegible] قابل توجہ

کیفیت	نام جہاں ملتا ہے	وزن تخمیناً	نام انبہ	نمبر شماری
نہایت شیرین بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھہ قابل توجہ	بہادوں	۱۰ مار	بہدری نمبر ۳	۱۱۱
نہایت بے ریشہ شیرین خوش مزہ خشک مغز بہت کچھہ قابل توجہ	رر	۷ مار	سوختہ	۱۱۲
شیرین نہایت بے ریشہ بہت کچھہ قابل توجہ	رر	۸ مار	بھوٹ	۱۱۳
بغایت شیرین نہایت بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھہ قابل توجہ	رر	۸ مار	لانبا بھدیا	۱۱۴
نہایت بو یا نہایت شیرین بے ریشہ عمدہ آم ہے بہت کچھہ قابل توجہ ہے شائقین ہے	رر	۷ مار	خاتمہ بالخیر	۱۱۵
شیرین آم ہے	رر	۱۰ مار	شوکل جی کا بھدیا	۱۱۶
شیرین خوش مزہ قابل توجہ	رر	۷ مار	لالن والا	۱۱۷
نہایت شیرین بغایت بے ریشہ خوش مزہ بہت کچھہ قابل توجہ	رر	۷ مار	کالن والا	۱۱۸
آموں کا بادشاہ ہے مراد پر آنے سے لاجواب ہوتا ہے	رر	۸ مار	فجری نمبر ۱	۱۱۹
ایضاً	رر	۸ مار	فجری نمبر ۲	۱۲۰
ایضاً	رر	۸ مار	فجری نمبر ۳	۱۲۱
ایضاً	رر	۸ مار	فجری نمبر ۴	۱۲۲
بے ریشہ شیرین خوش مزہ بہت کچھہ قابل توجہ	رر	۸ مار	گول بھدیا	۱۲۳
ایضاً	آسن	۷ مار	راڈھی	۱۲۴
نہایت بے ریشہ نہایت خوش مزہ نہایت شیرین [illegible] کا ہے	رر	۸ مار	دودھیا	۱۲۵

بہت بہت

نمبر شماری	نام انبہ	وزن ثمر تخمیناً	نام ماہ جسمین پکتا ہے	کیفیت
۱۲۶	کنور بہار	۶ مار	آسن	نہایت بے ریشہ خوشبو مزہ قابل توجہ
۱۲۷	بے ریشہ	۷ مار	؍؍	نہایت بے ریشہ خوشبو مزہ شیرین قابل توجہ
۱۲۸	میر جعفر شاہ نمبر ۱	۱۰ مار	کاتک	بے ریشہ نہایت شیرین خوشبو مزہ بہت قابل توجہ
۱۲۹	میر جعفر شاہ نمبر ۲	۱۰ مار	؍؍	؍؍

فصل دوم تجویز زمین کے بیان مین

واضح ہو کہ ہر زمین کو آم کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت نہین ہے بعض زمین ایسی
ہوتی ہے کہ جس مین درخت جلد تیار ہو جاتا ہے اور بعض دیر مین اور بعض مین ہوتا ہی
نہین - وہ زمین جس مین جلد تیار ہوتا ہے مرطوب و نرم ہوتی ہے - جیسے حاجی پور -
مظفرپور - بھاگلپور - مالدہ - مرشدآباد وغیرہ کی زمین - جسقدر جلد آم کا باغ ایسی زمین
مین تیار ہوتا ہے اور کسی قسم کی زمین مین نہین تیار ہو سکتا ہے - جب زمین سخت
اور خشک ہوتی ہے تو بدقت درخت اوٹھتے ہین مثلاً وہ زمین جسے ریہڑ کہتے ہین آم
کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت کم رکھتی ہے اسیطرح خالص کیوال مین بھی دیر کر کے درخت
بالیدہ ہوتا ہے - ریہڑا مین خشکی زیادہ ہوتی ہے اور کیوال مین سختی - لیکن کیوال کا
نصب کردہ درخت مضبوط اور شاداب ہوتا ہے بخلاف ریہڑ اسکے کہ درخت کو شاداب
رکھنے کی صلاحیت ہی نہین رکھتی کیوال کے درخت کی عمر زیادہ ہوتی ہے اور پھل
بھی زیادہ شیرین ہوتا ہے اور پتے گاڑھے سبز ہوا کرتے ہین جو درخت کی صحت
سے خبر دیتے ہین یہی وجہ ہے کہ پٹنہ کی مالدہ و بمبئی حاجی پور اور مظفرپور وغیرہ کی مالدہ اور بمبئی سے زیادہ شیرین ہوتے ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ پٹنہ و
اطراف پٹنہ مین کیوال زمین ہے بمجبوری لوگ کیوال مین اپنے درخت لگاتے ہین - لیکن اگر کیوال مین آمیزش
اگور سی مٹی کی ہوتی ہے تو درخت کی بالیدگی مین اسقدر دیر نہین ہوتی جسقدر کہ خالص

کیوال ہین بلکہ میری دانست مین اس دیار پٹنہ مین آم کا باغ لگانے کے لئیے مناسب ترین زمین گوری مٹی آمیز کیوال سے بلسندری زمین اوس قسم کی جیسا کہ گنگا پار دیکھی جاتی ہی پٹنہ کی اطراف مین کم ہے۔ لیکن بعض جگہہ ندیون کے قرب مین پائی جاتی ہے ایسی جگہون مین آم کے باغ کے جلد تیار ہونے کا زیادہ قرینہ ہے۔ مگر عموماً اس ضلع کی نرم اور مرطوب زمین نہین ملتی ہے۔ ایسی صورت مین گوری مٹی آمیز کیوال کو غنیمت سمجھنا چاہئیے۔ اس معنی کر کے بھی کہ اگرچہ ایسی زمین مین کسیقدر دیر کے ساتھہ بالیدہ ہوتے ہین مگر درخت شاداب رہتے ہین اور پھل بھی دیتے ہین۔ وہ زمین جس مین آم کا درخت بالیدہ نہین ہوتا بلکہ بیشتر مرجاتا ہے سنگ آمیز ہوتی ہے یا اوس مین ٹھکری یعنی پارہاے سفال کی امیزش کثرت سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ آبادی کے قریب کی زمین دیکھی جاتی ہے۔ ان قسمون کی زمین مین آم کے درخت بالیدہ نہین ہوتے بخلاف درخت لیمون۔ کولا و ماہتابی کے کہ اونکے واسطے ایسی ہی اراضی درکار ہوتی ہین۔

تجویز اقسام اراضی کے علاوہ باغ لگانے والے کو لازم ہے کہ موقع اراضی پر بھی خیال کرے۔ یعنی اراضی کے نشیب و فراز کا بھی لحاظ درکار ہے مثلاً اگر زمین اسقدر نشیب ہے کہ ایام بارش مین اوسکے تہ آب ہونے کا یقین ہے تو ایسی جگہہ مین زمین کے عمدہ ہونے کے ساتھہ بھی درخت نصب نہ کرے اسوجہ سے کہ پانی مین ڈوبنے سے بیشتر آم کا درخت ضائع ہوجاتا ہے یا زمین ایسی بلند ہے کہ درختون کی سیرابی بلندی کی وجہ سے دشوار ہوگی تو قصد درخت لگانے کا نہ کرے یا یہ کہ اوس زمین مین کنوان کھودنے سے پانی نہین نکلتا ہے۔ اور آس پاس کی زمین کی بھی کیفیت یہی ہے۔ یا کسی خاص وجہ سے سیرابی کی کوئی صورت معقول اوس جگہہ مین معلوم نہین ہوتی ہو تو بھی درختون کے لگانے سے احتراز کرے اسیطرح اگر کسی اراضی مین کوئی کہنہ باغ آم کا ہو تو فوراً اونکے باغ لگانے کا خیال نہ کرے بعد کاٹے جانے کے جب تک درختان کہنہ کی

جڑون کے سڑ جانیکا یقین نہ ہولے باغ تازہ کی آراستگی کا خیال نہین کرنا چاہیے۔
ناتجربہ کار اکثر ایسا کرتے ہین کہ باغ کہنہ کو کاٹکر فوراً نئے درخت نصب کرڈالتے ہین
اور پھر درختان نو کی غیر بالیدگی کی شکایت کرتے ہین۔ باغ لگانے والے کو یہ بھی
لازم ہے کہ قبل درخت نصب کرنے کے یہ دیکھ لے کہ اراضی تجویز کردہ کی اطراف
مین کہنہ درخت ہاے سایہ دار تو نہین ہین اگر ہون تو درخت تازہ لگانے کا قصد
نہ کرے۔ کہنہ درختون کے سایہ اور جڑون سے نئے درختون کو ضرر سخت پہونچتا ہے۔

فصل سوم دربیان اصلاح زمین

ظاہر ہے کہ ناموضوع زمین کو موضوع بنانا آسان کام نہین ہے۔ سرشت کا بدلنا
دشوار امر ہے۔ لیکن جہانتک اصلاح ممکن ہو کرنا چاہیے۔ درخت لگانے کے قبل لازم ہے
کہ زمین گینتی یا پھوڑے سے خوب کھودی جائے تاکہ گھانس کی جڑین بالکل اوکھڑ جائین بعد
ازان ہل سے زمین کو خوب جوتنا چاہیے۔ اور بعد جوتنے کے برابر کرنا درکار ہے۔ اس تردد
سے جتنے خود رو نباتات ہین سب غائب ہوجائنگے۔ اور جب درخت آم کے نصب ہونگے
تو پورا تغذیہ زمین سے آم کے درختون کو نصیب ہوگا۔ جسقدر زمین کوڑی اور جوتی
جائیگی اور گھانس جڑ سے نکالی جائیگی اوسیقدر آم کے درختون کو قوت ملیگی۔ ایک قسم
گھانس کی ہوتی ہے جسے اس ملک مین کترا کہتے ہین اور شکل اوسکی مثل کاس کے ہوتی ہے
اس گھانس کی جڑ بہت دور تک زمین مین چلی جاتی ہے۔ جس زمین پہ گھانس ہوتی ہے اوس
مین آم کے درخت بالیدہ نہین ہوتے اور اون کے پتّے ہمیشہ زرد رہا کرتے ہین۔ اس گھانس
کے دفع کرنے مین کوشش بلیغ درکار ہے۔ جب تک یہ گھانس غائب نہولے لازم ہے
کہ درخت نصب کرنے سے احتیاط کیجاے۔

جب زمین مین خشکی زیادہ ہوتی ہے تو اوس مین کدوے شیرین دراز کا بونا آم
نصب کرنے کے [illegible] مفید ہوتا ہے۔ چند سال اگر کدوے شیرین ایسی خشک زمین

ریتی ہو جاتا ہے تو زمین میں آم کے بالیدہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر اصلاح
کا یہ انتظار کرنا کم مصلحت خیز ہے دوسری ترکیب یہ ہے کہ جہان جہان پر درخت نصب کرنا
منظور ہو وہان کنوان کے طور پر گڈھے کھود کر اچھی قسم کی مٹی بھری جاے اور بعد ازان
رفتہ رفتہ سب مین درخت نصب کئے جاوین۔ اس ترکیب کی اوس حالت مین بڑی ضرورت
ہوتی ہے کہ جب زمین مین سنگریزے یا ٹھکری کا شمول ہوتا ہے۔ ٹھکری ملی ہوئی زمین مین
بیشتر آم کے درخت مر جاتے ہین اور اگر زندہ بھی رہتے ہین تو ہمیشہ اونیر مردنی سوار رہتی ہے

درمیان کھود کر پہلے ترکیب دادہ مٹی بھرنا چاہیئے اور تب درخت نصب کئے جاوین۔ اس صورت
سے درختون کا بالیدہ ہونا ممکن ہے۔ بعض حالت مین مجرد خارجی مٹی بھرنے سے کوئی فائدہ حاصل
نہین ہوتا ہے۔ جیسا کہ نقل ذیل چشم دید مؤلف کی ہے۔

ایک شائق ذی رتبہ نے ایک ایسی اراضی مین باغ لگایا کہ جس مین سنگریزون کا شمول کثرت سے
تھا۔ درخت نصب کرنے کے بعد درخت خشک ہونے لگے تب اونھون نے عمیق گڈھے کنوان کے
طور سے کھودوائے اور دور دور سے مٹی منگوا کر اون گڈھون مین بھرے اور پھر درخت نصب
کئے۔ اس دفعہ درخت بالیدہ ہونے لگے۔ لیکن چند سال کے بعد پھر خشک ہونے لگے اب معلوم
ہوا کہ جب درختون کی جڑ بین بھراو مٹی سے نکلکر قدیم مٹی مین پہونچین تو موت بھی آحاضر ہوئی
تب اون شائق نے سر نو سے گڈھے کھودوائے اور پھر دوسری جگہ سے مٹی منگوا کر اون گڈھون
کو بھرا اور درخت نصب کئے۔ پھر درخت بطور سابق خشک ہوے۔ مگر شائق صاحب باز نہ آئے
اسی طور سے پھر کار بند ہوئے۔ ہوتے ہوتے آخر کار ایک خزان صورت باغ مرتب ہوا۔ لیکن اس
کدوکاوش مین تیس سال سے زیادہ گذر گئے اور باغبانی کا سلسلہ تا آخر عمر اون کے قائم رہا
راقم الحروف جب صاحب باغ سے باغ کی خیریت پوچھتا تھا تو ہمیشہ ہنسکر فرماتے
تھے کہ منظور شغل ہے آدراسکی باغ نہین ہے۔ اس قصہ سے سنگریزہ آمیز زمین کی صلاحیت
[illegible]

ایسی زمین مین درخت لگانا ہی فضول ہے۔ کوسے کنیدین و کاسے برآور دن کا مضمون ہے
یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ درخت نصب کرنے کے قبل زمین کی نشیب و فراز
کو دور کر لینا چاہیئے کہ سیرابی کے وقت تردد لاحق نہو اور جریان آب آسانی سے ہوسکے
جہان بلندی ہو وہان سے زمین بقدر ضرورت کاٹکر دور کرنا چاہیئے اور جہان نشیب ہو دوسری
جگہہ سے اچھی مٹی لاکر بھرنا چاہیئے۔

بعض شخص کا یہ تجربہ ہے کہ جس جگہہ درخت لگانا ہو وہان دو تین مہینہ قبل سے
زمین کھودکر گوبر بوسیدہ بھرنا چاہیئے مگر اوس زمین مین جہان دیمک کی کثرت ہو اس
طریقہ سے احتیاط لازم ہے۔ اگر زمین مناسب ہے تو خارجی اصلاح کی کوئی حاجت
نہین صرف کھودنے اور جوتنے سے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اصلاح کامل طور سے
ہوجاتی ہے

فصل چہارم درخت نصب کرنیکے زمانیکے بیان مین

بیشتر اشخاص اس ملک مین اساڑھہ کے مہینے مین آم کے درخت نصب کرتے ہین
اس زمانے کو مناسب ترین زمانہ اس کام کے واسطے سمجھتے ہین۔ لیکن راقم الحروف کے نزدیک بہتر
زمانہ اس کام کے واسطے کاتک اگہن کا زمانہ ہے لیکن جاڑے کے چلّے مین آم کا درخت نصب
نہین کرنا چاہیئے۔ کاتک اگہن کے زمانہ کو ترجیح اس وجہ سے ہے کہ برسات نکل جانے کے
بعد زمین مین ایک مناسب درجہ کی رطوبت رہ جاتی ہے اور گرمی کا اثر بالکلیہ باقی نہین رہتا
اسی لئے آسِن کاتک کے لگائے ہوئے درخت بہ اعتبار اساڑھہ کے لگائے ہوئے
درختون کے کم خشک ہوتے ہین۔ لیکن بیساکھ جیٹھہ مین درخت نصب نہین کرنا چاہیئے
بدین وجہ کہ زمین مین رطوبت بقدر ضرورت باقی نہین رہتی ہے اسی لئے نصب کرنے
سے درخت خشک ہو جاتے ہین۔ پھاگن مین اگر بارش ہوگئی ہو تو بضرورت درخت
لگانا چندان مضائقہ نہین رکھتا۔ مختصر یہ ہے کہ رطوبت کافی کے موجود رہنے کے بعد

درخت نصب کرنا مناسب نہین ہے۔ ظاہر ہے کہ پھر آئے سے بغیر رطوبت پیدا نہین ہوتی ہے۔ مگر جیون جیون بارش ہوتی جاتی ہے رطوبت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ کثرت بھی بہت آم کے درخت کے واسطے مضر ہے اس واسطے کاتک۔ اگھن کا انتظار درخت نصب کرنے کے واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ سب زمانہ سے بہتر زمانہ اس کام کے واسطے کاتک اور اگھن کا ہے۔ حتے الوسع اسی زمانہ مین درخت نصب کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کسیکو بیساکھ جیٹھہ مین کسی وجہ کر کے درخت لگانے کی مجبوری ہوجائے تو لازم ہے کہ جس جگہہ پر درخت لگانا ہے وہان دری[1] کھودے اور اوس دری مین ہفتہ بروز تک شام کے وقت پانی خوب دیا کرے۔ اس ترکیب سے زمین وہان کی مزاجاً مرطوب ہوجائیگی تب غروب آفتاب کے وقت اوس مین درخت بیٹھا کر پانی دیوے شب بھر کی ٹھنڈک سے درخت شاداب ہیگا اور آیندہ دن کی ھوپ کا متحمل ہو سکے گا۔ پھر شام ہوتے پانی دیوے اور اگر ضرورت دیکھے تو دن کو آفتاب سے بچانے کے لیئے اوسپر کسی چیز کا سایہ کر دے اور رات بھر کھلا رکھے کہ شبنم سے تری پہونچ کرے اس ترکیب سے درخت کے سلامت رہنے کا گمان کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ بیجے پڑاہی سے درخت کا مر جانا ایک یقینی امر ہے۔

فصل پنجم آم کے درخت نصب کرنیکے بیان مین

جب زمین تیار کی جا چکے تب چاہیے کہ زمین کو پیمایش کر کے دری کھودین ہر دری ایک دوسرے سے چالیس فٹ کے فاصلے سے کم نہو اگر ۴۵ فٹ کے فاصلے پر ہو تو اور بھی بہتر ہے بہر حال یہ بات ملحوظ رہے کہ ایک بیگھہ مین ۲۰ سے زیادہ درخت جگہہ نہ پاوین یعنی فی کٹھہ ایک درخت اگر بیس سے فی بیگھہ کم پڑین مثلاً شاترہ

---

[1] دری عبارت اوس گڈھے سے ہے جسمین درخت نصب کیا جاتا ہے۔

یا اٹھارہ تو اور بھی خوب ہے لیکن بیس سے زیادہ ہونا مناسب نہین ہے - زیادہ فاصلہ پر درخت نصب ہونے سے درختون کو بالیدہ ہونیکا موقع ملتا ہے اور پھل بھی حسب مراد ہوتے ہین - جاننا چاہئیے کہ ہوا اور دھوپ درختون کی بالیدگی اور حسب مراد ثمر دینے کے واسطے اشد ضروریات سے ہین - جب تک مناسب فاصلے پر درخت نہین لگائے جائینگے تب تک اونکو ہوا اور دھوپ حسب مراد نصیب نہین ہوسکتی - اکثر ناتجربہ کار اسقدر قریب قریب درخت لگاتے ہین کہ تھوڑے عرصہ مین ایک درخت دوسرے درخت سے ملجاتا ہے اور ایک دوسرے کو دباکر خراب کرتا ہے - اسی لئے اس طرحکا باغ جسمین درخت قریب قریب لگائے ہوئے ہوتے ہین - حسب مراد پھل نہین دیتا ہے - آخر صاحب باغ کو درختون کو موقع موقع سے کاٹنا ہوتا ہے - اکثر اس تراش خراش مین باغ کا باغ بدصورت ہوجاتا ہے اور پروردہ درختون کے کاٹے جانے کی حسرت دل مین رہ جاتی ہے - پس باغ لگانیوالے کو فاصلۂ مناسب کا ملحوظ رکھنا ضروریات سے ہے ورنہ بالآخر بے پروائی کا ثمر تلخ چکھنا ایک امر ضروری متصور ہے -

جب دربان کھودی جاچکین تو لازم ہے کہ زمین خشک رہنے کی حالت مین اوس مین دوتین روز شام کے وقت پانی علے الاتصال دیا جائے تاکہ زمین کی خشکی دفع ہوجائے اور زمین کے تر رہنے کی حالت مین دوتین روز دربون کو بحالت خود چھوڑ دین کہ زمین کی گرمی نکل جائے اور بھی اگر ضرورت سے زیادہ رطوبت ہو تو حالت اعتدال پر آجائے بعد ازان صبح یا شام کے وقت درخت نصب کئے جائین اگر گرم موسم کی آمد ہو تو شام کو نصب کرنا ضروریات سے ہے - وقت دری کھودی جانے کے لحاظ کرنا چاہئے کہ زمین سخت ہے یا نرم - اگر سخت ہے تو پہلے کہین سے نرم مٹی لاکر اوس دری مین بھرین اور اوسی نرم مٹی سے درخت کا تھالہ بناوین - کیوال مٹی مین جب درخت لگانا ہو تو ضرور دورس مٹی منگاکر دربون مین ڈالی جائے - اور بعد ازان پھر اوسی دورس مٹی سے تھالہ بنایا جائے

ہو جاوے ... درختون کو ... بٹھانے مین دشواری نہوگی - اور جب سیراب
... آسانی کی وجہ یہ ہے کہ دو برس مٹی گرمیون کے
... کی طرح خشک نہین ہو جاتی ہے - ہر فصل مین بستہ رہتی ہے جسقدر
تھالے مین پانی دوقت سیرابی کے پہونچتا ہے تھالے مین قائم رہتا ہے بخلاف کیوال
کے کہ گرمیون کے دنون مین خشک درشق ہو جاتی ہے - اور جسقدر سیراب کیجیے تھالے مین
رہنے کے عوض پانی ادھر اودھر بموقع طور سے زمین مین سماجاتا ہے اور درخت حسب
مراد سیرابی سے محروم رہ جاتے ہین

دریون مین درخت بٹھانے کے وقت یہ امر قابل لحاظ ہے کہ درخت جو گملون مین ہون
یا مونجھ مین ہون اونھین اسطور سے نصب کرنا چاہیے کہ اونکی جڑون کی مٹی بحال خود رہے
اکثر جڑون کی مٹی کے منتشر ہو جانے سے نصب کیے جانے کے بعد درخت خشک ہو جاتے
ہین پس جڑون کی مٹیون کا لحاظ ضروری ہے - کسی صورت سے جڑون کی مٹی منتشر
ہونے نہ پاوے تاکہ درختون کی جڑون کو کسی قسم کا صدمہ نہ پہونچے - نصب کرنے کے
وقت جڑون کی مٹی کو نہ نہایت خشک رہنا چاہیے نہ نہایت تر زیادہ خشک ہونے سے
منتشر ہو جانے کا خوف رہتا ہے - اسیطرح نہایت درجہ کی تری کی حالت مین مٹی کا جڑون
سے علحدہ ہو جانا قرین قیاس ہے - اسی لئے نصب کرنے کے وقت گملے یا مونجھ کو پانی
سے سیراب نہین کرنا چاہیے -

فصل ششم درختونکی تختہ بندی کے بیان مین

واضح ہو کہ درختون کی تختہ بندی بھی ایک امر لحاظ طلب ہے - اور درستگی باغ کے
لئے ضروریات سے ہے - آمون کے پختہ ہونے کی فصلون کے اعتبار سے تختہ قائم کرنا
چاہیے مثلاً جتنی قسمین آم کی جیٹھ مین پکتی ہین ایک طرف لگائے جاوین - اسیطرح

جو اساڑھہ ساون بھادون آسن کاتک مین پکتے ہین انکے تختہ موقع موقع سے علیحدہ علیحدہ تیار کئے جاوین۔ اس ترتیب کے اختیار کرنے مین پھلون کی نگاہداشت کا انتظام عمدہ طور سے ہوسکتا ہے۔ اکثر ناتجربہ کار بمبئی کے ساتھہ مالدہ لگاتے ہین اور پھر اوس مین فجری رارھی۔ کشتا۔ میر جعفر شاہ شامل کر دیتے ہین۔ تختہ کا ہیکو ہوا فقیر کا کجکول ہوا کہ پیسہ جو سب کچھہ اوس مین ہے۔ اس بے قرینگی کی وجہ سے مختلف فصلون کے آم کو اکثر بیک وقت توڑ لیتے ہین۔ جب ایک ہی فصل مین ساونیان۔ بھدیان۔ کتکا کو توڑ لینا ہے تو مختلف فصلون کے آم لگانیکی حاجت کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر آم اپنے پختہ ہونے کی فصل مین توڑے جانے سے لطف دکھلا سکتا ہے۔ بہرحال تختہ بندی کا خیال ایک امر ضروری ہے۔ جس شخص کو منظور ہو کہ مختلف فصلون کے آمونکا لطف اوٹھاوے اوسے لازم ہے کہ تختہ بندی کی طرف پوری توجہ کرے۔ ورنہ پھلون کی نگاہداشت کے انتظام مین دشواری لاحق ہوگی اور بدترتیبی کا نتیجہ بے لطفی ہے۔

فصل ہفتم تیاری نقشہ رجسٹر باغ کے بیان مین

جب درخت نصب کئے جاچکین تب باغ کا ایک نقشہ صحیح تیار کرنا چاہئے اور اس نقشہ مین جس مقام پر جو درخت نصب ہوا ہو اوسکا نام درج کرنا چاہئے۔ جب ایسا نقشہ تیار رہیگا تو اوس حالت مین کہ جب کوئی درخت خشک ہوجائیگا یا کسی درخت کو بدلنا ہوگا تو اوس نقشہ کو دیکھکر نئے درخت کی تجویز کرنے مین آسانی ہوگی۔ مثلاً یہ کہ اگر کوئی درخت خشک ہوا اور یہ امر خیال مین نہین ہے کہ کون قسم کا درخت خشک ہوا ہے تو نقشہ کو دیکھکر معلوم ہوجائیگا کہ فلان قسم کا درخت خشک ہوا ہے۔ پھر اوس خشک شدہ درخت کی جگہہ اوسی قسم کا نیا درخت لگایا جاسکتا ہے۔ ایسا کرنے سے تختہ بندی مین کوئی خلل واقع نہین ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جس باغ مین سیکڑون قسم کے آم نصب کئے گئے ہون

انسان حافظہ پر تکیہ نہین کر سکتا ہے۔ تحریری کارروائی کے بغیر کام چل نہین سکتا ہے
اکثر باغ لگانے والے باغ کا نقشہ نہین رکھتے اگر اون سے پوچھئے کہ فلان فلان کون
قسم کے درخت ہین تو اکثر درختون کو تمیز نہین کر سکتے۔ جب کوئی درخت خشک ہو جاتا ہے
تو لحاظ فصل کے بغیر جس قسم کا درخت ملا خشک شدہ درخت کی جگہہ پر نصب کر دیتے ہین
جب باغ پھل دینے لگتا ہے تب یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ بھدیان ہین اسارھی کی آمیزش
ہوگئی ہے۔ اسارھی مین بھدّیان مل گیا ہے اور اسیطرح ہر تختہ فقیر کا کچکول ہو گیا ہے
ظاہر ہے کہ بے ترتیبی تختہ بندی کا لطف پیدا نہین کر سکتی۔ اسیلئے لازم ہے کہ اس
بے عنوانی سے بچنے کے لئے کسیقدر تحریری کارروائی پر عمل ہو۔

جب کوئی نیا درخت نصب کیا جاوے تو لازم ہے کہ باغ کے نقشہ مین صحت مقام
کو ملحوظ رکھکر نام اوسکا درج کیا جاوے۔ اور ایک مختصر کیفیت اوسکی نسبت نقشہ کے
حاشیہ پر یا الگ کسی رجسٹر مین حوالہ قلم کر دیجاوے۔

تحریری کارروائی کی پابندی سے انسان دھوکھا اوٹھا نہین سکتا ہے۔ اکثر لوگ درختون
مین اون کے نام لکھکر تختیان آویزان کر دیتے ہین۔ مگر اون درختون کے نام اور حالات
مندرج دفتر نہین کرتے۔ اس بدتدبیری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب تختی گم ہو جاتی ہے
تو درخت کا نام بھی دفتر نسیان مین داخل ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ جو شخص دس پانچ
درخت لگاتا ہے وہ اپنے سینہ کو سفینہ بنا سکتا ہے۔ مگر جہان سیکڑون کا حساب
ہو وہان تحریری کارروائی کے بغیر کام نہین چل سکتا ہے۔

نقشہ کے علاوہ ایک رجسٹر بھی رکھنا چاہیے کہ جس مین درختون کے نام مع
تفصیل حالات مندرج کئے جاوین اور جیون جیون درخت مثمر ہوتے جاوین اون کے
کیفیات مندرج رجسٹر ہوتے جاوین۔

فصل ہشتم سیرابی اور گوڑن کے بیان مین

واضح ہو کہ صحتمندی اور بالیدگی کے واسطے سیرابی اور گوڑن کے برابر کوئی شے سودمند نہین ہے - آم کے درخت کے واسطے لوہا اور پانی درکار ہے - لوہا عبارت سے کھرپی ہے - موقع سے کھرپی اور موقع سے پانی پانا درختون کے حق مین نہایت فائدہ بخش متصور ہے - سیرابی اور گوڑن کے بغیر نہ درخت بالیدہ ہو سکتے ہین اور نہ اون مین پختگی اور لطافت پیدا ہو سکتی ہے - واقعی یہ ہے کہ اگر زمین مناسب ہے تو درختون کے بالیدہ کرنے کے واسطے کھرپی اور پانی کے سوا کوئی دوسری شے درکار نہین ہے اقسام مصالح اور دیگر ترکیبون کی ضرورت درحقیقت اوسوقت مین ہوتی ہے - جب زمین مین صلاحیت معقول درختون کے بالیدہ کرنے کی حاصل نہین رہتی ہے -

سیرابی مختلف فصلون مین مختلف اندازے عمل مین آئے - ظاہر ہے کہ ساونھ بھادون مین سیرابی کی حاجت نہین ہوتی ہے - برسات مناسب ہونی کی حالت مین آسن - کاتک مین بھی سیرابی کی حاجت نہین ہوتی - اگھن مین ایک بار کی سیرابی کافی ہوتی ہے - اسیطرح پوس ماگھ مین بھی دو تین بار کا سینچنا خالی از نفع نہین ہوتا - لیکن بعض حالت مین پچھلے کے جاڑون مین جب ہوا پچھوا چلتی ہے اور بشرطیکہ درخت کم عمر ہون تو موقع موقع سے سینچنے کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جیساکہ فصل آیندہ مین مذکور ہوگا - بہرحال پھاگن سے سینچنے کی ضرورت شروع ہوتی ہے - اور چیت مین درخت سیرابی کے خاصے محتاج ہو جاتے ہین - بیساکھ جیٹھ اور کبھی اساڑھ مین سیرابی کی حاجت بہت بڑھ جاتی ہے جیون جیون تپش کو ترقی ہو سیرابی کی طرف زیادہ توجہ رکھنا چاہیئے - یہی زمانہ درختون کے خشک ہونے کا ہے - اگر مناسب طور سے گرمی کے مہینون مین درخت سیراب نہین کیئے جاوین تو با فصل گرما مین مرجاتے ہین یا برسات مین مرنے لگتے ہین - اگر زندہ بھی رہے تو بالیدہ نہین ہوسکتے - ہردم مردنی اون پر سوار رہتی ہے - اور جوان ہونے پر سبب

مراد ثمر نہین دیتے ہین - ایسے درختون کی کیفیت اون اطفال سے مناسبت رکھتی ہے جو بسبب نہ پانے شیر مادر کے سیانے ہونے پر بھی ضعیف و ناتوان رہتے ہین -

درختون کی عمر ملحوظ رکھکر اونھین سیراب کرنا چاہیے جو بچے درخت ہین اون کو زیادہ سیراب کرنا چاہیے - چیت بیساکھ - جیٹھ اور بھی اساڑھ مین بچے درختون کو ایک روز درمیان دیکر سینچنا چاہیے - اور قد کشیدہ درختون کو ہفتہ واری - بہترین وقت سیرابی کے لئے صبح یا شام ہے - اگر رات کو بعد غروب اور صبح کو قبل طلوع آفتاب کے درخت سینچے جاوین تو اور بھی سیرابی درختون کو مفید ہوتی ہے مگر گرم وقت مین زینہار درخت کو سینچنا نہین چاہیے - مثلاً دوپہر کو سیرابی سے بالکلیہ احتراز کرنا چاہیے - مختصر یہ ہے کہ جب تک آفتاب کی گرمی تیزی پر ہے تب تک سیرابی کا قصد نہ کرے ورنہ فائدہ کے عوض ضرر مترتب ہوگا - یہ امر قابل لحاظ ہے کہ مختلف دیسون مین مختلف انداز کی سیرابی درکار ہے تقاضاے ملک و دیار کو خیال کرکے سیرابی کو عمل مین لانا چاہیے - بعض دیار کی زمین بہت مرطوب ہوتی ہے - اور آفتاب کی گرمی بھی اوس دیار مین کم محسوس ہوتی ہے ایسی حالت مین اوسقدر سیرابی کی حاجت نہ ہوگی جس قدر کہ ویسے دیار مین کہ جسکی زمین مین یبوست زیادہ اور آفتاب کی گرمی بھی تیز ہوتی ہے -

سیراب ہونے کے بعد جب درختون کے تہالے خشک ہونے پر ہون تب اونھین کھرپی سے کھودنا چاہیے - جتنے بار درخت سینچے جاوین اوتنا ہی مرتبہ کوڑے بھی جاوین لیکن اگر ضرورت ہو تو زیادہ کوڑا جانا غیر مناسب نہوگا بلکہ اکثر فصلون مین سیرابی کے عوض کوڑن ہی درکار ہوگی - کوڑن اس طرح ہوا کرے کہ تہالون مین کہین گھانس باقی نہین رہے - اور جو جالے وغیرہ کہ اوپر سے دکھائی دین دور ہو جاوین - علاوہ ایسی کوڑن کے سال مین ایک بار اسطرح سے بھی درختون کی جڑین کھولی جاوین کہ اندر کے جالے بالکل دفع

سال ۱ ماہ تک مین جڑون کو کھولنا چاہیے ۱۲
ادسے ؟

ہو جاوین اور درختون کی جڑون مین ہواے خارجی لگ سکے - بعد از ان جڑ مین پھر چھپائی جاوین - اس ترکیب سے پھل مین بیریشگی آتی ہے - اور ایسا نہین کرنے سے رفتہ رفتہ بیریشہ پھل ریشہ دار ہو جاتے ہین - اسیطرح سے سال مین دو بار باغ کی تمام اراضی پھوڑون سے کھودی جاے کہ خودرو درخت اور گھاس اور سوتھا دور دفع ہو جاوین - اگر دو بار ممکن نہ ہو تو ایک بار کاتک کے مہینہ مین باغ کا پھوڑون سے کھودا جانا ضروری ہے ایام برشکال کے خودرو نباتات کا دفع ہونا واجبات سے ہے - ورنہ درختون کے نمو مین خلل واقع ہوگا - مختصر یہ ہے کہ جس قدر اصلاح زمین بطور بالا ہوا کرے گی اوسیقدر درختون کو نفع پہونچے گا - توجہ بلیغ کے بغیر باغ سے متمتع ہونا ناممکن ہے جو شخص پوری توجہ باغبانی کی طرف نہین کرسکتا ہے لازم ہے کہ باغ لگانے کا خیال دماغ سے دور کرے اور جس امر کی طرف توجہ رکھتا ہو اوس مین کوشان ہو - بہت سے اشخاص ایسے ہین جنکی خزان صورت باغ دیکھکر نفرت ہوتی ہے - ایسے لوگون کو لازم ہے کہ درختون کے بد دعا سے اپنے کو محفوظ رکھنے کا سامان کرین یعنی یا مناسب طور پر خبر گیران ہون یا درختون کو کاٹکر لکڑہارے کے ہاتھ فروخت کر ڈالین ؎

یا بکش یا دانہ دہ یا از قفس آزاد کن

فصل نہم استحفاظ درختان نصب شدہ کے بیان مین

جب درخت نصب کئے جاچکین تو سیرابی اور کوڑن کے علاوہ یہ امر بھی درکار ہے کہ جو زمانہ آفات سماوی و ارضی سے درختون کے برباد ہو جانے کا ہے اوس مین درختون کی نگاہداشت پورے طور سے کرنا چاہیئے چلے کے جاڑے کے زمانہ مین درخت پالے سے اکثر مرتے ہین - اوس زمانے مین لازم ہے کہ جس روز معلوم ہو کہ پچھوا تیز چل رہی ہے - اوس روز درختون کو قریب شام کے سینچین - اس موقع کی سیرابی سے یہ فائدہ حاصل

ہوتا ہے کہ پانی کا اثر درختون پر سیرابی کے ذریعہ سے کچھ نہین ہوتا ہے۔ ورنہ پچھوا ہوا چلنے سے جو پالا شب کو پڑتا ہے۔ اکثر درختون کو مار ڈالتا ہے۔ پس چلنے کی حالت کے زمانہ مین جس روز تیز پچھوا چلے تو سمجھنا چاہیے کہ شب کو پالا پڑنے کا۔ ایسی حالت مین شام ہی کو درختون کو سیراب کر دینا چاہیے۔

اکثر اشخاص جاڑون کے دنون مین پانی کے خوف سے درختون پر سایہ کر دیتے ہین۔ اس ترکیب سے درخت پالے کے صدمہ سے بچ تو جاتے ہین لیکن بیساکھ اور جیٹھ کی گرمی کے متحمل نہین ہوسکتے ہین۔ گرمیون مین بھی ان ناز پروردہ درختون کو سایہ کی حاجت ہوتی ہے۔ میری دانست مین سایہ کی ترکیب سے سیرابی کی ترکیب بہتر معلوم ہوتی ہے کہ جسکے ذریعہ سے درختون مین ایسی قوت آجاتی ہے کہ بیساکھ اور جیٹھ کی سختی کو بہ آسانی برداشت کر لیتے ہین۔ اور ان گرمی کے مہینون مین سایہ کے طلبگار نہین ہوتے ہین۔

کبھی نئے نصب شدہ درختون کو زیادہ تری اور خاصکر کیچڑ بھی مضر ہوتی ہے۔ خاصکر آسن کاتک کے زمانہ کی حتے الامکان کیچڑ کے دفع کرنے کا سامان کرنا چاہیے۔ ایسی صورت مین تھالون کی مٹی کا بدلنا ضرور ہوجاتا ہے۔ ورنہ درخت کی جڑین کثرت رطوبت متعفنہ کے باعث سڑجاتی ہین اور درخت خشک ہوجاتا ہے۔

واضح ہو کہ بہت سی حالتون مین استحفاظ کے لئے یا عمدہ پختہ چاردیواری یا

---

[1] واضح ہو کہ جس ملک مین سرما کی شدت ہوتی ہے وان سایہ کرنا ضروریات سے ہے قرب کوہ ہمالہ کے ملکون مین سرما کی سردی باعتبار میدانی ملکون کے سخت ہوتی ہے۔ اگر آم کے نئے درختون پر سایہ نہ کیا جاوے تو درخت بالکل تلف ہوجاتے ہین۔ بخلاف گرم ملک کے کہ جہان درختون کو سایہ کی حاجت نہین ہوتی ہے۔ مثلاً ضلع شاہ آباد پٹنہ و مونگیر وغیرہ وغیرہ جو قسمت

مضبوط مگر لازمی درکار ہوتی ہے۔ معقول احاطہ ہونے سے سیلاب وغیرہ کا خارجی
پانی نہین آسکتا ہے۔ بعض سیلاب کا پانی ایسا خراب ہوتا ہے کہ سن رسیدہ
درختون کو بھی خشک کر ڈالتا ہے۔ نوعمر درختون کا مرجانا تو ایک بات ہے۔
معقول احاطہ کے ہونے سے درخت چرندون کی ضرر رسانی سے بھی امن مین رہتے
ہین۔ باغ کے بے قید ہونے سے بیل۔ بکری وغیرہ درختون کی صفائی کر ڈالتے ہین
بکری کو خاصکر باغ سے عداوت ہوتی ہے۔ اس جانور کے مُنھ مین درختون کے
واسطے ایسا زہر قاتل ہوتا ہے کہ جس شاخ تک اوس کا مُنھ پہونچتا ہے وہ
شاخ رفتہ رفتہ بالکل بوسیدہ ہوجاتی ہے۔ اور پھر کبھی سرسبز نہین ہوتی
لازم ہے کہ جسوقت بکری کسی شاخ سے مُنھ لگائے فوراً وہ شاخ دو تین انگل
موضع آفت رسیدہ کے نیچے تیز چاقو سے کاٹ ڈالی جاسے ورنہ درخت یقیناً
برباد ہوجائیگا۔

فصل دہم در معالجہ و تقویت و تغذیہ درختان بسبیل تجربۂ اہل ہند

واضح ہو کہ آم کے درختون کو چند طرح کے عوارض لاحق ہوجاتے ہین جنکی
وجہ سے یا درخت خشک ہوجاتے ہین یا اون کے نمو مین فرق آجاتا ہے یا قوت مثمرہ
اونکی نقصان پذیر ہوتی ہے۔ یا اون کے ثمر بے ذائقہ اور ریشہ دار ہوجاتے ہین۔ یا اونکے
ثمر مراد بر آنے کے قریب پھٹ جایا کرتے ہین۔ اور اون کے ثمر مین پختگی کے وقت کیڑے
پڑجاتے ہین۔
کم عمر درخت اکثر دو عارضہ سے ہلاک ہوتے ہین ایک یہ کہ اون مین یا با بھنیا لگ جاتی ہے
یا اون کے پتے سیاہ ہوجاتے ہین۔ بابھنیا ایک قسم کا کیڑا ہے جو درخت مریض کے
تمام برگ وشاخ مین رفتہ رفتہ چھا جاتا ہے اور درخت کی رطوبت صحیحہ جذب کیا کرتا ہے۔

یہانتک کہ اوّل تو پتّے درخت کے خزان کر جاتے ہین اور بعد ازان خود درخت بدشکل ہو کر مر جاتاہے - جس درخت کو یہ عارضہ لاحق ہوتا ہے اوس درخت پر سیاہ رنگ کے چونٹے اکثر بہ کثرت نظر آتے ہین - ان چونٹون کو درخت سے کوئی مطلب نہین ہے - یہ چونٹے اون کیڑون کے کھانے کو درختون پر پھرا کرتے ہین - اسیطرح یا لے کی وجہ سے پتّے سیاہ ہو جاتے ہین - اور یہ سیاہی پتون کی پانی سے دھوئی جانے پر بھی نہین جاتی ہے - اور کبھی کبھی اس سیاہی کی بیماری والے درخت پر بھی چونٹے دکھائی دیتے ہین - یہ دونون عارضے نوعمر درختون کے قاتل ہین - اگر کچھ عرصے تک اپنی حالت پر یہ عارضے رہ گئے تو درختون کی موت یقینی ہے اور اگر کسی وجہ سے زندہ بھی رہے تو اونکے نمو مین خلل عظیم لاحق رہتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بابھنیا اور سیاہی کے عارضے بیک وقت لاحق ہوتے ہین اور درخت بیمار کو جلد ہلاک کر ڈالتے ہین -

ان عارضون کا علاج یہ ہے کہ جسوقت کسی درخت مین کوئی ان دونون عارضون سے دریافت مین آوے تو باغبان کو لازم ہے کہ بلا لحاظ فصل کے ایسے مریض درخت کے پتے اور شاخ کو اوسیقدر جہانتک کہ مرض ہاے بالا کا اثر محسوس ہو چونے کے پانی سے اوسیطرح خوب پوچارا کرے جیساکہ عموماً دیوارون پر سفیدہ کرتے ہین - اس ترکیب سے بابھنیا اور سیاہی دونون دفع ہو جاتی ہے - اور درخت ان مرضون کے ازالہ کے بعد بالیدہ ہونا شروع ہوتا ہے - اس سے زیادہ آسان اور قوی العمل ان عارضونکا کوئی دوسرا علاج نہین ہے -

بعض اشخاص بابھنیا اور سیاہی کے دفع کرنے کے لئے درخت مریض کی شاخ اور پتون کو نیل کے رنگے ہوے موٹے کپڑون سے پوچھتے ہین - مگر اس ترکیب کا نہ اتنا اثر قوی ہے اور نہ اسطرح کی مالش تردد سے خالی ہے - ہر روز کی مالش سے درخت

کے پتے خراب ہوجاتے ہین۔ اور شاخون کو صدمہ پہونچتا ہے۔ لیکن اندرونی علاج
(یعنی کھاد کے ذریعہ سے) جسکا ذکر اس فصل مین آئندہ آئیگا اس چونے کی
ترکیب کو بہت معین ہوتا ہے۔

باجھنیا اور سیاہی کے علاوہ ایک عارضہ آم کے درخت کو یہ بھی ہوتا ہے
کہ درخت یک بیک یا خشک ہوجاتا ہے یا ہوا سے تیز مین گرجاتا ہے اوسوقت اوسکی
بیماری کا حال کھلتا ہے۔ مگر جو درختون کی بیماریون سے مطلع ہین پہلے ہی
سمجھ جاتے ہین اور ازالۂ مرض کی طرف کوشان ہوتے ہین۔ اسطرحکے بیمار
درخت کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اوس درخت سے سرخی مائل پانی بہتا رہتا ہے۔
لازم ہے کہ باغبان جسوقت کسی درخت سے سرخی مائل پانی آتے دیکھے فوراً اوس
جگہ سے تیز چاقو لیکر درخت کو چھیلنا شروع کرے۔ چھیلتے ہی تہہ جلد جوف
معلوم ہوگا۔ آخر چھیلتے چھیلتے ایک بڑا کیڑا نظر آئے گا۔ کسی درخت سے دو کیڑے
اور کسی سے چار کیڑے نکلین گے۔ فوراً اوس کیڑے کو درخت سے دور کرے اور درخت
کے زیادہ چھیلے جانے سے خوف نہ کرے۔ اگر خوف کرے گا تو بعض حالت مین یہ کیڑا نہین
ملیگا۔ اور دستور اس کیڑے کا یہ ہے کہ اعلےٰ سے اسفل کی طرف اندر اندر
درخت کو کھاتا ہے۔ اور جب کھاتے کھاتے جڑ کو پہونچ جاتا ہے تو درخت مردہ
ہوکر خشک ہوجاتا ہے یا جڑ سے اوکھڑ کر گرجاتا ہے۔ نوجوان درختون کو یہ عارضہ
اکثر لاحق ہوتا ہے اور باغبان کی غفلت وکاہلی سے موجب ہلاکت درختون کا
ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ درخت کے پتے سبز رہنے کے عوض ہمیشہ
زرد رنگ رہتے ہین۔ یہ زردی درخت کی کمزوری اور علالت کی خبر دیتی ہے
اسکا علاج یہ ہے کہ نیل کی سیٹھی نیل کے کارخانون سے منگاکر ایسے درختون کی
جڑ مین دیجاے۔ تھوڑے عرصہ مین درخت کے پتے سبز ہوجاوینگے اور

درخت کی کمزوری جاتی رہیگی - اگر عمل کی سیٹھی نہ ملے تو باغبان کو لازم ہے کہ سپید نیل کو سفوف کرکے گڑ میں شامل کرکے اور پانی میں گھولکر دو مہینے تک ہفتہ وار درختوں کو سیراب کیا کرے - اندر دو مہینے کے پتے نہایت سبز ہوجائینگے اور درختون کی مردنی بالکل جاتی رہیگی -

بعض درختون کو باندے کا عارضہ اکثر لاحق ہوتا ہے - باندہ عبارت ہے ایک قسم کی نباتی روئیدگی سے جو درختون کی شاخون سے پیدا ہوتی ہے - اور اصل درخت کے پتون سے دوسری قسم کی پتی نکالتی ہے اور اصل درخت سے تغذیہ پاتی ہے اور رفتہ رفتہ اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ تمام درخت پر پھیل جاتی ہے اور درخت کو ضعیف کر ڈالتی ہے - لازم ہے کہ باغبان اس روئیدگی کے دفع کرنے مین فوراً کوشان ہو اسکا علاج یہی ہے کہ آرے سے اس روئیدگی کو کاٹ ڈالنا چاہیئے - اگر اصل درخت کی شاخ بھی کسیقدر کٹ جاے تو کچھہ مضائقہ نہین - مگر باندے کا دفع ہونا نہایت امر ضروری ہے اکثر ناتجربہ کار اس مرض کی ازالہ مین غفلت کرتے ہین اور اونکی غفلت سے آخر کار درخت خراب ہوجاتا ہے -

کبھی درختون کے نمو مین بھی نقصان لاحق ہوجاتا ہے - سبب مرض کو دریافت کرنا چاہیئے اور بعد ازان ازالہ سبب کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے - ظاہر ہے کہ ازالۂ سبب سے ازالۂ مرض ہوتا ہے - نمو مین خلل لاحق ہونے کے بہت اسباب ہوتے ہین مثلاً کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خود زمین مین بالیدہ کرنے کی صلاحیت نہین ہوتی ہے - خاصکر اوس حالت مین کہ جب زمین مین سنگریزون کی آمیزش ہوتی ہے - یا درخت پر کسی قسم کا خارج سے صدمہ پہونچ جاتا ہے - یا سیرابی معقول اور کافی طور پر نہین کیجاتی ہے - بہرحال قوت نامیہ کی افزایش کے لئے بلکہ ہر قسم کی تقویت کے لئے لازم ہے

---

[1] دیکھو نقشہ آلات باغبانی کو

کہ درخت کی جڑ میں برادہ استخوان دیا جاوے - اگر برادہ آہن کی آمیزش کیجاے
تو اور بھی بہتر ہے - عموماً برادہ استخوان درختوں کے حق میں نہایت مفید ہے -
مگر برادہ آہن کا شمول زیادہ تر نفع بخش ہوتا ہے - تقویت و تغذیہ کے علاوہ
برادہ آہن کی شمول سے پھل دیرپا شیرین - لذیذ اور بے ریشہ ہوتا ہے - اور مقدار
ثمر میں بھی افزائش ہوتی ہے - ظاہر ہے کہ اگر باغ کی زمین کو خود اعلےٰ درجہ
کی ایسی صلاحیت حاصل ہے کہ کسی قسم کی خارجی تقویت کی حاجت نہیں رکھتی
ہے تو واقعی یہی ہے کہ تقویت یا اصلاح کی حاجت بھی نہیں ہے - معمولی گوڑن
اور سیرابی سے درخت بالیدہ ہوجاتے ہین اور کسی قسم کی کھاد وغیرہ کی ضرورت
نہین ہوتی ہے - مگر بیشتر اراضی ایسی ہوتی ہے کہ جسکو خارجی تقویت کی حاجت
رہتی ہے اور درختوں کی بالیدگی و استحفاظ صحت وغیرہ کے لئے معمول ترکیبین
درکار ہوتی ہین - پس بنظر اطلاع عام نسخہ ذیل درج کتاب ہذا ہوتا ہے - جس سے
درختان انبہ کو اقسام فوائد مترتب ہوسکتے ہین - اور وہ نسخہ یہ ہے -

تمباکو ۵ سیر — ہینگ ۱ ماشہ — کھلی سرسف ۱۰ سیر — مٹی تیلی کے کولھو کی ۲ من

سب کو خم مین ابتداے اگھن مین پانی دیکر چھوڑ دین کہ نصف پوسیدہ ہوجاوے
بعد ازان ہر درخت کی جڑ مین بقدر اندازہ عمر درخت ان سڑی ہوی اجزا کسیقدر
دیا جاے کسی حال مین ایک سیر سے زیادہ نہین دینا چاہئے الا جبکہ درخت بہت قدیم
ہو اور زیادہ تقویت و تغذیہ کی حاجت رکھتا ہو -
بیمار اور صحیح دونون طرح کے درختون کے واسطے یہ نسخہ[1] نہایت نفع بخش ہے - نسخہ بالا

[1] واضح ہو کہ سابق مین لکھا جاچکا ہی کہ کاربن سے درختون کا تغذیہ ہوتا ہے - نسخہ بالا کے استعمال سے جو تغذیہ
کی صورت ہوتی ہے اوسکی وجہ یہی ہے کہ کاربن کا سامان اجزاے نسخہ مذکورہ سے ہوتا ہے جیسا کہ ایسا خیال

اور ضعیف کو زیادہ تر اسکی حاجت ہوتی ہے۔ اس نسخہ کے استعمال سے اقسام کرم مرجاتے ہین۔ درختون کو عجب بالیدگی اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ اون کی قوت مثمرہ بڑھ جاتی ہے۔ اون کے ثمر مین ذائقہ داری اور بے ریشگی پیدا ہوتی ہے۔ اور پھل مراد پر آنے کے وقت نہ پھٹ جاتا ہے نہ اوس مین کیڑے پیدا ہوتے ہین۔ ہر شائق کو لازم ہے کہ سال مین ایک بار ہر درخت کو اس نسخہ کے استعمال سے نفع پہونچانے کا سامان کیا کرے۔ بہت لوگ مہوے کا سفل دیتے ہین۔ مگر راقم الحروف کو یہ کھاد پسند نہین ہے۔ نسخۂ بالا سے کوئی نسخہ استحفاظ صحت و تغذیہ زرختان کے واسطے بہتر نہین ہے۔ اس نسخہ کے علاوہ اگر برادۂ استخوان سے بھی اعانت کی جاے تو اور بھی بہتر متصور ہے۔

ایک ترکیب درخت کو مثمر کرنے کی یہ بھی ہے کہ جب معلوم ہو کہ کوئی درخت ثمر نہین لاتا ہے یا اوسکا پھول گر جایا کرتا ہے۔ یا حسب مراد بارور نہین ہوتا ہے تو چاہیے کہ دو تین مہینے قبل پھول دینے کے درخت کے تنے مین اوس مقام پر جہان سے موٹی موٹی شاخین شروع ہوتی ہین ایک یا دو میخ آہنی ٹھونک دین۔ اگر دو میخین ٹھونکی جاوین تو ایک ہی جگہ پر دونون کو نہین ٹھونکنا چاہیے۔ ایک کو وسط مین اور ایک کو اوس سے نیچے اوتر کر۔ اور اگر درخت بہت کلان ہو تو ایک میخ درخت کی جڑ کھود کر سر پیچ پر ٹھونک دینا چاہیے۔ اور بڑے بڑے سنگ چند عدد شاخون سے مضبوط رسیون مین باندھکر آویزان کرنا چاہیے۔ اسکا نتیجہ ہوگا کہ جب

خیال ناواقفیت علم کسٹری کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ جسقدر کاربن گڑ مین ہے اوسیقدر سڑے ہوے برگ و شاخ نورستہ اشجار مین ہوتا ہے۔ یعنی گڑ کے عوض اگر بوسیدہ برگ و شاخ نورستہ کا جزو نسخہ مین داخل کیا جاے تو یہ کھاد وہی فعل

پھول لانیکا زمانہ ہوگا تو درخت پھول لا کر حسب مراد بار ور ہوگا ظاہرا یہ ترکیب نامربوط معلوم ہوتی ہے
مگر تجربہ سے اس ترکیب کی عمدگی ثابت ہو چکی ہے یہ ترکیب انگریزی نہین ہے ہندوستانی باغبان
جو فن باغبانی مین دخل رکھتے ہین اس ترکیب سے واقف ہین اب اس ترکیب کے تری بالفعل ہونیکی
وجہ سمجھنا چاہیے

واضح ہو کہ تمام درختون کے لیے ایک زمانہ ایسا ہوتا ہے کہ اوس زمانے مین عرق شجری اعلےٰ کیطرف
صعود کرتا ہے اس عروج عرق شجری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درخت پھول لاتے ہین اور حسب مراد پھل دیتے ہین
لیکن قبل از وقت اگر عرق شجری پھر اسفل کیطرف اوترنا شروع کرے تو درخت کی شاخین بسبب
نہین باقی رہنے عرق شجری کے جوشش پر نہین آسکتی ہین اور پھول پھل نہین لاسکتی ہین جتنے درخت کہ
حسب مراد پھل نہین لاتے ہین اونمین اگر کوئی اور سبب نہو تو اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ عرق شجری بعد عروج کے
قبل از وقت اوترنا شروع کرتا ہے اور شاخین بے مادہ ہو کر پھول پھل لانے سے مجبور رہ جاتی ہین
پس ایسے درختون کے مثمر کرنیکے واسطے لازم ہے کہ کوئی ایسی تدبیر کیجاوے کہ بعد عروج کے قبل
از وقت عرق شجری اسفل کیطرف اوترنے نہ پاوے جب اوترنے نہ پاویگا تو شاخین پر مادہ ہونیکے
باعث پھول پھل دینگی پس ترکیب بالا کی کاربندی سے عرق شجری بعد عروج کے فوراً اوترنے نہین
پاسکتا ہے بدین وجہ کہ پتھرون کے وزن سے شاخین جھکی رہینگی اور عرق شجری آخر حصہ کیطرف
شاخون کے مائل رہیگا اسیطرح میخین مانع سیلان عرق شجری ہونگی بدین وجہ کہ تقاضائے
آہن انجماد ہے آہن کے اثر سے عرق شجری غلیظ ہو جائیگا جس باعث سے اسفل کیطرف عرق
شجری سرعت کے ساتھ نہین اوتر سکیگا بالمختصر ان سب باتون کا یہہ نتیجہ ہوگا کہ شاخون مین
بسبب موجود رہنے عرق شجری کے مادہ موجود رہیگا اور شاخین پھول پھل حسب مراد لادینگی

فصل یازدہم اہل یورپ کے طریقہ تقویت و تغذیہ اشجار کے بیان مین

واضح ہو کہ آم کا پیوندی درخت پانچ برس مین بامراد پھل دینے لگتا ہے اور اس عمر

پھل دینے سے درخت کو کوئی ہرج نہین پہونچتا ہے لیکن بعض درخت درمیان تین اور پانچ سال کے پھل دینے کی صلاحیت پیدا کرتے ہین مگر اس قوت کے درخت کم ہوتے ہین کم عمر درخت سے پھل لینا درخت کو ضایع کرنا ہے بہترین طریقہ یہ ہے کہ پانچ سال تک پھل لینے مین انتظار کیا جاے اور جب تو عمر درخت پھول دے جسکو اس ملک مین منور اور منجر کہتے ہین تو لازم ہے کہ ٹکورا لگنے کے قبل اوسے توڑ دین لیکن توڑنے سے بھی کسیقدر ضرر متصور ہے اسواسطے کہ توڑنے کے وقت جو عرق نکلتا ہے وہ بھی کسیقدر درخت کو ضعیف کرتا ہے اس لئے سب سے بہتر طریقہ پھول کے روکنے کا یہ ہے کہ دو مہینے قبل پھول آنے کے درختون مین پانی دیا جایا کرے جسکے سبب سے درخت کی حرارت کم ہو جائیگی اور درخت پھول نہ دیگا بڑے درختون کو بھی پھول دینے کے قبل سیراب کر دینے کے باعث پھول نہین آتا ہے اس لئے جس درخت سے کہ پھل لینا ہو اوسکو پھول آنے کے زمانہ کے کچھ روز پہلے سیراب کرنا نہین چاہئے یعنی ابتداے مارچ سے سیرابی بالکل موقوف کر دینا چاہئے تاکہ درخت مین حرارت موجود رہے اور درخت پھول دے سکے اکثر ناتجربہ کار بےموقع درختونکو سیراب کر دیتے ہین جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درخت عدم حرارت سے پھول نہین دیتا ہے اور پھل سے محرومی نصیب ہوتی ہے۔

آم کے بارور کرنے کا یہ عمدہ ترین طریقہ ہے کہ ماہ نومبر مین درختون کے تھالون کو کوڑ ڈالین اور اون کی جڑون کو تین چار ہفتہ تک کھلی رکھین تب جڑون مین خوب کھاد بھر دین اور نئی مٹی سے اوسے چھپا دین پھر ماہ اپریل مین رقیق کھاد سے جڑونکو تر رکھین۔

آم کے درخت ہندوستان کی اکثر جگھون مین فروری اور مارچ مین پھول لاتے ہین مگر پنجاب مین دیر لگتی ہے جب پھول آتا ہے تو ہفتہ دو ہفتہ تک ایک خاص قسم کی خوشبو آم کے باغون مین ہوتی ہے بنگالہ مین نصف ماہ مئی مین آم پکنے لگتا ہے مگر دہلی کے

اوتر جون جولائی مین پکنا شروع ہوتا ہے شملہ کے اوتر کے پہاڑون مین ستمبر تک نہین پکتا ہے پہاڑی آمون کی شکل ناشپاتی کی سی ہوتی ہے ان ناشپاتی نما آمونکو دیکھکر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے آمون کی اصل جاے پیدایش کوہستان ہے جہان ناشپاتی کثرت سے پیدا ہوتی ہے -

آم کی گٹھلی مین بہ مقدار کثیر گوند اور کساؤ کا جزو ہوتا ہے چمڑے اور منڈھی مین تیل کا جزو موجود رہتا ہے جسکو آم کا ٹرپنٹاین (Terpentine) تیل کہتے مین اور نئے سرخ رنگ کے پتونکے رس مین سلفورک ایسڈ (Sulphuric Acid) بکثرت موجود رہتا ہے ان اجزا کو بہ کثرت پیدا کرنے کے لئے نسخہ ذیل کو استعمال کرنا چاہیے جسکے ذریعے سے درخت خوب بالیدہ اور حسب مراد بار ور ہوسکتا ہے

نسخہ کھاد

سرخی چھلنی میں چھانا ہوا چونا شورہ کسیس کھلی سرسف کھلی کو سفوف کرنا چاہیے اور تھوڑا تھوڑا کرکے چونے مین ملانا چاہیے پھر شورے کو پیسکر اڈہائی سیر سرخی مین شامل کرنا چاہیے بعد ازان اوپر سے تھوڑا پانی دیکر خوب آمیختہ کرنا چاہیے جب یہ سوکھ جاے تب اس سرخی اور شورہ ملے ہوے مرکب کو چونے کے ساتھ ملانا چاہیے جب یہ ہو چکے تب ایک گھڑے سرد پانی مین کسیس کو آمیختہ کرنا چاہیے بعد ازان اس کسیس ملے ہوئے پانی کو اجزاے بالا پر تھوڑا تھوڑا چھڑکنا چاہیے کہ سب نم ہو جاے جب سب اجزا خوب مرکب ہو جاوین تب اس مرکب کو دو تین روز سایہ مین چھوڑ دینا چاہیے تاکہ مزاج پکڑے جب یہ مرکب مزاج پکڑ چکے تب چہ حصہ گھوڑے کی لید یا بھیڑی یا بکری کی مینگنی اور ایک حصہ اس مرکب کو درختون کی جڑون مین ڈالکر مٹی سے چھپا دینا چاہیے دوسرے روز دس بجے اور دو بجے کے درمیان پانی دینا چاہیے اور بعد ازان ہفتہ وار پانی دینا درکار ہے مگر اسقدر نہین کہ کیچڑ ہو کر زمین سڑ جاوے + جب درخت پرانا یا بانجھ ہو تو جسقدر

وزن ترکیب بالا میں لکھا گیا ہے سب ایک درخت میں دینا چاہیے ورنہ جیسا درخت ہو اوسی
انداز سے دینا مناسب ہوگا جب درختوں میں پھول آوے تو تھوڑا تھوڑا پانی درختوں کی
جڑوں میں دینا چاہیے کسی حالت میں تین گھڑے پانی سے زیادہ نہو جب پانی برسے تب پانی
دینا بھی موقوف کر دینا چاہیے اور جب زمین پھر خشک ہو جاوے تب بطور سابق کے پانی
دینا درکار ہے درختوں کو کھاد کی ضرورت ہر سال ہوگی مگر جسقدر کہ سال اول دیا جاتا ہے
اوسکا چھٹا یا آٹھواں حصہ ہر سال کے لئے کافی ہوگا جب درخت پھل نلاوے تو سمجھنا چاہیے کہ اوسے
کھاد کی حاجت ہے اور کھاد میں کمی نہیں کرنا چاہیے اس نظر سے کہ آیندہ سال سوم میں
درخت پھل لانے میں کمی نہ کرے بلکہ دوسرے ہی سال انقضاے سال اول کے بعد
جس میں نسخہ بالا کے مطابق کھاد دی جاچکی ہے رقیق کھاد بطور ذیل دینا چاہیے

نسخہ کھاد رقیق

چونا شورہ کسیس پانی پہلے شورے کو ایک ناند میں رکھیں اور اوپر سے پانی
دیں جب شورہ گھل جاوے تب کسیس کو ملائیں اور آخر میں چونے کو داخل کرکے سب کو
آمیختہ کر ڈالیں جب یہ مرکب تیار ہو جاوے تو کھلی ہوئی جڑوں میں ڈال دیں ان سب کا
نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر سال درخت حسب مراد پھل لائیگا اور ہر طور کا نفع عظیم بھی حاصل ہوگا شایقوں کو
لازم ہے کہ ان اخراجات سے نہ ڈرے جسقدر خرچ ہوگا اوسی حساب سے نفع عظیم بھی حاصل
ہوگا اکثر لوگ باغ لگاتے ہیں لیکن نہ درختوں کی حفاظت کرتے ہیں اور نہ اونکی تقویت
اور تغذیہ کا سامان کرتے ہیں اور جب اونکے باغونکے درخت حسب مراد پھل نہیں لاتے تو
درختوں کا شکوہ اور اپنی بدقسمتی کا گلہ کرتے ہیں کردہ خویش آید پیش ۔
جب شگوفے لگ چکیں تب لازم ہے کہ درختوں کی سیرابی معقول طور سے کی جاوے یعنی
تیسرے روز درمیان دیگر چوتھے روز درخت سیراب ہوا کریں اس سیرابی سے یہ فائدہ حاصل
ہوگا کہ شگوفے مضبوط ہونگے اور تشنگی کے اثر سے محفوظ رہینگے اور ہوا کی تندی سے زیادہ

نہ کرینگے اسوقت کی سیرابی سے آم کی گٹھلی مین قوت آجاتی ہے اور ٹکورے جلد بڑہتے ہین

فصل دوازدہم بیان استحفاظ اثمار وطریقہ ثمرگیری وطریقہ پخت یعنی پال

جسوقت ٹکورے کوڑی برابر کے ہونے لگین اوسیوقت سے لازم ہے کہ اونکی نگاہداشت شروع
ہو ٹکورے لگتے ہی طوطونکی آمد درختون پر شروع ہوتی ہے یہ جانور جسطرح امرود وغیرہ کا بڑا
دشمن ہے ویسی طرح آم کے پھلون سے بھی اسکو عداوت ہے ٹکورے کے زمانہ سے پکنے
کے زمانہ تک یہ جانور پہلون کو ضایع کیا کرتا ہے سب سے پہلے آم کا پہل یہی جانور نقصان
کرتا ہے اگر ایک پہل کہاتا ہے تو بیسیون پہل کاٹکر گرا دیتا ہے جب ٹکورے اور بڑے ہوجاتے ہین
تب گلہری کی فوج درختون پر حملہ کرتی ہے اور طوطونکی تاراجی کی شریک ہوجاتی ہے ایسی
گلہری کے ساتھ کوّے کی بھی یورش شروع ہوتی ہے اور جب پہل کچھ اور بڑے ہوجاتے ہین
تب مہوکہا اور کوئل اور غوغائی بھی مال غنیمت سمجھکر پہلونکو کہانا شروع کرتے ہین جب آم
پختگی پر آتا ہے تب شغال کا لشکر بھی آپہونچتا ہے لیکن چونکہ یہ جانور درخت پر چڑہ نہین سکتا اسلیے
صرف اون پختہ آمونکو کہاتا ہے جو ٹپککر زمین پر گرجاتے ہین یا یہ کہ نیچے کی شاخون مین پکے ہوئے
لگے رہتے ہین اسیوقت مین ایک اور جانور صحرائی بھی آپہونچتا ہے کہ جسکو اس دیار والے
موش بلاؤ کہتے ہین یہ جانور بلی کے قد کا ہوتا ہے اور دم اسکی بہت لانبی ہوتی ہے یہہ
جانور گوشت خوار ہے اور جب اسکو موقع ملتا ہے تو بط اور مرغ کو کثرت سے ضائع
کرتا ہے چونکہ یہ جانور درخت پر بھی چڑہ سکتا ہے اس سبب سے باعتبار شغال کے
زیادہ ضرر رسان ہوتا ہے جس درخت پر چڑہ جاتا ہے اوسکے پہل بہت کاٹ کاٹکر
گرادیتا ہے اور جس قدر پختہ اثمار پاتا ہے کہاتا ہے یا دانت مارکر خراب کردیتا ہے شب کے
ضرر رسان جانورونمین زیادہ تر قابل لحاظ ایک قسم کا بڑا شپرہ ہے جسے اس ملک مین
بادڑ کہتے ہین اس جانور کی یہ عادت ہے کہ ایک درخت سے اوڑکر دوسرے درخت پر
جاتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے اوسقدر پہل کاٹکر گرادیتا ہے اور باغ کا باغ غارت

گرڈالتا ہے جن اطراف مین یہ جانور رہتا ہے وہان پھلون کا حسب مراد نصیب ہونا دشوار ہوجاتا ہے یہ شپرۂ کلان دنکو درختون سے آویزان رہتا ہے اور بشام ہوتے زاغ وزغن کیطرح اوڑتا ہے اور باغون مین آپہونچتا ہے جس درخت پر یہ رہتا ہے وہان اسکی جماعت ایسی بھاری ہوتی ہے کہ وہ درخت اسکی کثرت سے گویا چھپا ہوا معلوم ہوتا ہے شام کے وقت جماعت کی جماعت چرائی کے لیے پران ہوتی ہے اور باغون پر آفت لاتی ہے علاوہ ان ضرر رسان جانورون کے چند اقسام کے کیڑے بھی ہین جو پھلونکو نیش مارکر خراب کرڈالتے ہین ان کیڑون مین سے بھڑ اور مورچۂ سیاہ ہین جو پھلونکو ضائع کرتے ہین ان آفات سے پھلونکو بچانے کے لیے لازم ہے کہ انکو ا لگتے بقدر ضرورت آدمی ازقسم باغبان وغیرہ نگہداشت کے لیے تعین کیے جائین جو بندوق اور غلیل اور تاشہ وغیرہ کے ذریعہ سے موذی جانورون کو بھگاتے رہین جہانتک ممکن ہو درختون پر جال ڈالے جائین اور ہر درخت سے تاڑ کے خشک پتے لٹکائے جائین اور اوس مین رسیان باندھے جائین جنکے کھڑکھڑانے سے وحوش اور طیور جو آم کو خراب کرتے ہین مفرور ہوجائین اکثر بندوق سے کوتے مارکر درختون سے لٹکائے جائین کہ عموماً اقسام طیور کو عبرت ہو جابجا شغال بھگانے کے پنجرے اور ڈھرپ لگائے جائین جس سے شغالونکی یورش کم ہو کیڑون سے پھلونکو بچانے کے لیے جس قدر ممکن ہو پھلون پر ٹاٹ کی تھیلیان چڑھانی چاہیے اگر ٹاٹ کی تھیلیان ممکن نہ ہون تو پتیونکو چارون طرف سے لپیٹنا چاہیے محافظین کو لازم ہے کہ شب بیداری کرین اور جس قدر ممکن ہو اوس قدر لالٹینین باغ مین روشن رکھین کہ جنکے ذریعہ سے رات کے جانورونکو دہشت پیدا ہوگی اور محافظین کو نگہبانی مین آسانی ہوگی اور جو پھل کہ شب کو گرینگے فوراً چنے جاسکینگے اور شغال کے منہ مین پڑنے سے بچینگے —

واضح ہو کہ امور بالا کی تعمیل غیر فصل آمون کی نگہداشت مین ضروری متصور ہے اگر ان

امور کی پابندی نہ ہوگی تو اگست یعنی بہادون کے مہینے کے آمون کا دستیاب ہونا دشوار ہوجائیگا ظاہر ہے کہ بہادون کے مہینے مین بعض ہی باغون مین آم رہتے مین اس وجہ سے جس باغمین آم رہتے ہین وہین تمام اطراف کے جانور رجوع ہوجاتے ہین ایسی صورت مین زیادہ تر نگہداشت کی حاجت ہوتی ہے اسی پر آسین اور کاتک کے آمون کو بھی تصور کرنا چاہیئے —

درختون سے اثمار قبل از وقت نہین توڑے جاوین یعنی جو آم جس زمانہ مین مراد پر آتا ہے اوس زمانہ مین اوسکو توڑنا چاہیئے قبل از وقت توڑنے سے نہ صرف پہل بدمزہ اوترتا ہے بلکہ اوسکا درخت بھی کمزور ہوجاتا ہے ناتجربہ کار اکثر ایسا کرتے ہین کہ بھدیا آمون کو جیٹھہ یا اساڑہ کے آمون کے ساتھہ توڑ لیتے ہین پھر اوسکی بدمزگی کی شکایت کرتے ہین چنانچہ راقم الحروف نے ایک صاحب باغکو بیکوقت مختلف اقسام کے پہلونکو نصف جون مین توڑ لیتے دیکھا ہے اس ناپسندیدہ کارروائی کا نتیجہ یہ ہوا تہا کہ فجری اور راڑھی اور میر جعفرشاہ وغیرہ کے پہلونکو لوگ عرصہ تک پالمین رکھا کئے اور جب نہ پک سکے تب اونکو بیل کیطرح دہوان دیکر پکانا چاہا اسپر بھی جب نہ پکے تو آمون کا قصور سمجہکر آپس مین یہ کہنے لگے کہ سوائے بمبئی اور میٹھوا کے جسقدر آم کے درخت اوس باغمین ہین سب پہل اور کاٹ ڈالنے کے قابل ہین — لیکن اگر یہی آم اپنے وقت تک درختون مین رہتے تو مراد پر ہوکر اپنا پورا لطف دکہلاتے مختصر یہ ہے کہ قبل از وقت آمونکا توڑنا ایک اعلےٰ درجہ کی حماقت ہے مین مالکان باغ کی خدمت مین یہ عرض کرتا ہون کہ اگر اپنے باغ کے پہلونکو کسی خریدار کے ہاتھہ فروخت کرین تو اوس سے یہ بہی معاہدہ کرلین کہ کوئی پہل قبل از وقت نہ توڑا جاے —

واضح ہو کہ پال پر آم کو رکھنے سے رطوبت کے خشک ہوجانے کے باعث آم کسیقدر شیرین اور دیرپا بہی ہوجاتا ہے —

پال دینے کا یہ طریقہ ہے کہ جب آم درخت مین پکنے پر آتا ہے تو اوسوقت اوسکو اس طور سے
توڑتے ہین کہ زمین پر گر کر صدمہ نہ اوٹھائے جب توڑ کر گھر لے آتے ہین تب سب
پھلونکو آب سرد سے دہو کر جا بے محفوظ مین پیال کے درمیان انتظام سے رکھہ دیتے ہین
دو چار روز مین پختہ ہوجاتا ہے اس ترکیب سے وہ آم جو جلد اوتر کر بے لطف ہوجاتا ہے
اوسمین بھی دیرپائی آجاتی ہے مثلاً بمبئی آم جو فوراً مزے سے اوتر جاتا ہے پال مین رکھنے سے
دیرپا ہوجاتا ہے بہدیہ آم کو بالو مین پال دینا چاہئے اس ترکیب سے بہت روز و ن تک ٹہر سکتا ہے
اور خراب نہین ہوتا ہے بلکہ بہتر یہ آم کو خزانہ کے طور پر بالو مین رکھنا چاہئے اور جب خرچ
کرنا منظور ہو تو اوسی بالو سے نکال کر خرچ کرین   پال ایسی جگہہ آمونکو نہین دینا چاہئے
کہ جہان رطوبت ہو زمین یا فرش پر پڑے رہنے سے آم کی شیرینیت جاتی رہتی ہے اور
فوراً آم سڑنے لگتا ہے ۔

فصل سیزدہم دربیان آداب خوردن انبہ

آم جیسا نفیس میوہ ہے اوسکی نفاست بطرز نفیس ذائقہ کے کہانے سے ترقی کرجاتی ہے
یون تو بدتمیزی ہر حال مین معیوب امر ہے مگر بدتمیزی کے ساتھہ آم کہانا اقبح فعل ہوجاتا ہے
اہل فرنگ معاملات دسترخوان مین نہایت خوش تمیز ہین اس میوہ کو بھی نہایت
سلیقہ کے ساتھہ استعمال کرتے ہین عمدہ عمدہ چہریان عمدہ عمدہ کانٹے عمدہ عمدہ چمچے
عمدہ عمدہ ظروف چینی و نقرئی اس میوہ کے لطف خاص کو افزون کردیتے ہین تمام
ہندوستان مین ارباب مرشدآباد سے بہتر اس معاملہ مین زیادہ تر سلیقہ مند کوئی
لوگ نظر نہ آئے اونکے آمون کی دعوتین ایسی ہوتی ہین کہ شاید و باید اقسام ماکولات کے
ساتھہ اقسام طرح کے آمونکو تجویز کرکے ذائقہ کرنا اون کی عالی مذاقی سے خبر دیتا ہے اول تو
اون کے ملازم اونکو اس طور پر جلد جلد چھیلتے ہین کہ یہ معلوم ہوتا ہے گویا کسی کل پر آم چھیلے

جاتے ہین ہر طرف سے برابر [illegible] ایسی خوبصورت اونکی شکل ہو جاتی ہے کہ گویا خراد سے
ہر دانہ چھلکر اوترتا ہے کہ کہین فراز و نشیب کا اثر چھلے ہوے آم کی سطح پر پایا نہین جاتا ہے
اور پھر قاش بھی اس انداز سے تراشتے ہین کہ اگر چاہین تو ایک آم سے دس حاضرین
دسترخوان کو برابر ذائقہ کرا دین اسقدر نفاست سے چھلنا اور نفاست سے حاضرین دسترخوان کے
آگے پیش کرنا اور نفاست سے ذائقہ کرانا کسی دوسرے ملک کے خدام نہین جانتے ۔
سچ یہ ہے کہ ارباب لکھنو بھی جو عموماً بہت خوش سلیقہ ہین آم خوری کے آداب مین
ارباب مرشدآباد کے برابر نہین معلوم ہوتے ہین بہرحال خوش سلیقہ لوگ کم و بیش
خوش سلیقگی کے ساتھہ ہر شہر و دیار مین اس میوہ کو استعمال کرتے ہین مگر جو خوش
سلیقگی سے معذور ہین آم کھاتے وقت اپنے کپڑونکو اوس کے عرق مین رنگتے ہین
اور اونکی مٹھون سے اوسکے عرق کی بہتی چوتی جاتی ہے کہنیونتک وہ ہجوم کرتا [illegible]
چونکہ آم خود عمدہ میوہ ہے اس سبب سے ایسی بدسلیقگی کا اثر کھانے والونکے مزاج پر [illegible]
ہوتا ورنہ ایسی بدسلیقگی کا تقاضا استفراغ متصور ہے
واضح ہو کہ آم باعتبار مغز و شیرہ و بے ریشگی کے مختلف اقسام کا ہوتا ہے بعض کا
مغز نہایت بستہ ہوتا ہے جیسے فجری بعض بہت خشک ہوتا ہے جیسے سوختہ اور بعض نہایت
رقیق ہوتا ہے جیسے شربتی بعض کی بے ریشگی بہت اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے جیسے فجری
اور الفانزو بعض کی بے ریشگی کم درجہ کی ہوتی ہے جیسے مالدہ اور مٹھوا ۔
پس جاننا چاہیے کہ چھری اور چمچہ سے وہی آم کھانے کے قابل ہوتا ہے جس کا مغز خوب
بستہ اور نہایت بے ریشہ ہوتا ہے جس آم مین شیرہ زیادہ ہو اوسکو چھری چمچے سے
کھانا نہین چاہیے اگر شیرہ نہایت رقیق ہے تو آم کا سر کاٹ کر ایکبار منہ سے لگا لینا
خوب ہوتا ہے مگر بعض آم جن مین شیرہ اور مغز دونون زیادہ ہے مثلاً کالا پہاڑ
تو اوسے ہاتھون سے کھانا مضایقہ نہین رکھتا مگر اس [illegible]

کرتا ہے اسواسطے کہ دیر کرنے سے کالا پہاڑ کا شیرہ ہو کر جلد بہ جاتا ہے ۔
آم کہانے کا وقت اہل ہند کے نزدیک طعام روز و طعام شب کے بعد مناسب تصور ہے
اکثر اہل ہند اس قاعدہ کے پابند ہین ۔ نہار منہ آم کہانا مضر جانتے ہین مگر راقم الحروف نے
ڈاکٹر جلکسن سول سرجن کہتے تہے کہ نہار منہ آم کا کہانا مفید ہوتا ہے چونکہ یہ میوہ سریع الہضم
اور نافع ہے ۔ میری دانست مین قبل از طعام بہی و بعد از طعام اس میوہ کا استعمال
خالی از نفع نہین ہے ۔
آم کا مزاج گرم و تر ہے خون صالح پیدا کرتا ہے جید الکیموس ہے ارباب گردہ و بواسیر کو
نہایت نافع ہے امر باہ مین بہت قوی ہے اور اگر سچ پوچہئے تو صحیح المزاج کے واسطے
بہترین غذائی قوت رکہتا ہے دل و دماغ و جگر تمام اعضاے رئیسہ کو اس سے
قوت پہنچتی ہے اور سریع الہضم ایسا ہوتا ہے کہ اپنا نظیر نہین رکہتا ۔ جس کثرت سے
یہ میوہ کہایا جا سکتا ہے اگر کوئی دوسرا میوہ کہایا جاوے تو بدہضمی کا ہونا امر یقینی ہے
یہ میوہ نہ صرف خود جلد ہضم ہو جاتا ہے بلکہ اور غذا کو بہی اپنے ساتھ ہضم کر ڈالتا ہے
واقعی یہ ہے کہ اس میوہ کی صفات شمار سے بیرون ہین کسی میوہ کو اسکی برابری
نصیب نہین ہے ۔
چونکہ اس میوہ مین کسیقدر حرارت ہے لازم ہے کہ فوراً درخت سے توڑ کر ذایقہ
نہ کیا جاوے بلکہ اسے پانی مین کچہ دیر تک چہوڑ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے خاص کر
اوس زمانہ کے آم کو پانی مین چہوڑ دینا ضروری ہے کہ جبتک بارش نہین ہوئی ہے
بعد بارش آمونکو کہانے کے وقت دہو دینا کافی ہوتا ہے اس میوہ کا مصلح پانی
اور برف کا پانی ہے اور اوپر سے شیر کا استعمال اسکا مصلح ہوتا ہے مگر آم
اوسکے اوپر برف کا پانی پینا صاحب سلسل البول اور صاحب ذیابیطس کو مضر

ہوتا ہے

فصل لت والے آم کی تربیت پرورش کے بیان مین

واضح ہو کہ آم کی ایک قسم ہوتی ہے جسے لت والا آم کہتے ہین اس قسم کے آم کی شاخین دیگر اقسام انبہ کی شاخون کے برخلاف پتلی اور لانبی ہوتی ہین اور ایسی صلاحیت رکھتی ہین کہ لت والی نباتات کی مانند دیوارون پر چڑھ سکتی ہین لیکن اس ملک مین دیوارون پر لت والے آم کی شاخون کو یا ناواقفیت کے باعث نہین چڑھاتے ہین یا چڑھانے مین غفلت واہمال کرتے ہین ایسا نہین ہے کہ لت والے[1] آم کا وجود مفقود ہے لیکن اونکی تربیت و پرورش اچھی طور پر نہین کیجاتی ہے جس کی وجہہ سے اونکی لتون کا لطف ظاہر نہین ہوتا ہے جس باغ مین یہ لت والا آم دیکھا جاتا ہے اوسکا طور یہی دیکھا جاتا ہے کہ یا وہ معمولی آم کیطرح زمین پر پڑا رہتا ہے اور شاخین اوسکی زمین پر گر کر خراب ہوا کرتی ہین یا کبھی اوسکی شاخون کے نیچے لکڑی وغیرہ دیکر اوسے ایستادہ رکھتے ہین یہ دونون طور مہمل ہین ان صورتون سے لت کا کوئی لطف نہین ظاہر ہوتا ہے بلکہ ان واہیات طریقون سے لت والے آمون کی قوت نامیہ مین نقصان پیدا ہوتا ہے اور اون کی لتین حسب مراد پھیلنے سے قاصر رہجاتی ہین اگر اہل یورپ کی تربیت و پرورش کا طور اختیار کیا جاوے تو لت والے آم بہت کچھ ندرت دکھلا سکتے ہین ۔

جو حضرات اہل یورپ کے طریقہ باغبانی سے واقف ہین اون سے پوشیدہ نہین ہے کہ اہل یورپ درخت ہاے ناشپاتی و شفتالو وغیرہ کو یا ایستادہ شکل پر تیار کرتے ہین یا اونکو لت والے درختون کیطرح دیوار یا جنگلے پر چڑھاتے ہین پہلی شکل کو بزبان انگریزی

---

[1] فہرست انبہ مین ذکر لت والے آم کا آیا ہے لت والے آم بھی چند قسم کے ہین مگر بہترین وہی قسم ہے جو مندرج

اسٹیدرد (Standard.) اورشکل ثانی کو ایسپلیر (Espalier)
کہتے ہین شکل ثانی کے فوائد بہت ہین اول تو کم جگہ مین درخت تیار ہوسکتے ہین دوم
یہ کہ خوشنما بہت معلوم ہوتے ہین سوم یہ کہ ثمر حسب مراد دیتے ہین —

اگر ایسپلیر کے قواعد کی پابندی کے ساتھ لت والے آم کی پرورش اور تربیت ہو تو اونکی
لطافت ترقی کرسکتی ہے ترکیب ذیل قابل لحاظ ہے —

جب قصد یہ ہو کہ لت والے آم بطرز ایسپلیر پرورده ہون تو اون کی لتین یا دیوار پر چڑہائی
جاسکتی ہین یا ٹریلیس (Trellis) پر ٹریلیس عبارت ہے آہنی یا ہیزمی جنگلے سے
— دونون کا قاعدہ واحد ہے یعنی دونون پر لت والے آم ایک ہی طور سے چڑہ سکتی ہین
اگر دیوار پر چڑہانا منظور ہو تو چاہیے کہ دیوار ریختہ کی قریب ایسی طرف جہان آفتاب کی روشنی
پہونچ سکے لت دار آم کا درخت نصب کیا جاوے جب شاخین اوس سے نکلین ہر شاخ
دیوار پر آہنی کہونٹیون کے ذریعہ سے چڑہائی جاوے جون جون شاخین بڑہتی جائین
کہونٹیان موقع موقع سے دیوار مین گاڑی جائین اور شاخین اونپر چڑہائی جائین اسطور سے
دیوار پر تمام شاخین چڑہ جاوینگی اور جب درخت ثمر دیگا تمام اثمار دیوار سے آویزان
معلوم ہونگے اور عجب ندرت معلوم ہوگی ٹریلس پر بھی چڑہانے کا یہی قاعدہ ہے لیکن
باغبان کو یہ بات ملحوظ رکھنا چاہیے کہ جو بیموقع شاخ ہون وہ موقع سے تراشی جاوین
اور جو امور تربیت و پرورش درختان انبہ کے لیے درکار ہین اونکی تعمیل مین غفلت واقع نہو

Otaheite apple

ولایتی امڑا

ریورنڈ فرمنجر صاحب (Revd. Firminger) لکھتے ہین کہ اس درخت کا وطن
اوٹاہیٹ[1] (Otaheite) اور جزیرہ ہاے فرنڈلی (Friendly Island)

---

[1] یہہ جزیرہ بحر کاہل جنوبی مین واقع ہے اور فرانس کے متعلق ہے اس جزیرہ کی زمین بہت زرخیز ہے بڑ فروٹ اور ناریل

یہ درخت کوتاہ قامت لیکن خوبصورت اور سایہ دار ہوتا ہے ماہ مارچ مین اس مین پہول آتے ہین پہول کی رنگت زرد ہوتی ہے اسکے پہلون کے مراد پر آنے کا زمانہ ماہ ستمبر ہے اسکے پہل کے اندر ایک تخم مقدار[illegible] مین مرغ کے انڈے کے برابر اور ترکیب مین ریشہ دار اور متخلخل پایا جاتا ہے پہل کا رنگ طلائی ہوتا ہے مگر بالائے جلد تانبے کے رنگ کے داغ بھی بکثرت موجود رہتے ہین پہلون کی صورت خوشنما ہوتی ہے پختہ پہلون سے خوش آیند بو خارج ہوتی ہے پختہ ہونے پر بھی پہلون کی ترشی نہین جاتی ذائقہ مین ولایتی امڑے کا پہل بد ذائقہ آمون سے مشابہت رکھتا ہے مگر بعض سیاحین یورپ مثلاً ڈان (Dan) لکھتے ہین کہ اپنے وطن مین یہ درخت خوش ذائقہ اثمار پیدا کرتا ہے متوطنان اوٹاہیٹ وجزیرہ ہائے فرنڈلی اسکے پہلون کو برغبت تمام ذائقہ کرتے ہین ان ملکون مین اسکے اثمار اناس کیطرح بو یا ہوتے ہین وہان کے لوگ اس میوے کو مسکن عطش جانتے ہین اور بہ نظر علاج بیمارون کو کہلاتے ہین —

راقم الحروف نے امڑے کی ایک قسم دیکھی ہے جسے اہل بنگالہ ولایتی امڑا کہتے ہین — اس درخت کا پہل بھی قریب قریب درخت سابق الذکر کے پہل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے مگر ترش ہونیکی عوض اس مین کسیقدر شیرینی پائی جاتی ہے ہرچند یہ درخت بھی ولایتی امڑا کے نام سے ملک بنگالہ مین معروف ہے مگر پہلون کے ذائقہ کے اعتبار سے فرمنجر صاحب کے بیانات کا مصداق نہین معلوم ہوتا ہے بلکہ اس امڑے کی حالات ڈان (Dan) کے بیانات کے ساتھ تطابق رکھتے ہین —

بقول فرمنجر صاحب ولایتی امڑے اور آم کی نص[illegible] مانہ واحد ہے آم سے ولایتی امڑے کو

اور کیلہ وغیرہ وغیرہ کے درخت بکثرت اسمین بار ور ہوتے ہین اور بانس اور جوٹ جس سے کپڑا بنائے جاتے ہیں خوب پیدا ہوتے ہین —

سے یہہ جزیرہ بھی بحر کاہل جنوبی مین واقع ہے

کسیقدر مناسبت ہے ۔ ولایتی امڑے کا درخت پیوند کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے
پیوند کے واسطے بیجو (Stack) دیسی امڑے کے تخم سے پیدا کرتے ہین پیوند کا وہی
طریقہ ہے جو آم وغیرہ کے پیوند کے واسطے درکار ہے تمام اقسام کے امڑے آم ہی کے
ساتھہ پھول لاتی ہین اور اونکے پھولون کو آم کے پھولون کے ساتھہ مشابہت حاصل
رہتی ہے لیکن کچھہ روز پھول لانیکے قبل آم کے برخلاف ولایتی امڑے کا تمام درخت
پتیان خزان کرجاتا ہے جب پھول لا چکتا ہے تب خوشنما پتیان نکالتا ہے اسحالتمین
اسکا درخت قابل دید ہوتا ہے ۔

Hog - Plum

دیسی امڑا

اسکا درخت ولایتی امڑے کے درخت کیطرح خوشنما نہین ہوتا ہے ۔ یہہ ہندوستان کا
ایک جنگلی درخت ہے گو باغون مین اکثر دیکھا جاتا ہے اسکی پتی اخروٹ کی پتی کے ساتھہ
مشابہت رکھتی ہین ۔
ایام سرما مین دیسی امڑے کے پتے خزان کرجاتے ہین اور دو تین مہینے تک یہہ درخت
بالکل برہنہ رہتا ہے اسکا پھل جو ولایتی امڑے کے پھل سے بڑا ہوتا ہے ماہ اکتوبر مین
مراد پر آتا ہے پھل کی رنگت زرد آمیز سیاہ ہوتی ہے دیسی امڑے کا پھل ولایتی امڑے
کیطرح بو یا نہین ہوتا ۔ اہل ہند دیسی امڑے کے پھلون سے آچار بناتے ہین ۔
اس درخت کو بھی آم سے کسیقدر مناسبت حاصل ہے عموماً دیسی امڑے کا درخت تخم سے
تیار کیا [illegible] ۔

Bilighia Sapi[illegible]

اکی

افریقہ کے مغربی حصو[illegible] سے معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کا

اصل وطن بھی یہی افریقہ مغربی ہے مگر ہندوستان مین بھی پرورده کرنے سے یہ درخت تیار ہو سکتا ہے چنانچہ سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ (Calcutta Botanical Garden) مین اکی کے دو عظیم الشان درخت اس وقت مین موجود ہین اور اسیطرح ہندوستان کے اور بھی بعض مقامون مین حسب مراد بالیده دیکھے جاتے ہین آکی کا درخت نہایت قد آور اور اسکا پھل مقدار مین چھوٹے لیمون کے برابر ہوتا ہے پختہ ہونے پر ثمر کی رنگت نہایت خوش رنگ سرخ ہو جاتی ہے اہل افریقہ اس پھل کو کثرت سے کہاتے ہین مگر ہندوستان مین ناواقفیت کے باعث اس میوے کو کوئی ذائقہ نہین کرتا حالانکہ یہ میوه مزے مین چاشنی دار اور خوشگوار ہوتا ہے اور خوبانی کے ساتھ کسیقدر مناسبت رکھتا ہے اہل ہند کی عدم واقفیت کے باعث ابھی تک اس میوے کے درخت نے اشاعت نہین پائی ہے ورنہ اس درخت کو ہندوستان مین بالیده اور باردر ہونیکی صلاحیت حاصل ہے چنانچہ جہان جہان یہ درخت موجود ہے وہان ماه جون مین پھول لاتا ہے اور اکتوبر مین اسکے پھل تیار ہوتے ہین ۔

جس درخت کے اعتبار کی نسبت محققان یورپ مختلف البیان ہین فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہمنے ماہی ہے آ ین اکی کے درختون کو مدراس کے سرکاری باغون مین پہلے ہوئے دیکھے ہین ہر درخت کا قد تخمینا دس فٹ بلند ہوگا اوس زمانہ مین ان درختون مین سرخ رنگ کے پھل کثرت سے لگے ہوے تھے پھلون کی سرخی اور پتون کی سبزی عجب لطف دیکھا رہے تھے ہر چند وہان اکی کے چند درخت موجود تھے اور سب کے سب بارور ہو رہے تھے مگر عند التحقیق معلوم ہوا کہ کوئی شخص اونکے پھلون کو کھانے کے مصرف مین نہین لاتا ہے ۔

حضرات شایقان باغبانی کو اس درخت کی پرورش کیطرف متوجہ فرمانا نہایت مناسب ہے یہ درخت ثمر ہونیکے علاوه خوشنمائی اور خوبصورتی کے باعث زینت باغ بھی متصور ہے

اکی کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جا سکتا ہے مگر تیار چھوٹے درخت کلکتہ کی نرسری[1] کے مالکون کے ذریعہ سے آسانی کے ساتھ دستیاب ہو سکتے ہین ۔

Lichee

لیچی

اس درخت کا وطن ملک چین ہے مگر چین کے تمام صوبون مین یہ درخت دیکھا نہین جاتا ہے ۔ کہتے ہین کہ چین کا صرف ایک صوبہ ہے جہان لیچیان پیدا ہوتی ہین مگر اب ہندوستان کے اکثر مقامون مین خاصکر اضلاع بنگالہ و بہار وغیرہ مین کثیرالوجود ہو رہے ہین اور آیندہ یہ امید کیجاتی ہے کہ اون مقامون مین بھی جہان ابھی تک نا تجربہ کاری سے اس درخت نے رواج پرورش نہین پایا ہے رفتہ رفتہ لیچی کے باغات تیار ہو جاوینگے لیچی کی بالیدگی کے واسطے نرم اور مرطوب زمین درکار ہے شدت سرما کا بھی تحمل اس درخت کو نہین ہے اس باعث سے لیچیون کی کاشت زیادہ تر کامیابی کے ساتھ قسمت بنگالہ مین ہوتی ہے جہان نہ سرما سخت ہوتا ہے نہ زمین کرخت ہوتی ہے ۔

لیچی کا درخت کہنہ ہو کر آم کے درخت کی قریب قریب قد آور ہو جاتا ہے اسکے پتون کی رنگت نہایت خوبصورت سبز رنگ خوش آیند ہوتی ہے یہ درخت سایہ دار ہونیکے علاوہ خوشنما قطع ہونے کے باعث زینت باغ متصور ہے ۔ حالت غیر ثمری مین

---

[1] نرسری (Nursery) لفظ انگریزی ہے اور اوس سے مراد وہ جگہ ہے جہان بچے درخت تیار کئے جاتے ہین اس طرح کے کارخانے کلکتہ لکھنو سہارنپور لاہور وغیرہ وغیرہ مین موجود ہین ان کارخانون کے ذریعہ سے اچھے اچھے درخت آسانی کے ساتھ دستیاب ہوتے ہین اور باغون کے تیار کرنے مین بڑی اعانت ہوتی ہے ۔

[illegible] طرح کا جوبن رہتا ہے لیکن جسوقت اسکی شاخون نے اسکے سرخ رنگ کے
[illegible]ن رہتے ہین تب اس درخت کا جمال بہت ترقی کرجاتا ہے لیچی کا درخت کثیر الاشاخ
ہوتا ہے جب حسب مراد آتا ہے تب اپنے پھلون سے قریب قریب چھپ جاتا ہے اسکے
پھل کا رنگ پختہ ہوتے ہی سرخ سنجرفی ہوتا ہے سبز پتّون مین سرخ رنگ کے پھلون کی
کثرت نہایت دلفریب اور قابل دید ہوتی ہے پختہ ہونے پر لیچی کا پھل عموماً سرخ ہوجاتا ہے
مگر لیچی کی ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہے کہ پختہ ہونے پر بھی سبز رہتی ہے لیکن یہ قسم قلیل الوجود ہے
لیچی کا پھل مختلف المقدار ہوتا ہے جو پھل سب سے بڑا ہوتا ہے مرغ کے چھوٹے انڈے کے
برابر ہوتا ہے پھل کی بزرگی درخت کی عمدگی سے خبر دیتی ہے اکثر بڑے پھل شیرین بھی
ہوت[illegible] چھوٹے پھلون کے جو درخت کی بدحالی سے خبر دیتے ہین اور بیشتر
ترش [illegible] شکلین بھی مختلف طور کی ہوتی ہین کوئی لیچی کا درخت بیضاوی
شکل اثمار پیدا کرتا ہے اور [illegible] مدوّر و کوئی مخروطی لیکن بیشتر درخت بیضاوی شکل پھل لاتے ہین
ذائقہ کے اعتبار سے لیچی کی نسبت یہ بخوبی کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کے عمدہ ترین میوون سے
لیچی بھی ہے اسکی شیرینی قدرے چاشنی کے ساتھہ ایسی خوش آمیز ہوتی ہے کہ انسان
وقت کھانے کے کچھہ نکچھہ دو چار دانہ اعتدال سے زیادہ کھا ہی جاتا ہے مگر یہ میوہ
خوش ذائقہ ہونے کے سواے اور کوئی وجہ فخر نہین رکھتا ہے - بطی الہضم اسقدر ہوتا ہے
کہ مولف کی دانست مین دس پانچ پھل سے زیادہ اسکا استعمال جائز نہین ہے اس
میوہ کے استعمال سے اکثر اشخاص کو نفخ ہوتا ہے اور کبھی بدہضمی بھی ہوجاتی ہے اسلیے
لیچی کو بہت اعتدال سے کھانا چاہیے آم کی سریع الہضمی کے ساتھہ لیچی کو کوئی نسبت
نہین ہے جس زمانہ مین یہ میوہ پختہ ہوتا ہے اوس زمانہ مین اکل و شرب کا لحاظ انسان کو
ضروری ہے بہرحال غذائیت کے اعتبار سے یہ میوہ جو کچھہ ہو کوئی شک نہین کہ اسکی
خوشگوار شیرینی مطبوع چاشنی اور خوش آمیند بو بائی نہایت دلربا و دلکش ہوتی ہے

مین وجہون سے کوئی شخص لیچی کی غذائی نقصانات کیطرف توجہ نہین کرتا ہے
لیچی کا درخت وسط ماہ فروری مین پھول لاتا ہے اور اسکے پھولون کا رنگ زرد
ابتدا مین پھلون کی رنگت سبز ہوتی ہے اور جیون جیون زمانہ اونپر گذرتا ہے سرخ
حتی کہ آخر ماہ اپریل یا ابتداے مئے مین پختہ اور شوخ سرخ رنگ ہوکر قابل دید اور
فرمنجر صاحب (Revd Firminger) لکھتے ہین کہ اطراف کلکتہ
اقسام کی لیچیان پیدا ہوتی ہین صوبہ بہار مین مظفرپور بھی عمدہ لیچی پیدا کرنے
حال یہ ہے کہ جہان زمین مرطوب ہوتی ہے اور زمین مین آنک کا شمہ ا
بڑی شاداب اور شیرین ہوتی ہین صوبہ بہار مین گنگا کے جنوبی سمت
میوہ پیدا نہین ہوتا ہے اس نامرادی کی وجہ یہی ہے کہ صوبہ کا جنوبی حصہ ا
برابر مرطوب نہین ہے چنانچہ خاص پٹنہ اور پٹنہ کے مفصل مین عمدہ لیچیان پید
لیکن پٹنہ مین جو باغات کہ گنگا کے دیارون پر واقع ہین مظفرپور کی مانند لیچیان پید
اسکے عمدگی پیداوار کا سبب یہی ہے کہ گنگا کے دیارہ کی زمین مظفرپور کی زمین کے برا
نرم اور مرطوب پائی جاتی ہے —
لیچی کا درخت یا تخم سے یا انٹا کی ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے تخمی درخت چندان قابل توجہ
نہین ہوتا ہے تخم سے لیچی کے درخت کے تیار کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ تخم کو مغز سے علیحدہ کرکے
فوراً جاے مناسب مین نصب کردیتے ہین اور انٹا کی تدبیر وہی ہے جو امرود کلیہ مین بحث ہوچکی ہے
لیچی کی قسمین چند ہین بعض اونمین سے درج ذیل ہوتی ہین —

(۱) امرسن

(۲) بمبئی

(۳) سلطانی

(۴) مالکن

ہے
بدہین
عمدہ
حقیقت
ان لیچیان
ادیہہ
کے

(۵) گولا

(۶) یمن

(۷) چکنی

(۸) املین

(۹) بیدانہ

(۱۰) سبز دانہ

(۱۱) سیاہ دانہ

واضح ہو کہ امور کلیہ کے بیان مین پہلون کے بیدانہ بنانی کا ذکر آچکا ہے مگر وہان بیدانہ بنانے کی ترکیب نہین لکہی گیی اس جگہ پر عرض کردی جاتی ہے اور آیندہ جن درختون کو بیدانہ ہوجانیکی صلاحیت دیکھی جائیگی اونکا حوالہ اسی مقام پر کردیا جائیگا تاکہ اس ترکیب عام پابندی کے ذریعہ سے بیدانہ اشجار تیار ہوسکین۔

ارباب واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ بعض اثمار ایسے ہین کہ جنکو بیدانہ ہوجانیکی صلاحیت حاصل ہے منجملہ ایسے اثمار کے لیچی بہی ہے اور جو طور لیچی کے بیدانہ بنانے کا ہے وہ اور اثمار کے بہی بیدانہ بنانے کے لئے کافی ہے ترکیب ذیل قابل توجہ ہے

جس پہل کو بیدانہ بنانا ہوا وسکے درخت کی ایک پختہ شاخ کو ایک ما [illegible] طول مین وسطاً تیز چاکو کے ذریعہ سے شق کر ڈالنا چاہئے او [illegible] درمیان سے جو کچھ مغز وا [illegible] سے دور ہوسکے دو [illegible] کرنیکے بعد موضع شگاف کو بستہ [illegible] مین آچکا ہے۔ لپیٹنا چاہیے حفاظت کی نظر سے اگر دو چیرہ سے بھی بستہ [illegible] ین تو خوب ہو بہرحال کچھ عرصہ مین اوس شاخ زخم کردہ کا زخم اچھا ہوجائیگا اور جب یہ شاخ پہل لائیگی تو اس شاخ کے پہلون مین سابق کے اعتبار سے بہت چہوٹے تخم پائے جائینگے تب اس شاخ سے

انٹا یا پیوند لیکر ایک نیا درخت تیار کرنا چاہیئے اور جب یہ درخت نو تیار ہو چکے تب اس درخت کی کسی پختہ شاخ کو بطور بالا شق کرکے ترکیب بالا کا عمل ہونا چاہیئے جب اس شاخ سے انٹا یا پیوند لیکر پھر ایک درخت نیا تیار کیا جائیگا تو اس درخت کے پھلون کے تخم نہایت خفیف ہونگے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ تخم نذارد ہو جائین لیکن دو ایکبار اور بھی ایسا کرنے سے یقیناً تخم کا اثر بھی باقی نہین رہیگا۔ بلاشبہہ یہ عجیب ترکیب ہے مگر بے تخمی کی توجیہ اسکے سوا کے اور نہین ہو سکتی کہ اس وجہ کی کارروائی سے شاخ شق شدہ خستہ ہو جاتی ہے اور تخم جو نسل کی چیز ہے غایب ہو جاتا ہے بعض اہل فرنگ نے یہی توجیہ لکھی ہے واللہ علم بالصواب

لیچی مین انٹا باندھنیکا زمانہ ماہ مئی ہے فصل برشکال کے ختم ہوتے انٹا تیار ہو جاتا ہے درخت سے انٹا اوتار کر سایہ مین رکھنا چاہیئے —

لیچی کے نصب کرنیکا مناسب ترین زمانہ آخر فصل برشکال ہے جاڑے مین بھی نصب کرتے ہین مگر آخر فصل برشکال کے لیچیان لگائی ہوئی کم ضایع ہوتی ہین نصب کرنیکے وقت اکثر اشخاص دریون مین گھوڑون کی لید تازہ دیتے ہین اور لیڈ کو لیچی کے واسطے بہترین کھاد سمجھتے ہین مگر لیچی کو چونا اور استخوان سوختہ بھی بہت نافع ہوتا ہے اگر لید کے شامل ان دونون اجزا کو افزود کرلین تو اور بھی بہتر ہو ہر سال درختون کی جڑون مین غلیظ کھاد آم کے درختون کے طور پر دینا چاہیئے۔ ایام گرما مین درختون کو ہر روز سیراب کرنا چاہیئے گرمیون مین کھاد رقیق نہایت نفع بخش ہوگا جاڑون کے زمانہ مین ہفتہ واری سیرابی کافی ہوگی ان ترکیبون کو ملحوظ رکھنے سے لیچی کے درخت ہر سال حسب مراد بارور ہونگے —

واضح ہو کہ اغراض محاصل کے لئے لیچی ایک نہایت نفع خیز میوہ ہے محاصل کی اعتبار سے لیچی کو آم پر بھی فوق ہے —

Lan-gan

آتش پہل

ہند کا درخت ہے مگر چین اور کوہ چین مین بھی ہوتا ہے اس درخت کو لیچی سے مناسبت ہے
ہر چند اسکا پہل کسیقدر شیرین ہوتا ہے مگر لیچی کی لطافت اور عمدگی کو نہین پہونچتا ہے
اس پہل کا رنگ پختگی کی حالت مین بہورا ہوتا ہے اطراف کلکتہ مین اسکے پختہ ہونیکا زمانہ
آخر ماہ جون ہے مقدار مین بندوق کے گولی کے برابر ہوتا ہے ہر چند عمدہ پہلون سے
نہین ہے تاہم باغ کو اس سے خالی ہونا نہین چاہئے خاصکر جب کہ باغ بڑا ہو چونکہ
اسکو لیچی سے مناسبت ہی جو ترکیبین لیچی کے واسطے مناسب ہین اس درخت کیواسطے
بھی درکار ہین شاید اس درخت کو صوبہ بہار مین امینج کہتے ہین اگر آتش پہل اور
امینج ایک شئی نہین ہین تو بھی دونون مین مشابہت ضرور ہے امینج کے لئے بھی وہی
ترکیبین جو آتش پہل اور لیچی کے لئے درکار ہین کافی متصور ہین ـ

Rambautan

رامبوٹان

اس درخت کا وطن ملی (*Malay*) ہے ہر چند یہ بھی لیچی اور آتش پہل کے
اقسام سے ہے تاہم ہندوستان مین اسکی نصب کرنیکا رواج نہین ہے بلکہ عموماً اہل ہند
اس سے واقف بھی نہین ہین کہتے ہین کہ کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکا درخت
کسیوقت مین موجود تہا مگر شاید اب نہین ہے لیکن اس درخت نے وہان بھی پہل نہین دیا

ملی (*Malay*) ایک جزیرہ نما اور چند جزایر کا بھی نام ہے جو جزیرہ نما ملی ہے وہ بر اعظم
ایشیا کا ایک جزو ہے اور جو چند جزایر اس نام سے معروف ہین اونہین سے مشہور جزیرہ ہا بے بورنیو
(*Borneo*) وسیلیبس (*Celebes*) مولکس (*Maluccas*)
فیلیپاینس (*Philippines*) ہین ـ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آب و ہوا اس درخت کے موافق مزاج نہین ہے بہرحال حضرات شائق اگر مہربانی سے اس درخت کا تجربہ فرماوین تو خوب ہو -

(Pierardia Sapida)

لٹکوا

اس درخت کا وطن ملک برما اور بنگالہ کا مشرقی حصہ ہے سلہٹ مین بھی یہ درخت کثیر الوجود ہے مگر اہل کلکتہ اِس سے واقف نہین ہین - یہ درخت بھی لیچی کے اقسام سے ہے کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین یہ درخت پہل لایا تھا وہان کے باغبان اسکے پہل کی بہت تعریف کرتے ہین گو اب یہ درخت وہان موجود نہین ہے آخر جون مین اسکا ثمر پختہ ہوتا ہے اسکا رنگ حالت پختگی مین زرد اور چھلکا لیچی کے برخلاف چکنا ہوتا ہے - ایک تخم کی عوض اسکے پہل مین تین یا چار تخم ہوتے ہین یہ درخت مرطوب جگہون مین بارور ہو سکتا ہے مگر ناواقفیت کی وجہ سے کوئی اسکے نصب کرنیکی طرف توجہ نہین کرتا ہے -

(Zizyphus Jujuba)

بیر

ہندوستان کا مشہور درخت ہے اس درخت کا قد تیس ۳۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے بیر کا پہل مقداراً ایک چھوٹی گولی سے لیکر بیضہ مرغ تک بڑا اور شکل کے اعتبار سے کوئی مدور اور کوئی بیضاوی ہوتا ہے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ جب بیر کا پہل مدور ہوگا اوسکا پتا بھی مدور ہوتا ہے - اور جسکا پہل بیضاوی ہوتا ہے اوسکا پتا بھی بیضاوی ہوتا ہے جن صاحبون نے باغبانی کیطرف توجہ کی ہے اس قول کی صحت مین گفتگو نہین کرینگے پہل کا رنگ ابتداءً پختگی مین کبھی زرد اور کبھی زرد آمیز سبز ہوتا ہے لیکن جب پختگی ترقی کرجاتی ہے تب اوسکا رنگ یا بالکل سرخ آمیز بہورا ہو جاتا ہے یا کوئی جزو اوسکا سرخ آمیز بہورا ہو کر رہجاتا ہے جو عمدہ اقسام کے بیر ہین اونکے پہل بہت شیرین و خوش آیند

ہوتے ہین پھول کی جسامت نہایت باریک ہوتی ہی اور استخوان یعنے تخم بہت چھوٹا ہوتا ہے —
مولف کے گمان مین اس میوے کو بھی بیدانہ ہونیکی صلاحیت حاصل ہے حضرات شایق
اگر اسکا تجربہ فرماوین تو خوب ہو بیدانہ بنانے کی ترکیب وہی ہے جو لیچی کے بیان مین
مذکور ہوچکی یہ درخت آسین مین پھول دیتا ہے پھول اسکا بہت چھوٹا ہوتا ہے بیر کا درخت
کثرت سے پھول لاتا ہے اور چندروز پھول لانیکے بعد چھوٹے چھوٹے سبز پھل کثرت سے
شاخون مین نمایان ہونے لگتے ہین اور آخر ماہ سرما مین پختہ ہوکر کہانیکے قابل ہوجاتے ہین
بیر کا درخت بہت جلد تیار ہوجاتا ہے نصب کرنیکے بعد اول ہی سال مین چشمہ یا پیوند ہونیکی
حالت مین پھول دیتا ہے اور دو سال مین کسیقدر پھل دینے لگتا ہے لیکن بیجو یعنی تخمی بیر کسیقدر
دیری سے ثمر لاتا ہے - خوش مزہ ہونیکے علاوہ اس درخت کا پھل اغراض محاصل کی
لحاظ سے بھی بہت نفع خیز متصور ہے اور اس درخت کی لکڑی عمدہ ترین سبزی کو یلہ پیدا
کرتی ہے - یہ درخت پھل لیے جانیکے بعد چھانٹا جاتا ہے - بیر کا درخت تمام ہندوستان مین
دیکھا جاتا ہے مگر بعض مقام مین اسکی عمدہ قسمین پائی جاتی ہین -
کابلی بیر نہایت عمدہ ہوتا ہے ہندوستان مین پہونچکر کسیقدر لطف سے خالی نہین رہتا ہے
لاہور مین کابلی نسل کے بیر موجود ہین اور عمدہ پھل پیدا کرتے ہین - رام پور و خانقاہ پور مین
بھی عمدہ قسمین موجود ہین یون تو ہر شہر و دیار مین کم و بیش عمدہ قسمین پائی جاتی ہین اور
اور تمامی سکنائے ہند اس میوے سے واقف ہین بعض مقام مین لوگ اسے خرما کیطرح
خشک کرکے رکھتے ہین اور غیر فصل مین استعمال کرتے ہین لیکن خشک کرنے کے قابل وہی
ہوتا ہے جو بڑا و شیرین ہوتا ہے ورنہ کم شیرین ہونیکی صورت مین خشک کہانیکے قابل
ہوتا ہے — یہ میوہ بارد ہے اور کسیقدر ثقیل الہضم ہوتا ہے لیکن رفع عطش کرتا ہے حالت
سرفہ مین کہانسی پیدا کرتا ہے تا رفع تحرورین و مضر سہرود ہین اس میوہ کا مربہ لذیذ او مطبوع ہوتا ہے

بیر کا تخمی درخت اکثر بڑا پھل پیدا کرتا ہے لازم ہے کہ ارباب شوق چشمہ یا پیوند سے اسکے درخت کو تیار کرین چشمہ یا پیوند کی وہی ترکیب ہے جو امور کلیہ مین بیان ہو چکی ہے چشمہ اور پیوند کے لئے بھو بیر کے اسٹاک (Stock) درکار ہوتے ہین۔

بیر کی ایک قسم ہوتی ہے جسے جھڑ بیر کہتے ہین یہ ایک چھوٹا جنگلی درخت ہوتا ہے اسکا پھل کھانیکے قابل نہین ہوتا اور باغ کے لئے یہ قسم موضوع نہین ہے۔

Peach
شفتالو

اس درخت کا وطن ملک ایران ہے جہان سے یہ درخت ہندوستان مین پہونچا ہے اب اس ملک مین اسکے درخت بکثرت دیکھے جاتے ہین۔ اس درخت کا پورا قد بالیدہ ہو کر دو قد آدم بلند ہوتا ہے ہندوستان مین ہرچند شفتالو ایک معروف و مشہور میوہ ہے اور مطبوع خاص و عام ہے تاہم ہندوستان مین یہ میوہ ایسا اچھا نہین ہوتا جیسا کہ ملک ایران مین۔

اہل عجم کا یہ بیان ہے کہ ولایتی شفتالو کے مقابل مین ہندی شفتالو کوئی لطف نہین رکھتا اس قول کی تصدیق اہل یورپ بھی کرتے ہین۔ یہ امر کوئی تعجب خیز نہین ہے جس ملک کا جو درخت ہوتا ہے اوسی ملک مین لطف ثمر دکھلاتا ہے۔ آم[1] ہرچند ایران کے صوبہ مازندران مین ہوتا ہے تاہم ہندوستان کے آم سے کوئی مناسبت نہین رکھتا ہے بہرحال ہندوستان کا شفتالو گو ایران کے شفتالو کے برابر نہ سہی تاہم بحالت موجودہ بھی اسقدر عمدہ میوہ ہے کہ ارباب شوق کے بہت کچھ قابل توجہ ہے۔ یورپ مین بھی شفتالو ہندوستان کے شفتالو سے بہتر ہوتا ہے عجب نہین کہ ایران اور انگلستان و فرانس کے شفتالو آپس مین ہم رتبہ ہون شکل ثمر کے اعتبار سے ہند مین دو قسم کے شفتالو ہوتے ہین ایک تو گداز

---

[1] آم کو بزبان ترکی لغزک کہتے ہین اور اہل عجم آم سے واقف ہین اور اسی لفظ کو گفتگو اور تحریر مین استعمال کرتے ہین۔

اور دوسرا مدور جسے چکیا کہتے ہین نوکدار کے چند قسمین ہین بعض انمین ملک ایران سے آئی ہین اور بعض اطراف یورپ سے مولف کو مدور کی صرف دو قسمین معلوم ہین اور ان دونون قسمون کا وطن ملک چین ہے فہرست ذیل لحاظ طلب ہے —

نمبر شمار	نام اردو	نام انگریزی	شکل	کیفیت
۱	ہردوئی	Hurdui	نوکدار	یہ درخت ہندوستان کے میدانی حصون مین بارور ہوتا
۲	آگرہ	Agra	〃	〃
۳	نوابگنج	Nawabgunje	〃	〃
۴	سیتاپور	Seetapore	〃	〃
۵	سلطانی	Sultanee	〃	〃
۶	پیشور	Peshwar	〃	〃
۷	کنگسٹن	Kingston	〃	〃
۸	رایل جارج	Royal george	〃	〃
۹	ویلنگٹن	Willington	〃	〃
۱۰	الگزنڈرانوبلس	Alexandra noblesse	〃	ہندوستان کے کوہی حصون کیلئے موضوع ہے
۱۱	بارنگٹن	Barrington	〃	〃
۱۲	کابل	Cabul	〃	〃
۱۳	ڈاکٹر ہاگ	Dr Hogg	نوکدار	〃
۱۴	چینی چکیا	China Chukia	مدور	میدانی حصون کے واسطے موضوع ہے چکیا شفتالو کی چند قسمین مین

واضح ہو کہ شفتالو کی وہ قسمین جو ہندوستان کے کوہی حصون مین بارور ہوتی ہین بہت ہین فہرست بالا مین بخیال اختصار صرف چار قسمون کا ذکر کیا گیا۔

کوہ نیلگری (Nilgiri ...) پر سابق مین شفتالو بارور نہوتا تھا مگر اب اہل یورپ اس میوے کو اپنی حکمت عملی سے اس طور پر پیدا کرتے ہین کہ شفتالو کے درخت کو نصف سایہ اور نصف آفتاب مین نصب کرتے ہین یہ طریقہ ولایت کے شفتالو پیدا کرنیکے طریقہ کا ضد ہے کما لایخفی علی الواقفین —

شفتالو کی اچھی نسل کا تخم یا چشمہ یا پیوند کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ تخمی گو کبھی چشمہ اور پیوند کے برابر عمدہ پھل پیدا کرتا ہے مگر ہمیشہ قابل وثوق نہین ہوتا یعنی تخمی پر چشمہ اور پیوند کے برابر تکیہ نہین کیا جاسکتا ہے —

شفتالو کا درخت چشمہ کے ذریعہ سے بیشتر تیار ہوتا ہے مگر موفصل کے باغون مین پیوندی درخت بھی چند ہین اور چشمہ کے درختون سے قوت اور ثمری مین کسی طور پر کم نہین ہین چشمہ اور پیوند کے تیار کرنیکا وہی طریقہ ہے جو امور کلیہ کے بیان مین مذکور ہوچکا ہے —

واضح ہو کہ شفتالو کا درخت جلد بالیدہ ہو کر تیار ہوجاتا ہے اور اوس سے حسب مراد پھل لینے کی ترکیب یہ ہے کہ جب برشکال کی فصل نکل جاوے تب اوسکی شاخین چھانٹ ڈالی جاوین مگر چھانٹنا اوس حالت مین ہوگا کہ شاخین بہت گھنی ہوگئی ہون اور درخت نے جسقدر ترقی کی ہو چھانٹنی کی ضرورت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ جب درخت بے انداز جسقدر ترقی کرجاتا ہے تب اوسے ثمر دینے کیطرف میلان نہین ہوتا ہے چھانٹ ڈالنے سے وہ مادہ جو شاخون کی ترقی کیطرف صرف ہوتا ہے اوسکا ارادہ ثمر کی جانب ہوجاتا ہے بہرحال چھانٹنی کی ضرورت محسوس ہو یا نہ ہو ہرحال مین لازم یہ ہے کہ دو فٹ کے اندازے درخت کے تھالہ کے چارونطرف کی زمین اسطور سے کھودی جاوے کہ جڑون کو آسیب نہ پہونچے جڑون کے کھودنے سے اونکا کھلا رکھنا مراد ہے چار یا پانچ ہفتہ تک جڑین کھولی رہین تاکہ اونکی رطوبت سے یہ ہوا لگ کر خشک ہوجاوے

ایام مذکور کے منقضی ہو جانے کے بعد نئی خشک مٹی جڑ و زمین بھر کر اونکو چھپا دینا چاہئے - ماہ فروری میں
شفتالو کے درخت پھول دینگے جب پھل لگ چکین تب پھر زمین کو بطور سابق کھود کر اور لید
یا گوبر جڑ و زمین دیکر اونکے تھالون کو درست کر دینا چاہئے اور تھالون مین تھوڑا تھوڑا پانی اکثر
دینا چاہیئے جیون جیون پھل بڑا ہوتا جاوے پانی کا مقدار بھی زیادہ کیا جاوے لیکن
پھل کے مراد پر آنے کی قریب سیرابی یک قلم موقوف کر دینی چاہیئے - شفتالو کی پیداوار
محاصل کے اعتبار سے بھی سود مند ہے -

(Nectarine)

نکٹراین ۵

اس درخت کا وطن بھی ملک ایران ہے مگر ہندوستان مین اسکا درخت کہین کہین دیکھا
جاتا ہے کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین یہ درخت تو بالکل معدوم معلوم ہوتا ہے مگر اضلاع مغربی
و شمالی اور بھی ملک پنجاب مین قلت کے ساتھ موجود ہے - نکٹراین کا پھل خوش گوار
ہوتا ہے - اور چونکہ یہ میوہ اقسام شفتالو سے ہے اسلیئے اسکے پیداوار کے لیے اون امور کو
ملحوظ رکھنا چاہیئے جنکا مذکور شفتالو کے بیان مین آچکا ہے - نکٹراین کی بہترین قسمین درج
ذیل کی جاتی ہین -

{ فہرست اقسام نکٹراین }

نمبر	نام درخت بزبان اردو	ایضاً بزبان انگریزی	کیفیت
۱	کابل	Cabul	یہ قسم ہندوستان کے میدانی حصو نمین بار ور ہو سکتی ہے
۲	کلیرمانٹ	Clare mant	کوی حصہ کے واسطے موضوع ہے
۳	مری	[illegible]ray	
۴	نیو وہایٹ	[illegible]ite	
۵	وایلٹ ہاٹیو	[illegible]tive	

نکٹر این ہر چند شفتالو سے بہت مشابہہ ہے لیکن اسکو نشو ونما صرف کوہی ملکون مین ہوتی ہے
مولف نے صوبہ بہار مین نکٹر این کے درخت کہین نہین دیکھے مگر تجربہ کی لحاظ سے نکٹر این
کابلی کے درخت اپنے باغون مین لگائے ہین ابھی تک درختون نے پہل نہین دیا ہے
مگر سب کے سب شاداب ہین - نہین پہل نہ دینے کی وجہ ظاہرا یہی معلوم ہوتی ہے کہ
ابھی پہل دینے کی عمر ادنہون نے نہین پائی ہے مگر مولف کو اونکی باردر ہونے کی امید
قوی ہے بدین وجہ کہ اطراف پٹنہ کی آب وہوا سے اونکو ابھی تک ضرر نہین پہونچا ہے
اور نہ اختلاف آب وہوا سے اونکے متضرر ہونیکا کوئی قرینہ معلوم ہوتا ہے -
نکٹر این کا درخت بسبیل چشمہ تیار ہوتا ہے اور پیوند کے ذریعہ سے بھی تیار کیا جا سکتا ہے
مگر مولف کو صرف اسکے چشمہ کا تجربہ ہے -

(Apricot — قوبانی)

اپریکاٹ یعنی زرد آلو

یہ درخت بھی اقسام شفتالو ونکٹر این سے ہے اسکے پیداوار کی ترکیبین بھی وہی ہین جو
شفتالو کے بیان مین ذکر ہو چکین ہین معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخت بھی کوہ پسند ہے -
تجربہ کاران فرنگ لکھتے ہین کہ ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ نہین ہوتا ہے
ہر چند کلکتہ کے سرکاری باغ مین اسکے درخت موجود ہین مگر شاداب نہین ہین اور
حسب مراد پہل نہین دیتے ہین - بہ تحقیق مولف صوبہ بہار مین بھی اسکے درخت کہین
کہین ہین اور پہل بھی دیتے ہین مگر پہل ایسے ترش ہوتے ہین کہ مطبوع نہین معلوم
[illegible] خت نصب کئے ہین مگر حسب مراد بالیدہ
[illegible] درخت کو بار ور دیکھا ہے -

[illegible]) دیوار پہ پرورش [illegible]
[illegible] پیدا ہو چکی ہے -

پھل اسکا ہرچند چاشنی دار ہوتا ہے مگر اسقدر ترش نہین جیسا کہ صوبہ بہار مین گرمیون کے دن مین ملتا ہے - اس سے ظاہر ہے کہ کوہی زمین اس میوے کے پیداوار مناسب کے واسطے درکار ہے میدانی حصون مین اسکا حسب مراد بارور ہونا دشوار ہے بہترین زرد آلو لداخ مین ہوتا ہے اور اطراف شملہ مین لداخ ہی سے لایا گیا ہے اور اوس ملک مین اسے خوبانی کہتے ہین حالت خشک شدگی مین یہہ میوہ ہندوستان مین آتا ہے اور کثرت سے فروخت ہوتا ہے اسکا خستہ بادام کیطرح ہوتا ہے اور بادام ہی کیطرح روغن دار ہوتا ہے اسکا روغن بھی اوس ملک کے لوگ روغن بادام کیطور پر سر مین ڈالتے ہین چار برس مین اپریکاٹ کا درخت جوان ہوجاتا ہے - اپریکاٹ کی بعض عمدہ قسمین درج ذیل کیجاتی ہین -

نمبر	نام درخت بزبان اردو	ایضاً بزبان انگریزی	کیفیت
۱	پیچ اپریکاٹ	Peach apricot	کوہی ملک کے واسطے موضوع ہے میدانی ملک مین کم ہوتا ہے
۲	برسل	Brussel	"
۳	رومن	The Roman	"
۴	مورپارک	Moor Park	"
۵	کشمیر	Cashmere	"
۶	سنٹ امبروز	Saint ambrose	"

(Prunus domestica)

آلوچہ

یہ بھی انواع شفتالو سے ہے کلکتہ کی سرکاری باغون مین اسکے چند درخت [illegible] مگر حسب مراد کبھی بارور نہین ہوئے - دہلی میرٹھ اسکے درخت [illegible] اور بارور

پیدا ہوتے ہیں — الآن آلوچہ کی بہترین قسمیں سرکاری باغہائے سہارنپور میں موجود ہیں
اور وہاں حسب مراد بارور بھی ہوتے ہیں —
سہارنپور میں دو قسم کے آلوچے دیکھے جاتے ہیں ایک کو سیاہ اور دوسرے کو زرد
کہتے ہیں — دونوں قسمیں ہندوستان کے میدانی حصوں میں بارور ہونیکی صلاحیت
رکھتے ہیں — اگر وہ کسی وجہ سے بنگالہ میں بارور نہ ہوسکیں تو یہ ممکن ہے ورنہ بہ تحقیق
یہ دونوں قسمیں کوہی زمین کی طلبگار نہیں ہیں — چونکہ آلوچہ نہایت عمدہ میوہ ہے
اسلئے شائقین کو لازم ہے کہ اسکی تربیت و پرورش کیطرف توجہ فرمادیں — جو ترکیبیں
شفتالو کی پرورش اور بارور کرنیکے واسطے سابق میں درج ہو چکی ہیں آلوچہ کے لئے
بھی کافی متصور ہیں — بہ تجربہ مولف سیاہ اور زرد دونوں قسم کے آلوچے صوبہ بہار میں
شاداب رہتی ہیں —

Bokhara Plum

آلوبخارا

یہ درخت ہندوستان کے اکثر حصوں میں دیکھا جاتا ہے لکھنو آگرہ دہلی اور تمام
پنجاب میں اسکے درخت کثرت سے موجود ہیں اور حسب مراد بارور بھی ہوتے ہیں صوبہ بہار
میں بھی اسکے درخت کثیر الوجود ہیں اور خوب پھل لاتے ہیں کابل سے جو آلوبخارا آتا ہے
اسکا مقابلہ ہندوستانی آلوبخارا نہیں ہوتا اس پر بھی ہم لوگ ساکنانِ قصبہ کو
آلوبخارا کی پرورش و تربیت کیطرف توجہ لازم ہے کابل کی آمد پر تکیہ نہیں کرنا چاہئے
کیونکہ آلوبخارا سے نہایت عمدہ مربّٰی تیار ہوتا ہے اور دوائی بھی اسکا استعمال بکثرت
ہوتا ہے آلوبخارا کی پرورش کی ترکیب وہی ہے جو شفتالو کے بیان میں کی جا چکی ہے
آلوبخارا کا درخت چشمہ اور کبھی پیوند کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے —

ہے ان دونون طریقون کی نسبت تجربہ ذاتی حاصل ہے -
اغراض محاصل کے لئے آلو بخارا کی پیداوار نہایت نفع بخش متصور ہے -

Green gage

گرین گیج (گرگانی)

یہ درخت بھی انواع شفتالو سے ہے اسکا وطن ایران ہے اس درخت کے بارآور ہونیکے واسطے کوہی زمین درکار ہے ہندوستان کے میدانی حصون مین ایک خاص قسم کی گرین گیج کے سوا اس درخت کی اور کوئی قسم نشو و نما نہین پکڑتی ہے مولف کو اس ایک قسم کی نسبت تجربہ ذاتی حاصل ہے اس خاص قسم کو کابل کہتے ہین جیسا کہ نقشہ ذیل مین مندرج ہوتا ہے -

نمبر شمار	نام قسم بزبان اردو	نام بزبان انگریزی	کیفیت
۱	کابل	Cabul	ہندوستان کے میدانی حصونمین بارور ہوسکتے ہین
۲	برہیی	Brahy	اسکے واسطے کوہی زمین درکار ہے -
۳	گوتھری	Guthérie	"

گرین گیج نہایت خوش آیند اور لذیذ میوہ ہوتا ہے بہ نظر تجربہ اگر ہمارے بھارتنی احباب اس درخت کی پرورش کی طرف کوشش فرماوین تو خوب ہو - پرورش کی ترکیب وہی ہے جو شفتالو کے بیان مین مذکور ہو چکی ہے -

Cherry

چیری

اسکا درخت کسیقدر بلند ہوتا ہے ہندوستان کے کوہی حصونمین پایا جاتا ہے ملک کشمیرمین

بھی بار ور ہوتا ہے مولف نے شملہ مین اسکے درخت دیکھے ہین۔ کسولی کے باغونمین بھی موجود ہین ان پہاڑی مقامون مین بے تکلف یہ درخت نشو ونما پکڑتا ہے بلکہ اس بات کی تحقیق ہوئی ہے کہ جو قسمین شملہ اور کسولی مین موجود ہین اونکا وطن بھی شملہ اور کسولی ہے کہین باہر سے وہ قسمین نہین منگائی گئی ہین بقرینہ غالب کشمیر والی قسم بھی شملہ مین موجود ہے لیکن ہندوستان کے میدانی حصون مین ابھی تک اس درخت نے رواج نہین پایا ہے عدم رواج کا سبب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے میدانی حصے اس درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہین رکھتے ہین لیکن تعجب ہے کہ کوہی مقامون مین صرف چیری کے دو تین قسمین دیکھی جاتی ہین جب دو تین قسمین پائی جاتی ہین تو بخوبی ممکن ہے کہ بہت سی عمدہ قسمین جو انگلستان مین مشہور اور موجود ہین اگر شملہ اور کسولی مین انگلستان سے منگا کر نصب کیجاوین تو یقین ہے کہ بلا تکلف بالیدہ ہون اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ بہ تحقیق جارج گلینی صاحب مترجم تصنیف ام ڈی بر دیل (Mr. Du Breuil) صاحب فرانسیسی چیری کی اقسام جنکی زراعت انگلستان مین ہوتی ہے اسی عدد سے کم نہونگی انمین سے اعلی قسمین بھی بیس یا تیس۲۰ سے کم نہ ہونگی ان اعلے اقسام سے می ڈیوک (May Duke) موریلا (Morella) بیگارین (Bigarreau) ڈوٹن (Downton) وغیرہ وغیرہ ہین کارٹر اینڈ کو (Carter & Co) تجار لندن جو درختون کا کاروبار کرتے ہین بوقت درخواست ارباب شوق کے پاس اقسام چیری کے درخت ارسال کرسکتے ہین۔ چیری کے

ص چڑھایا جاسکتا ہے دیکھو لت والے آم کی بحث جو سابق مین درج کتاب ہذا ہو چکی ہے ۱۲

سہ کتاب کا نام فروٹ ٹریز (Fruit Trees) ہے ۱۲

درخت کی لکڑی باجے کے مصرف کے لیئے نہایت مناسب ہوتی ہے آسکے پہل سے
اہل ولایت شراب بھی تیار کرتے ہین —

(Quince)

بہی

اس میوے کے درخت دلی وپنجاب مین اکثر دیکھے جاتے ہین لاہور مین یہ میوہ آخر جون یا
جولائی مین پختہ ہوتا ہے مگر وہان سوائے مربے کے کسی دوسرے مصرف کا نہین ہوتا ہے
کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکا درخت بہت عرصہ سے ہے لیکن بقرینہ غالب
ابھی تک بارور نہین ہوا ہے — بعلم مولف صوبہ بہار مین کہین اسکا درخت نہین ہے
ڈاکٹر رڈل (Riddell صاحب) کہتے ہین کہ ستارا مین یہ میوہ کثرت سے
پیدا ہوتا ہے اور اسکا درخت پوتا مین بھی ہے — سوا اسکے اور بھی ہندوستان کے
بعض حصون مین دیکھا جاتا ہے — مگر سوائے پہول کے کہین پہل نہین لاتا ہے ہر چند
یہہ میوہ کوہی ہے مگر ہندوستان کے کوہی مقامون مین بھی اس میوہ کا ذایقہ
خوشگوار نہین ہوتا ہے — مولف نے اس میوہ کو شملہ مین ذایقہ کیا ہے بدانست
مولف وہان بھی سوائے مربے وغیرہ کے اسکا مصرف کچہہ اور نہین معلوم ہوا ایران مین یہہ
میوہ نہایت لذیذ اور خوشگوار ہوتا ہے — اہل عجم اس میوہ کی بہت تعریف کرتے ہین
نہین معلوم کہ یہہ میوہ جو ہندوستان کے کوہی حصون مین پیدا ہوتا ہے ملک ایران سے
آیا ہے یا خود ہندوستان کا پہل ہے اگر ایران سے آیا ہے تو بیشک تقاضاے آب وہواے
ہندوستان سے ایسا خراب ہوگیا ہے اور اگر خود اس ملک کا ہے تو اپنی حالت
طبعی پر ہے — اِسصورت مین ارباب شوق کو لازم ہے کہ نئے درخت ایران سے
منگاکر کوہی مقامون مین انکا تجربہ کرین — قرینہ غالب یہہ ہے کہ [illegible]

درخت بد قلم میوہ پیدا نہین کریگا -

بہی کا درخت قلم کے ذریعہ سے جلد تیار ہوتا ہے قلم کی ترکیب امور کلیہ مین مذکور ہوچکی ہے -

(جاسلم پلر لک)

سیب

اس میوہ کی بہت قسمین ہین اور اکثر قسمین صرف کوہی مقامون مین پہل لاتی ہین مگر ہندوستان کے بہی میدانی حصو نمین بہی بعض مثمر ہوتی ہین - حیدرآباد و اطراف مظفرپور ضلع ترہت و چہوٹا ناگپور مین سیب کی درخت انگریزون نے بہ نظر تجربہ نصب کئے تھے اور درخت حسب مراد بارور بہی ہوئے تھے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ میرے باغ مین بمقام فیروزپور سیب کا ایک درخت تھا جو حسب مراد بارور ہوتا تھا مجھے ایسا بھی معلوم ہوا ہے کہ ضلع پٹنہ مین ایک رئیس نے اپنے باغ مین کچھ سیب کے درخت نصب کئی تھے جو حسب مراد پہل لاتے تھے - کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین سیب کی درخت امریکہ سے لاکر لگائے گئے ہین لیکن پہول کے سوا کبھی پہل نہ لائی بہرحال تمام حالات پر لحاظ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے بعض میدانی حصون مین اس میوہ کی کاشت سرسبزی کے ساتھ عمل مین آسکتی ہے یہی رائے فرمنجر صاحب (Firminger) کی ہے انگلستان اور ایران مین یہ میوہ حد درجہ خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتا ہے - ایسا ہندوستان مین پیدا ہونا دشوار ہے -

اس میوہ کے اقسام بہت ہین محققین یورپ لکھتے ہین کہ وقت تحقیق سیب کی پانچ سو قسمین پائی گئی ہین ہندوستان مین بھی بہت قسمین موجود ہین نقشہ ذیل مین بعض قسمون کے نام مثالاً درج کئے جاتے ہین -

---

۱ یہ درخت حالت استادگی اور بھی لت یعنے بیل کے طور پر پرورش پا سکتا ہے دیکھو

نمبر	نام قسم بزبان اردو	ایضاً بزبان انگریزی	کیفیت
١	کریب	[illegible]	یہ قسم ہندوستان کے میدانی حصوں میں بارآور ہوتی ہے
٢	ربسٹن	[illegible]	کوہی حصوں کے لیے مخصوص ہے
٣	اسٹابلشٹ پیپرن	[illegible]	،،
٤	ڈچ گکنس	[illegible]	،،

اگر آب و ہوا اور زمین مناسب ہو تو سیب کا درخت ایک عرصہ دراز تک قائم رہ سکتا ہے چنانچہ لفٹنٹ آف ہاگن ([illegible]) لکھتے ہیں کہ سیب کا درخت دو سو برس تک پھل دینے کے قابل رہتا ہے ۔

ہندوستان میں بیشتر داب کے ذریعہ سے سیب کا درخت تیار کیا جاتا ہے مگر قلم کے ذریعہ بھی تیار ہوتا ہے لیکن قلم کے ذریعہ سے تیار کرنا ہو تو بماہ جنوری یا فروری تر زمین میں حسب معمول سیب کی پختہ شاخ قلم کر کے نصب کرنا چاہیے اور اگر پیوند لینا ہو تو ماہ مارچ میں اسکا سامان کرنا چاہیے داب و قلم اور پیوند کی ترکیبیں امور کلیہ میں ذکر پا چکی ہیں ۔

درخت سیب کی تقویت و تغذیہ کے لئے لازم ہے کہ ایام سرما میں اس درخت کی جڑ کی مٹی کھود کر لگائی جاے اور کچھ روز دن تک اوسکی جڑ کھلی ہوئی چھوڑ دی جاوے بعد ازاں نئی مٹی اور کھاد جڑوں میں ڈالدی جاے کھاد حسب مزاج ملک دینا چاہیے لیکن کسیقدر اگر آہک اور سفوف استخوان کا جزو شامل ہو تو بہتر ہے پھل لگنے کے بعد ہفتہ وار اندازکے ساتھ سیرابی درکار ہے لیکن جب پھل پکنے پر آوے تب سیرابی یک قلم موقوف کردینی چاہیے ۔

ناشپاتی

اس میوہ کا درخت ہندوستان کے اکثر حصوں میں دیکھا جاتا ہے کہیں

پھل چھوٹا اور کہین بڑا ہوتا ہے مگر کرختگی سے اسکا مغز کہین بھی خالی نہین ہوتا [illegible]
ایران اور انگلستان مین یہہ میوہ ایسا عمدہ اور لطیف ہوتا ہے کہ اعلیٰ درجہ کی شیرینی کے
علاوہ اس پھل کا اندرونی حصہ غایت نرمی کے باعث منہ مین فوراً گھل جاتا ہے —
واقعی یہہ ہے کہ ہندوستان کی ناشپاتی عام اس سے کہ کوہی یا میدانی مربے اور
ترکاری کے سوا یہہ میوے کیطرح دسترخوان کے قابل نہین ہوتی ہے - پٹنہ مین ناشپاتی
کم ہوتی ہے مگر ضلع ترہت مین کثرت سے ہوتی ہے اور پٹنہ کے اعتبار سے اچھی بھی
ہوتی ہے مگر اسقدر اچھی نہین ہوتی ہے جیساکہ دلّی سہارنپور وغیرہ سے آتی ہے
اسپر بھی دلّی اور سہارنپور کی ناشپاتی اون لوگون کے سامنے جو ایران گئے ہین
اور وہان اس میوہ کو ذائقہ کر چکے ہین کوئی حقیقت نہین رکھتی میرے ایک عجمی دوست نے
مجھہ سے یہہ نقل کہی کہ جب ہم ایران سے دلّی پہونچے تو دلّی کے چوک مین ناشپاتی کے
بڑے بڑے دانے بکتے دیکھے ان دانون کو دیکھکر وطن یاد آگیا فوراً ہم نے بہت سے
دانے خرید کئے اور سمجھے کہ آج میوۂ وطن کا ذائقہ نصیب ہوگا مگر جب ذائقہ کی نوبت
آئی تب سمجھے اوسوقت جو مایوسی نصیب ہوئی بیان سے باہر ہے - مولف نے پنجور کے
باغ مین جو شملہ کی راہ مین واقع ہے بہت درخت ناشپاتی کے پھلون سے لدے
ہوے دیکھے تھے اور شملہ مین بھی ناشپاتی کے بڑے بڑے دانے نظر سے
گذرے اور اونکے ذائقہ کی نوبت بھی پہونچی ہرچند یہہ کوہی ناشپاتیان ہمارے پٹنہ
اور ترہت کی ناشپاتیون سے بدرجہا بہتر تھین تاہم ایسی نہین کہ مولف اونکو اونکی شہرت کے
[illegible] اور نفیس میوہ سمجھتا —

یہہ میوہ ہرچند سیب سے مناسبت رکھتا ہے تاہم مدت بارآوری کے اعتبار سے بطیٔ الثمر ہے
مسٹر ایف ہاگسن صاحب ([illegible]) لکھتے ہین کہ ناشپاتی کا درخت سات یا آٹھ
برس تک بغیر پھل نہین دیتا ہے پٹنہ مین شاید بارہ برس تک بغیر ثمر نہین ہوتا ہے

چنانچہ مولف کا تجربہ ذاتی بھی ایسا ہی ہے اس توقف کی وجہ یہ ہے کہ ضلع پٹنہ کی زمین ناشپاتی کے واسطے مناسب نہین ہے ضلع ترہت مین جو پٹنہ سے باعتبار ہوا کے زیادہ مرطوب ہے سات آٹھ برس مین ناشپاتی کا درخت ثمر لاتا ہے کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین اس میوہ کے درخت ہین مگر مثمر نہین ہوتے صرف پھول دیکر رہ جاتے ہین اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی ملک کا مجرد مرطوب ہونا بھی ناشپاتی کی بالیدگی اور بارآوری کے واسطے کافی نہین ہے —

ناشپاتی کے درخت کا اجرای نسل بہ تحقیق لفٹنٹ موصوف تخم و داب و قلم و چشمہ پیوند کے ذریعہ سے ہوتا ہے —

ناشپاتی کے تقویت و تغذیہ کا وہی طریقہ ہے جو سیب کے بیان مین مذکور ہوا —

جب تک درخت جوان نہولے اوسے چھانٹنا نہین چاہیے اگر شاخین بہت ہوجاوین تو موقع موقع سے ایسی شاخین جو ایک دوسرے کے نمو مین خلل لانیکو ہون تجویز کر کے تراشنی چاہیے —

ناشپاتی کے چھانٹنے کا زمانہ ماہ مارچ ہے مگر مسٹر نایٹ (نایٹ صاحب) کی راے مین جولائی کا مہینا مناسب تر ہے۔ بدانست مولف تقاضاے آب و ہواے ملک کو خیال کرکے چھانٹنے کا زمانہ تجویز کرنا چاہیے —

ناشپاتی کی بہت قسمین ہین سب قسمون کو ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ ہونیکی صلاحیت نہین ہے — بہ تحقیق اہل فرنگ اس میوہ کی ایسی دو سو عمدہ قسمین موجود ہین جو مختلف زمانون مین پختہ ہوتی ہین، بہ نظر اختصار صرف چند ضروری قسمین مندرج ذیل ہوتی ہین —

نمبر شماری	نام قسم بزبان اردو	ایضاً بزبان انگریزی	کیفیت
۱	ناشپاتی چینی	Chinese Pear	یہ قسم ہندوستان کی میدانی حصون مین بخوبی ہو سکتی ہے

۲	ناشپاتی بھوٹانی	Bhootan Pears	"
۳	جارگونل	Jargonelle	اسکے واسطے کوئی زمین درکار نہ "
۴	فلیمش بیوٹی	Flemish beauty	"
۵	سنٹ جرمین	St Germain	"
۶	والڈنگ	Walding	"
۷	مسکڈل	Muscaddle	"
۸	برڈای	Beurredie	"
۹	ایسٹر بر	Easter Beurre	"

(Eriobotrya Japonica)

لوکاٹ

اس درخت کا وطن ملک چین و جاپان ہے یہ درخت خوش جمال اور خوش قد ہوتا ہے
اور اسکے پہل چند عدد ایک گچھے مین لچھی کیطرح شاخون سے آویزان رہتے ہین پہل کا رنگ
کبھی ہلکا اور کبھی گہرا زرد ہوتا ہے بعض درخت کے پہل بڑے اور بعض کے چھوٹے
ہوتے چاشنی دار شیرین اور کوئی محض ترش ہوتا ہے۔ بعض کا تخم بڑا اور بعض کا
چھوٹا ہوتا ہے۔ ہر پہل مین دو یا تین سخت تخم ہوتے ہین درخت پرورده کا پہل بلا شبہ
لذیذ ہوتا ہے۔ ہندوستان مین تقاضای آب وہوا سے کہین مارچ کہین اپریل اور
کہین مئی کے مہینے مین یہہ میوہ پختہ ہوتا ہے اس میوے سے مربے اور اچار بھی
بناتے ہین گو علی العموم اس سے ایسی چیزین کم بنائی جاتی ہین اسکا پہل عموماً لیچو
کے پہل سے چھوٹا ہوتا ہے مگر لیچو کی پہل کی صورت شباہت مین یہ میوہ کسی قسم کی مناسبت نہین رکھتا ہے
اس میوہ کے اوپر پتلا باریک چھڑا رہتا ہے۔

فرنیجر (Firminger) صاحب کہتے ہین کہ لوکاٹ کا درخت دو بار پھول دیتا ہے۔ ایک بار اگست کے مہینے مین اور بار ثانی نومبر مین صرف بار ثانی کے پھول سے پھل پیدا ہوتا ہے پھول مین کسیقدر بو باس اور سفیدی ہوتی ہے جب درخت مین پھل لگکر کچھ بڑے ہون تب اس درخت کو خوب سیراب رکھنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو اوسکو کھاد رقیق جسکا نسخہ آم کے بیان مین ذکر ہو چکا ہے کبھی کبھی دینا چاہیے اس ترکیب سے اسکا پھل بڑا اور خوشمزہ اوترتا ہے۔

اس درخت کو حتی الامکان چھانٹنا نہین چاہیے اگر کوئی بیموقع شاخ ہو تو علحدہ کرنا امر مجبوری ہے۔ لوکاٹ کا درخت تخم اور پیوند کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔

تخمی سے پیوندی بہتر ہوتا ہے۔ پیوند کی وہی ترکیب ہے جو آم کے پیوند کی ہے۔

آسام مین لوکاٹ کا درخت بہت بلند ہوتا ہے۔ فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہم نے شہر گوہٹی مین لوکاٹ کا درخت عظیم الشان دیکھا تھا مگر وہ باور نہین ہوتا تھا۔

بدانست مولف اس ملک مین یعنے صوبہ بہار مین اگر کوئی درخت جسما بہت ترقی کر جاے اور بارور نہو تو کسیقدر جاڑے کے زمانہ مین چھانٹنا خالی از نفع نہوگا مگر چھانٹنے کے وقت اس بات کا لحاظ درکار ہے کہ سال گذشتہ کی جو نئی شاخین ہین وہ نہ تراشی جاوین بدینوجہہ کہ ایسی ہی شاخین پھول دیکر پھل لاتی ہین۔

چونکہ یہہ میوہ ایام گرما مین پختہ ہوتا ہے اور اسکا مزاج بھی بارد ہے اسلئے اسی موسم مین اسکا استعمال اکثر فائدہ بخش ہوتا ہے اسکی چاشنی صفرا شکن ہوتی ہے اور صفراوی مزاجون کو موافق مزاج ہوتی ہے۔

اقسام طرحکی کھاد مثل آم وغیرہ کے لئے بیان ہوئی ہین اگر اس درخت کی جڑون مین ماہ فروری مین دی جاوین تو بہت کچھ نفع بخش ہوسکتی ہین۔

استحفاظ اثمار کی نظر سے درختون پر جال ڈالنا مناسب ہوتا ہے اکثر طیور لوکاٹ کے

کے پیلے ہوکو گفتار پولٹ جنری ناٹمحم ہین —

Mammee Apple

مامی اپیل

اس درخت کا وطن امریکہ جنوبی ہے - ڈاکٹر لنڈلی (Lindley) اس میوہ کی نسبت کہتے ہین کہ اسکی شکل بڑے سرخ رنگ کے سیب کی سی ہوتی ہے اسکا پوست بالا گندہ اور مضبوط ہوتا ہے مگر چھوڑانے سے آسانی سے علحدہ ہو جاتا ہے پوست زیرین نہایت باریک اور مغز سے پیوستہ رہتا ہے اس پوست کو مغز میوہ کے ذایقہ کرنیکے قبل دفع کرنا چاہیے ورنہ ذایقہ کرنیکے بعد پوست کی تلخی منہ مین رہجاتی ہے اس میوہ کے درمیان مین دو یا تین تخم ہوتے ہین حالت پختگی مین اسکے مغز کا رنگ خوبانی کیطرح گہرا زرد ہوتا ہے اس میوہ مین بڑی خوشبو ہوتی ہے اور ایک خاص طرحکی عمدہ لذت پائی جاتی ہے - اس میوہ کو میوہ وغیرہ کے طور پر کسی چیز کی آمیزش کے بغیر کہاتے ہین اور کبھی چینی اور شراب بھی اسکی قاشونمین ملاکر استعمال کرتے ہین - اس میوہ سے مربہ بھی تیار کیا جاتا ہے - مسٹر نورنجر لکھتے ہین کہ مامی اپیل کا درخت بہت کشیدہ قامت ہوتا ہے - اور اسکی لکڑی عمارت کے کام کے قابل ہوتی ہے -

صاحب موصوف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت عرصہ گذرا کہ اس میوہ کا درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین نصب کیا گیا تھا ہرچند پہول دیا گیا مگر کبھی بار ور نہوا -

Mangosteen

منگاسٹین

اس درخت کا وطن ... (Garcinia mangostana) ... جزایر ... کا ... کے

باغون مین نصب کئے گئے مگر کبھی بارور نہین ہوئے ہیں مولف نے اسکے درخت اطراف پٹنہ مین لگائے مگر ناموافقت آب و ہوا سے بالیدہ نہوئے اسوقت موجود مین اون پر مردنی چھائی ہے۔ باروری تو درکنار اونکی زندگی دشوار معلوم ہوتی ہے مگر شہر پٹنہ مین ایک مالی کے باغ مین اسکا درخت چار سالہ موجود ہے۔ یہہ درخت نہایت شاداب ہے اور جسطور سے بالیدہ ہوتا جاتا ہے اوس سے یہہ امید کیجاتی ہے کہ اگر بارور نہو تو بھی شادابی کے ساتھ زندہ رہکر حالت جوانی کو پہونچیگا۔ اور اگر بارور بھی ہو تو تعجب نہین ہے کسواسطے کہ فرنچ صاحب کہتے ہین کہ مجھ سے آرسولانو (R. Salana) صاحب نے (جنکی بڑی زمینداری کی وجہ سے اونکا نام سے تمام سکنا سے آرہ و تمامی ضلع شاہ آباد واقف ہین) بہ اطمینان تمام کہا ہے کہ میرے ضلع شاہ آباد کے باغ مین منجملہ تین درخت نگاسٹن کے ایک درخت بارور ہوتا ہے اگر ضلع شاہ آباد مین اس میوہ کا درخت بارود ہوا ہے تو عجب نہین کہ ضلع پٹنہ مین بھی جو ضلع شاہ آباد کا محض جواری ضلع ہے یہہ درخت بھی جسکا تذکرہ مولف نے بالا مین کیا ہے اپنے وقت مین بارور ہو بہرحال ارباب شوق سے امید کیجاتی ہے کہ اس عمدہ درخت کے نصب کرنیکی طرف امتحاناً توجہ فرماوینگے۔ اور واقعی یہہ ہے کہ اگر اس عمدہ میوہ کا درخت ہمارے صوبہ بہار مین بالیدہ اور بارور ہوسکے تو کمال جائے شادمانی ہے۔

اس میوہ کی عمدگی کی نسبت ڈان (Don) کا یہہ قول ہے کہ اس میوہ سے لذیذ تر کوئی میوہ دنیا مین نہین ہے۔ مولف کو اگر اس قول سے تمام تر اتفاق نہین ہے تو بھی اسقدر اعتراف ضرور ہے کہ یہہ میوہ اعلیٰ درجہ کی عمدگی رکھتا ہے۔ کہتے ہین کہ اس میوہ کا لطف تب ہی معلوم ہوتا ہے جب اوسکو وطنی ملک مین اوس سے ذائقہ کرتے ہین۔ درخت کا تازہ ٹوٹا ہوا پھل ذائقہ خاص رکھتا ہے۔ انگور اور اسٹابری دونون کا مجموعی مزا اس میوہ مین پایا جاتا ہے۔ حالت تازگی مین جو کیفیت اسکی ہوا وسنے مولف بیخبر ہے مگر کبھی کبھی یہہ میوہ جو کلکتہ مین جہاز کے ذریعہ سے آتا ہے البتہ لطف سے خالی نہین پایا جاتا ہے

پھل کی مقدار اوسط درجہ کے سیب کے برابر ہوتی ہے اسکی جلد کسیقدر رگندہ لیکن نہایت مسطح ہوتی ہے اور تہ جلد نہایت نرم سفید شفاف اور خوشگوار مغز پایا جاتا ہے

یہہ درخت چھانٹنے کا محتاج نہین معلوم ہوتا ہے بہ نظر پرورش درخت خشک مچھلی کا سفوف کسیقدر آمیزش آنک کے ساتھ خالی از نفع نہوگا

واضح ہو کہ اقسام طور کی کھاد جو آم کو نافع ہوتی ہین بڑے بڑے درختون کو عموماً فائدہ پہونچاتی ہین - ارباب شوق منگاسٹن کے درخت کے لئے بھی اون کھادون کو بلاخوف وخطر استعمال فرماسکتے ہین -

Cowa mangosteen

کوا منگاسٹن

اس درخت کا وطن ہندوستان جنوبی ہے ہندوستان کے اورکسی حصہ مین یہہ درخت نہین دیکھا جاتا ہے اس میوہ کا درخت نہایت خوش جمال ہوتا ہے پتے کثیر اور عریض ہوتے ہین اسکا پھل شکل و مقدار مین نارنگی کے برابر اور رنگ مین سرخی آمیز بھوری خوبانی یعنے اپریکاٹ کیطرح ہوتا ہے اگر اس پھل مین کسیقدر ترشی نہوتی تو نہایت لذیذ ہوتا بہرحال اسکا مربہ خوب ہوتا ہے کوا منگاسٹن کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے اور ہر پھل کے درمیان تخم بکثرت ہوتے ہین - اور اسکی تخم کی ساخت ریشہ دار ہوتی ہے -

اس درخت کی پرورش کے واسطے اگر آم کی کھاد استعمال کی جائے تو خالی از نفع نہوگا -

Xanthochymus Pictorius

توَمل

یہہ درخت بھی ہندی وطن ہے قد مین چالیس فٹ تک بلند ہوتا ہے اسکی شکل خوبصورت اور خوشنما ہوتی ہے دیکھنے مین تومل کا پھل جو کوے کے برابر ہوتا ہے نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے

پہل کی جلد مسطح اور چمکیلی زرد رنگ ہوتی ہے - یہہ پہل اگر ترش نہوتا تو خوب ہوتا اسکے حد درجہ کی ترشی اس پہل کے تمام لطف کو ضایع کر ڈالتی ہے فرمنجر (Firminger) صاحب لکھتے ہین کہ مربّے بنانے پر بھی اس پہل کی ترشی زایل نہین ہوتی - اگر تربیت و پرورش کے ذریعہ سے یہہ درخت شیرین پہل پیدا کر سکے تو ایسی حالت مین یہہ درخت اور عمدہ ثمر درختونکی برابر تصور کیا جاسکتا ہے -

توس کا پہل نصف ستمبر مین مراد پر آنے لگتا ہے اگر اسوقت مین اسکے پہلون کی حفاظت کافی نہ کیجاے تو بڑی چمگاڈرین اسے ضایع کر ڈالتی ہین -

Calyptranthes Longifolium
ونڈی

اسکا درخت دکہن مین کثیر الوجود ہے بنگالہ مین دو تین درخت کے سوا جو اطراف کلکتہ مین موجود ہین اور کہین نہین دیکہے جاتے ہین اس درخت کا قد چہوٹا مگر خوش جمال ہوتا ہے اور پتے خوشنما اور سبز رنگ ہوتے ہین اسکا پہل تخم اوک کے برابر ہوتا ہے اور یہہ پہل بڑا سے خود تخم ہوتا ہے یعنی اسکے تخم اور جلد کے درمیان محض خفیف سا مغز رہتا ہے جسمین عرق گلاب کی سی کسیقدر بو بائی پائی جاتی ہے واقعی یہہ پہل کوئی کہانیکی چیز نہین ہے گو بعض اشخاص اسکو بہت پسند کرتے ہین وسط مئی مین یہہ میوہ پختہ ہونے لگتا ہے اور اسکا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے -

Star apple
اسٹار ایپل

اس درخت کا وطن ملک امریکہ ہے اسکا پہل بڑے سیب کے برابر ہوتا ہے - پہل کے اندر دس خانے ہوتے ہین ہر خانے مین ایک تخم ہوتا ہے ہر تخم کے چارو نطرف نہایت

ﮧ اوک ملک انگلستان کا ایک بڑا درخت ہے جسکی لکڑی سے اہل فرنگ جہاز بناتے ہین یہہ درخت طویل ہوتا ہے وارو ک شایر (Warwickshire) مین ایک درخت ہے جسکی عمر تین ہزار سال کہتے ہین -

شیرین اور خوشگوار مزہ لیٹا ہوا رہتا ہے۔ فرنجر (Firminger) صاحب لکھتے ہین
کہ جو درخت کہ کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسٹار ایپل کے نام سے مشہور ہے وہ کوئی
اور درخت ہے جس واسطے کہ اوسکا پھل کروندے کے برابر ہوتا ہے اور ذایقہ مین پھیکا محسوس
ہوتا ہے لیکن جب اوسکے پھلونکو خشک کرکے رکھتے ہین تو اوسکا مزا خشک چیری کے طور کا
ہوجاتا ہے یہہ بیان ڈیمسن اسٹار ایپل (Damson star apple) کے حالات سے تطابق
رکھتا ہے اور درخت مذکور بالا سے بالکل بے سروکار ہے یہہ میوہ نصف فروری مین
پختہ ہوتا ہے۔

دونون قسمون کے اسٹار ایپل کے پتے نہایت خوشنما ہوتے ہین اورانکے درخت
زینت مکان و باغ کی نظر سے لگائے جاتے ہین۔ اسکے پتے کے آخر کا حصہ چمکیلا سونہرا
رنگ ہوتا ہے اسواسطے اس درخت کا نام اسٹار ایپل ہوا انگریزی مین اسٹار
ستارے کو اور ایپل سیب کو کہتے ہین۔

(Mamee sapota)

مامی سپاٹو

اس درخت کا وطن امریکہ جنوبی اور بھی چند جزائر امریکہ ہے ان مقامون مین اس درخت کو
بکثرت پرورش کرتے ہین اس درخت کا پھل بیضاوی شکل بزرگ مقدار اور بھورا رنگ
ہوتا ہے پھل کی جلد کھردری ہوتی ہے تہ جلد نہایت شیرین اور لذیذ مغز مربے یا جیلی
کیطرح موجود رہتا ہے یہہ میوہ بیحد لذیذ ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ ہندوستان مین
اس میوے کے پیدا کرنیکی طرف کسیکو میلان نہوا بقول ڈاکٹر وائٹ ([illegible])
اس میوہ کا درخت سنہ [illegible]ء مین کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین نصب کیا گیا تھا
مگر سنہ ۱۸۱۴ء تک بار ور نہوا تھا اور اب موجود نہین ہے ارباب شوق کو لازم ہے
کہ اس عمدہ میوہ دار درخت کی نسبت کچھہ تجربہ حاصل کرین۔

Safota
سپاٹو

اس درخت کا جمیکا[1] (Jamaica) وطن ہے اسکا قد درخت پیوہ کے قریب قریب بلند ہوتا ہے۔ اسکے پتے خوبصورت اور سایہ دار ہوتے ہین خوشنمائی ہونیکے باعث یہ درخت زینت باغ و بُستان متصور ہے۔ پیداوار ثمر کے اعتبار سے جسقدر محبوب و مطبوع سمجھا جاوے بجا ہے اسکا پہل اوسط درجہ کے کولے کے برابر بہورا رنگ ہوتا ہے۔ چھلکا نازک اور باریک ہوتی ہے۔ مغز کا رنگ بھی بہورا ہوتا ہے۔ تخم سیاہ رنگ ہوتے ہین۔ لذت و ذائقہ کے اعتبار سے واقعی یہہ میوہ فرد ہے۔ مولف کو یہہ میوہ حد درجہ مطبوع ہے اور تمامی ارباب شوق خواص میوہ سے مطلع ہین اسکی اعلیٰ درجہ کی خوش ذائقگی اور عمدگی سے تمام تر اعتراف رکھتے ہین۔ مولف نے اسکی غایت عمدگی کے خیال سے چند درخت اپنی باغون مین لگائے ہین۔ ایام گرما مین یہہ میوہ عجب لطف دکھلاتا ہے اسکی خنکی دفع حرارت کرتی ہے اور دل کو عجب طرح کی ٹھنڈک پہونچاتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ ملک بنگالہ کے سوا اس میوہ کے درخت ہندوستان کے اور حصون مین کمتر دیکھے جاتے ہین اطراف کلکتہ مین اسکے درخت بہت ہین بہاگلپور تک اسکے درخت اکثر دیکھے جاتے ہین اور خوب باراور ہوتے ہین۔ مگر پٹنہ مین گویا نہین ہین اگر ہین بھی تو بہت کم ہین ایسا نہین ہے کہ پٹنہ اور اطراف پٹنہ کی اراضی کو اس درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہین ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو مولف کے لگائے ہوے درخت بھی جو اطراف پٹنہ مین ہین بالیدہ نہو سکتے ضلع شاہ آباد مین جو ضلع پٹنہ کا ہم سرحد ہے سپاٹو کے چند درخت موجود ہین اور باراور بھی ہوتے ہین ان باتون سے بخوبی ثابت ہے کہ ضلع پٹنہ کی اراضی اور آب و ہوا اس درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے۔

---

[1] جزائر امریکہ سے سے سلطنت انگلستان سے متعلق ہے۔

سپاٹو کا درخت دو بار سال مین پہل لاتا ہے ایک تو اگست مین اور بار دوم ماہ فروری سے لیکر ماہ مارچ تک اگست مین کمتر بار آور ہوتا ہے لیکن دوسری فصل مین حسب مراد پہل لاتا ہے یہہ درخت ۵ برس کی عمر مین پہل لانا شروع کرتا ہے اور پندرہ برس مین جوانی پر آتا ہے جوان ہوکر اسقدر پہل دیتا ہے کہ پہلون کا شمار دشوار ہوجاتا ہے اس درخت کی عمر طبعی بھی پچاس ساٹھ برس سے کم نہین ہے اگر اسکی تقویت اور تغذیہ کا سامان ہوا کرے تو اور بھی زیادہ زندہ رہ سکتا ہے۔

سپاٹو کا پہول پیلے رنگ کا ہوتا ہے اور ایک گچھے مین چند عدد آویزان رہتے ہین بعض درخت کا پہل گول اور بعض کا بیضاوی ہوتا ہے مگر دونون قسمون کے درخت شکل و قامت مین یکسان ہوتے ہین بظاہر کوئی فرق نہین محسوس ہوتا ہے۔ تغذیہ اور تقویت کے لئے برادۂ استخوان و ماہی بوسیدہ دینا چاہئے اور جو ترکیبین آم کے بار ور کرنیکے لئے مذکور ہوئی ہین سپاٹو کو بھی نفع پہونچا سکتی ہین۔

سپاٹو کا درخت تخم سے بھی تیار ہوتا ہے مگر پیوندی تخمی پر مرجح ہے اسکا پیوند آم کے پیوند کیطرح تیار کرتے ہین کہرنی کے بیجو سے پیوند تیار ہوتا ہے خود سپاٹو کا بیجو پیوند لگانیکے صرف کا نہین ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ تخمی سپاٹو تخمی آم کیطرح بہت دیر مین بار ور ہوتا ہے اس واسطے سپاٹو کا درخت پیوند کے ذریعہ سے تیار کرنا چاہئے۔

Mimusops Kanki

کہرنی

یہہ درخت چین و منیلا[1] (Manilla) و مالابار مین توجہ کے ساتھ پرورده کیا جاتا ہے۔ صوبہ بہار و بنگالہ مین بھی اسکا درخت دیکھا جاتا ہے اور سکتا ہے ہند جنگلی پیدا[illegible]

[1] یہہ شہر جزیرہ لیوکن ([illegible]) کا دار السلطنت ہے یہہ جزیرہ بحر چین کا جنوبی ... واقع ہے

یہہ درخت ہوتا ہے۔ اس پہل کو رغبت کے ساتھہ کہاتے ہین۔ گرمیون کے دنون مین اسکا پہل
پختہ ہوتا ہے۔ پہل چہوٹا زرد اور کسیقدر رکسائی کے ساتھہ ہلکا شیرین ہوتا ہے۔ مغز مین سفید
دودہ لعاب ارپایا جاتا ہے۔ بحیثیت مجموعی یہہ میوہ بہت قابل تعریف نہین ہے مگر اسقدر
قابل نفرین بھی نہین ہے جیسا کہ اہل یورپ کا خیال اسکی نسبت ہے۔ اہل یورپ کھرنی کا درخت
اوسکے پہل کے خیال سے نہین لگاتے ہین لیکن چونکہ یہہ درخت خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے
اس وجہہ سے اسکا لگانا پسند کرتے ہین۔ کھرنی کا درخت قدآور لیکن بطئی النمو ہوتا ہے۔ اسکا
پہل قبض پیدا کرتا ہے مگر انجماد منی کی قوت رکہتا ہے۔

(Date Plum.)

ولایتی گابھہ

یہہ درخت چینی وطن ہے مگر اطراف کلکتہ مین بکثرت پایا جاتا ہے۔ قدبلند پتے بزرگ اور کثیر رکھتا ہے
خوشنمائی کے اعتبار سے یہ درخت قابل توجہ ہے چہوٹے باغون کے کام کا نہین ہوتا ہے۔
وسیع باغون مین اسکو جگہ دینا مضایقہ نہین رکھتا اسکا پہل مقدار مین بڑے سیب کے برابر اور
رنگ مین سیندور کے مانند نہایت کہلتا ہوا سرخ ہوتا ہے اس پہل کا ذایقہ سراہنے کے قابل نہین ہے
گو عوام بکثرت اسے کہاتی ہین اہل چین اسکے پہل کا مربٹے بناتے ہین۔
ولایتی گابھہ کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے بہ نظر تزئین اسکو کوٹھیون کے سامنے لگانا
غیر مناسب معلوم نہین ہوتا ہے۔ اسکی پتیون کی سبزی اور پہلون کی سرخی قابل توجہ متصور ہے

Orange

کولا وغیرہ

کولے کی چند قسمین ہین بعض ہندی وطن اور بعض دوسرے ملکون سے ہند مین لائی گئے ہین
مقدار و ذایقہ کے اعتبار سے ہر قسم کا ایک خاص طور ہے نقشۂ ذیل کی ملاحظہ سے ہر ایک قسم کی

ص اور متعلقات اسپین (Spain) سے ہے۔

سالات ضروری دریافت مین آجاینگے۔

نمبر شماری	نام قسم	کیفیت
۱	کولا بنارسی	پہل قدرے بزرگ پوست غیر مسطح اور گندہ شیرین کم ترشی زیادہ خوب پختہ ہونے پر کسیقدر ترشی کم ہوجاتی ہے اگست کے مہینے مین پہول دیتا ہے اور فروری کے مہینے مین اسکا پہل مراد پہ آتا ہے اور مارچ تک رہ سکتا ہے۔
۲	کولا فیض آباد	یہہ پہل بہی مثل نمبر ۱ کے ہوتا ہے پٹنہ اور اطراف پٹنہ مین اکثر یہی نمبر ۱ اور ۲ کے کولے دیکہے جاتی ہین۔ بقرینۂ غالب دونون نسل واحد سے ہین لکہنو مین بہی یہہ دونون قسمین موجود ہین۔
۳	کولا سلہٹ	اقسام بالا سے مقدار مین اسکا پہل چہوٹا ہوتا ہے مگر پوست باریک اور مسطح ثمر کی شکل گول جسم کے اندر و باہر بو یا مزا شیرین خوشگوار ہلکی چاشنی کے ساتھ ایسا مطبوع کہ زبان بیان مین قاصر۔ یہہ پہل لاکہون اطراف سلہٹ سے کلکتہ مین فروخت ہونے کو آتا ہے اور ایام سرما مین اوسی کثرت سے ملتا ہے جس کثرت سے آم اپنی فصل مین میسر ہوتا ہے۔ یہہ بات تحقیق ہوچکی ہے کہ کلکتہ مین جو کولی اطراف سلہٹ سے آتے ہین خام توڑکر لائے جاتے ہین اگر خام نلائے جاوین تو کلکتہ تک صحیح وسالم نہین پہونچ سکتے ہین پس جب غیر مراد پہل ایسے لذیذ ہوتے ہین تو جو اپنے وطن مین بامراد ہوتے ہین کیسے ہوتے ہونگے جن لوگون نے اطراف سلہٹ مین اس میوہ کو حالت مراد مین ذائقہ کیا ہے اونکا بیان یہہ ہے کہ اس میوہ کی لذت احاطۂ بیان سے باہر ہے۔

نمبر شماری	نام قسم	نام قسم بزبان انگریزی	کیفیت
۵	سنگترہ		اطراف دہلی وسہارنپور وغیرہ مین اس کولے کی کثرت دیکھی جاتی ہے مقدار مین بھی اس کا ثمر بزرگ ہوتا ہے اور شیرینی معقول رکھتا ہے اسکی پرورش اہل ذوق شوق پر واجبات سے ہے اطراف مذکورہ سے اسکے درخت لکھنؤ وغیرہ کیطرف آتے گئے ہین لیکن کمتر مروج ہوئے ہین یہہ قسم کولے کی بھی قابل توجہ ہے
۶	مالٹا	Malta	یہہ کولا مقدار مین بزرگ ثمر سے ہین شیرین اور صورت مین خوش آیند ہوتا ہے - ہندوستان مین یہہ قسم جزیرہ مالٹا سے آئی ہے اور اب ہندوستان مین پھیلتی جاتی ہے - واضح رہے کہ مالٹا کی تین قسمین ہندوستان مین دیکھی جاتی ہین -
۷	مینڈرین	Mandarin	اس قسم کے کولے کا پھل چھوٹا ہوتا ہے مگر لذیذ ہونے کے باعث بہت کچھ قابل توجہ ہے اسکی بو باس بھی نہایت مطبوع ہوتی ہے -
۸	نارنگی		اسکی بہت قسمین ہندوستان مین دیکھی جاتی ہین بعض شیرین سلہٹ کے کولے کے مانند ہوتی ہین اور بعض چاشنی دار بنارسی او فیض آبادی کولی کیطرح اور بعض اسقدر ترش کہ اونکا زبان پر رکھنا ناگوار ہوتا ہے منجملہ شیرین قسمون کی بہتیری

نمبر شمار	نام قسم	نام بزبان انگریزی	کیفیت
			نارنگی مشہور و معروف ہے یہہ ایک مقام قریب [illegible] میں ہے ایک قسم نارنگی کی ہوتی ہے جسے چینی [illegible] کہتے ہیں۔ یہہ قسم بھی قابل ذایقہ ہوتی ہے۔
۹	کولا سویلی	Seville	اس قسم کے کولے کا وطن ملک اسپین ([illegible] انگریزی) ہے مگر یہہ کولا ہندوستان میں بھی پہل دیتا ہے کلکتہ کے اطراف میں یہہ قسم دیکھی جاتی ہے۔ اسکا مربّہ خوب ہوتا ہے۔ انگلستان میں اس قسم کے کولے کو اس کام کے واسطے مناسب ترین کولا جانتے ہیں۔
۱۰	کولا شاہی		سلہٹ کی کولے کے مانند ہوتا ہے مگر ہندوستان میں اسکے درخت کم دیکھے جاتے ہیں۔
۱۱	کولا ٹینجرین	Tangerine	یہہ چہہ قسمیں انگریزی کولوں کی ہیں ملک پنجاب میں
۱۲	سینٹ مائیکل	St. Michael	کرنیل کلارک (Colonel Clarke) ان اقسام کو
۱۳	اسمال بلڈ	Small blood	بہت خرچ کرکے لے آئے تھے لیکن فرمنجر
۱۴	لارج بلڈ	Large blood	(Firminger) صاحب لکھتے ہیں کہ ناواقفی
۱۵	لارج اوول	Large Oval	کارکنان باغات سرکاری کے باعث یہہ سب قسمیں
۱۶	لارج وہایٹ	Large white	ضایع ہوگئیں اور اب جو دو ایک قسم موجود بھی ہے تو اونکی غفلت ورزی کے سبب سے ایسی خراب ہو رہی ہے کہ اوسکی اصلی حالت بالکل زایل ہوگئی ہے اور اوسکا وجود بعدم مساوی ہو رہا ہے مولف کوا

سے کوئی اطلاع ذاتی تحقیق [illegible]
[illegible] کے درخت چشمہ سے تیار ہوتے ہیں۔ کوسلے کے درخت تیار کرنیکا بہترین
طریقہ [illegible]
کاغذی لیموں کے بیج سے جو درخت تیار کیا جاتا ہے تخم [illegible] اجرلے نسل ہوتا ہے مگر تخمی درخت
قابل اعتبار نہیں ہوتا۔ کہتے ہیں کہ قلم اور داب کے ذریعہ سے بھی کوسلے کا درخت تیار ہوتا ہے
مگر چشمہ کے برابر عمدہ نہیں ہوتا ہے۔
کوسلے کے درخت کے نصب کرنیکا زمانہ وہی ہے جو آم کے واسطے مندرج کتاب ہذا ہوا ہے
مولف اسیکا کاربند رہا ہے اور کبھی ناکام نہیں ہوا ہے۔
جب تک درخت چھوٹا رہتا ہے تب تک ایک قسم کا کیڑا اسکے پتّون کو کھانے پر آمادہ رہتا ہے
باغبان کو لازم ہے کہ جہانتک ممکن ہو اس کیڑے کے دفع کرنے مین کوشان رہے جب
درخت سہ سالہ ہو جاتا ہے تب اس کیڑے سے درخت کو نجات ملتی ہے مگر جب درخت پنج سالہ ہوتا ہے
تب ایک دوسری قسم کا کیڑا پیدا ہوتا ہے کہ جو درخت کی شاخون کے اندر داخل ہو کر تمام درخت
کے اندرونی جسم کو کھا جاتا ہے اور رفتہ رفتہ آخرکار درخت خشک ہو جاتا ہے اس کیڑے سے
درخت کو بچانے کا یہہ طور ہے کہ تمباکو کو پانی مین تر کرکے پچکاری کے ذریعہ سے آب تمباکو کو
اندر اون سوراخون کے جنہین یہ کیڑا درخت کی شاخون مین بناتا ہے پہونچانا چاہئے اور آب
تمباکو سے تمام درخت کو بھی دہونا لازم ہے اس ترکیب سے یہہ کمبخت کیڑا مر جاتا ہے بجائے
آب تمباکو کے اگر فرہت کے درخت کے پتّون کو پیسکر اور پانی مین ملا کر کیڑون کے سوراخون مین
پچکاری دین تو بھی نتیجہ حسب مراد پیدا ہوتا ہے یعنی پچکاری کے پہونچتے ہی جو کیڑا اندر رہتا ہے
فرہت کے پتّے کے اثر سے فوراً باہر نکل آتا ہے تب باغبان کا کام یہہ ہے کہ ان کیڑون کو
دست [illegible] سے علحدہ کرے اور جسقدر کیڑے ہون سب کے دور دفع کرنے مین کوشش کرے
بعض اشخاص تمباکو کا سفوف ان کیڑون کے بنائے ہوئے سوراخون مین [illegible] کر دیتے ہین اور

اس ترکیب سے بھی کیڑے مرجاتے ہین بہ نظر استحفاظ اگر آب تمباکو سے تمام درخت کو مہینے دو مرتبہ دہویا کرین تو کسی قسم کا کیڑا درخت کو ضایع نہین کرسکتا ہے۔
ہندوستان مین مالیون کا یہہ قاعدہ ہے کہ اکتوبر کے مہینے مین کوَلے کے تھالے کہود کر دو ہفتہ تک جڑون کو کہلی رکہتے ہین۔ اور بعد ازان گوبر بوسیدہ درختون کی جڑون مین ڈالکر پہر تھالون کو بند کردیتے ہین اس کہودنے مین باریک جڑین جو باریک رگون کے مانند ہوتی ہین کٹ جاتی ہین اور ہندی مالی اونہین جالا سمجکر بالقصد اونکو دور کرنے مین کوشان ہوتے ہین حالانکہ انہین باریک جڑون کے ذریعہ سے درختون کی موٹی جڑین تغذیہ پاتی ہین اور جب ایسی حالت مین گوبر یا کوئی کہاد درختون کے تغذیہ کی نظر سے جڑون مین ڈالی جاتی ہے تو وسیلۂ تغذیہ کے برباد ہوجانیکے باعث کسی وضع کا تغذیہ درختون کو نصیب نہین ہوتا ہے اور کہاد کا دینا یا نہ دینا برابر ہوجاتا ہے اس حقیقت سے ناواقف ہونیکے باعث ہندوستانی مالی کوَلے کے درختون کو صدمۂ عظیم پہونچاتے ہین جسکے سبب سے صرف بارور ہی مین نقصان نہین لاحق ہوتا ہے بلکہ آخر کار تمام درخت کمزور ہوکر خشک ہوجاتے ہین۔
کوَلے کے درختون کی تقویت و تغذیہ کے واسطے کہاد مندرجہ ذیل نہایت مفید ہوتی ہے۔

سُرخی کہلی تخم بید انجیر تماکو برگ انبہ بوسیدہ سفوف استخوان سوختہ

سب کو خم مین ڈالکر ہر درخت مین بقدر انداز درختون کی عمر کو خیال کرکے دینا چاہیے اس نسخہ کے علاوہ کہاد جو نسخے آم کیواسطے مندرج کتاب ہذا ہوئے ہین اونپر کاربند ہونا ضروری متصور ہے اگر ان نسخون کی تعمیل بلا لحاظ خرچ ہوگی تو کولون کے درخت سے منتفع ہونا ایک امر یقینی ہے اغراض محاصل کے رو سے کوَلے کی پرورش آم اور لیچو کیطرح نفع بخش

سے مجرد چہوٹی مچہلیون کی کہاد بھی کولا نارنگی ماہتابی اور اقسام لیمون کو نہایت نفع بخش ہوتی ہے اس کہاد کو ان اقسام کے درختون کے ساتھہ ایک خاص مناسبت ہے مگر اس کہاد کو قبل دیدان اور طارد ہوام کی قوت نہین ہے اس لئے نسخہ بالا کے استعمال کی حاجت ہوتی ہے۔

ہوتی ہے لیکن یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ جسطرح آم کے تھالہ کو کھود کر کھاد تھالہ مین داخل کرتے ہین اوسطرح کوسلے کی جڑون مین کھاد نہین دینا چاہئے بلکہ اسمین کھاد دینے کی ترکیب یہہ ہے کہ جڑون کو کھودنے کی عوض تھالے مین جگہ جگہ سوراخ بنانا چاہئے اور پہلے ان سوراخون مین کھاد رقیق جسکا بیان آم کی بحث مین آچکا ہے دینا چاہئے جب کھاد رقیق خشک ہوجائے تب جو نسخہ کہ یہان اوپر بیان ہوا ہے اوسکے اجزای مرکب سے اون سوراخون کو بھرنا چاہئے اور پھر تمام تھالے مین کھاد کو پھیلا کر اوپر سے نئی مٹی دو درس دینا چاہئے ان ترکیبون سے امید کیجاتی ہے کہ جو درخت بار در کبھی نہین ہوتا ہے وہ بھی بار ور ہوگا اور عموماً ہر درخت کثرت سے پھل دیگا کوسلے کا درخت کثیر الاثمار ہوتا ہے مگر ہندوستانی مالیون کی جہالت اور حماقت سے بیشتر خراب ہوجاتا ہے کوسلے کا درخت ۳۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے اسواسطے اسکو ایک دوسرے کے بہت قریب نہین نصب کرنا چاہئے ہر درخت ایک دوسرے سے ۳۰ فٹ فاصلے سے کم نہین لگانا چاہئے فاصلۂ مناسبت پر لگانے سے عموماً ہر درخت حسب مراد بارور ہوتا ہے ہوا اور روشنی کا لحاظ ضروری ہے ان دو چیزون کے بغیر نہ درخت بالیدہ ہوتا ہے اور نہ حسب مراد ثمر دیتا ہے پورٹ نٹیل[عہ] ([illegible]) مین ایک کوسلے کا درخت ۲۰۰۰۰ بیس ہزار دانہ تک ثمر دیتا ہے عمدگی زمین و لطافت آب و ہوا کو ہر چند پیداوار اثمار مین بہت دخل ہے مگر بدتدبیری کا اثر بھی غیر مثمری کا باعث ہوتا ہے چنانچہ ہندوستان مین کوسلے اور اقسام نارنج کی بدحالی اسی سؤتدبیری سے منتج ہوتی ہے جسطرح کھرپی اور ریانی آم کے لئے درکار ہے کوسلے بھی ان چیزون کے محتاج ہین گرمیون کے دن مین سیرابی مناسب درکار ہے جب کولا پھول چکے اور چھوٹے دانے پھل کے لگ چکین اوسکے بعد سے سیرابی مین غفلت نہین کرنی چاہئے پھول دینے کی حالت مین درختون کو سیراب نہین کرتے ہین بیوقت کی سیرابی سے پھولون کے جھڑ جانیکا خوف رہتا ہے۔

کوسلے کے درخت بہ سبیل التزام جھانٹے جانیکے محتاج شفتالو و بیر وغیرہ کیطرح نہین ہوتے ہین یورپ کے

عہ یہ ایک بندرگاہ افریقہ کے جنوب مشرقی ساحل پر ہے اور سرکار انگلشیہ اسکی مالک ہے

ملکون مین سالانہ التزام کے ساتھ نہین چھانٹے جاتے ہین اور ہندوستان مین بھی انکا چھانٹنا ضروری متصور نہین ہے لیکن چونکہ کوملے و نارنگی کے درخت بھی چھانٹے جانے سے نئی شاخین جلد بکثرت پیدا کرتے ہین اسواسطے کبھی کبھی انکا چھانٹا جانا انکی حق مین مضر نہین ہوتا بہرحال اگر کبھی ان درختون کی شاخین چھانٹی جاوین تو اس امر کا لحاظ ضروری ہے کہ وہ شاخین جو ایک سال کی ہین اون پر چھری نہ چلے کسواسطے کہ یہی ایک سال کی شاخین پھول لاکر بار دیتی ہین

ماہتابی

اس میوہ کا درخت کوملے کے درخت سے بڑا ہوتا ہے اسکا پتا بھی کوملے کے پتے سے زیادہ عریض اور پھل بھی کوملے کے پھلون سے زیادہ کلان ہوتا ہے - اس میوہ کی بھی چند قسمین ہین جیسا کہ نقشہ ذیل مین درج کی جاتی ہین -

نمبر	نام قسم	کیفیت
۱	ماہتابی بیضاوی شکل سرخ مغز	یہہ سب ہمین مختلف مقامون مین مختلف مقدار کی دیکھی جاتی ہین
۲	ماہتابی بیضاوی شکل زرد مغز	ظاہرا پرورش معقول کو انکی مقدار اور خوش ذائقگی مین
۳	ماہتابی بیضاوی شکل سفید مغز	بہت کچھ دخل ہے بعض باغون مین ایسی بڑی بڑے پھل
۴	ماہتابی چپکیا سرخ مغز	نظر آتے ہین کہ دیکھکر تعجب گزرتا ہے بعض مقام کے پھل
۵	ماہتابی چپکیا زرد مغز	شوخ شیرین اور بعض کی ہلکی شیرینی بلکہ ترشی بھی
۶	ماہتابی چپکیا سفید مغز	ذائقہ مین در آتی ہین شادابی اور پژمردگی کی
۷	ماہتابی چینی سرخ مغز	جسم بھی کیفیت دیکھی جاتی ہے -
۸	ماہتابی چینی سفید مغز	

اس میوہ کا اصل وطن چین یا اطراف چین ہے ہندوستان مین باستثنای صوبہ بنگالہ ماہتابی کا

درخت بکثرت نہین پایا جاتا ہے سرکاری باغہاے لکہنؤ وسہارنپور ولاہور مین اس میوہ کے درخت اب موجود ہین اور ظاہراً شاداب بھی ہین مگر بنگالہ کی آب وہوا کو اسکے ساتھہ زیادہ مناسبت ہے کلکتہ مین اسکے درخت بہت ہین مگر چینسورا اور ہوگلی مین یہہ میوہ نہایت شاداب اور خوش مزہ پیدا ہوتا ہے بہ تجربہ مولف پٹنہ اور اطراف پٹنہ کی زمین بھی اسکے موافق ہے اور اگر سلیقہ کے ساتھہ اس درخت کی پرورش ہو تو عمدہ پہل پیدا ہوسکتا ہے مگر اس دیار کے لوگون کی ناواقفیت اور ناتوجہی اس میوہ کی ترقی کی مانع ہوتی ہے۔

یہہ درخت آخر فروری مین پہول لاتا ہے اور اکتوبر یا نومبر تک اسکا پہل پختہ ہوجاتا ہے جسقدر دیر کرکے اسکا پہل توڑا جاتا ہے اوسیقدر زیادہ خوش مزہ بھی ہوتا ہے۔ قبل از وقت جیسے سب میوہ ناگوار ہوتے ہین ویسا ہی یہہ میوہ بھی ہوتا ہے مگر ناواقف اشخاص قبل از وقت توڑکر اسکی بدمزگی کے شاکی ہوتے ہین۔ تقویت و تغذیہ درخت کی نظر سے اسکی جڑین ماہ جنوری مین کہول دیجائین اور کہاد کے نسخے جو آم اور کوئلے کے بیان مین ذکر ہوچکے ہین ماہتابی کے واسطے بھی مفید ہوتے ہین۔ نمک کو پانی مین ملا کر اسکی جڑون مین دینا اسکے پہل کو نہایت شاداب شیرین اور کثیر العرق بناتا ہے سڑی ہوئی مچھلی کی کہاد بھی اسکے واسطے بہت نافع ہے بلکہ یہہ کہاد جمیع اشجار کے لئے مفید ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ مچھلی مین فاسفورس (Phosphorus) کثرت سے ہوتا ہے اور فاسفورس اشجار کے لئے ضروریات سے ہے۔

ماہتابی کا درخت باغ کے لئے بڑی زینت ہوتا ہے اسکی سایہ دار گہرے سبز رنگ کے پتے اور بڑے بڑے خوش رنگ پہل بیحد خوشنما معلوم ہوتے ہین واقعی یہہ ہے کہ باغ درخت ماہتابی کے بغیر بدنما معلوم ہوتا ہے اغراض محاصل کی نظر سے بھی یہہ میوہ قابل توجہ ہے۔

ماہتابی کا درخت یا تخمی ہوتا ہے یا انٹے یا پیوند کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے تخمی یا انٹے یا پیوند کے برابر نہین ہوتا ہے ... اسکا ... انٹے سے تیار کیا جاتا ہے مگر عمدگی ثمر کے اعتبار سے انٹے اور پیوند مین ... کوئی فرق نہین ہوتا ... جب پیوند سے تیار کیا جاتا ہے تو کرنے

لیمون کا بیج در کار ہوتا ہے۔ اہتابی کا درخت تین سال مین کسیقدر بارور ہو سکتا ہے مگر [illegible] بیج بیجو
حسب مراد پہل دیتا ہے۔

Lime, Lemon, Citran

لیمون

شکل و مقدار و ذائقہ کے اعتبار لیمون کی چند قسمین ہین لفظ لیمون تمام اقسام پر دلالت کرتا ہے
نقشہ ذیل لحاظ طلب ہے۔

نمبر شمار	نام قسم	کیفیت
۱	کاغذی	اس قسم لیمون کا پہل مرغ کے انڈے کے برابر [illegible] مدوّر اور بعض قدری بیضاوی شکل ہوتا ہے پوست باریک اور پختہ ہونے پر زرد ہو جاتا ہے یہہ قسم مطبوع خاص و عام ہے اکثر اسکے درخت باغون مین لگائے جاتے ہین اسکی ترشی نہایت مرغوب اور بو خوش آیند ہوتی ہے منجملہ اقسام کاغذی کے ایک قسم ہے جو دوازدہ ماہ پھول پھل دیتی ہے جسے بارہ مسیا کہتے ہین۔
۲	پاتی	اس قسم کے لیمون کا پہل خرد اور مدوّر ہوتا ہے مگر کاغذی کی بو باس کو نہین پاتا ہے۔ شکلا سپید کو یہہ قسم بھی بہت مرغوب ہے۔
۳	گوبرا	اس لیمون کا پہل بیضاوی شکل اور بمقدار مین چھوٹا ہوتا [illegible]

۴	چینی گورا	اسکا پہل گورلے کے برابر بڑا ہوتا ہے اور معمولی گورے سے بہتر ہوتا ہے پوست باریک اور مزہ خوشش آیند ہوتا ہے ۔
۵	کمرانی	اس قسم کا پہل خوشنما زرد رنگ نارجیل گئے کے پہل کے برابر ہوتا ہے۔
۶	نیپالی کاغذی	معمولی کاغذی سے بڑا ہوتا ہے مگر اسکی ترشی کاغذی کی ترشی کے برابر مفرح نہین ہوتی ہے ۔
۷	چینی کاغذی	بہت خرد ہوتا ہے پوست باریک اور ترشی غالب رکہتا ہے مگر کاغذی کی ترشی کے برابر اسکی ترشی طبوع نہین ہوتی ہے ۔ بدانست مولف کوئی لیموں کاغذی کے برابر خوشش ذایقہ نہین ہوتا ہے ۔ کاغذی کی ترشی تمام اقسام لیموں کی ترشی سے نرالی ہوتی ہے ۔
۸	ضمیری	کاغذی سے بڑا ہوتا ہے مگر اور ہر بات مین کاغذی سے کم ہوتا ہے ۔
۹	نیپالی بے تخم	نیپالی کاغذی کے مانند ہوتا ہے مگر بعض بالکل بے تخم اور بعض کسیقدر تخم دار ہوتا ہے، شاید اس قسم لیموں کا بے تخم ہونا ترکیبی ہے بے تخم بنانی کی ترکیب لیموکے بیان مین مندرج ہوچکی ہے ۔
۱۰	رنگپور	شاید یہہ لیموں ضلع رنگپور کا ہے اسکے پہل کی شکل مدور اور جلد نہایت چکنی ہوتی ہے ۔
۱۱	تاپا	اسکا پہل بڑا اور پوست گندہ متخلخل ہوتا ہے ۔

۱۲	عربی		پھل بڑا اور پوست نہایت موٹا ہوتا ہے نمبر ۱۰ سے لیکر نمبر ۱۲ تک کا ذکر ڈاکٹر واسٹ (Watt نے ڈکشنری) نے اپنی تصنیف مین کیا ہے مولف کو ان اقسام کی نسبت علم ذاتی نہین ہے اور فرمنجر صاحب (mingea) ناواقف معلوم ہوتے ہین اقسام لیمون بالا از نمبر ۱ تا داب دونون طور سے تیار ہوتے ہین مگر کاغذی پر اور جو عمدہ اقسام ہین اونکو انٹا یا چشمہ یا پیو ذریعہ سے تیار کرنا بہتر ہوتا ہے ۔ جتنی قسمین بالا مین مندرج ہوئین انکا پھول لو یا کم ہوتا ہے اور یہہ سب قسمین مختلف درجات اور انداز کی ترشی پیدا کرتی ہین
۱۳	لیمون شربتی دیسی		اس لیمون کا پھل ترشی سے کوئی سروکار نہین رکھتا ہے مگر شیرین بھی خوب نہین ہوتا ہے جہان اسکی پرورش خوب نہین ہوتی ہے وہان یہہ لیمون محض پھیکا پھل پیدا کرتا ہے اسکا پھل کولے کے برابر ہوتا ہے مثل قسم
۱۴	چینا شربتی		مذکورہ بالا کے ہوتا ہے مگر پوست باریک اور قسم بالا کے اعتبار سے عرق کسیقدر شیرین رکھتا ہے ہرچند یہہ دونون قسمین کولے کی برابری نہین کرسکتی ہین لیکن تو بھی قابل توجہ ہین ۔ ارباب شوق ان دونون قسمون سے اپنے باغون کو خالی نرکھین یہہ دونون قسمین داب اور نطفے سے تیار ہوتی ہین انکا تخم درخت اچھا نہین ہوتا ہے

۱۵	شربتی بیضاوی شکل	دیسی کیطرح ہوتا ہے مگر اسکا پوست بہت گندہ ہوتا ہے چندان قابل توجہ نہیں ہے ۔
۱۶	کرنا لیموں	اسکی چند قسمیں ہین اور جسکے پہل بزرگ مقدار ہوتے ہیں منجملہ اقسام کرنا کے ایک قسم ہے جو برٹن صاحب (Burtan) کے نام سے موسوم ہے اس قسم کے کرنے کا پہل اور قسموں کے کرنے کے پہلوں سے اسطور سے ممیز ہوتا ہے کہ اس قسم کے پہل کا آخر حصہ شکاری طیور کے منقار کیطرح ٹیڑہا ہوتا ہے ۔ کرنے کا درخت تخم یا دابے کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے تمامی اقسام کرنے کا پہول بہت بویا ہوتا ہے ۔
۱۷	گلگل	یہہ لیموں کوہی ہے اسکا وطن کوہ ہمالہ ہے اور اسکا پہل بہت بڑا ہوتا ہے ۔ ہندوستان کے میدانی حصوں مین بھی دیکھا جاتا ہے اقسام گلگل سے ایک قسم ایسی بھی ہوتی ہے کہ جسکا پہل انگشت دار ہوتا ہے لیکن انگلیان مفلوج کی سی چنگڑی سی ہوتی ہین ۔ دابے اور چشمہ سے بھی اسکا درخت تیار ہوتا ہے ۔ ماہتابی کا بیجو اسکے چشمہ کے واسطے درکار ہوتا ہے ۔
۱۸	لیمون سنگترا شش	اس لیمون کا پہل اوسط درجے کا ہوتا ہے مگر اس لیمون کے پہل میں قوت مخللہ بہت ہوتی ہے

اسکے پہل سے طحال کی دوا تیار کیجاتی ہے۔ جسمین آہن کے گداختہ کرنیکی قوت حاصل ہوجاتی ہے -

اس لیمون کو باغون مین ضرور نصب کرنا چاہیے -

اسکے درخت بودھ گیا اور اسکی پور شہر پٹنہ مین موجود ہین مگر قلیل الوجود ہین -

واضح ہو کہ بودھ گیا ایک مقام جوار گیا مین ہے جہان بودھ کا بڑا معبد واقع ہے اور جسکی مرمت سرکار بہادر کے اہتمام سے حال ہی مین ہوئی ہے -

جو ترکیبین کولا اور نارنگی کی پرورش اور بالیدگی کے لیے درکار ہین اقسام لیمون کے لیے بھی ضرور ہین اغراض محاصل کے لیے لیمون کی کاشت بہت نفع خیز متصور ہے خاص کر کاغذی لیمون کی جسکی ضرورت انسان کو بہت رہتی ہے -

Custard apple.

شریفا

اس درخت کے وطن کی نسبت محققین یورپ مختلف الراے ہین ڈاکٹر وایٹ (Dr. White) کی تحقیق مین یہہ درخت امریکہ وطن ہے سینٹ ہیلیر (Hilaire St.) اسکو ایشیائی قرار دیتے ہین ڈاکٹر انڈرسن (Dr. Anderson) اس درخت کو ایشیا اور امریکہ دونون کیطرف یکسان منسوب کرتے ہین۔ خیر جو راے صحیح ہو مگر اسمین جاے کلام نہین کہ یہہ درخت ہندوستان مین زمانہ دراز سے ہے ہنود اسے سیتا پہل کہتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ مہارانی سیتا زوجہ مہاراج رامچندر کو یہہ میوہ بہت مطبوع تہا۔ واقعی یہہ میوہ ایسا ہی لذیذ ہے کہ اسکی پسندیدگی ایک ایسی شہرآفاق مہارانی کے محتاج خصوصیت نہین ہے ہر کہ و مہ کو یہہ میوہ مطبوع ہے۔ اسکی شیرینی و خنکی و نرمی و نزاکت بلا گفتگو قابل تعریف ہے۔ اس درخت کا پہل تین پاؤ اور کبھی سیر تک وزنی ہوتا ہے مگر

جہان کی سرزمین اس پہل کے موافق نہین ہوتی ہے وہان اسکا پہل بہت چہوٹا بدمزہ اور بے لطف پیدا ہوتا ہے۔ تمام بنگالہ مین اسکے درخت کثرت سے دیکہے جاتے ہین اور کم و بیش اچہے ہوتے ہین صوبہ بہار مین بہی اسکی کمی نہین ہے اور ہرچند صوبہ بہار مین بمقابلہ بنگالہ کے یہہ میوہ علی العموم اچہا نہین پیدا ہوتا ہے تاہم بعض مقام کوہی مین اسکی پیداوار بکثرت اور قابل تعریف ہوتی ہے شیخپورہ کی پہاڑی جو ضلع مونگیر مین واقع ہے شریفے کے درختون سے بہری ہوئی ہے اور اس پہاڑی پر اسکے بہت اچہے پہل پیدا ہوتے ہین۔ میدانی حصون مین بہی بعض مقام مین اچہے پہل پیدا ہوتے ہین۔ لیکن چونکہ شریفہ کا درخت کوہ پسند ہے۔ میدانی کیوال زمین مین اسکا درخت بالیدہ نہین ہوتا ہے۔ چنانچہ مولف کو اسکا تجربہ کافی حاصل ہے جس کیوال زمین مین آم امرود انار وغیرہ بکثرت نصب ہوکر خوب بالیدہ ہوئے وہان مولف نے شریفے کے قریب قریب ایکسو درخت بہی لگائے تہے انمین سے ایک درخت بہی باوجود پرورش معقول کے بالیدہ نہو سکا اور پٹنہ کی اراضی مین جسمین سفال کے ٹکڑے ملے رہتے ہین شریفے کا درخت خوب بالیدہ ہوتا ہے اور خدمت کرنے سے حسب مراد پہل بہی لاتا ہے چنانچہ جتنے درخت مولف نے ایسی اراضی مین نصب کئے سب بالیدہ ہوگئے اور اب حسب مراد بارور ہوتے ہین۔

شریفے کے بعض پہل قریب قریب مدور اور زیادہ بیضاوی مخروطی نما ہوتی ہین۔ پوست پختگی مین نہایت نازک ہوتا ہے مسطح ہونیکی عوض تمام پوست پر کثرت سے بالیدگیان ہوتی ہین جنہین صوبہ بہار مین کوڑیان کہتے ہین۔ بلاشبہہ ان بالیدگیون کو کوڑیون سے مشابہت ہے جب پختگی کا وقت آتا ہے تو کچہہ پہلے سے ان کوڑیون مین عظمت پیدا ہوتی ہے اور بالیدگیون کے درمیان کی جلدین سبزی سے سفیدی کے ساتہہ مبدل ہونا شروع ہوتی ہین جب کوڑیان خوب بالیدہ اور درمیان کی جلدین سفید ہوجائین تب پہلون کو توڑ لینا چاہیے کسواسطے کہ درخت مین جب یہہ میوہ پختہ ہوتا ہے تو اسے طیور جلد نقصان کر ڈالتے ہین یا خود زمین پر گرکر پاش پاش ہوکر ضائع ہوجاتا ہے۔

نصف ماہ مئی کے قریب شریفے کے درختون مین پہول آتا ہے اور اگست کے بعد سے پہل پکنا شروع

ہوتا ہے اور نصف جاڑے تک پہل دیتا چلا جاتا ہے۔ بعض درخت ماہ مارچ مین بھی پہول لاتی مین اور بطور بارہ مسئی کے پہل دیتے ہین لیکن غیر فصلی پہل چندان مطبوع نہین ہوتا ہے۔
لفٹنٹ باگسن صاحب (Bingham) لکہتے ہین کہ ماہ اکتوبر مین شریفے کے درخت کو چہانٹنا چاہیے اور چہانٹنے کیواسطے فرمنجر (Firminger) صاحب بھی ہدایت کرتی مین کچہہ شک نہین کہ انداز سے چہانٹنا شریفہ کو مفید ہوسکتا ہے مگر اس بات کا لحاظ درکار ہے کہ اگر درخت حالت ثمر مین ہے تو چہانٹنے سے احتیاط کرنا چاہیے۔ مولف کی دانست مین اس درخت کو پہل لینے کے بعد چہانٹنا مناسب ہے اور چہانٹکر کھاد وہی دینی چاہیئے جو کولا کے بیان مین لکھی جا چکی ہے ہرچند یہہ درخت اقسام خودرو درختان سے ہے تاہم پرورش کا اثر اس پر بیکار نہین جاتا ہے میدانی مقامون مین بلاشبہہ یہہ درخت پرورش کا محتاج ہوجاتا ہے اور اگر کھاد وغیرہ کا سامان نہو سکے تو موقع سے گوڑائی اور پانی کا التزام اسکے واسطے واجبات سے ہے کوہی مقامون مین حالت خودروئی مین شریفے کا درخت ایسا بالیدہ ہوتا ہے کہ میدانی مقامونمیں جانفشانی کے بعد بھی نہین ہوتا ہے چنانچہ اطراف دکہن و کالسروپتیا مین یہہ میوہ ایسا عمدہ ہوتا ہے کہ تمامی ہندوستان مین کہین نہین ہوتا ہے۔
ملک پنجاب مین شریفے کا درخت دیکہا نہین جاتا ہے ظاہرا اس درخت کے وہان نہین ہونے کا کوئی سبب معقول یقین معلوم ہوتا ہے لازم ہے کہ اہل پنجاب اپنے ملک مین اس درخت کا تجربہ کرین شریفے کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے داب چشمہ وغیرہ اس درخت کے اجراے نسل کے لئے درکار نہین ہین تین ۳ سال مین اسکا درخت تیار ہوجاتا ہے گوبر بوسیدہ اسکی جڑون مین دینا بہت نفع بخش ہوتا ہے۔

Bullock's Heart

رام پہل

یہہ درخت ایشیا اور امریکہ دونون مین پایا جاتا ہے ہندوستان ... لہ اور

بہار مین کثرت سے ہوتا ہے اس درخت کو شریفے کے درخت سے مشابہت ہے رام پھل چند
شریفے کیطرح کوڑی دار نہین ہوتا ہے تاہم اسکا پھل مزے مین قریب قریب شریفے کے پھل کے
پہونچتا ہے البتہ جو شیرینی اور خوش ذائقگی شریفے مین ہوتی ہے رام پھل مین نہین ہوتی
دونون کے برگ کی ساخت بھی علحدہ علحدہ ہے اور دونون درختون کے قد مین بھی فرق دیکھا جاتا ہے
رام پھل کا درخت شریفے کے درخت سے زیادہ قدآور ہوتا ہے اور دونون کی پختگی اثمار کا موسم
بھی جدا جدا ہے رام پھل عین ایام گرما مین پختہ ہوتا ہے اسوقت مین شریفے کے درخت مین پھل کا
نشان بھی نہین پایا جاتا ہے چونکہ رام پھل شیرین ہونیکی علاوہ بہایت خنک ہوتا ہے ایام گرما مین
اسکا میسر آنا بہت ہی غنیمت امر متصور ہے اسکی پرورش کی ترکیب بھی وہی ہے جو شریفے کے واسطے
مندرج ہو چکی ہے ۔

یہہ درخت شریفے کیطرح تخم سے تیار ہوتا ہے شریفے کے طور پر اسے صلاحیت بھی چشمہ داب قلم
انٹا وغیرہ کے ذریعہ سے تیار کئے جانیکی حاصل نہین ہے ۔

Sour Sop.

ولایتی نونا

یہہ درخت بھی شریفا اور رام پھل سے ساخت مزاج ثمر مین مشابہت رکھتا ہے ولایتی نونے کا
وطن امریکہ ہے مگر گوہٹی مین جو ملک آسام مین واقع ہے اس درخت کی کثرت دیکھی جاتی ہے
ہندوستان مین اسکا درخت نہین پایا جاتا ہے اکثر سکنائے ہند اس درخت سے خبر نہین رکھتے
اسکا قد چھوٹا اور پتا سبز رنگ ہوتا ہے اور بو پتے مین تند و تیز ہوتی ہے
ثمر کلان مقدار سیب اکثر ہے اسکے پھل کا مزہ شیرین ترشی آمیز ہوتا ہے بعض اشخاص
اسکے [illegible] کرتے ہین مگر جو اسکو اکثر ذائقہ کرتے ہین کسیوجہ سے اسکی بد ذائقگی کے
شاکی نہین ہوتے بہ سبیل عادت اسکے ذائقہ کے خوگر ہو جاتے ہین اسکی پختگی کا زمانہ

جولائی و اگست ہے۔ ولایتی یونا کا درخت تخمی ہوتا ہے ہر چند بنگالہ میں اسکا درخت دیکھا نہیں جاتا مگر بقیاس مولف بنگالہ اور بہار کے مرطوب صوبوں میں یہہ درخت بالیدہ اور بار ور ہو سکتا ہے۔ ارباب شوق اگر اس درخت کو بہ تجربہ نصب کریں تو بیجا نہوگا۔

Cheri moyes.
چیری مایر

یہہ درخت شریفا اور رام پھل کے اقسام سے ہے بلکہ اسکا پھل ان دونوں کے پھلوں کا مجموعہ ہوتا ہے اس درخت کا وطن پیرو[1] (Peru) ہے مسٹر گاس (Mr. Gosse) کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرہ جمیکا (Jamaica) کے بعض کوہی صوبوں میں یہہ درخت حسب مراد بار ور ہوتا ہے اسکے درخت عرصہ دراز سے سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ میں بھی موجود ہیں مگر اب تک بار ور نہیں ہوئے ڈاکٹر جیمسن (Dr. Jameson) کے رپورٹ میں بھی یہہ امر مندرج ہے کہ سہارنپور کے باغوں میں بھی چیری مایر کے درخت لگائے گئے تھے مگر وہاں بھی کبھی بار ور نہو سکے ان تحقیقات سے یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آب و ہوای ہندوستان اس درخت کے موافق نہیں ہے جسکے باعث محققین کی کوششیں بیکار جاتی گئی ہیں لیکن یہہ ممکن ہے کہ بعض کوہی مقامات ہمالہ و نیلگری میں چیری مایر کے درخت حسب مراد بار ور ہوں چنانچہ فرمنجر صاحب (Mr. Firminger) لکھتے ہیں کہ مسٹر مارکم (Mr. Markham) کے لائے ہوئے تخموں سے ان کوہی مقاموں میں فی الحال چیری مایر کے چھوٹے درخت تیار کئے گئے ہیں بہ اسباب ظاہر اگر ان مقاموں میں چیری مایر کے درخت بار ور ہو سکے تو آیندہ اسکی بار وری کی امید ساقط متصور ہے۔ نہایت مقام افسوس ہے کہ آب و ہوائے ہندوستان اس درخت کی بار وری کے مخالف ہے اس درخت کا پھل عمدگی و لطافت میں بے نظیر سمجھا جاتا ہے مسٹر مارکم (Mr. Markham)

---

[1] یہہ براعظم امریکہ کا ایک ملک ہے۔

خلاصہ تحریر سے جو مندرج ذیل ہوتا ہے چیری مایر کے پھل کی عمدگی ظاہر ہوگی۔

صاحب موصوف لکھتے ہین کہ ہندوستان مین بہت اقسام کے شریفے ہین مگر چیری مایر جو اون مین سے بہترین قسم ہے ابھی تک ہندوستان مین پرورده نہین ہوا ہے جس شخص نے اسکے پھل کو کبھی ذائقہ نہین کیا ہے اوسے ابھی معلوم کرنا باقی ہے کہ میوہ کسکو کہتے ہین یعنے جسنے چیری مایر کے پھل کو ذائقہ نہین کیا ہے اوسے گویا عمر کو ضائع کیا ہے اچھا میوہ کبھی کھایا ہی نہین ڈاکٹر سیمین صاحب (Seeman.) بھی اس میوہ کی عمدگی کی نسبت بڑی خوش عقیدگی کے ساتھ مضامین حوالہ قلم کرتے ہین جسکا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اناناس منگاسٹین اور چیری مایر دنیا کے عمدہ ترین میوے ہین ہمنے ان پھلون کو اون مقامون مین پہونچکر ذائقہ کیا ہے جہان جہان یہہ میوے کمال مراد کو پہونچتے ہین یعنے اناناس کو بمقام گوائے کوال[1] (Guayaquil) منگاسٹین کو جزایر ہند (Indian Archipelago) مین اور چیری مایر کو دامن کوہ انڈیز[2] (Andes.) مین اگر ہم سے پوچھا جائے کہ ان تین میوون مین سے سب عمدہ کون ہے تو ہم ترجیح چیری مایر کو دینگے بلا شبہہ ذائقہ مین یہہ میوہ تمام دنیا کے میوون پر غالب ہے جینک صاحب (Haenke) کا یہہ قول کہ چیری مایر کا پھل دست قدرت کی کمال صناعی کا نمونہ ہے سراپا مملو صحت و راستی سے ہے۔

ہر چند تحریر مسٹر مارکھم و ڈاکٹر سیمین کی تحریرات بالا سے شد و مد کے ساتھ چیری مایر کی بے مثالی ثابت ہوتی ہے مگر ڈاکٹر لنڈلی (Lindley) اس میوہ کی نسبت اوسقدر خوش عقیدہ نہین معلوم ہوتے ہین چنانچہ ڈاکٹر صاحب موصوف فنیل (Fenelle) کی رائے کا یون اعادہ اپنی تحریر مین فرماتے ہین کہ یورپ کی ایک ناشپاتی یا پلم (Plum) اسکی برابری تمام پیرو (Peru) کے چیری مایر نہین کرسکتے ہین ظاہر ہے کہ اگر

---

[1] امریکہ جنوبی کا ایک ملک ہے اس ملک کی دارالسلطنت کا بھی یہی نام ہے۔

[2] ایک سلسلہ کوہ کا نام ہے جو بر اعظم امریکہ مین واقع ہے۔

فینل (Fennelle.) کے قول پر توجہ کیجاے تو مسٹر مارکھم اور ڈاکٹر سیمن کی بیانات
پھیکے ہو جاتی ہین بہرحال فینل کیطرف سے یہہ معذرت کیجا سکتی ہے کہ اپنے وطنی پھلون کی عظمت
اوسکے دلمین بہت ہے اسواسطے اوسنے اس جوش و خروش کے ساتھ اپنی وطنی ناشپاتی
اور پلم کو یاد کیا پس مولف بھی اوسی قاعدہ سے آم کی فضیلت کے اعتراف کی نسبت معذور رکھا جاسکتا ہے
اسوقت تک مولف کا بھی ایسا ہی خیال ہے کہ کسی میوہ کو آم کی برابری نصیب نہین ہے جنھون نے
عمدہ آم مثل الفانزو و ہاپس تیمیم ساگر و لنگڑا حاجی پور و مجری اصیل و کھرسا پات و زرد آلو
وغیرہ وغیرہ ذائقہ فرمایا ہوگا مولف کو سراسر بر سر خطا تصور نفرمائینگے ۔

(Grewia Asiatica)

فالسہ

یہہ درخت ہندی وطن ہے اسکا قد پندرہ ۱۵ یا سولہہ ۱۶ فٹ تک بلند ہوتا ہے اسکے پتے ہر چند کہ کھرکھرے
ہوتے ہین مگر خوش رنگ ہونیکے باعث خوشنما معلوم ہوتے ہین ۔

یہہ درخت سایہ دار بھی ہوتا ہے مگر ہندوستان کے نادان مالی اس درخت کو بلا ضرورت
چھانٹکر بد شکل اور خراب کر دیتے ہین بہ تحقیق لفٹنٹ پاگسن (Pogson) اس درخت کو
چھانٹنا نہین چاہیئے اور مولف بھی اس رائے کے ساتھ تمامتر متفق ہے بدین وجہ کہ تجربہ کافی کے
بعد یہہ بات دریافت مین آئی ہے کہ چھانٹنے سے فالسے کا درخت کبھی بہتر ثمر نہین لاتا یعنی جیسا چھانٹنے سے
پھل لاتا ہے ویسا ہی بے چھانٹنے پھل لاتا ہے اگر نقصان کہئے تو البتہ منتج ہوتا ہے یعنی شاخون کے
ترش جانے سے درخت کو کم ثمر دینے کا موقع حاصل رہتا ہے اور اس سبب سے چھانٹا ہوا درخت
کم ثمر لاتا ہے لفٹنٹ پاگسن (Pogson.) لکھتے ہین کہ ہندوستانی مالی جو فالسے
کے درخت کو چھانٹتے ہین اوس سے کسی قسم کی نفع رسانی درخت کو مقصود نہین رہتی ہے چھانٹنے سے
اونکی غرض صرف یہی ہوتی ہے کہ کچھ مفت لکڑیان جاڑون کی زمانہ کے لیے ہاتھ آجاوین ۔

فالسے کا پھل مقدار مین بڑے مٹر کے برابر اور اسکا رنگ اودا سرخی آمیز ہوتا ہے رنگ ایسا نرالا ہوتا ہے کہ نرالے ہونیکے باعث اس رنگ کو فالسائی کہتے ہین - اسکے پھل کے درمیان مین ایک تخم ہوتا ہے اہل ہند اسکے پھل کو رغبت سے کہاتے ہین اور اسکا مزا عموماً غلبہ ترشی کے ساتھہ چاشنی دار ہوتا ہے مگر پرورش معقول سے اسکے پھل مین کسیقدر مطبوع شیرینی آجاتی ہے فالسے کا شربت نہایت لذیذ خوش آیند خنک اور مفرح ہوتا ہے چونکہ ماہ مئی مین اسکا پھل پختہ ہوتا ہے اسواسطے تقاضاے وقت کے حساب سے اسکا ایسے زمانہ مین میسر آنا ایک نہایت ہی غنیمت امر ہے -

ہر چند یہہ درخت حالت خودروی مین بھی شاداب اور بار ور ہوتا ہے مگر حفاظت و پرورش سے اسکے پھل کا ذایقہ ترقی کرجاتا ہے جو کھاد کے نسخے سابق مین مذکور ہوے ہین اس درخت کیواسطے بھی مفید ہوتے ہین ایسی زمین جسمین بالو وغیرہ کا جز کم اور آہک کا بقدر انداز شامل رہتا ہے اس درخت کے حق مین بہت مناسب ہوتی ہے ایسی زمین مین جو درخت نصب کیا جاتا ہے وہ بدذایقہ اور ترش پھل پیدا نہین کرتا ہے -

Guava . جام

امرود

ہندوستان مین اس میوہ کا درخت کثرت سے دیکھا جاتا ہے اسکے وطن کی نسبت محققین یورپ مختلف الراے معلوم ہوتے ہین بعض کہتے ہین کہ امرود کا وطن ملک امریکہ ہے اور بعض ہندوستان کیطرف اسکے وطن کی نسبت کرتے ہین اور بعض امریکہ اور ہندوستان دونون کو قرار دیتے ہین اس امر مین ڈاکٹر وایٹ ([illegible]) کہتے ہین کہ امرود ہندی وطن ہے ڈاکٹر صاحب کی دلیل اسکے ہندی وطن ہونے پر یہہ ہے کہ یہہ درخت تمامی ہندوستان مین اس کثرت سے پایا جاتا ہے کہ کبھی یہہ گمان نہین ہوتا ہے کہ یہہ کسی دوسرے اقلیم سے یہان لایا گیا ہے یہہ دلیل اگر قابل اعتراض سمجھی جاے تو سمجھی جاے مگر مولف امرود کے ایشیائی ہونے پر یہہ دلیل رکھتا ہے کہ پرانی کتب فارسین

امرود کا ذکر دیکھا جاتا ہے یہہ کتابین اوس وقت کی تصنیف کردہ ہین کہ جب اہل یورپ ایشیا اور امریکہ سے آمد و رفت نہین رکھتے تھے اس سے اس بات کا ثبوت کافی ملتا ہے کہ امرود ایران مین اہل یورپ کی آمد و رفت ایشیا و امریکہ کے قبل موجود تھا پس امرود کا ایشیائی ہونا ثابت ہوجاتا ہے ایران اور ہندوستان مین چندان فاصلہ نہین ہے ممکن ہے کہ ایران سے ہندوستان مین آیا ہو یا ہندوستان سے ایران کو گیا ہو مگر امریکہ سے اسکا ہندوستان مین آنا خلاف قیاس ہے یہہ ممکن ہے کہ امرود کی خاص کوئی قسم امریکہ سے ہندوستان مین دو برس کے اندر آئی ہو جو ابھی تک معروف عوام نہین ہوئی ہے مگر یہہ بات اس قول کی معین نہین ہوسکتی کہ امرود کا وطن امریکہ ہے خیر وطن امرود کا کہین ہو ہندوستان مین یہ درخت کثیر الوجود ہے اور اسکے چند اقسام دیکھے جاتے ہین اور مقدار و اشکال و ذائقہ ثمر کے اعتبار سے ہر قسم کا انداز جداگانہ ہے نقشہ ذیل لحاظ طلب ہے۔

نمبر	نام قسم	کیفیت
۱	امرود کلان ثمر الہ آباد مدور شکل	یہہ قسم نہایت بڑے پھل پیدا کرتی ہے جسکا پوست باریک چکنا اور پختہ ہونے پر زرد ہوتا ہے بالائے پوست بعض پھل پر سرخ رنگ کے خوشنما چھوٹے چھوٹے داغ بکثرت ہوتے ہین مغز سفید رنگ و نرم و بوبا و شیرین ہوتا ہے تخم کی قلت ہوتی ہے۔ واقعی یہہ ہے کہ یہہ قسم نہایت قابل توجہ ہے۔
۲	امرود بنارس مدور شکل	مثل بالا مگر پھل چھوٹا ہوتا ہے لیکن شیرینی مین نمبر ۱ پر غالب ہوتا ہے۔

۴	نوابی امرود پٹنہ خرد مدور شکل	دونون مذکورۂ بالا قسمون کے اعتبار سے بہت چھوٹا ہوتا ہے یہ نوابی کی عمدہ قسم پٹنہ مین گویا نہین دیکھی جاتی یہ قسم پٹنے سے بالکل مفقود ہو گئی اس قسم کا پھل نہایت چھوٹا مگر خوب شیرین ہوتا تھا اس امرود کی عمدگی اور شیرینی قابل لحاظ ہوتی تھی اسکا مغز نرم اور بیج تھوڑا اور پوست مسطح اور خوشرنگ ہوا کرتا تھا پرانی باغون کے کٹ جانے سے اس امرود کی نسل بھی جاتی رہی اب پٹنہ مین بڑی قسم کا امرود ملتا ہے جس امرود کو اسوقت مین خاص پٹنہ وطن ہے وہ زنہار قابل ذائقہ نہین ہوتا مگر لیکن بنارسی نسل کے امرود جو اطراف داناپور وغیرہ مین پیدا ہوتے ہین کسیقدر قابل توجہ ہوتے ہین۔
۵	امرود سفید مغز بیضاوی شکل	اسکی بھی دو قسمین ہوتی ہین ایک کی جلد چکنی اور دوسری کی کھردری اور جلد مجذوم کے مانند غیر مسطح یہ قسم قابل توجہ نہین ہے۔
۶	امرود گلابی مغز بیضاوی شکل	گلابی مغز کے امرود کو شہدی کہتے ہین۔ شہدی کی تمام قسمین عموماً بدمزہ اور پراز تخم ہوتی ہین۔
۷	امرود گلابی مغز مدور شکل	یہ بھی شہدی کی ایک قسم ہے اور مثل بالا امتیاز ذائقہ نہین رکھتی۔
۸	امرود چینی	اسکا پھل سرخی آمیز بیگنی رنگ دیکھنے مین خوشنما مگر کھانیکے قابل نہین ہوتا ہے۔ اسکا درخت اگر زینت باغ کی نظر سے نصب کیا جاے تو مضایقہ نہین مگر

		ہندوستان مین اسکا درخت یا کمتر موجود ہے یا بالکل غیر موجود ہے تجار کلکتہ ضرور چند روپے کا سند پا کے ہین اس درخت کو یورپ سے منگا سکتے ہین۔
۹	ولایتی امرود	اسکا درخت ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے اسکا پتہ ہندوستان کے امرود کے پتے سے بہت چھوٹا ہوتا ہے اور پھل بھی بندوق کی گولی کے برابر خرد ہوتا ہے بدانست مولف ذایقہ کے اعتبار سے اسکا پھل بہت ممتاز نہین معلوم ہوتا ہے گو ڈاکٹر وایٹ ([illegible]) اسکو بہت خوش مزہ لکھتے ہین۔
۱۰	امرود نگینی	اس امرود کا پھل مقدار مین ڈلی کے برابر ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قسم اقسام شہیدی سے ہے۔ اہل یورپ اسکو بہت خوش ذایقہ کہتے ہین۔ مولف کی دانست مین نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ دونون انگریزی مذاق کے پھل ہین ہملوگ ہندوستانی ان اقسام کے پورے قدردان نہین ہوسکتے مگر ان اقسام کو [illegible] خیال سے باغون مین جگہ دینا چاہیے۔

تمام اقسام امرود متعلقہ فہرست بالا مین مندرجہ نمبر ۱ و ۲ اس قابل ہین کہ کثرت سے باغون مین لگائی جاوین اغراض محاصل کے لیے بھی یہہ قسمین عند التجربہ نفع خیز پائی گئی ہین ہرچند ہندوستان مین امرود کے درختون کی بہت کثرت ہے مگر بہت کم لوگ اسکی تربیت اور پرورش کیطرف توجہ کرتے ہین اگر اسکی داشت کیجاوے تو یہہ درخت عمدگی اثمار مین ترقی کرسکتا ہے گرمیون کے زمانہ مین اسکے

درخت کی جڑ پر سیاہ پانی رکھنا چاہئے اور تھالون کو گھانس وغیرہ سے ہمیشہ پاک رکھنا درکار ہے۔
مشتھا جڑون مین دینا امرود کے درخت کو بالیدہ کرتا ہے اور پھل بھی حسب مراد پیدا ہوتے ہین۔
امرود کا درخت دو بار پھول لاتا ہے۔ بار اول ماہ مئی کے قریب اور بار دوم انقضای ماہ اکتوبر کے
بعد اور پھر مئی سے لیکر اکتوبر تک پھول دیتا ہے۔ بار اول کے پھول سے برشکالی امرود پیدا
ہوتے ہین اور اکتوبر کے پھول سے زمستانی امرود کی زمستانی فصل عمدہ ہوتی ہے۔ فصل برسات کا
امرود خوش مقدار و خوش مزہ ہوتے ہین۔

امرود کا درخت تخم و داب و پیوند سے تیار ہوتا ہے تخمی سے داب والا اور پیوندی درخت بہتر ہوتا ہے
امرود کا پھل مفرح اور مسکن عطش ہے۔ نافع محرورین اور مضر مبرودین ہے اس پھل سے
خوش مزہ اور خوشرنگ جیلی تیار ہوتی ہے۔
اس درخت کو بھی بیدانہ ہو جانے کی صلاحیت حاصل ہے بیدانہ بنانے کی ترکیب لیچو کے
بیان مین مذکور ہو چکی ہے۔

Brazil Cherry

۱

چیری برازل

اس درخت کا وطن برازل (Brazil) ہے اسکا درخت خوشنما کثیر الاوراق
دلکش از اغصان ہوتا ہے یہ درخت زردی آمیز سبز رنگ پھول لاتا ہے پھولون مین کسی قسم کی بابت
نہین پائی جاتی ہے پھل مقدار مین نہایت چھوٹا ہوتا ہے۔ پھل کی شکل گول ہوتی ہے
اور اہل ہند اسکو پسند کرتے ہین۔ اسکے دو تین درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہین
ان درخت کے پھل ماہ مئی مین پختہ ہوتے ہین پھر ان درختون مین بار دگر ماہ جون مین پھل لگتے ہین مگر
بار ثانی بار ور نہین ہوتے اچھے شاداب درخت اگرہ ہارٹیکلچرل سوسائی (Agri-Horticultural Society) ...

کے باغون مین بھی عرصہ دراز سے موجود ہین مگر وہان ابھی تک شمر نہین ہوے ہین ۔

Syzygium Jambolanum

جامن

یہہ درخت ہندی وطن ہے اور تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے اسکا قد بلند اور سایہ دار ہوتا ہے اسکی لکڑی نہایت مضبوط اور پانی سے کم بوسیدہ ہوتی ہے ۔ یہہ درخت طویل العمر اور بیجو آم کیطرح بطی الثمر ہوتا ہے اسکا پھل مختلف مقدار کا ہوتا ہے ۔ جو دانہ بڑا ہوتا ہے وہ پیوندی بیر کے برابر ہوتا ہے ۔ پھل کا رنگت پختہ ہونے پر گہری سیاہی آمیز بیگنی ہوجاتی ہے اچھی قسم کے درخت کے پھل کا مزا مطبوع ہوتا ہے اور نمک ملاکر اسکے پھل کو جب چھوڑتے ہین تو اس پھل مین جو کسیقدر عفوصت ہوتی ہے کم ہوجاتی ہے اس میوہ مین قوت محللہ دیکھی جاتی ہے خاص کر جب آمیزش نمک کی ساتھ اسکا استعمال ہوتا ہے ۔

جامن کے پھل سے بہت عمدہ سرکہ تیار ہوتا ہے اس سرکہ مین قوت محللہ ایسی ہوتی ہے کہ اس سرکہ کی تاثیر سے بال جو انسان کبھی غلطی سے کھاجاتا ہے بالکل تحلیل ہوجاتا ہے ایک متوطن اطالیہ نے مقام بانکی پور مین سرکہ کے علاوہ اس میوہ سے شراب بھی بنائی تھی اور اس شراب ساز کا یہہ بیان تھا کہ جامن کی شراب انگور کی شراب سے کم نہین ہوتی ۔

جامن کا درخت ابتدای ایام گرما مین پھل لاتا ہے اور اسکا ثمر ابتدای برسات مین پختہ ہونا شروع ہوتا ہے پیداوار اثمار کے اعتبار سے جامن کے درخت مختلف انداز کے پھل پیدا کرتے ہین بعض کے پھل واقعی ایسے خراب ہوتے ہین کہ بقول فرمنجر (R. Firminger) صاحب بالکل بیصرف ہوتے ہین مگر مولف کو صاحب موصوف کی اس راے کے ساتھہ کہ جامن کا پھل قابل ذایقہ ہوتا ہی نہین ہے مطلق اتفاق نہین ہے ۔

جامن کی ایک قسم بہت چھوٹے پھل پیدا کرتی ہے اسکو کٹھہ جامن کہتے ہین اسکا پھل نہایت کسآ اور رنگ مین زیادہ تر تیرہ ہوتا ہے کٹھہ جامن کا پھل بلاشبہہ قابل ذایقہ نہین ہوتا ہے مگر کٹھہ جامن کے

پہل کا مربا جامن کے پہل کے مربے سے کسیقدر قوی تر ہوتا ہے ۔

جامن اور [illegible] جامن دونون کے درخت تخم سے تیار کئے جاتے ہین

جامن کو بھی پیوند [illegible] کی [illegible] مناسبت حاصل ہے پیوند بنانے کی ترکیب لیچو کے بیان مین درج ہو چکی ہے ۔

Rose apple

گلاب جامن

یہہ درخت بھی ہندی وطن ہے جامن سے کسیقدر مناسبت رکھتا ہے گلاب جامن کا پہل بہت خوشنما اور مقدار مین متوسط دانہ کنار یعنے بیر کے برابر ہوتا ہے جلد پر ہلکی سُرخی پھیلی رہتی ہے اور مغز مین کسیقدر عرق گلاب کی بو پائی جاتی ہے انہین اوصاف کی وجہ سے اس پہل کی شہرت ہے ورنہ یہہ میوہ کچہہ ایسا قابل توجہ نہین ہے ۔

گلاب جامن کا درخت تخم اور داب دونون طریقون سے تیار کیا جا سکتا ہے ۔

Malay apple

ملاکا امرود

اس درخت کا وطن مولکش ہے یہہ درخت نہایت خوشنما ہوتا ہے پتا عریض سبز رنگ چمکتا ہوا بکثرت رکھتا ہے اسکے پہل کی مقدار متوسط دانہ کنار کے برابر ہوتا ہے پہل کی جلد چکنی سفید رنگ ہلکی گلابی آمیز ہوتی ہے یہہ درخت ابتدای ایام سرما مین سُرخ رنگ کے پہول دیتا ہے اور اسکا پہل آخر برشکال سے پختہ ہونا شروع ہوتا ہے اور تا ایام سرما میسر آتا ہے ۔

ملاکا امرود کا درخت ثمر کے اعتبار سے بے حقیقت درخت ہے مگر اس درخت کی ظاہری وجاہت ذریعہ تزئین باغ وبساتین ہے اہل یورپ اسے مجرد زینت کی نظر سے نصب کرتے ہین اور اسکے

پہل کو محض بے مصرف سمجھتے ہیں ۔
ملاکا امرول کا درخت تخم اور داب دونون طریقون سے تیار کیا جاسکتا ہے ۔

Jambosa Alba

جمرول سفید

اس درخت کا وطن جزایر ہند ہے اسکا قد اوسط درجہ کا بلند خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے ایام برسات میں
اسکا پہل پختہ ہوتا ہے پہل کا رنگ سفید مزا پہیکا اور مقدار مین متوسط دانہ کنار کے برابر ہوتا ہے
یہہ درخت بہی ملاکا امرول کے مانند زینت باغ متصور ہے ۔
جمرول کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے ۔

Jambosa aquea

لال جمرول

یہہ درخت ہندی وطن ہے نہایت کشیدہ خوشنما کثیر الاوراق اور سایہ دار ہوتا ہے ۔ ماہ مارچ مین
پہول لاتا ہے اور مئی اور جون مین اسکا پہل پختہ ہوتا ہے ۔ پہل متوسط دانہ کنار کے برابر اور کسیقدر
بو یا ہوتا ہے بہ نظر تزئین یہہ درخت کوٹہیون کی قریب لگانے کے قابل ہوتا ہے اور باغوں مین بہی
اسکو جگہ دینا مضایقہ نہین ۔
یہہ درخت بہی تخم سے تیار کیا جاتا ہے ۔

Triphasia Trifoliata

چینیا نارنگا

اس درخت کا وطن چین ہے پست قد ہوتا ہے شکل مین کسی قسم کی زیبائی نہین رکہتا اسکے پہول سفید
رنگ چہوٹے چہوٹے ہوتے ہین اسکا پہل بہی مقدار مین خرد اور بقول بعض مصنفین خوش ذائقہ
ہوتا ہے اسکے پہول سے اچار ومربے بہی تیار کیا جاتا ہے ۔ وسط ثمر مین ایک تخم سخت ہوتا ہے

اور اسکے تخم پر خفیف سا مغز پایا جاتا ہے اور اس مغز سے بادیان کی بو آتی ہے۔ یہہ درخت دوازدہ ۱۲ ماہ بارور رہتا ہے مگر ماہ فروری اسکی کثرت باروری کا خاص زمانہ ہے اسکے پھلون کا رنگ چکیلا سُرخ ہوتا ہے چینا مارنگا کا درخت تخم اور بھی قلم کے ذریعہ سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ بدانست مولف اسکے درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین ہین اور بارور بھی ہوتے ہین اس درخت کو ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ اور بارور ہونیکی صلاحیت معلوم ہوتی ہے۔

Wampee

وامپی

یہہ درخت چینی وطن ہے قد مین بیس فٹ تک بلند کثیر الاوراق سایہ دار اور خوشنما ہوتا ہے ماہ اپریل مین بو یا پھول لاتا ہے اور جون مین اسکا پھل جو مقدار مین اوگ کے پھل کے برابر ہوتا ہے پختہ ہوتا ہے۔ اسکے پھل کا پوست کوئلے کے پوست سے مشابہت رکھتا ہے اور تہ پوست خفیف مغز موجود رہتا ہے جسمین سونف کی سی بو پائی جاتی ہے۔ ہر پھل مین تین بڑے بڑے تخم ہوتے ہین درحقیقت یہہ پھل صرف نام کو مغز رکھتا ہے اور سرا پا تخم و پوست ہے اطراف کلکتہ مین وامپی کا درخت دیکھا جاتا ہے اور اسکے پھل سے اہل کلکتہ واقف ہین۔

وامپی کا درخت تخم اور قلم دونون سے تیار کیا جا سکتا ہے اور تمام ہندوستان مین بالیدہ ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان مین چین کے برابر ممتاز پھل پیدا نہین کر سکتا ہے۔

Wood apple

کٹھ بیل

ہندوستانی درخت ہے اسکا پھل ایک پاؤ کے انداز کا ہوتا ہے اسکی جلد ایک شئی گندہ سخت اور مستحکم ہوتی ہے حالت پختگی مین جب اس سخت پوست کو توڑتے ہین تو اندر مین نرم بھورے رنگ کا

مغز پایا جاتا ہے جسکا مزا ترش غیر مطبوع طور کا ہوتا ہے اس درخت کا پھل ماہ اکتوبر مین پکتا ہے بقول ڈاکٹر وائٹ اسکی جیلی عمدہ ہوتی ہے مگر فرمنجر صاحب (Firminger) لکھتے ہین کہ ہمنے اسکی جیلی بنائی تھی مگر اوسکا ذایقہ ہرچند کسیقدر سیب کے ذایقہ سے مشابہت رکھتا تھا تاہم ایسا نہ تھا کہ ہر خاص و عام کو مطبوع ہوتا۔

کتھہ بیل کا درخت تخم اور قلم دونون سے تیار ہوتا ہے اس پھل مین قوت مسہلہ حاصل ہے بشرطیکہ بمقدار کثیر استعمال کیا جاوے ورنہ تھوڑے مقدار کے استعمال سے صرف رفع قبض ہوتا ہے۔

Aegle Marmelos

بیل

یہہ درخت ہندوستان کے اکثر مقامون مین پایا جاتا ہے آم اور جامن کے مانند کشیدہ قامت نہین ہوتا ہے تاہم تیس پینتیس ۳۵ فٹ تک اسکے قد کی بلندی پہونچتی ہے شاخین موٹی کانٹون سے بھری رہتی ہین اور پتا سبز رنگ اور بویا ہوتا ہے اس درخت کا پھل پاؤسیر سے لیکر آٹھہ یا دس سیر تک ہوتا ہے پھل کی شکل مدور یا بیضاوی ہوتی ہے پوست ایسا سخت ہوتا ہے کہ زور سے توڑے بغیر نہین ٹوٹتا ہے اندر مین زرد رنگ کا مغز ہوتا ہے بعض مین تخم زیادہ اور بعض مین کم ہوتے ہین۔

مغز کی شیرینی بھی مختلف درجونکی ہوتی ہے اکثر بیل کی قسمین کم شیرین ہوتی ہین مگر مولف نے دو تین اقسام کے بیل ایسے کھاے ہین کہ جنکی شیرینی بلاشبہہ ممتاز تھی اور اونمین تخم بھی کم موجود تھے بے تخم بیل بھی سُننے مین آیا ہے مگر مولف کو اسکی تحقیق نہین ہے بیل کی ایک قسم ہوتی ہے کہ جسکا پوست نہایت نرم ہونیکی وجہ سے چھری سے آم کے پوست کیطور پر تراشے جانیکی صلاحیت رکھتا ہے بیل کا پھل مارچ سے پکنا شروع ہوتا ہے اور اگر درخت سے جدا نکیا جاے تو اگست تک رہسکتا ہے ملک دکن مین بیل کا درخت قلیل الوجود ہے ورنہ تمام ہندوستان مین کثرت سے ہوتا ہے اس پھل کے کھانے سے معدہ کی اصلاح ہوتی ہے اور پیچش کے عارضہ کو نہایت مفید ہوتا ہے ارباب بواسیر کے لیے بھی پھل نافع ہے۔

اسکا درخت تخم داب اور ٹوٹشی سے تیار کیا جا سکتا ہے۔ ایک برس کے اندر کے درخت کی تاثیر ہوتی ہے
اگر اوسکی جڑ کو تین ۳ یا چار دانہ گولمرچ کے ساتھ پیسکر مار گزیدہ کو پلایا جاوے تو سانپ کا زہر زایل ہوجاتا ہے
مولف کو اسکے جڑ کی نسبت یہہ بھی تجربہ ہے کہ اسکی جڑ کو ہاتھہ مین لیکر گوہن سانپ کے سامنے لیجانے سے
سانپ فوراً سر ڈال دیتا ہے اور اوسکی تیزی باقی نہین رہتی ہے۔ سپیرے اسکی جڑ کو ہاتھہ مین
لیکر سانپ پکڑ لیتے ہین۔

بیل کی ایک قسم ہوتی ہے جو کوہ ہمالہ مین دیکھی جاتی ہے اس قسم کے بیل کا پہل نہایت خرد ہوتا ہے
مگر اسکو کوئی نہین کہاتا اسکا مغز از الہ پیچش کے لئے معمولی پہل سے زیادہ تر نافع ہے یہہ قسم
ہندوستان کے میدانی حصو نمین نہین پائی جاتی ہے۔

اکثر بیل کے درخت خودرو درختونکی طرح ناپرسان حالت مین رہتے ہین حالانکہ یہہ درخت بھی
دیگر درختان مثمر کیطرح پرورش طلب ہے مناسب پرورش سے پہل خوش مزہ اور بزرگ
پیدا کرتا ہے۔

Jack Fruit

کٹھل

یہہ درخت ہندی وطن ہے تمام ہندوستان مین پایا جاتا ہے لیکن بنگالہ مین اسکی کثرت ہے
اور پنجاب مین قلت مگر اس قلت کی ساتھہ بھی جو درخت سرکاری باغ لاہور مین موجود ہین خوب
پہل دیتے ہین اور شاداب دیکھے جاتے ہین کٹھل کے درخت کا قد بھی آم کے قد کے مماثل بلند اور
کشیدہ ہوتا ہے پتون کی ساخت خوبصورت رنگت گہری سبز اور خوشنما ہوتی ہے مقدار ثمر کے
اعتبار سے کوئی میوہ اس جسامت کا روی زمین پر نہین پایا جاتا ہے پہل کی جلد خاردار ہوتی ہے
مگر اسکے خار خار مغیلان کیطرح بڑے اور تیز نہین ہوتے ہین صرف سطح جلد سے کسیقدر ابھرے ہوے
ہوتے ہین اور بدن مین چبھہ جانیکی صلاحیت نہین رکھتے مین پختہ ہونے پر جلد نرم ہوجاتی ہے
اور چھری کی استعانت کے بغیر بھی پہاڑی جا سکتی ہے۔ داخل ثمر مین بہت کوئے ہوتے ہین

اور ہر کوئے مین ایک تخم ہوتا ہے۔ یہی کوئے کہائے جاتے ہین اس پہل کا مزا شیرین ہوتا ہے بہت
لوگونکو اسکی بو سے تنفر ہوتا ہے اس پہل کے کہانیکے لئے قوی معدہ درکار ہے ضعیف معدہ والونکو
اسکے بہت کہانے سے احتیاط لازم ہے اکثر کٹہل کہانے سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے مگر بیشتر
کہانے والون کی بے اعتدالی بدہضمی پیدا کرتی ہے یعنے اکثر کہانے کے بعد عوام کٹہل کے کوئے
دس بیس چٹ کر جاتے ہین۔ کٹہل کا یہہ قاعدہ ہے کہ شرکت غذا سے بیشتر فاسد ہو جاتا ہے
اور آخر کار تخمہ پیدا کرتا ہے اگر نہار منہہ یہہ پہل کہایا جاوے تو کبھی ہضم مین فتور نہین لاتا ہے
بلکہ لطف سریع الہضمی کا دکہلاتا ہے اندر دو گہنٹے کے خود ہضم ہو کر اشتہای صادق پیدا کرتا ہے
اور یہی کہانا اچھی طرح کہلاتا ہے کٹہل مقوی معدہ و مولد منی اور دافع رقت ہے مگر بد تمیزی سے اسکا
استعمال ہوتا ہے اوسکی وجہ سے بطی الہضم اور محقر سمجھا جاتا ہے۔
کٹہل کا درخت نومبر سے پہول دینا شروع کرتا ہے اور اسکا پہل ابتداے برشکال سے پختہ ہونا شروع
ہوتا ہے آم کیطرح اسکی بہی ایک فصل معقول ہوتی ہے اور جن دیسونمین یہہ پہل کثرت سے پیدا ہوتا ہے
وہان کے سکنا اسکے پیداوار کو پیداوار غلہ کے مانند ضروری سمجھتے ہین اسی وجہ سے اغراض محاصل کے
اعتبار سے کٹہل کے پیداوار نفع خیز متصور ہے۔
اہل یورپ کو کٹہل مطبوع نہین ہے مگر بعض یورپین اسکو بطور پر استعمال کرتے ہین کہ اسکے چند کوئونکو
دودہ مین ڈالکر جوش کرتے ہین اور بعد ازان دودہ کو کوئون کے سفل سے پاک کرکے کسی ظرف مین
سرد ہونے کیلیے رکھ دیتے ہین سرد ہونے پر یہہ دودہ جیلی کے مانند ہو جاتا ہے اور خوش ذائقگی
پیدا کرتا ہے۔
اقسام کے اعتبار سے کٹہل چند قسمون کا ہوتا ہے بعض بہت بڑا پہل پیدا کرتا ہے اور بعض بہت چہوٹا بعض کے
کوئے بہت بڑے اور بعض کے بہت چہوٹے اسیطرح شیرینی اور بدبوئی مین بہی درجات دیکھے جاتے ہین
درجہ مقدار و شیرینی کے علاوہ ساخت ثمار مین بہی فرق دیکہا جاتا ہے بعض پہل کے کوئے سخت
اور بستہ ہوتے ہین اور بعض کے نرم اور ڈہیلے ہوتے جس پہل کے کوئونمین خستگی اور بستگی ہوتی ہے

وہی کھانیکے قابل ہوتا ہے اور جلد ہضم بھی ہوجاتا ہے جو کٹہل کا پہل زمین کے اندر پیدا ہوتا ہے
نہایت عمدہ ہوتا ہے جب ایسا پہل پختگی پر آتا ہے تب زمین شق ہوجاتی ہے اور چیونٹیان وہان بکثرت سے
دکھائی دیتی ہین منجملہ اچھی قسمون کے کٹہل کی ایک قسم ہوتی ہے جسکو خواجہ کا کٹہل کہتے ہین یہہ قسم
بڑے اور شیرین دانے پیدا کرتی ہے - کٹہل کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے عوام کا یہہ خیال ہے
کہ جب کٹہل کا درخت ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ لگایا جاتا ہے تب ایسا درخت بارور
نہین ہوتا ہے یہہ خیال خلاف تجربۂ محققین ہے مولف کو اس امر کا تجربہ ذاتی بھی حاصل ہے -
کٹہل کے بڑے اور عمدہ دانون کے پیدا کرنیکی ایک ترکیب یہہ ہے کہ کٹہل کا تخم مع مغز خودہی زمین مین
نصب کرتے ہین جب تازہ درخت تخم سے نکلتا ہے تب تین یا چار فٹ کے بانس کے ٹکڑے کو نصف سے
شق کرکے زمین مین اسطرح گاڑتے ہین کہ وہ نیا درخت اوس بانس شق شدہ کے درمیان مین
آجاتے تھوڑے عرصہ مین اس بانس کے اندر سے بڑہکر وہ نیا درخت سرباہر نکالتا ہے اسوقت مین
بانس کے دونون جزون کو جو بنظر احتیاط بستہ رہتے ہین علحدہ کرنیکے بعد اوس نئے درخت کو زمین پر
جھکاتے ہین چونکہ اوس مین نہایت نرمی رہتی ہے جھکانے مین کسیطرح کی دقت نہین ہوتی ہے
جب زمین کے برابر ہوجاتا ہے تب اسکے تنے کو جو بسبب بانس کے اندر رہنے کے لانبا اور سیدھا
ہوجاتا ہے رسّی کیطرح بانٹتے ہین بانٹنے سے شکل تنے کی پیچکش کی سی ہوجاتی ہے بعد بانٹنے کے
اوس تنے کے اوپر مٹی ڈالتے ہین اور مٹی سے تمام درخت کو باستثنائے سر چھپا دیتے ہین جسقدر
سر کھلا رہتا ہے وہان سے درخت بالیدہ ہونا شروع ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ معمولی درخت کی ایسا
ہوجاتا ہے جو حصہ کہ زمین مین دفن رہتا ہے وہ بھی زیر زمین بالیدہ ہوتا جاتا ہے پانچ یا چند
برسون مین جب درخت پہل دیتا ہے تو نہایت عمدہ اور بڑے پہل کثرت سے تہ زمین اوس
گڑے ہوئے تنے مین پیدا ہوتے ہین اور وہی لطف دکھلاتے ہین جو اتفاقاً زمین کے اندر کا
کٹہل لطف پیدا کرتا ہے -

Monkey Jack

دی پہل

اوسط قد کا درخت ہوتا ہے اسکا وطن ملک بنگالہ ہے اسکے پتے خوشنما مستطیل گہرے سبز رنگ
طول مین ۸ انچ اور عرض مین ۴ انچ ہوتے ہین ایام برشکال مین یہہ درخت بار آور ہوتا ہے
اسکے پہل مقدار مین کوے کے برابر مسطح جلد اور سابری رنگ ہوتی ہین پہلون کا مزا اچہا
نہین ہوتا تو بہی یہہ پہل ذایقہ انسان مین در آتا ہے چنانچہ ٹرنمنجر (Rev. Firminger)
صاحب لکہتے ہین کہ ہمکو ایسے لوگون سے بہی ملاقات ہوی ہے جنہون نے اس پہل کیطرف
اپنی رغبت کا اظہار مجہہ سے کیا ہے لیکن اگر اسکے پسند کرنیوالے خود مجہہ سے ایسا کہے ہوتے
تو اسکے مرغوب متصور ہونیکا یقین ہمکو کبہی نہوتا بہرحال حضرات شایقین بلا لحاظ اسکی خوبی
یا بدی کے اپنے بڑے بڑے باغون مین اگر اسکو جگہہ دین تو اونکی یہہ کارروائی مذاق علم
پروری سے بعید نہوگی بڑے باغونمین طرح طرحکے درخت ہوتے مین اور سچ یہہ ہے کہ نیک
و بد کا گذر تمام ہے۔ **شعر** گر نیست جمال و رنگ و بویم ؛ آخر نہ گیاہ باغ اویم ؛

Bread Fruit

برڈ فروٹ

اس درخت کا وطن جزایر بحر کاہل و ملکانو (Moluccas) وجاوا (Java)
ہے اسکا پتا عریض جلد دار اور گہرا سبز ہوتا ہے دیکہنے مین یہہ درخت نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے
مقدار مین اسکا پہل بڑے خربزہ کے برابر ہوتا ہے اور شکل مین کٹہل کے پہل سے مشابہت
رکہتا ہے لیکن کٹہل کے پہل کیطرح اسکی جلد خاردار نہین ہوتی ہے خار کی عوض تمام سطح
جلد پر جال سے نشان نمایان رہتے ہین اور خفیف سی بلندیان دیکہی جاتی ہین برڈ فروٹ کا پہل
بریان کرنے سے تازہ یا ڈبل روٹی کے چہلکے کے طور کا ہوجاتا ہے اور گہی یا مکہن مین تل ڈالنے سے
مانند کے پوڈنگ سے ممیز نہین کیا جا سکتا ہے۔
ہندوستان مین یہہ درخت بمبئی اور دکن کے بعض مقامون مین اور جزیرہ گلدیپ مین بہی دیکہا جاتا ہے

احاطۂ بنگالہ مین پہلے کہین نہ تہا لیکن اب نورالدین خانصاحب رئیس ٹالی گنج کے باغ مین جو خاندان شاہزادگان میسور سے مین موجود ہے بقیاس مولف یہہ درخت صوبہ بہار اور بھی ہندوستان کے بعض اور مقاموں مین بالیدہ ہونیکی صلاحیت رکہتا ہے اگرارباب شوق بنظر تجربہ اس درخت کو خانصاحب موصوف کے کارخانے سے منگاکر اپنے باغون مین نصب کرین تو اس امر سے ترقی اثمار کی اعانت متصور ہے ۔

Bread nut

برڈنٹ

یہہ بھی برڈفروٹ کی ایک قسم ہے لیکن دونون کے پہلونمین فرق یہہ ہے کہ برڈفروٹ کے پہل کے خلاف اسکے پہل مین تخم ہوتا ہے برڈنٹ کے درخت جو سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود مین بہت قدآور ہین اور ہر سال بلاناغہ باررور ہوتے مین اسکا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے ۔ اوّل اوّل ۱۷۹۴ء مین برڈنٹ کے درخت باغ مذکور مین ڈاکٹر وائیٹ (Dr. White صاحب) لائے تھے یہہ سب درخت ۱۸۱۴ء تک بارور نہ ہوسکے تھے چونکہ انکو نصب کئے ہوئے ایک عرصہ گذرگیا تہا اور اوس وقت تک کوئی درخت اون مین بارور نہ ہوسکا تہا اسواسطے ڈاکٹر راگسبرگ (Dr. Roxburgh صاحب) کی راے یہہ ہوئی تھی کہ ملک بنگالہ کی سردی زمستانی درخت برڈنٹ کو مضر ہوکر مانع باروری ہوتی ہے لیکن ڈاکٹر موصوف کا یہہ قیاس غلط نکلا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ درخت بطی الثمر ہے لیکن مولف کو امید ہے کہ ارباب شوق اسکے بطی الثمری کو نظرانداز کرکے اسکو حصول تجربہ کی نظر سے لگائینگے ۔

Mulberry

توت

توت نسل اور نبت کے اعتبار سے دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو ولایتی نسل اور ایران وطن ہے اور دویم وہ جو نسلاً اور وطناً ہندی ہے ۔

ولایتی توت کی بھی چند قسمین ہین منجملہ چند اقسام کے ایک قسم ہے جسکا پھل گول اور قد درخت ثمر ہندی
برابر بلند ہوتا ہے اس توت کا پھل بزرگ اور بیحد شیرین ہوتا ہے اسکے پھل کو اہل عجم
خشک کرکے غیر فصل مین شکر پارے کے طور پر استعمال کرتے ہین اور حالت سفر مین بھی ساتھ
رکھتے ہین اور نخود بریان کے ساتھ تناول کرتے ہین اس قسم کے توت کا خشک پھل مٹھائی
یا لوز کے برابر شیرین ہوتا ہے اور درد خناق کے زایل کرنے مین اکسیر کا حکم رکھتا ہے
اس توت کے پھل کا موازنہ ایسے اہل ہند کے لیے جنکو سفر عراق وعجم کا اتفاق نہین ہوا ہے دشوار ہے
اس میوے کے عمدگی ولطافت ذائقہ کر نیکے بغیر سمجھ مین نہین آسکتی ہے افسوس ہے کہ توت کی
یہہ قسم ہندوستان مین موجود نہین ہے کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکے ایک دو درخت
ہین ہر چند دیکھنے مین شاداب ہین۔ مگر کبھی بار ور نہین ہوتی ہین ممکن ہے کہ اطراف دہلی آگرہ و
انبالہ وغیرہ مین اگر اسکا درخت نصب کیا جاسے تو پرورش معقول کی صورت مین بالیدہ ہوکر
بار ور بھی ہوسکتا ہے کشمیر مین ایرانی توت کی یہہ قسم حسب مراد بار ور ہوتی ہے اسکا سبب یہی ہے
کہ کسیقدر آب وہواے کشمیر کو آب وہواے ایران کی ساتھ مناسبت ہے کوہی ہونیکے
علاوہ بنگالہ کے اعتبار سے کشمیر کو ملک ایران سے قربت بھی حاصل ہے ملک انگلستان مین
جو توت کی قسمین دیکھی جاتی ہین بیشتر ایرانی نسل ہین وہ قسم جسکی نسبت بالا مین حوالہ ہوا ہے
بلاشبہہ ایران سے گئی ہے جیسا کہ محققین انگریزی کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے افسوس ہے
کہ ہمارے ہندی ہموطنون کو اس عمدہ میوے کیطرف مطلق توجہ نہین ہے ۔
بنظر تجربہ اگر اس عمدہ قسم کے ایرانی توت کو اپنے باغون مین جگہ دین اور اوسکی پرورش
وتربیت معقول مین کوشان ہون تو کوئی نتیجہ نیک حاصل ہوسکتا ہے ۔

ہند مین توت کی جتنی قسمین موجود ہین اونکے اثمار ہندیون کے واسطے جو کچھ سبب فخر ہون
مگر اہل عجم اور اہل فرنگ اونکو نہایت برا اور غیر قابل الاکل سمجھتے ہین مجھ سے بعض
اہل عجم نے ہندی توتون کی نسبت یہہ کہا ہے کہ ہند مین عمدہ قسم کا توت نہین ہے

اور جتنی قسمین کہ دیکھی جاتی ہین سبکے سب قابل نفرین ہین اہل فرنگ بھی اہل عجم کے اس رای کے شریک معلوم ہوتے ہین چنانچہ ریورنڈ فرمنجر (Rev. Firminger) لکھتے ہین کہ ہندستان جتنے توت ہین اِس قابل ہین کہ اونکے پھل طیور کی غذا کے لئے چھوڑ دئے جاوین مگر بیچارے ہندی ایرانی توت کے تصور مین اپنے دیسی موجود توت کو خیال سے دور نہین کرسکتے ہین اور جب توت کے باروری کی فصل آتی ہے رغبت کے ساتھ ذایقہ کرتے ہین اور بعض اشخاص اوسکا شربت بناکر اغراض طبیہ کے لئے بوتلون مین رکھ چھوڑتے ہین توت کی جو قسمین بار آور دیکھی جاتی ہین مندرجہ ذیل ہوتی ہین۔

نمبر	نام قسم	کیفیت
۱	توت دراز سفید	یہہ قسم شیرین دیکھی جاتی ہے پھلون کے مقدار مین مختلف سرزمینون کی تاثیر سے فرق پیدا ہوجاتا ہے شیرینی بھی مختلف درجہ کی ہوجاتی ہے۔
۲	توت دراز سیاہ رنگ	اس رنگ کے توت بعض مثل نمبر ا کے شیرین اور بعض چاشنی دار۔ اور بعض نہایت ترش ہوتے ہین۔
۳	توت مدور شکل سیاہ رنگ	بیشتر اس قسم کا توت ترش پھل پیدا کرتا ہے مگر شیرین ثمر بھی لاتا ہے۔

یہہ سب قسمین جو مندرج ہوئی ہین سب کے سب ہندی نسل ہین مگر لاہور مین توت کی اور بھی دو قسمین ہین جنکا وطن چین اور کشمیر ہے۔ مولف نے ان قسمون کو اپنے باغون مین نصب کیا ہے مگر کم عمری کے باعث ابھی تک بارور نہین ہوئے ہین جو توت کہ کشمیری نسل ہے اوسکا پھل سرخ ہوتا ہے اور ذایقہ بھی برا نہین ہوتا ہے۔

ایام سرما مین توت کا درخت تمام پتیون کو خزان کرکے ننگا ہوجاتا ہے پھر جب پتے نکالتا ہے تو ساتھ ہی پھل بھی لاتا ہے - بنگالہ مین ماہ فروری مین توت کا پھل پختہ ہوتا ہے اور صوبہ بہار سے لیکر ممالک مغربی وشمالی وپنجاب ودکن مین توت کی فصل مارچ مین ہوتی ہے -

توت کا درخت تخم سے پیدا ہوسکتا ہے مگر قلم سے بہت جلد تیار ہوتا ہے اور عموماً قلم ہی کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے قلم کی ترکیب امور کلیہ مین ذکر ہوچکی ہے -

تخم

انجیر

ہندوستان کے میدانی حصون مین جو انجیر کی قسمین دیکھی جاتی ہین وہ یا کابلی یا ہندی نسل ہین عمدہ وہی ہین جو کابل سے ہندوستان مین آئی ہین کابلی انجیر کی دو قسمین امبالہ مین دیکھی جاتی ہین ایک تو وہ کہ جسکا پھل چھوٹا بھورا رنگ اور دوسری وہ کہ جسکا پھل بڑا اور سیاہ رنگ ہوتا ہے یہہ دونون قسمین اگرچہ کابلی انجیرون کے برابر عمدہ پھل پیدا نہین کرسکتی ہین تو بھی بہت غنیمت ہین - جو انجیر کہ ہندی نسل ہے وہ اچھے پھل پیدا نہین کرتی کابلی نسل کے انجیر کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود ہین مگر بروایت مولف کبھی باور نہین ہوتی ہین لیکن کلکتہ کے بعض اور باغون مین انجیر کے دیسی درخت ہین جنکے پھل حسب مراد شیرین اور لذیذ نہین ہوتے ہین - معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ اور اطراف کلکتہ کی سرزمین کو ولایتی نسل کی انجیرونکو بالیدہ اور بار ور کرنیکی صلاحیت نہین ہے پٹنہ اور اطراف پٹنہ مین بھی انجیر بکثرت پیدا ہوتا ہے مگر شیرین اور لذیذ دانے پیدا نہین ہوتے -

کوہ ہمالہ مین دو قسمون کے انجیر پیدا ہوتے ہین جنہین کوہی لوگ فاگو اور ٹیمل کہتے ہین یہہ دونون قسمین عمدگی اور لطافت مین کابلی انجیرون کے قریب قریب ہوتی ہین مگر یہہ کوہی انجیر میدانی ملکون مین بالیدہ نہین ہوتی ہین یہہ قسمین کوہستانی ملکون کے لیے موضوع ہوئی ہین -

انجیر کا درخت جاڑے کے زمانہ مین پتیون کو خزان کرکے سراپا برہنہ ہوجاتا ہے - سرما کے

رخصت ہوتے ہیں نئے پتے اور نئے پھل ایک ساتھ نکلتے ہین اور ماہ مئی سے لیکر جولائی تک پھل پکا کرتے ہین
انجیر کی ایک قسم ہوتی ہے کہ جسکا پھل اگست مین پکتا ہے یہہ قسم امبالہ اور سہارنپور کیطرف دیکھی جاتی ہے
انگلستان مین انجیر کے درخت کو باغبانان انگریزی کم چھانٹتے ہین مگر ہندوستانی مالی جاڑے
ہندوستان مین جاڑے کے دنون مین جب پتے انجیر کے گرجاتے ہین تو انگوٹھے کے برابر موٹی
شاخون کو بیشتر چھانٹ ڈالتے ہین -

فرمنجر صاحب (Firminger) لکھتے ہین کہ پھل لگنے کے بعد انجیر کے درخت کو خوب
سیراب کرنا پھلون کے حق مین نہایت مفید ہوتا ہے لیکن وہ کھاد جو آم کے لیے درکار ہوتی ہے
اور جسمین چونے کا جزو شامل کیا جاتا ہے انجیر کے درخت کو خوب بالیدہ اور حسب مراد بارور
کرتی ہے صاحب موصوف لکھتے ہین کہ مین انجیر کے درختون مین قصابون کی دوکانون سے
خون ملا کر کھاد دیکے طور پر افراط ڈالتا رہا مگر ظاہرا کوئی نفع نہوا بہرحال آم کی کھاد جسمین چونا
داخل کیا جاتا ہے انجیرونکی جڑ مین دینا چاہیئے اور عند التجربہ یہہ ترکیب انجیرون کے درختون کیلیے
بہت مفید دیکھی گئی ہے -

انجیر کا درخت قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے مگر انجیر کے قلم تیار کرنیکا زمانہ بہادون سے
بہتر کوئی دوسرا نہین ہے -

Ficus glomerata

گولر (انجیر دشتی)

یہہ درخت ہندی وطن ہے اسکا قد بلند اور پھل اکثر پھیکا ہوتا ہے - درخت انجیر کیطرح
اسکے جسم مین بھی دودہ موجود رہتا ہے یہہ درخت کوئی عمدہ میوہ نہین پیدا کرتا ہے البتہ
طبی مصالح سے اس درخت کو نصب کرنا مضایقہ نہین رکھتا ورنہ یہہ درخت باغ مین
نصب کرنیکی چیز نہین ہے اسکا پھل انجیر کے پھل سے مشابہ ہوتا ہے - ارباب بواسیر کو
نفع دیتا ہے لیکن بطیء الہضم ہوتا ہے - گولر کی ایک قسم ہوتی ہے جسے کوٹھا ڈومر کہتے ہین

کوٹھا ڈومر کا پہل ارباب سیل اور نفٹنٹ الدم کو اکثر مفید ہوتا ہے - یہہ دونون درخت صحرائی ہین
اور بطور برگد اور پیپل کے ہندوستان مین نصب کئے جاتے ہین اور کبھی پرورش کے
محتاج نہین ہوتے ہین گولر کی چہال پیسکر اُس شخص کو پلانا جسنے افیون کہائی ہو
بہت نفع دیتا ہے اس درخت کی چہال فعل افیون کی مبطل ہوتی ہے تریون مین گولر اور
کوٹھا ڈومر کا لگانا مصالح سے خالی نہین ہے غربا اکثر ان درختون سے اقسام طرح کی راحت
پاتے ہین -

یہہ دونون درخت تخم اور بھی قلم سے تیار کیئے جاتے ہین انکے درخت ہندوستان مین اکثر
سرکاری سڑکون کے کنارے دیکھے جاتے ہین -

Pomegranate

انار

یہہ درخت تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے مگر کہین بھی اسکا پہل ویسا عمدہ نظر نہین آتا ہے
جیسا کہ کابلی میوہ فروش ہر سال کابل کیطرف سے ہندوستان کو بہ کثرت لاتے ہین -
ہندوستان کے کوہی اور میدانی دونون حصون مین عمدہ انار پیدا نہین ہوتا ہے - لفٹنٹ
پاگسن (Pagson صاحب) لکھتے ہین کہ انار کی ایک کابلی قسم شملہ کے پہاڑ پر دیکھی جاتی ہے
جسکا پہل ہرچند بہت بڑا ہوتا ہے لیکن نہایت ترش ہوتا ہے ترشی کی وجہ یہی ہے کہ
وہان کی زمین مین نمک کا شمول بہت کم اور آہن کا شمول زیادہ ہے - اطراف پٹیالہ مین
بھی انار کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور دیسی انارون مین شیرینی اور مقدار کے اعتبار سے
ممتاز شکل ہوتا ہے اسیطرح صوبہ بہار مین پٹنہ کا انار بھی شہرت رکھتا ہے مگر امر واقعی
یہی ہے کہ کسی حصہ ہندوستان کا انار سراہنے کے قابل نہین ہوتا ہے لیکن پرورش معقول سے
عمدہ انار پیدا کرنا ممکن ہے چنانچہ بارتلٹ صاحب (Mr. W. H. Bartlett صاحب) نے
مقام بلگرمین کابلی نسل انار کے بڑے بڑے دانے پیدا کئے تھے صاحب موصوف لکھتے ہین

کہ ہم انار کے درخت کو خوب سیراب رکھتے تھے اور بہول لگنے کے زمانہ سے پہلوں کے پختہ ہونیکے وقت تک سیرابی مین کبھی کمی نہین کرتے تھے جیسے انار کے عمدہ دانے مسٹر بارٹلٹ صاحب پیدا کر سکتے تھے اوس سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ بہار کی زمین کو عمدہ انار کے پیدا کرنیکی صلاحیت حاصل ہے مگر اعلےٰ درجہ کی تربیت اور پرورش بھی انار کے درختون کے لیے درکار ہے۔ اگر ارباب شوق بارٹلٹ صاحب کیطرح درختان انار کی نگاہداشت کرین تو صاحب موصوف کیطرح اپنی کوششون مین کامیاب ہو سکتے ہین انار دنیا کے عمدہ ترین اثمار مین ہے قرآن شریف مین اسکا ذکر انعام خداوندی کے طور پر موجود ہے جن ملکون کی آب و ہوا و زمین کو اس میوے کے ساتھ موافقت ہے وہان یہہ میوہ ایسا ہی پیدا ہوتا ہے کہ جسکی تعریف مین زبان قاصر ہوتی ہے۔ کپتان برٹن صاحب (Captain Burton) اپنے سفرنامہ مین تین قسم کے انارون کا ذکر کرتے ہین اول شامی دوم ترکی سوم مصری۔ شامی کی نسبت لکھتے ہین کہ نہایت عمدہ ہوتا ہے اور سوائے مکہ معظمہ کے اسکے برابر کہین انار نہین ہوتا ہے کپتان موصوف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ انار کا خاص ملک عرب اور فلسطین ہے۔ بلا شبہہ یہہ قول بہت صحیح ہے۔ اگر انار کا وطن ہندوستان ہوتا تو ہندوستان بھی ان ملکون کے برابر عمدہ انار پیدا کر سکتا۔ مگر ارباب شوق اس سے یہ قیاس نفرمادین کہ پرورش و تربیت کے بعد بھی ہندوستان مین اچھا انار نہین پیدا ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ شامی اور کابلی انار کے برابر ہندوستان کی سرزمین انار عمدہ پیدا نہین کر سکتی ہے تاہم تدبیر معقول سے یہہ میوہ ایسا پیدا ہو سکتا ہے کہ برغبت ذائقہ کیا جا سکتا ہے۔

ہندوستان مین شیرین اور ترش دونون قسم کے انار پیدا ہوتے ہین اور مولف نے خود قندہاری بیخوش انار کے تخم سے بھی انار کے درخت پیدا کیئے ہین۔ ترش انار سوائے طبی اغراض کے اور کسی مصرف کا نہین ہوتا ہے۔ انار ترش کے بیخ کا پوست

قتل دیدان کی پوری قوت رکھتا ہے اور اسکے چھلکے سے خضاب کا عمدہ نسخہ تیار ہو سکتا ہے ۔
ہندوستان مین انار کی ایک قسم اور بھی ہوتی ہے جس سے صرف پھول پیدا ہوتا ہے جسے گلنار
کہتے ہین تمام اقسام انار کا پھول نہایت شوخ سرخ رنگ ہوتا ہے اور اس سے باغون کی
بڑی زینت مقصود ہے ۔

تغذیہ و تقویت کی نظر سے انار کے درختون مین ہندوستانی مالی سرخی اور گوبر بوسیدہ دیتے ہین
اس ترکیب سے انار کا درخت حسب مراد بالیدہ اور بارور ہوتا ہے مگر چونے کے جزو کے شامل
کرنے سے پھل خوش مزہ اور شیرین پیدا کرتا ہے جو نسخہ کہ کوکلے کے بیان مین مذکور ہوا ہے
انار کو بھی نہایت نفع پہونچاتا ہے انار مین کھاد دینے کا زمانہ ماہ دسمبر ہے اور ہر سال
بلاناغہ کھاد دینی چاہیے ۔

کپڑے کی تھیلیان پھلون پر چڑھانا چاہیے انار دانیان بنظر استحفاظ اثمار درکار ہوتی ہین
طیور اور گلہریان اکثر پھلون کو خراب کرتی ہین لیکن انار دانیون کے ذریعہ سے پوری حفاظت
پھلون کی ہوتی ہے انار کا درخت بھی چھانٹے جانے کا محتاج ہوتا ہے اچھا چھانٹنے سے حسب مراد
پھل لاتا ہے ۔

انار کا درخت تخم قلم اور داب کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے ۔ بیشتر داب کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے
مگر پیوند سے بھی تیار ہو سکتا ہے چنانچہ فرمنجر صاحب ([illegible]) لکھتے ہین کہ
بہترین ترکیب انار کے درخت کے تیار کرنیکی یہ ہے کہ پیوند سے تیار کیا جاوے لیکن اس
ترکیب کے پابند کم لوگ نظر آتے ہین ۔ پیوند کے لیے انار کا بیجو درکار ہے ۔ چاہیے کہ تخمی
انار ایک یا دو سالہ جب ہو جاوے تب کسی عمدہ قسم کے انار سے وصل کا سامان کرین ۔

زیادہ مرطوب زمین انار کے درخت کو مضر ہوتی ہے ۔

انار بھی اون درختون سے ہے جنکو صلاحیت بے دانہ اثمار کے پیدا کرنے کی حاصل ہے
بیدانہ کرنیکی ترکیب وہی ہے جو لیچو کے بیان مین ذکر پا چکی ہے ۔

Olive

زیتون

بقول فرمنجر صاحب ([illegible]) اس درخت کا وطن یورپ کا جنوبی حصہ ہے
شام کے ملک مین بھی کثرت ہوتا ہے مگر بظاہر ہندوستان کی آب و ہوا کو اس درخت کے
ساتھہ مناسبت نہین ہے زیتون کے درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود ہین
مگر ثمر لاتے کبھی دیکھے نہین گئے اس باغ مین یہ درخت [illegible] مین نصب ہوئے تھے اور ابتک
ثمر نہین لاتے ہین - ملک پنجاب مین بھی زیتون کے درخت لگائے گئے ہین مگر اون کے ثمر ہونیکی
امید نہین کیجاتی ہے - تجربہ کاری کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کی آب و ہوا درخت زیتون کو
مفید نہین ہوتی ہے - گرم ملک جیسے ہندوستان ہو اسیقدر اس درخت کو ضرر پیدا ہوتا ہے جیسا کہ سرد
ملک جیسے انگلستان ہو اسکو غیر موافق مزاج پڑتا ہے اعتدال حرارت و برد کے بغیر زیتون کا درخت
بالیدہ اور بار ور نہین ہو سکتا ہے اسواسطے یورپ کی جنوبی حصہ مین اسکی کثرت دیکھی جاتی ہے -

Almond

بادام

ڈاکٹر وایٹ ([illegible]) کہتے ہین کہ اطراف کلکتہ مین بادام کے نصب کرنیکی
بہت کوشش عمل مین آتی ہے مگر ہمیشہ ناکامیابی مترتب ہوتی ہے عموماً صوبہ بنگالہ و بہار کو اس
درخت کے بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہین ہے - بعض اضلاع مغربی و شمالی مین تردد بلیغ کے
ساتھہ یہ درخت بالیدہ اور مثمر ہوا ہے مگر فرمنجر صاحب (Firminger [illegible]) لکھتے ہین
کہ مقام فیروزپور مین ہمنے بادام کے تخم بوئے اور بونیکے وقت سے تین سال کے اندر اسکے
درخت بالیدہ ہو کر بار ور ہوئے - بادام کا درخت خوبصورت اور باغ مین لگانیکے قابل ہوتا ہے
بادام کے درخت تیار کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ دانہ بادام کے پوست کو شکستہ کرکے
زمین مین گاڑ دیتے ہین تھوڑے عرصہ مین تخم سے درخت نکل کر زمین مین بہت جلد دور تک

جڑ پہیلتا ہے اس سبب سے بادام کے نئے درخت کو اس بات کی صلاحیت حاصل نہین رہتی
کہ ایک جگہ سے اوکھاڑ کر دوسری جگہ نصب کیا جاسکے پس لازم ہے کہ اونہین [illegible]
اسکے تخمون کو نصب کرین جہان پر اسکے درختون کا لگانا منظور ہو تخم [illegible] وقت
ایک ایک جگہ تین یا چار تخم نصب کرنا چاہیئے اور جو درخت ان تخمون سے قوی پیدا ہو
اوسے رکھکر باقی کو ضائع کر ڈالنا چاہیئے۔

Indian Almond

دیسی باادام

ہندوستان کا ایک خودرو اور صحرائی درخت ہے بہت بلند قامت خوشنما اور سایہ دار
ہوتا ہے اسکے پتون مین گہری سبزی اور خوشنمائی ہوتی ہے اسکے پہل کے اندر خوش مزہ
مغز ہوتا ہے۔ ہندوستانی اخروٹ و بادام وغیرہ سے دیسی بادام اچھا ہوتا ہے۔
کہانیکے وقت اسکے مغز کو پانی مین ڈال دیتے ہین اور پانی سے نکال نکال کر کہاتے ہین
سال مین دو بار یہ درخت پہل لاتا ہے۔ بار اول اسکا پہل ماہ مئی مین اور بار ثانی ماہ
نومبر مین مراد پر آتا ہے۔ اس درخت کا پہول چہوٹا اور رنگ مین سفید ہوتا ہے۔
بڑے باغون مین یہ درخت لگانیکے قابل ہے۔ او یقین ہے کہ پرورش معقول سے
مقدار و ذائقہ مین اس درخت کا پہل ترقی کرے۔

Pako

پاکو

اس درخت کا وطن چین ہے اوایل مین جسکو عرصہ دراز گذرا اسکے درخت کلکتہ کے باغون مین
لگائے گئے تھے اور حال مین مسٹر فارچون (Mr. Fortune) نے اسکے درخت [illegible]
بہیجے ہین مگر جتنے درخت اسوقت موجود ہین سب ویسے کے ویسے ہی ہین کسی نے جیسا ترقی
نہین کی ہے۔ ریورنڈ فرمنجر (Rev. Firminger) لکہتے ہین کہ ہمنے اسکے درخت

بمقام اوٹا کمنڈ (Ootacamund) سرکاری باغون مین بھی دیکھے مگر وہان بھی جیسے
ابتدا مین لگائے گئے تھے ابھی تک ویسے ہی ہین ملک چین مین اسکا درخت نہایت تناور ہوتا ہے
اسکے پھل کو کٹھل کے تخم کیطرح بھونکر کہاتے ہین بیرن ہمبولٹ (Baron Humboldt)
اس درخت کے وطن کی نسبت لکھتے ہین کہ اسکے اصلی وطن کی تحقیق نہین ہوئی ہے بہرحال
چونکہ یہ درخت ہندوستان مین چین سے آیا ہے اور چین مین حسب مراد بالیدہ ہوتا ہے ہملوگ
ہندی وطن اگر اسے چینی وطن سمجھین تو کوئی مضایقہ نہین ہے

China Chestnut

چینا چسٹنٹ

ریورنڈ فرمنجر (Revd. Firminger) کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کا وطن
ملک ہندوستان ہے - اہل ہند اسے کیا کہتے ہین مولف کو اسکی اطلاع نہین ہے اسواسطے
مولف نے انگریزی نام بحال خود رہنے دیا حسب قول ڈاکٹر راکسبرگ (Dr. Roxburgh)
اسکے پھل کو بھونکر کھاتے ہین بریان ہونے سے انگریزی چسٹنٹ کیطرح خوش
ذایقہ ہو جاتا ہے ڈاکٹر ہیوجن کے زمانے مین کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکے
بڑے بڑے درخت موجود تھے مگر اب اونکی جگہ پر چھوٹے چھوٹے نوعمر درخت دیکھے جاتے ہین -

(Indian Walnut)

اخروٹ ہندی

یہہ درخت ہندی وطن ہے میانہ قامت ہوتا ہے اسکی پتی گوشہ دار ہوتی ہے اور پھل قریب
قریب ہر دو شکل مقدار مین اخروٹ ولایتی کے برابر مگر اخروٹ ولایتی سے ذایقہ مین کم خوش مزہ
ہوتا ہے مولف نے اسکے درخت شملہ کے پہاڑون پر بکثرت دیکھے ہین ہندوستان کے میدانی
حصص مین شاید یہہ درخت باروز نہین ہوتا ہے - مارچ مین یہہ اخروٹ کا درخت سفید رنگ
کے پھول لاتا ہے اور آخر جولائی مین اسکا پھل مراد کو پہونچتا ہے اسوقت مین بار ثانی یہہ درخت

پہول دیتا ہے مگر اسوقت کے پہول سے پہل نہین پیدا ہوتے ہین۔ اخروٹ ہندی کا درخت اسکے پہل کے نصب کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

Chinese Chestnut

چیسٹنٹ چینی

یہہ درخت چینی وطن ہے ڈاکٹر وائیٹ (Voigt صاحب) کے بیان سے معلوم ہوا ہے کہ سنہ ۱۸۱۲ع مین اسکا درخت باراول کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین چین سے لاکر نصب کیا گیا تھا مگر سنہ ۱۸۴۲ع تک بارور نہین ہوا تھا بعد اسکے ایک سو درخت تخمی سنہ ۱۸۵۳ع مین مسٹر فارچون (Fortune صاحب) کے ذریعہ سے آگرہ ہارٹیکلچرل سوسائٹی (Agri Hor. Cultural Society) کے باغون مین لگائے گئے تھے مگر ناموافقت آب وہوا سے کوئی درخت بھی بالیدہ نہو سکا اور اسوقت جتنے موجود ہین سب مبتلا بدحالی ہین مسٹر فارچون کا بیان ہے کہ اس درخت کا پہل اسپین (Spain) کے چیسٹنٹ کے برابر اچھا ہوتا ہے۔

Spanish Chestnut

چیسٹنٹ اسفنی (اسپینی)

ڈاکٹر وائیٹ کا بیان ہے کہ یہہ درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین لگایا گیا تھا اور لگائے جانے کے بعد پندرہ برس تک موجود رہا مگر کبھی پہول بھی نہ لایا فرمنجر صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ اب یہہ درخت باغ مذکور مین موجود نہین ہے۔ مولف کو عند التحقیق یہہ بات دریافت مین آئی ہے کہ چیسٹنٹ کی یہہ قسم دریائے ستلج کے گرد ونواح مین حسب مراد بارور ہوتی ہے مگر لاہور کی سرزمین اس درخت کے بالیدہ اور بارور کرنیکی صلاحیت نہین رکھتی ہے۔

Walnut

اخروٹ ولایتی

یہ درخت شمالی ہندوستانی کے کوہی حصون مین کثیر الوجود ہے مگر بتحقیق ثابت ہوا ہے کہ عمدگی پیداوار کے اعتبار سے ہندوستان مین کہین بھی حسب مراد بارور نہین ہوتا ہے یعنی جو لطافت کابل وغیرہ کے اخروٹ مین ہوتی ہے ہندوستان کے ولایتی اخروٹ مین نہین پائی جاتی ہے۔ اصل ولایتی اخروٹ کا پوست باریک مغز لطیف اور ذائقہ خوشگوار ہوتا ہے۔ یہ بات ہندوستان کے ولایتی اخروٹ مین موجود نہین ہوتی ہے۔

اخروٹ ولایتی کا درخت شمالی ہندوستان کے کوہی مقامات کے سوا ہندوستان کے اور کسی مقام مین بالیدہ نہین ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمنجر ([illegible]) صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخت کو بنگال مین کبھی دیکھا نہین گیا ہے اور نہ کہین ہندوستان کے کسی میدانی حصے مین بارور ہوتے پایا گیا ہے بلکہ اور اطراف کلکتہ مین اسکے درخت تیار کئے گئے تھے مگر کوئی بھی بالیدہ نہ ہو سکا سب کے سب آخر کار ضائع ہوگئے۔

یہ درخت آم کے بڑے درخت کے برابر کشیدہ قامت ہوتا ہے اسکی تیار پچیان لاہور اور سہارنپور کے سرکاری باغون مین فروخت کی غرض سے موجود رہتی ہین لیکن چونکہ ہندوستان کے میدانی حصون مین یہ درخت بالیدہ اور بارور نہین ہوتا ہے۔ اسلیے شوقین میدانی زمینون مین اسکی پرورش کا خیال نہ فرمائین۔

اخروٹ ولایتی کا درخت اوسکے پھل کو نصب کرنے سے تیار ہوتا ہے جسکی کاشت قلمی متصور ہے۔

Pistachio nut

پستہ

تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ پستہ کا اصلی وطن ملک شام ہے۔ لیکن پستہ بدخشان مین بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ افغانی میوہ فروشون کا بیان یہ ہے کہ کابل کی سرزمین اس میوہ کے پیداوار کی صلاحیت نہین رکھتی ہے ہندوستان مین جسقدر یہ میوہ آتا ہے بلخ سے آتا ہے

(Dr. Macfadyen) کی یہ راے ہے کہ سنگاپور مین اسکو بیان کرتے
ہے اسکا ذائقہ بادام شیرین اور پستہ سے کم نہین ہوتا ہے۔ اسکے پہلوان سے مربے
بناتے ہین اور یہ مربے نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ بقیاس مولف اسکا مربے بادام
اور پستہ کے مربے کے طور پر بنایا جاتا ہوگا۔ بہرحال اس درخت کا پہل شکل اور
مقدار مین چھوٹے گردے کے برابر ہوتا ہے اسکے پوست مین بڑی سختی و دبازت اور
جلا ہوتی ہے پوست اور مغز کے درمیان بہورا رنگ روغن پایا جاتا ہے یہ روغن
جسکا مزا نہایت تلخ ہوتا ہے بدشواری مغز سے علحدہ ہوتا ہے پر بیان کرتے ہیں
بھی اس روغن کا اثر مغز مین رہ ہی جاتا ہے۔

Bochania Latifolia

بوکینیا لیٹیفولیا

اس درخت کا وطن ساحل کارومنڈل (Coromandel) اور ساحل
مالابار (Malabar) ہے ان دیار کے لوگ اس درخت کو
کیا کہتے ہین۔ اس سے مولف کو آگاہی نہین ہے لیکن زبان اردو مین شاید اس درخت کا
کوئی خاص نام نہین ہے۔ اسواسطے مولف نے اس درخت کے لاطینی نام کو درج
کتاب کرنا مناسب سمجھا بہرحال بوکینیا لیٹیفولیا کا درخت بہت عظیم ہیکل ہوتا ہے اسکے
پہل کے اندر مغز ہوتا ہے جو بادام شیرین کا بدل سمجھا جاتا ہے۔ اور وہان کے لوگ
اسے بادام شیرین کی جگہ پر استعمال کرتے ہین۔ اسکو بریان کرکے شیر کے ساتھ
بھی کہاتے ہین کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکے چند درخت موجود ہین مگر کبھی
بارور ہوتے نظر نہ آئے۔

Otaheite Chestnut

اوٹاہیٹ چیسٹنٹ

اس درخت کا وطن جزایر سوسائٹی (Society Islands)[1] و فرنڈلی (Friendly Islands) ہے۔ یہ درخت تناور ہوتا ہے اور اسکے پھل کا مغز اکثر استعمال مین آتا ہے مگر خوش ذایقہ نہین ہوتا کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین یہ درخت موجود ہے اور بار ور بھی ہوتا ہے مگر وہان اسکا پھل قابل ذایقہ نہین سمجھا جاتا ہے۔

Moistan Baye Chestnut

چسٹنٹ خلیج مارٹین

اس درخت کا وطن ملک نیو ہالینڈ (New Holland)[2] ہے اسکا درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے اسکے پھل کے مغز کو بریان کرکے کھاتے ہین۔ مغز کا مزا چسٹنٹ کا سا ہوتا ہے۔ کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین اسکا درخت ڈاکٹر وایٹ (Dr. Voigt) کے وقت مین موجود تھا مگر حال مین پھر اسکے چند درخت وہان لگائے گئے ہین۔ فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ بنگلور (Banglore) کے سرکاری باغ مین ہمنے اس چسٹنٹ کا ایک شاداب درخت دیکھا ہے وہان اس درخت کی قدر اسکے خوش جمال ہونیکی باعث ہوتی تھی کوئی اس درخت کے پھلوں کیطرف متوجہ نہین ہوتا تھا چنانچہ وہان کے مالی نے ہمسے بیان کیا کہ اسکے پھلون کو طیور وغیرہ بھی نہین پوچھتے ہین۔ البتہ اس درخت سے زیبایش باغ متصور ہے خاصکر اس سبب سے کہ اسکا پھول خوشرنگ سرخ ہوتا ہے۔

Barazil Nut

اخروٹ برازل[3]

یہ درخت امریکہ وطن ہے ضلع اورینیکو (Orinico)[4] اور دریاے

---

[1] سابق مین اسکا حال لکھا جا چکا ہے۔ [2] ایضاً [3] ایضاً [4] یہ خلیج جزیرہ آسٹریلیا (Austaralia) سے متعلق ہے [3] اسکا بیان سابق مین آچکا ہے [4] امریکہ جنوبی کا ایک دریاے عظیم ہے۔

امیزن[1] (R. Amazons) کے گرد و نواح مین دیکہا جاتا ہے وہان کے جنگل کے درختون مین یہ بزرگ ترین درخت ہے ۔ جس اطراف مین یہ ہوتا ہے وہان کے مختلف اقسام کی تناور اشجار جو اسکے آس پاس مین موجود رہتے ہین اسکی بلندی اور جسامت کے آگے مختصر معلوم ہوتے ہین اسکا پہل کیتہ بیل کے پہل کے برابر ہوتا ہے اور امریکہ سے یورپ مین فروخت کی نظر سے لایا جاتا ہے لندن کے میوہ فروشون کی دوکانون مین اسکے پہل بکثرت موجود رہتے ہین اگر نارٹیکلچرل سوسائٹی (Horticultural Society) کے باغون مین اس درخت کے پیدا کرنے کی کوشش کی گئی تہی مگر کامیابی حاصل نہین ہوئی ناکامیابی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ تخم ریزی کے لئے اسکے پہل یورپ سے منگوائے گئے تہے ۔ چونکہ اسکا مغز کثیر الدہن ہوتا ہے اور اوسکے روغن مین جلد خرابی لاحق ہوجاتی ہے یورپ سے اسکے پہلون کا ہندوستان تک بامراد پہونچنا خاصکر اوس حالت مین کہ یہ پہل امریکہ سے خود بدیر یورپ مین پہونچتا ہے بہت دشوار متصور ہے اسکے علاوہ آب ہوا کلکتہ بلکہ تمامی ہندوستان کی آب و ہوا اس درخت کے ناموافق معلوم ہوتی ہے اگر اسکے چہوٹے درخت بہی امریکہ سے منگوا کر اس ملک مین لگائے جاوین تو اونکی بالیدگی دقت سے خالی نہوگی مگر بہر حال مین امتحان شرط ہے ارباب شوق کی سعی پائی خوب نہین ۔

Dillenia Speciosa

چلتا

یہ درخت ہندی وطن ہے مگر بنگالہ مین اس درخت کی بہت قدر کیجاتی ہے کسواسطے کہ اسکا پہل اہل بنگالہ کو نہایت مرغوب ہوتا ہے اہل بنگالہ اسکے پہل کے بہت خواہان نظر آتے ہین چونکہ صوبہ بہار مین اسکا درخت کم ہے اتفاقاً جس باغ مین ہوتا ہے اوس باغ کے مالک سے وہ اہل بنگالہ جو صوبہ بہار مین آبسے ہین اس پہل کی فرمایش کرتے ہین خصوصاً اہل بہار

---

[1] یہ ہی امریکہ جنوبی کا دریا ہے مگر اس دریا سے بزرگتر کوئی دریا دنیا مین نہین ہے ۔

اسس پہل کو مصرف مین نہین لاتے ہین یعنی ایسے لوگ بھی جو صحبت اہل بنگالہ کی وجہ سے اس پہل کے استعمال سے واقف ہوگئے ہین اسکی طرف توجہہ نہین کرتے بہرحال اہل بنگالہ سے جہان پاتے ہین شوق سے اپنے مصرف کے لئے لیجاتے ہین - مولف کو بھی بوضع اہل بنگالہ اس پہل کے ذالقہ کرنیکی نوبت آئی ہے - واقعی یہ ہے کہ چندان بد ذالقہ نہین ہوتا ہے -
بہ نظر تحقیق جو حضرات اسکے مزے سے واقف نہین ہین اسکا امتحان فرمالین البتہ اسقدر عمدہ بھی اسکا ذالقہ نہین ہوتا ہے کہ انسان عش عش کرکے کہائے گو امر واقعی یہی ہے کہ اہل بنگالہ اس پہل کو عش عش کرکے کہاتے ہین جیسے بڑے باغون مین اسے جگہ دینا غیر مناسب نہین معلوم ہوتا ہے - خاص کر ایسی حالت مین کہ احباب بنگالہ وطن بالکثر اسکے پہل کی فرمائش کرتے ہین -

چلتے کا درخت بلند اور خوش قامت اور نیز سایہ دار ہوتا ہے اسکے پتے عریض خوشرنگ کہلتے سبز اور خوشنما ہوتے ہین ماہ جولائی مین یہ درخت پہول دیتا ہے - پہول مقدار گا بڑا اسفید رنگ اور بو یا ہوتا ہے - نصف ستمبر مین اسکا پہل قابل مصرف ہوجاتا ہے - پہل چہوٹے بیل کے برابر بپوست بالائے پوست بشکل پیازہ ہوتا ہے جب سب پوست علحدہ کئے جاتے ہین تب وہ شئے نکلتی ہے جو خوردنی متصور ہوتی ہے حالت طبعی مین اسس شئے کا مزا ترشش ہوتا ہے لیکن بقول فرمنجر صاحب (Firminger) جب اوسمین چینی ڈالکر آگ پر پکاتے ہین تو اوسکا مزا ویسا ہی ہوجاتا ہے جیسا کہ سیب ترشش کو بہ ترکیب بالا پختہ کرتے ہین لیکن فرق اسیقدر رہوتا ہے کہ سیب کے خلاف چلتے کا مغز ریشہ دار ہوتا ہے -

یہ درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے - مولف نے چلتے کے درخت کو تخم سے پیدا ہوتے دیکھا ہے چنانچہ ایک باغ مین جو قریب داناپور کے موضع نیورہ مین واقع ہے سابق سے ایک درخت چلتے کا تھا مگر تخم کے ذریعہ سے کچھہ عرصہ کے بعد

چنانچہ درخت خودرو اور [illegible] پیدا ہوتا [illegible] افغانستان سے [illegible] تک اچھا موجود [illegible] پایا جاتا ہے
بنگالہ وطن اسکے [illegible] ہوتے ہین اور کبھی [illegible] لیتے ہین اور کبھی خوشبو [illegible]
لیجاتے ہین مگر [illegible] باغ [illegible] پیدا [illegible] آسنے اسکے پہل کو کسی نے نہین دیکھا - واقعی
یہ ہے کہ اہل بہار بسبب [illegible] اس پہل کو بیکار سمجھتے ہین یہ محض اونکی ناواقفی اور ذرا حلق کی
سبب ہے چنگری یعنے جھینگے کے ساتھہ پکتا جو لطف دیتا ہے اوسکا مزا اوسکے قدردانون
سے پوچھیے -

Puneeala Plum

پنیالہ

یہہ درخت ہندی وطن ہے مگر صوبہ بنگالہ اور بہار مین بکثرت دیکھا جاتا ہے - اطراف آگرہ
اور دہلی مین قلیل الوجود ہے اور پنجاب مین بالکل غیر معروف ہے -
اسکا قد ۳۰ فٹ تک بلند ہوتا ہے - پتے سبز اور چھوٹے ہوتے ہین اور شاخین کانٹون سے
بھری رہتی ہین - ماہ ستمبر اور اکتوبر مین اس درخت کا پہل مراد پر آتا ہے پہل کی شکل گول
بیر کیسی ہوتی ہے اور مقدار ؔ بھی ڈلی کے قریب قریب ہوتا ہے - پہل کا رنگ خامی مین
سبز اور پختگی مین میلا بینگنی اور مزا کساؤ کے ساتھہ خفیف شیرین ہوتا ہے - کہانیکے قبل
انگلیون سے مل لینے سے اسکا مغز نرم اور خوش مزہ ہو جاتا ہے - بحالت موجودہ پہل
کچھہ ایسا قابل توجہ نہین ہے مگر پرورش اور احتیاط سے پنیالے کا درخت اثمار خوشنما
پیدا کرسکتا ہے - لفٹنٹ پاگسن (Lt Pogson) لکھتے ہین کہ اس
درخت کی شاخین اسقدر چھانٹی جائین کہ اسکا قد ۱۲ فٹ بلند رہجاوے بیکار پتلی لکڑیان
سب علحدہ کردی جاوین اور شاخین بوضع بیر و آلو بخارا وغیرہ تراشش ڈالی جائین -
زمین کہود کر جڑین کہولدیجائین اور جو کہاد عموماً میوون کے درخت کیواسطے درکار ہے ڈالی
جاسئے اور سواے زمین دور کرکے نئی مٹی تہالون مین بھری جاے اس ترکیب سے درخت

کی اصلاح بطور کافی ہوگی اور قوت ثمرہ ترقی کر جائیگی اور پھل حسب مراد سابق سے بہتر پیدا ہونگے۔

پنیالے کا درخت تخم سے پیدا ہوتا ہے۔ ہر پھل میں چند تخم ہوتے ہیں۔ کھانے کے بعد

اسکے تخم کو بونا چاہیے۔ مولف نے اسکے درخت تخم سے تیار کئے ہیں۔

Flacourtia Inermis

لوٹی لوٹی

فرمنجر صاحب (Riv. Firminger) لکھتے ہیں کہ یہ درخت بھی پنیالے کے طور کا پھل

دو ایک مہینا دیر کرکے پیدا کرتا ہے مگر اسکا پھل پنیالے کے پھل سے کم رتبہ ہوتا ہے

لوٹی لوٹی کا پتا پنیالی کے پتے سے بڑا ہوتا ہے اور اسکا درخت کانٹوں سے بالکل پاک ہوتا ہے

یہ درخت بھی پنیالے کے مانند تخم کے ذریعہ سے پیدا ہوتا ہے۔

Averrhoa Carambola

کمرخ

اس درخت کا وطن مولکاز (Moluccas) ہے مگر ہندوستان کی اکثر

جگہوں میں پایا جاتا ہے اطراف کلکتہ و پٹنہ و فیض آباد وغیرہ کیطرف کمرخ کا درخت کثیر الوجود ہے

اس درخت کا قد ۲۰ فٹ تک بلند دیکھا گیا ہے اسکے پتے چھوٹے خوشنما رنگ اور گھنے

ہوتے ہیں پھول کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اور پھل حالت خامی میں سبز رنگ اور پختگی میں

گہرا زرد ہو جاتا ہے پکنے پر اسکے پھل میں ایک خوش آیند بو پیدا ہوتی ہے پھل طول

میں نصف بالشت اور پہلودار ہوتا ہے۔ اسی پھل کے نام سے لفظ کمرخی نے رواج

پایا ہے جس سے ہر کہ و مہ مطلع ہے۔ اسکے پھل کا مزا عموماً اندک شیرینی کے ساتھ

ترش ہوتا ہے مگر کمرخ کی ایک قسم ہوتی ہے جسکا پھل نہایت شیریں اور خوش مزہ

ہوتا ہے۔ ماہ ستمبر میں کمرخ کا پھل پختہ ہوتا ہے اور اسی وقت میں اس درخت میں

پھر پھول آتا ہے اس پھول سے جو پھل لگتے ہیں انکی پختگی کا زمانہ جنوری ہے۔

کمرخ کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے

Chines Kumunga

کمرخ چینی

یہ بھی کمرخ کی ایک قسم ہے اسکا پھل مقدار مین قسم مذکور کے پھل سے چھوٹا ہوتا ہے۔ اسکا رنگ پکنے پر بھی گہرا سبز رہتا ہے اور ہر چند اسکے پھل مین ترشی نہین رہتی ہے تاہم اسکا پھل قسم بالا کے پھل کے برابر خوش آیند نہین ہوتا ہے۔

کمرخ چینی کا درخت پیوند کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ ذریعہ معمولی کمرخ کا درخت تیار کیا جاتا ہے۔

Bilim bing

بلیمبی

اس درخت کا [illegible] انگاز ([illegible]) ہے دکھن مین کثیر الوجود اور بنگالہ مین قلیل الوجود ہے۔ اس درخت کا قد ۳۰ فٹ تک پہونچتا ہے۔ اور اسکا تنہ نہایت سیدھا ہوتا ہے۔ نصف ماہ فروری مین یہ درخت پھول لاتا ہے اور اسکا پھول گچھہ دار ہوتا ہے بقیہ ایام سرما تک پھول پھل دیا کرتا ہے۔ اسکے پھل کا چمڑا چکنا ہلکا زرد رنگ غیر کامل الشفاف سفید انگور کیطرح ہوتا ہے پختہ ہونے پر اس پھل کا مغز مکھن کیطرح نرم ہوجاتا ہے۔ لیکن ترشی اسقدر رہتی ہے کہ سلوخ کئے بغیر یا اچار بنائے بغیر کسی مصرف کا نہین ہوتا ہے۔

بلیمبی کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔ مگر نازک بہت ہوتا ہے۔ کلکتہ مین اسکے ننھے درخت کو دو تین سال تک سرما کے صدمہ سے بچانے کے لئے زیر سایہ رکھتے ہین اگر ایسا نکیا جائے تو بیشتر ہلاک ہوجاتا ہے۔

Artocarpus Lakoocha

بڑھل

یہ درخت ہندوستانی وطن ہے اسکا قد اوسط قد تخمی آم کے برابر ہوتا ہے۔ پتا عریض
اور خشونت دار رکہتا ہے اسکی شکل کچھ ایسی مطبوع معلوم نہین ہوتی ہے۔ پہول لانیکے قبل
اسکے سب پتے خزان کر جاتے ہین اور پہول کا رنگ نہایت زرد ہوتا ہے مقدار مین اسکا پہول
اوسط درجہ کے کوسے کے برابر ہوتا ہے۔ غربا اسکے پہول کی ترکاری بناتے ہین۔ اسکا پہل
خامی مین سبز اور پختگی مین سرخی مائل گہرا زرد ہوتا ہے۔ مقدار مین بڑے کوسے سے
بھی بڑا ہوتا ہے۔ ترشی آمیز شیرین مزا رکہتا ہے ہر پہل مین کثرت سے تخم ہوتے ہین
پوست مین کسیقدر خشونت ہوتی ہے اور مغز مین دودھ کی آمیزش پائی جاتی ہے جسکے
باعث کہانے والے کے لبون مین لاسے کیطرح کی چپچپی گی پیدا ہوتی ہے۔ یہ کوئی عمدہ
میوہ نہین ہے سڑک کے کنارے یا افتادہ زمین مین بڑہل کا لگانا مضائقہ نہین عوام
اسکے پہل کو کثرت سے کہاتے ہین گو یہ کسیقدر ربطی الهضم بہی ہے۔
اسکا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے۔

Tamarind

املی

یہ درخت ہندی وطن ہے اور قریب قریب تمام ہندوستان مین دیکہا جاتا ہے۔ اسکا
قد بہت بزرگ اور سایہ دار ہوتا ہے پتے نہایت خوشنما سبز رنگ اس کثرت سے
ہوتے ہین کہ اسکے درخت کے نیچے بارش کا اثر دیر مین ہوتا ہے۔ اس درخت کی
شاخین نہایت مضبوط اور چمڑی ہوتی ہین۔ ماہ مئی مین یہ درخت زرد رنگ کے پہول لاتا
ہے اور رغدری مین اسکے پہل پختہ ہوجاتے ہین۔ اہل دکن کثرت سے املی استعمال کرتے
ہین حتی کہ اسکے پتون کو بہی کہا جاتے ہین دریغ نہین کرتے اس درخت کی تین قسمین دیکھی
جاتی ہین۔ اول وہ جسکے پہل نہایت ترش ہوتے ہین دوم وہ جسکے پہل مین کسیقدر
شیرینیت ہوتی ہے اور یہ وہی قسم ہے کہ جسکو شیخ الرئیس ثمر ہندحلو یعنی میٹھی املی لکہتے ہین

اور تیسری وہ کہ جسکے پہل کا مغز خوشرنگ سُرخی مائل ہوتا ہے اور جسے عوام لال املی
کہتے ہین اس لال املی کا مربہ نہایت خوش رنگ ہوتا ہے۔ املی کا مربہ قابل توجہ
ہوتا ہے۔ تخم سے اسکا درخت تیار کرتے ہین مگر فرمنجر صاحب لنٹے کے ذریعہ سے اسکے
درخت کو تیار کرنیکی ہدایت کرتے ہین بہ نظر تجربہ اگر ارباب شوق لنٹے کے ذریعہ سے
املی کا درخت تیار کرین تو خالی از لطف نہوگا۔ طبی اغراض سے املی کا درخت ہندستان مین
نہایت بکار آمد متصور ہے۔

Mankey Bread

ولایتی املی

اس درخت کا وطن سینیگال[1] (Senegal) ہے اسکے دو تین درخت
سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہین مگر یہان اونکے پہل صرف مرغ کے انڈے کے
برابر ہوتے ہین حالانکہ اپنے وطن مین اس درخت کا پہل شتر مرغ کے انڈے کے برابر
ہوتا ہے صوبہ دکن کے بعض مقام مین اسکے درخت بہت شاداب دیکھے جاتے ہین لیکن
اونکے پہل کی نسبت فرمنجر صاحب کچھہ تحریر نہین فرماتے ہین۔ مولف کو ایسا معلوم ہوا ہے
کہ دکن مین یہ درخت حسب مراد بار وربھی ہوتا ہے۔ ہندوستان کے اور حصون مین
یہ درخت دیکھا نہین جاتا۔ اطراف پٹنہ مین جو ایک قسم کا درخت ولایتی املی کے نام سے
مشہور ہے وہ اور شے ہے اُسکا پہل دراز ہوتا ہے اور بظاہر کسی قسم کی مناسبت تمرہندی
کے ساتھہ نہین رکھتا ہے۔

ولایتی املی کے پہل کا چہلکا تمر ہند کے چہلکے کے ساتھہ ساخت مین مشابہت رکھتا ہے اور
اسکے پہل سے بھی نہایت خوش مزہ شربت تیار ہوتا ہے بلکہ اسکا پہل شربت بنانے کے
سوا کسی اور مصرف کا نہین ہوتا ہے۔

---

[1] براعظم افریقہ مین یہ ایک فرانسیسی علاقہ ہے۔

بقیاس مولف یہہ درخت لنڈے سے تیار کیئے جانیکی صلاحیت رکھتا ہے -

Civet Cat fruit

دُریان

اسکا درخت نہایت قد کشیدہ اسی فٹ تک بلند ہوتا ہے اسکا وطن ملی (malay) ہے مگر برہما وغیرہ مین بھی اسکی بالیدگی اپنی مراد کو پہونچتی ہے - یہہ ایک جنگلی اور بڑے درختوں مین سے ہے اسکا پھل نہایت بزرگ انسان کے سر کے برابر ہوتا ہے - پھل کے اندر تخم ہوتا ہے جسے بھونکر کھاتے ہین اور تخم کے اوپر مغز ہوتا ہے جو نہایت لذیذ ہونے کے باعث اکثر ذائقہ انسان مین در آتا ہے مغز مین بالائی کی کیفیت پائی جاتی ہے اور اوسکا رنگ بھی نہایت سفید ہوتا ہے - یہہ مغز مقدار مین مرغ کے انڈے سے زیادہ نہین ہوتا بلا شبہہ خوش ذائقگی و نرمی مغز وغیرہ کے اعتبار سے یہہ پھل بہت کچھہ قابل تعریف متصور ہے مگر ایک عیب اس پھل مین ایسا سخت ہے کہ بدانست مولف اوس عیب کے باعث اس پھل کا تمام کمال سراپا ہیچ در ہیچ ہے - وہ عیب سخت یہہ ہے کہ اس پھل کے مغز کے اوپر کا جزو ایسا بدبو ہوتا ہے کہ اوسکی گندگی سے دماغ مین سخت پراگندگی لاحق ہوتی ہے اوسکی بوئی بد سڑے ہوئے حیوان مردہ یا پیاز بوسیدہ کیسی ہوتی ہے -

واقعی یہہ ہے کہ یہہ پھل اس عیب سخت کے باعث نفیس پسندون کو کم مطبوع ہوسکتا ہے مگر حال یہہ ہے کہ اس عیب سخت کے ساتھہ بھی اسکی تمنا اکثر اشخاص کو ہوتی ہے بہر حال کہتے ہین کہ اسکے پھل کو کسی ظرف آب کے اندر بھاڑنے سے اسکی بو کم ہوجاتی ہے -

دُریان کا درخت کلکتہ کے باغون مین چند بار نصب کیا گیا ہے مگر کبھی بالیدہ نہوسکا معلوم ہوتا ہے کہ کلکتہ اور اطراف کلکتہ کی آب وہوا اس درخت کے بالکل ناموافق ہے -

Carissa Carandas

کروندا

یہ درخت ہندی وطن ہے اور تمام ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے۔ اسکا درخت کاغذی
لیمون کے درخت کے قریب قریب بلند اور خاردار ہوتا ہے اسکے پتے گہرے سبز رنگ
اور چمکیلے ہوتے ہین۔ چھوٹے درختون مین کروندے کا درخت خوبصورت درختون مین
شمار کیا جاسکتا ہے باغون مین جگہ پانیکا استحقاق اسے بہر صورت حاصل ہے۔
اسکا پہل بہت بکار آمد ہوتا ہے۔ مربے۔ چٹنی۔ آچار کے لئے از بس موضوع ہے
ماہ جنوری مین یہ درخت پہول لاتا ہے اور اگست ستمبر تک اسکا پہل مراد برآجاتا ہے۔ حالت
خامی مین نہایت ترش ہوتا ہے لیکن پختگی پر آکر اوسکی ترشی کسیقدر کم ہوجاتی ہے۔ ماہ مئی
اور جولائی کے پہونچنے تک اسکا پہل آچار کے قابل ہوجاتا ہے بلکہ پوری پختگی کی حالت مین
اسی مصرف کا رہتا بھی نہین ہے۔ پہل مقدار کے روسے بہت چھوٹا ہوتا ہے لیکن چونکہ
یہ درخت کثیر الاثمار ہے کثرت اثمار خردی مقدار کی تلافی بخوبی کر دیتی ہے۔ رنگ ثمر کے
اعتبار سے کروندا دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو ہلکی سرخ آمیز پہل دیتا ہے اور
دوسرا وہ جو سفید رنگ ثمر لاتا ہے دونون رنگ کے پہل مربے چٹنی آچار کے مصرف مین
آتے ہین اور دونون قسم کے درخت جب پہلون سے لدے رہتے ہین چشم ناظرین کو
عجب لطف دکھلاتے ہین۔ سبز پتون مین سفید یا سرخ رنگ کے پہلون کی کثرت ایک
عجب عالم پیدا کر دیتی ہے یون تو باغون مین عموماً چار پانچ درخت دکھائی دیتے ہین لیکن
اگر کروندے کے درختون کی سیر کسیکو منظور ہو تو ایسی جگہ جاے جہان خود رو
کروندے کے درخت ہزارون موجود رہتے ہین صوبہ اودہ مین کروندے کے بہت
جنگل ہین کوسون کروندے ہی کے درخت دکھائی دیتے ہین جسوقت ان درختون مین
پہل لگتے ہین خدا کی قدرت نظر آتی ہے۔ یہہ جنگلی کروندے بھی بستانی کروندی کیطرح

ہوتے ہین لیکن کروندے کی ایک قسم راجگیر کے دامن کوہ مین ہوتی ہے جسکا قد دو تین فٹ سے زیادہ بلند نہین ہوتا ہے پتیان چھوٹی اور پھل بھی نہایت خورد ہوتے ہین یہہ کوہی قسم اغراض باغبانی کے لئے مناسب نہین ہوتی ہے اس کوہی کروندے کے پھلون مین بھی شیر سفید بستانی کروندے کے پھلون کیطرح موجود رہتا ہے۔ کروندے کا درخت تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔

Chines Kuranda

کرونداچینی

ریورنڈ فرمنجر (Revd Firminger) کہتے ہین کہ مسٹر فارچون (Mr Fortune) نے چینی کروندے کے درخت چین سے ہندوستان کو بھیجے تھے مگر اب کوئی درخت موجود نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف آب وہوا سے سبب ضائع ہوگئے قرینۂ غالب یہی ہے کہ کروندے کی یہ قسم کوئی عمدگی خاص رکھتی ہوگی ورنہ مسٹر فارچون (Mr Fortune) چین سے اسکے ارسال کرنیکی تکلیف کیون گوارا کرتے فرمنجر صاحب (Revd Firminger) خود اس درخت کی حقیقت سے مطلع معلوم نہین ہوتے ہین شایقین اثمار اون تجار کلکتہ کے ذریعہ سے جو چین سے کاروبار رکھتے ہین اگر چینی کروندے کے درخت منگاکر اس درخت کی نسبت ذاتی تجربہ حاصل کرلین تو یہ مذاق علم پروری سے بعید نہوگا۔

Natal Plum

کروندا نٹیل

اس درخت کا وطن مقام نٹیل (Natal) ہے ہندوستانی کروندے سے مشابہت رکھتا ہے اور واقعی یہہ بھی کروندے کی ایک قسم ہے لیکن ہندوستانی کروندے

مد اسابق مین اسکا بیان ہوچکا ہے۔

عمدگی ثمر کے اعتبار سے افضل ہے اس کرونڈے کا پھول سفید اور پھل سرخ سیاہی آمیز نہایت خوشنما مقدار مین ہندوستانی کرونڈے کے برابر سے بڑا ہوتا ہے جزیرہ کیپ[*] (Cape) مین اس کرونڈے کی بڑی قدر ہوتی ہے وہان اسکا پھل بغرض باورچی خانہ کے لئے بیشتر مطلوب رہتا ہے۔ فرمنجر صاحب (Firminger) لکھتے ہین کہ اس کرونڈے کے چند درخت ہم کیپ سے اپنے ساتھ ہندوستان مین لائے تھے اور ہر چند چھ برس تک یہ سب درخت ہمارے باغ مین رہے مگر کبھی مثمر نہوئے کلکتے کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین ہر چند اسکے درخت موجود ہین مگر حسب مراد پھل نہین لاتے ہین بیان باغبانان یہ ہے کہ ایک یا دو دالی کے سوا کبھی کوئی درخت زیادہ پھل نہین لاتا ہے لیکن بیان ہے مسٹر میاور (Mr. Mc Ivor) کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کرونڈا مقام کلہٹی (Kulhuttee) مین جو کوہ نیلگری پر واقع ہے خوب شاداب رہکر حسب مراد بارور ہوتا ہے۔

فرمنجر صاحب کا قیاس یہ ہے کہ اگر ہندوستانی کرونڈے کے بیج سے اس کرونڈے کا پیوند تیار کیا جائے تو اس کرونڈے کی باروری کی امید کیجا سکتی ہے۔

Emblica officinalis

آملہ

یہ درخت ہندی وطن ہے اور ہندوستان مین کثیر الوجود ہے اس درخت کا قد بیج آم کے متوسط درخت کے قریب قریب بلند ہوتا ہے پتے سبز رنگ اور چھوٹے ہوتے ہین اسکا پھل ترش اور کسیلا ہوتا ہے حالت پختگی مین بھی درخت سے توڑ کر کہانیکے قابل نہین ہوتا ہے مگر اسکے پھل سے نہایت بکار آمد مربے تیار کیا جاتا ہے جو اغراض طبی کے لئے مفید ہوتا ہے معمولی قسم کی آملی کا پھل متوسط گول بیر کے

[*] جزء اعظم افریقہ کا جنوبی حصہ جو سرکار انگلشیہ کے متعلق ہے۔

پہل کے برابر ہوتا ہے اور بیشتر اسی مقدار کے پہل سے مربے تیار کیا جاتا ہے مگر آملہ کی ایک قسم ہوتی ہے جسکا پہل بہت بڑا ہوتا ہے اور حالت تیاری میں اسکے مربے کا دانہ مقدار ا سلہٹ کے کوئلے کے ڈلے سے کبھی کم نہین ہوتا ہے شاید اطراف مرزا پور اور بنارس مین اس قسم کے آملہ کے درخت موجود مین چنانچہ بنارس کے مربے ساز اس کے پہل سے مربے تیار کرکے اکثر سر بازار بیچا کرتے ہین ۔

آملہ کا درخت تخم کے ذریعے سے تیار کیا جاتا ہے ۔

(Otaheite gooseberry)

نرپھل

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے صوبہ بہار مین کثیر الوجود ہے اکثر اسی باغون مین لگاتے ہین اسکا قد قریب قریب آملہ کے درخت کے ہوتا ہے مگر آملہ کے درخت سے زیادہ خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے اسکا پہل بھی قریب قریب مقدار مین آملہ کے برابر مگر کسیقدر کمرخی پہلودار ہوتا ہے اسکے علاوہ آملہ کے برخلاف اس پہل مین کسائی کم اور ترشی زیادہ ہوتی ہے ۔ پہل کے وسط مین ایک سخت تخم ہوتا ہے اسکے پہل سے چٹنی اور اچار تیار کرتے ہین اور چینی کے مرکب کرنے سے اسکا پہل مطبوخ ہونے پر خوش مزہ چاشنی دار ہوجاتا ہے ۔ یہ درخت سال مین دو بار ثمر لاتا ہے بار اوّل آخر ماہ اپریل اور بار ثانی آخر ماہ اگست مین اس درخت کو صوبہ بہار مین ہرفاریوڑی کہتے ہین اور اوس دیار مین مشہور خاص و عام ہے ۔

نرپھل کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے اور جلد بالیدہ ہوتا ہے ۔

(Myrobalan)

ہڑ کلان

اسکا درخت جامن کے درخت کے برابر قدآور ہوتا ہے ۔ اور اسکا وطن ہندوستان ہے

تمامی اہل ہند اس درخت کے پھل سے خوب واقف ہیں اسکے پھل سے بھی مربے تیار ہوتا ہے مگر چونکہ اسکے پھل میں کساؤ بہت ہوتا ہے اس سبب سے اسکا مربے اکثر خوشگوار نہیں ہوتا ہے اغراض طبی کے لیے اس درخت کا پھل مخصوص ہوا ہے۔ بنارس میں بھی اسکا مربے ایسا نہیں تیار ہوتا ہے کہ جس سے کساؤ بالکل دور ہو جاتا ہو لیکن سیوڑھی میں جو سینیا اسٹیشن ریلوی کے قریب ہے اسکا مربے ایسا عمدہ تیار ہوتا ہے کہ نام کو حموضت یعنی کساؤ اوسمیں نہیں پایا جاتا ہے سیوڑھی کا مربے مٹھائی کا حکم رکھتا ہے اور زیادہ تر تعجب خیز یہ امر ہے مٹھائی بن جانے پر بھی وہاں کے مربے میں فعل طبی باقی رہ جاتا ہے۔

اس کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے۔

(Mimusops elengi)

مولسری

یہ درخت ہندی وطنی ہے اسکا قد جامن کے درخت کے برابر لیکن نہایت خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے اس درخت کو زینت کی نظر سے کوٹھیوں کے سامنے لگاتے ہیں۔ اسکا پھل کروندے کے پھل کے برابر اور حالت پختگی میں سرخ رنگ ہوتا ہے۔ اسکے پھل میں کساؤ قلیل شیرینی کے ساتھ موجود رہتا ہے۔ کہانیکے وقت گلے میں خشونت یبس کے ساتھ پیدا ہوتی ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ پھل انسان کے قابل ذائقہ متصور نہیں ہے بلکہ مولسری کو درختان ثمرہ سے شمار کرنا بھی فضول ہے البتہ یہ درخت خوش قامتی و سایہ داری و خوش رنگی اثمار و بوباس گل و ازہار کے اعتبار سے زینت قصر و ایوان سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی زینت کے خیال سے اہل شوق اسکو کوٹھیوں کے احاطہ کے اندر لگاتے ہیں گاہے اسکا درخت خیال ثمرگیری سے نصب نہیں کیا جاتا ہے۔ مولسری کا پھول نہایت خوشبو ہوتا ہے اسکے پھول کا ہار بھی بناتے ہیں مگر جیسے

اشخاص کو اسکے پھولون کی بو مطبوع نہین ہوتی ہے۔ بہرحال مولف کو پسند ہے اسواسطے کہ کسیقدر وحشت خیز ہوتی ہے اور ایک خاص کیفیت قلبی پیدا کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ مزاج مولف پر اسکے پھولون کا اثر بوضع خاص ہوتا ہو ورنہ طبائع مختلف مین ضرور نہین کہ کیفیت واحدہ تمام اشخاص مین یکسان پیدا ہو لفظ مولسری سے شیخ امام بخش ناسخ مرحوم کا شعر مندرجہ ذیل یاد آتا ہے ؂ طرفہ چمن مین ہے نخل تراقد پہ گرتا ہے جو اے سرو روان مولسری کا ۔ ارباب واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ شیخ مغفور بہت صاحب اطلاع شخص تھے اور انکی شاعری اعلےٰ درجہ کی واقفیت علمی سے خبر دیتی ہے

مولسری کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے ۔

(Nauclea cordifolia)

کدم

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے کہنہ ہونے پر قد مین املی کے برابر ہو جاتا ہے پتے سبز اور آم کے پتون سے عرض مین زیادہ مگر طول مین بہت کم ہوتے ہین ۔ یہ درخت خوشنما اور سایہ دار ہوتا ہے ہرچند پیداوار ثمر کے اعتبار سے اس قابل نہین ہے کہ میوہ دار درختون کے ساتھ باغ مین نصب کیا جاے تاہم کوٹھیون کے احاطون مین یا سڑکون کے کنارے اس درخت کو جگہ دینا بہت مناسب ہوتا ہے یہ درخت ابتداے ایام برشکال مین پھول لاتا ہے اور آخر اگست سے اسکا پھل مراد پر آنے لگتا ہے ۔ اسکے پھول اور پھل دونون خوبصورت ہوتے ہین اور دونون کی شکل گروی ہوتی ہے ۔ یہ درخت اس کثرت سے پھول لاتا ہے کہ گویا تمام درخت پھولون سے چھپ جاتا ہے سبز پتون مین گول گول سفید پھولون کی کثرت عجب بہار پیدا کرتی ہے اسی حساب سے پختہ پھلون کی زردی بھی اپنے وقت پر عجب لطف دکھلاتی ہے ۔ کدم کے پھل کا مزا حالت پختگی مین بھی ترش رہتا ہے اگر مٹھاس ہوتی ہے تو نام کو ہوتی ہے

خوش پسندون کے ذائقہ کے قابل یہ پھل نہین ہوتا عوام اور غربا اسکے پھلون سے پیٹ بھر لیا کرتے ہین اکثر اشخاص اسکی چٹنی بناتے ہین بلکہ اسکا پھل اگر کسی مصرف کا ہو تو اسی چٹنی کے مصرف کا ہوتا ہے۔

یہ درخت تخم کے ذریعہ سے جو بہت خرد ہوتا ہے تیار کیا جا سکتا ہے۔

Fan Palm
تاڑ

ہر چند اس درخت کا وطن ہندوستان ہے مگر تمام ہندوستان مین دیکھا نہین جاتا ہے صوبہ بہار و بنگالہ و بعض اضلاع متعلق گورمنٹی ممالک مغربی و شمالی مین بھی کثیر الوجود ہے لیکن کانپور سے آگے بڑھکر نظر نہین آتا دو درخت آگرہ مین جہانگیر شاہ جنت آرام کی حویلی کے اندر موجود ہین اونکی قد آوری ہر چند صوبہ بہار کے کہنہ تاڑون کے برابر تو نہین ہے مگر اتنا معلوم ہوتا ہے کہ آگرہ کی آب و ہوا اور سر زمین اس درخت کو بالیدہ کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے۔ اطراف آگرہ و دہلی مین اس درخت کا نایاب ہونا نا توجہی سکنا پر محمول کیا جا سکتا ہے کسواسطے کہ مولف نے جو تاڑ کے دو درخت آگرہ دیکھے ہین اونکی بالیدگی کے انداز سے کسیطرح زمین کی برائی ثابت نہین ہوتی ہے ملک دکن مین بھی تاڑ کے درخت موجود ہین مگر بنگالہ اور بہار کے تاڑون کے برابر قد کشیدہ نہین ہوسکتے کوہی زمین اس درخت کے واسطے مناسب نہین ہے گو ملک بنگالہ مین مولف نے پہاڑیون پر بھی اسکے درخت دیکھے ہین مگر اون کی بالیدگی حسب مراد نظر نہ آئی ضلع پٹنہ تاڑ کے واسطے مخصوص معلوم ہوتا ہے جسقدر اس ضلع مین قد کشیدہ تاڑ کے درخت دیکھے جاتے ہین اور کہین شاید کم ہونگے۔

تاڑ کا درخت نہایت قد کشیدہ اور بنا ر جیل اور کھجور کے مانند بے شاخ ہوتا ہے بڑے بڑے پتے اسکے سر پر ہوتے ہین پتا کا طول ۵ سے ۱۰ یا ۲۰ ہاتھ اور رنگ سیاہ

ہوتا ہے ساق کی جلد کھُردری ہوتی ہے ضلع پٹنہ کے دیہاتون مین اسکے درخت بکثرت
دیکھے جاتے ہین اور جس جگہ پر انکی کثرت ہوتی ہے وہان کی سواد بہت خوشنما معلوم
ہوتی ہے۔ اہل بہار اس درخت کو کثیر المنافع جانتے ہین تزئین باغ والیوان بھی اس
درخت سے مقصود ہے تاڑ کی چند قسمین ہین ایک کو ڈوما کہتے ہین اس قسم کے تاڑ کا
پھل نہایت سیاہ رنگ ہوتا ہے اور ذائقہ کے اعتبار سے بھی تمام اقسام سے اچھا
ہوتا ہے منجملہ چند قسمون کے اسکی دو قسمین ہوتی ہین جنھین ہترتا اور جوگیا کہتے ہین ان
دونون کے پھل ڈوما کے برابر اچھے نہین ہوتے ہین تاڑ کا پھل عام اس سے کہ
کسی قسم کا ہو نفیس پسندون کے کہانے کے قابل نہین ہوتا ہے مگر اسکے شیرہ مین
چینی دودھ اور میوے از قسم کشمش و بادام ملاکر جو پھلوریان تلتے ہین کسقدر خوش ذائقہ
تیار ہوتی ہین تاڑ کے درخت کی عمر بہت ہوتی ہے جسقدر پرانا ہوتا ہے اوسکی لکڑی
زیادہ تر سیاہ اور مضبوط ہوتی جاتی ہے جن جگہون مین سکھوا نہین ملتا ہے وہان کے
لوگ اسکی لکڑی کو خانہ سازی مین صرف کرتے ہین بلکہ دیہات مین اسی درخت کی بدولت
دیوارون پر چھپر دکھائی دیتا ہے بلاشبہ اہل دیہات کے لئے یہ درخت کثیر المنافع ہے
اسکے پتے بادبیزن کے مصرف مین آتے ہین اور جہان پخت کے لیے لکڑیان نہین ملتی
ہین۔ اس درخت کے خشک پتے ہیزم مطبخ کا کام دیتے ہین تاڑ کا درخت بطئ الثمر ہوتا ہے
١٥ یا ١٨ برس مین ثمر لاتا ہے مگر حفاظت اور سیرابی سے ٩ یا دس برس مین ثمر
لانیکے قابل ہوجاتا ہے تاڑ دو طور کا ہوتا ہے ایک وہ کہ جو ثمر لاتا ہے جسے پھل تاڑ کہتے ہین
اور دوسرا وہ جو کبھی پھل نہین لاتا جسے بل تاڑ کہتے ہین دونون سے تاڑی پیدا ہوتی ہے
جسے اہل دیہات بکثرت پیتے ہین اور جسکی بدولت بہت کچھ جوتی پیزار بیناکہ و جینہ کے
زمانے مین نامہذب پینے والون کے درمیان ہوا کرتی ہے۔ صاحب مخزن نے تاڑی کی
نسبت بہت کچھ لکھا ہے اوسکے اعادہ کی بیان کوئی حاجت نہین مگر یہ بات یاد رکھنے کے

قابل ہے کہ اہل ہند کے لئے ولایتی شرابون سے تاڑی [illegible] شربت کو دونون جہت سے
برابر ہین شراب جسقدر آخر کار انسان کش ہوتی ہے اوسیقدر تاڑی [illegible] رسان نہین ہے لیکن
اسی تاڑی کی بدولت تاڑ ایک کثیر المنافع درخت متصور ہے چنانچہ زمینداران کے ساتھ کی
آمدنی جسقدر تاڑ سے ہوتی ہے کسی شجر مثمر سے نہین ہوتی ہے اگر تاڑی کے محاصل سے
درگذر [illegible] تو بھی یہ درخت مفصل یعنی دیہات کے رہنے والون کے لئے نہایت نفع بخش
متصور ہے اہل دیہات اسکے منافع سے خوب واقف ہین بلا شبہہ یہ درخت ایسا ہے کہ جسقدر
زیادہ نصب کیا جاتے اوسیقدر اس سے زیادہ نفع [illegible] ممکن ہے اور طرفہ یہ ہے
کہ اس درخت کیواسطے زمین نہایت قلیل درکار ہوتی ہے [illegible] ہین اسکا درخت
ہوکر عمر طبعی کو پہونچ جاتا ہے اور دوسرے درختون کو اپنے سایہ سے خراب نہین کرتا ہے
تاڑ کا درخت تخم سے پیدا ہوتا ہے ہر پھل مین دو تین تخم پاؤ یا آدھ سیر کے وزن کے
پتھر کے برابر سخت موجود رہتے ہین انہین تخم سے اسکا درخت تیار ہوتا ہے بہادون
یعنی آخر اگست سے اسکا پھل پختہ ہونے لگتا ہے پختہ پھل کے تخم کو زمین مین نصب کرنا
چاہئے گو خام پھل کے تخم سے بھی درخت اگتا ہے مگر ایسا تخم قابل اعتماد نہین ہوتا ہے
ابتدائے حالت ثمر مین تاڑ کے پھل سے ایک شئے نرم خوشگوار شیرین نکلتی ہے جسے کوا
کہتے ہین کوا بھی کثرت سے کھایا جاتا ہے مگر بطی الہضم ہوتا ہے نازک معدہ والون کو
اس سے تا مقدور احتراز درکار ہے اس کو تہ سے اچار بھی بنتا ہے اور [illegible] خوش ذائقہ ہوتا ہے
بقرینۂ غالب تاڑ کی عمر طبعی دو سو برس ہے مگر اس عمر کا درخت شاید کوئی ہوگا
کسواسطے کہ جہان نوے ۹۰ یا سو برس کا یہ درخت ہو جاتا ہے خانہ سازی کے خیال سے
زمینداران کاٹ ڈالتے ہین ساٹھ برس کی عمر مین یہ درخت اپنے [illegible] قد کو پہونچ جاتا ہے
اور اکثر اپنے جواری درختون سے زیادہ کشیدہ قامت معلوم ہونے لگتا ہے اسی
کشیدہ قامتی کو خیال کرکے انشاء اللہ خان نے (جو نہایت ظریف اور ظرافت مزاج تھے) شعر

ذیل کو موزون کیا تھا ؎ سب سرو باندہتے ہین لب جو ۔ اس قد کو تاڑ باندہ ۔ بوسہ کی گر ہوس ہے
تو یار نہین یاڑ باندہ ۔ عام اس سے کہ تاڑی تازی یا باسی مسکر ہونیکے سبب ہمارے
دین پاک کے رو سے ناپاک متصور ہے تاہم اسکا صرف نیک کام مین ہو سکتا ہے یعنی
علاوہ سرکہ تیار کئے جانیکے تاڑی مین قوی فعل طبی حاصل ہے یعنی اگر مجرد تاڑی ہی
عام اس سے کہ تازی ہو یا باسی نل بھبکے کے ذریعہ سے عرق کھینچین تو یہ عرق صاحب
تخمہ اور بھی صاحب ہیضہ کو نہایت نافع ہوتا ہے۔ مولف نے اس عرق سے بسال
ان امراض کے بہت بیمار اچھے کئے ہین چنانچہ امسال بھی اس عرق سے چند صاحب تخمہ
اور ہیضہ کا علاج کیا ہے جس سے ہمارے بعض اقران اور احباب واقف ہین علاج کا
طور یہ ہے کہ مریض کو دو چھٹانک یہ عرق کشیدہ باسن وسال حالت مریض کو
خیال کرکے جسقدر مناسب معلوم ہو پلانا چاہئے اور بعد ازان بقدر ضرورت
جتنی بار حاجت ہو اوسی مقدار سے پلاوین تخمہ کو یقیناً زایل کر دیتا ہے اور ہیضہ
مین بھی بہت نفع کرتا ہے اور تخمہ جو ہیضہ کیطرف منتقل ہوجاتا ہے اوسے ہرگز منتقل
نہین ہونے دیتا ہے ایک بوتل عرق دو یا تین مریضون کے کام آسکتا ہے تاڑی
کوئی شئے بہت گران قیمت نہین ہے خاصکر دیہات مین کہ اہل معاش خود کثرت
سے تاڑ رکھتے ہین اگر اشخاص زمیندار اس عرق کو کھینچوا کر موجود رکھین اور اپنے
جواری غربا کی وقت پر خبر لین تو عنداللہ بہت کچھ ماجور ہون خدمت خلق بہترین
عبادت ہے کسیکی بیچارگی کی حالت مین کام آنا بڑی جوانمردی ہے۔ مبارک بندہ
وہ ہے جس سے کسیکو نفع پہونچے سعید شخص وہ ہے کہ سبب خیر دوسرے کے
لئے ہو وہ انسان جو کچھ بھی کسیکو روحانی یا جسمانی فائدہ پہونچاتا ہے عجب خوش قسمت
انسان ہے زندہ رہنا اور خلایق کو نفع پہونچانا عجب زندہ رہنا ہے وہ زندگی جو
خالی بندگی سے ہے واقعی شرمندگی ہے بہترین بندگی بندگان خدا کو راحت پہونچانا ہے

اہل واقفیت سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ایام گرما اور برشکال میں وہاں تپ بیرجان
ڈاکٹر اور طبیب جگہ بجگہ مقیم ہوتے ہیں کس کثرت سے تپ اور ہیضہ کے عارضے ہر سال
بلاناغہ پھیلتے رہتے ہیں اور ہزاروں مساکین بلا علاج ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان بحق تسلیم
ہو جاتی ہیں ایسی جگہ میں اگر تھوڑے خرچ سے دستگیری خلائق کا سامان ممکن ہو
تو ظاہر ہے کہ کوئی شخص ذی فہم ذی حس ذی مروت ایسے کار خیر سے مونہہ نہیں پھیر سکتا ہے
پس اگر خوشحال اہل دیہات غربا کے واسطے عرق مذکور ہر سال بنوا کر رکھیں تو ہزاروں
بیچاروں کی جان بری کی صورت پیدا ہو ؎ عبادت بجز خدمت خلق نیست ؛ بتسبیح
وسجادہ و دلق نیست ؛

Indian date Palm

کھجور

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے تاڑ کے برخلاف تمام ہندوستان میں اسکا درخت
دیکھا جاتا ہے کہیں کم اور کہیں زیادہ یوں تو اطراف کلکتہ میں بھی کھجور کے درخت بہت
ہیں مگر جیسی اسکی کثرت اطراف حیدرآباد میں ہے ویسی شاید اور کہیں کم ہوگی سرکار
حیدرآباد کی آبکاری کی آمدنی ان کھجوروں کی وجہہ سے بہت زیادہ ہے اہل حیدرآباد
کھجور کی تاڑی کو سیندھی کہتے ہیں یہ سیندھی غضب کی نشہ ور ہوتی ہے تاڑ کی تاڑی سے
بھی زیادہ قوت نشہ رکھتی ہے بلکہ حیدرآباد میں تاڑی کا رواج بھی نہیں ہے تاڑ کے چند
درخت جو مولف کی نظر سے گذرے بستہ قد معلوم ہوئے اور عند التحقیق معلوم ہوا کہ تاڑی کی
غرض سے لگائے بھی نہیں گئے ہیں بنگالہ میں کھجور کی تاڑی کو کھجور رس کہتے ہیں اور نشے کے
اعتبار سے اسکی تاڑی بہت کمزور ہوتی ہے ۔ اہل بنگالہ کھجور رس سے چینی بناتے ہیں
اور اس چینی سے کلکتہ کے حلوائی اقسام طرح کی شیرینیاں تیار کرتے ہیں خیر وجاہت
اور خوشنمائی کے اعتبار سے کھجور کا درخت تاڑ کے مقابل میں محض بے حقیقت

ستی ہے۔کہجور کا پہل جو بڑے بڑے خوشون مین آویزان رہتا ہے پختہ ہونے پر بھی سب لطف ہوتا ہے ہر پہل گویا استخوان ہی استخوان ہوتا ہے خفیف سا مغز جو بالاے استخوان موجود رہتا ہے نام کو شیرین ہوتا ہے مختصر یہ ہے کہ درخت مثمر ہونیکے اعتبار سے کہجور ایک محض بے حقیقت درخت ہے اور اوسکا اصلی وطن ہندوستان ہے ایسا نہین ہے کہ یہ درخت ملک عرب سے یہان آکر مرور ایام و ناموافقت آب و ہوا سے خراب ہوگیا ہے۔

کہجور کا درخت تخم سے تیار کیا جاسکتا ہے۔بارہ برس مین یہ درخت جوانی کو پہونچتا ہے مگر چہہ سات برس کی عمر سے تاڑی پیدا کرنا شروع کرتا ہے۔

Arabian date Palm.

خرما و پنڈکہجور

اقسام خرما اور پنڈکہجور کا وطن ملک عرب ہے ہرچند عرب کے خرما اور پنڈکہجور کو ہندوستانی کہجور کے ساتھ مناسبت ہے مگر دونون کے درمیان شریف اور رذیل کا فرق ہے۔ ان عربی اشجار مثمرہ کی حالات مختلف سیاحون نے اپنے سفرنامون مین بہ تصریح درج کئے ہین جن سے ان میوہ دار درختون کی خوبیان واضح ہوتی ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ منعم حقیقی نے ہر سرزمین کے لئے خاص اقسام کے میوہ دار درخت موضوع کئے ہین اور کسی ملک کو اپنے فیض عام سے محروم نہین رکہا ہے عرب ایسے ریگستان مین بھی ایسے ایسے عمدہ خرما اور کہجور کی قسمین پیدا کین کہ غیر ملک والے اونکے اثمار کو نہایت تعجب اور حیرت کی نظر سے دیکھتے ہین عرب مین پنڈکہجور کی بہت قسمین ہین اور ہر ایک کا علحدہ مزہ ہوتا ہے جن لوگون نے کبھی سفر عرب اختیار نہین کیا ہے اونکو ان درختون کے لذیذ پہلون کی عمدگی کا اندازہ مجرد بیان سے ذہن نشین نہین ہوسکتا ہے خرمے اور پنڈکہجور جو لاکہون من ہندوستان مین عرب سے لائے جاتے ہین اونکو ذائقہ کرنے سے اونکے ذائقہ

کی اصلی کیفیت کہانے والے کے خیال مین نہین آسکتی ہے یہان کھجور در خرما کہ خشک
دالے آتے ہین اونکی شادابی کو سمجھنے کے لئے خود عرب مین اونکو ذائقہ کرنا چاہئے
کپتان پالگریو (Captain Palgrave) اپنے سفرنامہ مین لکھتے ہین کہ ہم نے
ایک بار تازہ کھجورین رومال مین باندہ کر لٹکادی تہین اور ایک رات اور ایک دن تک
اون سے شیرہ ٹپکا کیا تہا اگر ایسا نکرتے تو اون کہجورون کی شیرینی اور حرارت
کے متحمل کہانے والے نہوسکتے اس بیان سے سمجہا جاسکتا ہے کہ عرب کے کہجورین
کیا شئے ہین خیر عرب مین یہ میوے جیسے ہوتے ہین اونکا کیا کہنا لیکن اگر ہندوستان مین
ان میوون کی پیداوار کا سامان کیا جاسکے تو خوب ہو اگر عرب کے برابر یہان یہ میوے
پیدا نہوسکین تو چندان جائے شکایت نہین ہے کسواسطے کہ ہر ملک کا تقاضائے
طبعی بوضع خاص ہوتا ہے لیکن اگر پرورش ونگاہداشت سے یہ عرب کے میوے
اس ملک مین کچہہ بہی ممتاز شکل پیدا کئے جاسکین تو یہ ایک بہت غنیمت امر متصور
ہوسکتا ہے لیکن حقیقت یہہ ہے کہ کسی قسم کی ترقی ہو ہمارے ملکی بہائیون کو ابہی
ترقی کیطرف پوری توجہہ نہین ہے بہرحال اگر ہمارے وہ ہموطن جنکے ملکون کو ملک
عرب کے ساتھہ کسی قسم کی مناسبت ہے عربی کہجور اور خرمے کی پرورش کیطرف
توجہہ فرماوین تو ضرور کامیاب ہوکر فائدہ عظیم اپنے ہموطنون کو پہونچا سکتے ہین
اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ ہندوستان خلاصۂ دنیا ہے اسکے بعض
حصون کی سرزمین ملک عرب سے بہی مشابہت رکہتی ہے ایسی سرزمینو نمین کہجور اور
خرمے کے درخت بالیدہ ہوکر مثمر ہوسکتی ہین تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کے
اون حصون مین جہان بارش کم ہوتی ہے اور ہوا مین زیادہ حرارت شامل
رہتی ہے عربی خرما اور کہجور کے درخت بارور ہوتی ہین چنانچہ پنجاب کے بعض مقامونمین
مثلا ڈیرہ غازیخان مین عربی کہجور اور خرمے کے درخت دیکہے جاتے ہین اور

اور شیرین پھل بھی پیدا کرتے ہین علم تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان عربی اشجار
مثمرہ کو نوین صدی مسیحی مین اہل عرب ملک پنجاب مین لائے تھے اور اب اونکی نسل
وہان کے بعض مقامون مین پھیلی نظر آتی ہے مگر احاطہ پنجاب کے بعض جگہون مین کہ
پہلے یہ عربی اشجار موجود تھے اور ثمر بھی ہوا کرتے تھے اب نا توجہی سکنائے کم دکھی جاتے
ہین یا بالکل معدوم ہوگئے ہین مثلاً ملتان ولاہور وامرتسر وغیرہ مین انکی یہی شکل ہوگئی
ہے۔ بنگالہ کی آب وہوا کو اس درخت کے ساتھ موافقت نہین ہے چنانچہ کلکتہ کے
سرکاری بوٹانیکل باغ مین جو خرمے اور کھجور کے درخت ہین ابھی تک بارور نہین
ہوتے ہین اور نہ اونکو بارور ہونیکی امید کیجاتی ہے بدین وجہ کہ بنگالہ ملک مرطوب ہے
اور برشکال کی فصل وہان سخت طور کی ہوتی ہے اگر عرب مین بھی بنگالہ کیسی بارش ہوا کرتی
تو خرمے اور پنڈکھجور کے درخت کہین دکھائی نہین دیتے صوبۂ بہار مین بھی دو ایک درخت
خرمے کے ہین مگر اونکے پھل مولف کی نظر سے نہین گزرے ایک جگہ قرب پٹنہ مین پنڈکھجور کا
درخت موجود ہے مگر بعد التحقیق یہ معلوم ہوا کہ پھل لگنے کے ساتھ چونٹے بھڑ اور گلہری
کی یورش ہوتی ہے اور ان آفتون کے باعث کبھی اوسکا پھل مراد پر آنے نہین
پاتا ہے بقیاس مولف راجپوتانہ کے اکثر مقام ان مثمر درختون کے بالیدہ اور بارور
کرنیکی صلاحیت رکھتے ہین اگر اوس دیار کے ارباب شوق ان اشجار مثمرہ کی پرورش
ونگاہداشت کیطرف توجہ فرماوین تو یہ امر خدمت قومی اور مذاق صحیح کے قرین
متصور ہوگا —

خرما اور پنڈکھجور کا درخت تخم سے تیار ہوتا ہے مگر پنڈکھجور کی جڑ سے جو ٹونٹے نکلتے ہین تخمی درختون پر
مرجح ہین عرب مین پنڈکھجور کے ایک درخت سے ٹونٹے نکلکر بہت سے علحدہ علحدہ درخت
ہوجاتے ہین ہندی کھجور اور عربی کھجور سے اس مادہ مین بھی فرق لاحق ہے کسواسطے
کہ دیسی کھجور سے ٹونٹے نہین نکلتے ہین اور دیسی کھجور کا درخت صرف تخم سے تیار ہوتا ہے

Cocoa-nut-tree

نارجیل

اس درخت کا وطن ہندوستان اور جواری جزایر ہندوستان ہے اسکا درخت بھی
تاڑ کیطرح خوشنما مگر قد مین تاڑ سے بہت کم ہوتا ہے اسکی ساخت تاڑ اور کھجور کی
آمیزش کے ساتھ نرالی ہوتی ہے جس جگہ نارجیل کے چند درخت ہوتے ہین انکی
سواد نہایت دلکش معلوم ہوتی ہے باغونمین ناریل (نارجیل) کے درختونکا ہونا سبب زینت
متصور ہے مگر افسوس ہے کہ تمام ملک ہندوستان کی سرزمین اور آب و ہوا اسکے مناسب
مزاج نہین ہوتی ہے بنگالہ دکن ساحل مالابار و کارمنڈل وغیرہ جو مرطوب ملک ہین
اس درخت کیواسطے مخصوص ہوتے ہین - ان ملکونمین اور خشک مقامات ہندوستان کے
اعتبار سے ناریل کا درخت سات برس مین پھول دیکر پھل لاتا ہے صوبہ بہار مین
اسکے درخت کہین کہین دیکھے جاتے ہین لیکن بڑی نگاہداشت سے بھی انقضاے دوازدہ
یا چہاردہ سال کے بغیر اسکے درخت مثمر ہونیکے قابل نہین ہوتے ہین یہ بات قابل لحاظ ہے
کہ صوبہ بہار صوبہ بنگالہ کا ہمسرحد ہے مگر چونکہ بنگالہ کے اعتبار سے کم مرطوب ہے اسواسطے
جسقدر سرزمین بنگالہ اس درخت کے مزاج کے موافق ہوتی ہے اوسقدر سرزمین بہار نہین
ہوتی صوبہ بہار مین ناریل کا درخت نہایت قلت کے ساتھ دیکھا جاتا ہے ہزارون اشخاص
بہار کے ایسے ہین کہ جنہون نے ناریل کا درخت کبھی دیکھا ہی نہین ہے اس قلت کی وجہ
یا عدم صلاحیت زمین ہے یا نا توجہی سکنائے بہار ہے بدانست مولف وجہ قلت شکل
ثانی ہے بدلیل کہ تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سرزمین بہار کو اس درخت کے بالیدہ
کرنیکی صلاحیت ہے کسواسطے کہ جہان اسکے درخت دکھائی دیتے ہین بالیدہ و شاداب
و مثمر پائے جاتے ہین لیکن چونکہ ناریل کا درخت طالب خدمت و نگاہداشت ہے
اسواسطے [illegible] ہین اگر ناریل کا درخت اوسی ناپیدائی کے

ساتھ بالیدہ ہوجایا کرتا جیسا کہ علے العموم تاڑ کا درخت ہوا کرتا ہے تو زیادہ اشخاص اسکی طرف توجہ کرتے اور تب اسکے درخت صوبہ بہار مین اسقدر قلیل الوجود نہ ہوتے اسکے علاوہ بعض سکنا ے بہار اس درخت کے لگانیکو منحوس بھی جانتے ہین چنانچہ بعض میرے احباب نے بخیال دوستی و ہوا خواہی مجھکو فہمایش کی کہ بھائی اس درخت کے لگانیکا خیال نکرنا اسکے لگانیوالے کو اسکا پھل کھانا نصیب نہین ہوتا ہے اس ملک مین ایسی مہمل خیال کا پیدا ہونا کوئی امر تعجب خیز نہین ہے اکثر اشخاص جو کم مایگی علم کے باعث علت و معلول کے ربط حقیقی کو نہین سمجھتے ہین اتفاقی امور مین بفقدان تفحص و استقرا کی بدولت ربط حقیقی کو موجود جاننے لگتے ہین اور غلط مسائل کلیہ قایم کرکے پابند اوہام ہوجاتے ہین یہان پر ظاہر ہے کہ نارجیل اور ناصب نارجیل کے درمیان کوئی ایسا ربط حقیقی حائل نہین ہے جو مرگ ناصب کا متقاضی ہو اگر عالم طبعیات بہ سبیل تفحص اپنی تمام عمر بھی صرف کر ڈالیگا تو بھی ایسے ربط کے دریافت کرنے پر قادر نہوگا مگر بعض میرے احباب جنھا بغایت ہوا خواہی اور دردمندی سے مجھکو اس درخت کے لگانیسے مانع ہوئے اور مثالین پیش کرکے اپنے قول کی تصدیق فرماتے گئے اسمین شک نہین کہ جتنی مثالین پیش کی گئین اونمین ناریل کے درخت لگانیوالے مرتے گئے تھے مگر بات یہ ہے کہ اگر وہ بیچارے متوفے ناصب نارجیل نہ بھی ہوتے ہوتے تو بھی ضرور تھا کہ تقاضاے فطرت سے بے ناریل لگائے مرچکتے کسواسطے کہ اس ملک مین بیس برس پہلے یہان کے سکنا کا یہ عقیدہ تھا اور پرانے لوگونکا اکثر اب بھی ہے کہ نوجوان آدمی کو درخت یا باغ لگانا نہین چاہیے یہ کام بوڑھونکا ہے اور جب بوڑھے ناریل کا درخت لگاتے تھے تو مرگ اونکو اسقدر فرصت کب دیتی تھی کہ ۱۴ یا ۱۵ برس تک اپنے لگائے ہوئے ناریل کا پھل کھانیکے لئے بیٹھے رہتے اکثر بوڑھون کو سریع الثمر درختون سے تو متمتع ہونیکا موقع ملتا ہی نہین ہے چہ جاے کہ ناریل جو واقعی تقاضاے سرزمین

صوبۂ بہار کے اعتبار سے ایک بطی الثمر درخت ہے ظاہر ہے کہ چودہ[۱۴] یا پندرہ[۱۵] برس کا عرصہ کچھ کم نہیں ہوتا ہے اس عرصہ مین لڑکا جوان اور ہیٹر یا دھیڑ بوڑھا جوان بحق تسلیم ہو جاتا ہے پس اگر بوڑھے ناصب نارجیل کو اپنے لگاتے ہوئے ناریل کا پھل کہانا نصیب نہو تو کچھ جاے تعجب نہین ہے بلکہ یہ محرومی تقاضاے فطرت کے موافق ہے البتہ اسکا خلاف امر تعجب خیز متصور ہے لیکن چونکہ چند ناصب نارجیل کبر سنی کے باعث بطور بالا محروم اور مرحوم ہوتے دیکھے گئے ہمارے ناصحان دردمند جنکی خوش نیتی کا مین تہ دل سے بہت ممنون و شکرگزار ہون اپنے کلیہ کی پابندی کے سبب سے میرے ناصب ناریل ہونے مین مانع ہوے یعنی تو ہزارون جوان آدمی نارجیل لگائے بغیر مرجاتے ہین لیکن اگر جوان اشخاص ناریل لگانا شروع کرین تو ناریل کی نحوست کا عقیدہ عوام کے دلون سے اوٹھہ جائیگا کسواسطے کہ اگر سو جوان شخص ناریل لگائینگے تو تقاضاے فطرت سے کم سے کم ۹۰ شخص اپنے لگائے ہوئے درخت کا پھل کہانیکے واسطے ضرور حی و قائم رہ جائینگے اوہام اور شکوک کی پابندی عجب بلا ہے خداوند تعالے ہملوگون کو راست خیالی عطا فرماے کہ راست خیالی تمام ترقیون کی جڑ اور تمام نیکیون کی مان ہے غرضیکہ ناریل لگانے میں کچھ قباحت نہین معلوم ہوتی ہے تو حضرات شایقان اثمار اس درخت سے لطف اوٹھانے کو خالی نرکھین مولف بہ نظر اطلاع دہی اون سات اقسام نارجیل کا ذکر ذیل مین کرتا ہے جنکا حوالہ فرنچ صاحب (Firminger پہیا) نے اپنی کتاب مین ام لی گوڈی نل صاحب (M. Le Gaun de Flain) کی تحقیق پر فرمایا ہے اول تین اقسام مندرجہ ذیل بیشک ہندی الوطن ہین اور باقی چار ہندوستان کے جواری جزائر مین پیدا ہوتی ہین۔

۱ - اول وہ ہے جو ساحل کارومنڈل مین دیکھا جاتا ہے اس قسم کے ناریل کے پھل کا چھلکا نہایت مسطح چکنا سرخی آمیز زرد رنگ ہوتا ہے۔

۲ - دویم وہ ہے جسکا وطن ملک کنارہ (Canara) ہے اس قسم کے

ناریل کے پھل کا چھلکا نہایت سبز رنگ ہوتا ہے اور پھل کی شکل پوری بیضاوی ہوتی ہے۔
۳ سوم نارجیل مالابار ہے اور اسکے پھل کا اوس طرف کا حصہ جو درخت سے لگا رہتا ہے عریض ہوا کرتا ہے۔
۴ چہارم نارجیل جزیرہ مالڈیوز (Maldives) ہے اسکا پھل نہایت چھوٹا اور کڑوی ہوتا ہے۔
۵ پنجم وہ ہے جو جزیرہ اکم (Achem) مین اُگتا ہے یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ درمیان جزیرہ سنڈا (Sunda) اور جزیرہ مولکاز (Moluccas) کے واقع ہے اسکا پھل نہایت چھوٹا مگر نہایت پُر مغز ہوتا ہے اسکے اندر پانی کی جگہ مغز بھرا رہتا ہے پانی صرف نام کو ہوتا ہے۔
۶ ششم وہ ہے جسکا وطن جزائر نیکوبار (Nicobar) ہے یہ جزایر خلیج بنگالہ مین واقع ہین اسکا پھل تمام اقسام نارجیل کے پھل سے بڑا اور مثلث شکل کا ہوتا ہے۔
۷ ہفتم نارجیل سنگلدیپ (Ceylone) ہے جو نہایت لانبا اور بیضاوی شکل ہوتا ہے۔

ناریل کے درخت نصب کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ یا درخت کا رخانون اور نرسریون سے منگا کر لگاتے ہین یا خود گھر مین درخت تیار کرکے نصب کرتے ہین۔ گھر مین درخت تیار کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ پختہ صحیح مزاج ناریل کے پھل کو ماہ اپریل مین بالو اور دریا کی نرم مرطوب مٹی مین اسطور سے دفن کرتے ہین کہ ایک انچ بالو اور مٹی مذکور سے زیادہ دفن کردہ پھل چھپ جاے اور ہر روز اوسمین پانی اوس زمانہ تک دیا جاتا ہے کہ اوس بوئے ہوئے پھل سے نیا پودا جسے انکر یا پَرَم اس ملک مین کہتے ہین نمودار ہو۔ جب خانہ ساز نیا درخت تیار ہو جاے یا تیار نیا درخت کسی کارخانہ یا نرسری (Nursery) سے منگا یا جا چکے تب چاہیے کہ زمین مین تین فٹ گہری

دری کھودین اگر چند درخت نصب کرنا ہے تو ہر دری ایک دوسرے سے ۲۰ فٹ کے
فاصلہ پر کھودی جاتے درخت نصب کرنے کے قبل دری مین دریا یا پوکھر کی
کسیقدر نرم مرطوب مٹی اور قریب آدہ سیر نمک ڈال دینا چاہیے۔ جب درخت
دری مین داخل ہو چکے تب اوپر سے پانی دینا مناسب ہے دو سال تک کثرت سے
درخت کو سیراب رکھنا چاہیے اور تمازت آفتاب سے بچانیکی نظر سے درخت کے
اوپر کسی قسم کی چھاؤنی کر دینا لازم ہے انقضاے دو سال کے بعد اسقدر سیرابی
اور چھاؤنی کی ضرورت باقی نہین رہیگی مگر ہر سال پانچ برس تک درخت کے تہالے مین
دریا کی نئی مٹی اور نمک بقدر اندازیعنے آدہ سیر سے کم نہین اور ڈیڑھ سیر سے زیادہ
نہین کھاد کے طور پر ڈالتے رہین اس ترکیب سے ناریل کا درخت جلد تیار ہو جاتا
ہے۔ بنگالہ مین اس ترکیب کی پابندی سے پانچ برس مین درخت پھول لانیکے
قابل ہو جاتا ہے اگر کسی وجہ سے دیر لگتی ہے تو سات برس مین ضرور پھول لاتا ہے
اور پھل بھی دیتا ہے اگر سربہار مین اسقدر جلد باردار نہوگا تو بھی بقرینۂ غالب
نو برس مین ثمر دینیکے قابل ہو جائیگا جب درخت مین پتون کی کثرت دیکھی جاوے
تو ماہ ستمبر مین جڑ کے نزدیک کے پتے چھانٹ ڈالے جاتین اس طور پر چھانٹنے سے
درخت قوی اور جلد بالیدہ ہوتا ہے نو عمر ناڑ کے بلکون یعنی پتون کو بھی چھانٹنا مفید
ہوتا ہے چنانچہ باسی یعنی ناریل فروش اسی خیال سے نو عمر ناڑ کے بلکون کو جو
جڑ کیطرف واقع ہوتی ہے کاٹ ڈالا کرتے ہین۔

Betel-nut

فوفل ڈلی سپیاری

اس درخت کا وطن ہندوستان ہے مگر بنگالہ دکھن اور مرطوب ساحلی اطراف ہند کے
سوا کہین دیکھا نہین جاتا ہے تمام ہندی درختون مین بلکہ تمام دنیا کے درختون مین

کوئی درخت سپیاری کے درخت کے برابر راست قامت نہیں ہوتا۔ راست قامتی
کے علاوہ نہایت خوشنما بھی ہوتا ہے جس باغ یا جگہ میں یہ درخت دیکھا جاتا ہے
اوس باغ یا جگہ کو ایک خاص زینت حاصل رہتی ہے بنگالہ میں اس درخت کی کثرت
دکھائی دیتی ہے کونسا باغ ہے جہان اس محبوب قامت درخت کا جلوہ نمایان
نہیں ہے ناریل اور کھجور کے درخت کے اعتبار سے اسکا تنہ بہت پتلا ہوتا ہے
مگر اسقدر مضبوط ہوتا ہے کہ جو لوگ اسکے پھل توڑنے کے واسطے اسپر چڑھتے ہیں اپنے
درخت کو خوب جنبش دیتے ہیں یہانتک کہ یہ درخت پینگین کھانے لگتا ہے اور حالت
جنبش میں جو شخص اس درخت پر چڑھا رہتا ہے وہ اس درخت کو چھوڑ کر کسی قریب کے
درخت کو پکڑ لیتا ہے اور اسیطرح ایک درخت سے دوسرے درخت پر منتقل ہوتا ہوا
تمام باغ کے درختون کی بالائی سیر کر آتا ہے حالت یہ ہوتی ہے کہ بنگالہ کے باغون میں
بکثرت ڈلی کے درخت ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں اور چونکہ یہ درخت لچکدار
اور مضبوط ہوتا ہے جنبش کے باعث اپنے قریب کے درخت کو بلا تکلف چھو لیتا ہے
اس لئے جنبش میں وہان کے مشاق آدمی کو ایک درخت سے دوسرے درخت پر سوار
ہو جانا دشوار نہیں ہوتا ہے افسوس ہے کہ ڈلی کا درخت صوبہ بہار میں ناریل کے
درخت سے بھی زیادہ کمیاب ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صوبہ بہار کی آب و ہوا اور
سرزمین اس درخت کی بالیدہ کرنیکی صلاحیت نہیں رکھتی ہے مولف نے سرزمین ڈلی کے
درختون کو اطراف پٹنہ میں بالیدہ کرنیکے بہت سامان کئے مگر کوئی درخت بالیدہ
ہونا تو درکنار زندہ بھی نہ رہ سکا بہرحال ارباب شوق مولف کی بے باکی سے اور مایوس
نہو کر براے خود اس خوبصورت درخت کے بالیدہ اور پرورده کرنیکی کوشش فرمائیں
میری ناکامیابی کی وجہ یہ بھی تصور کیجا سکتی ہے کہ جہان مولف نے اس درخت کے
بالیدہ کرنا چاہا تھا ممکن ہے کہ وہان کی سرزمین اور آب و ہوا اس درخت کے مخالف تھی

خیر اسقدر امر مسلم ہے کہ صوبہ بہار مین اسکے درخت بہت کم ہین بلکہ شاید نہین
ہین اگر ہون بھی تو نہین کا حکم رکھتے ہین بہ اطلاع مولف بہاگلپور تک اسکا درخت
دیکھا جاتا ہے وہ بھی بکثرت نہین اور جسقدر بہاگلپور سے پورب کو جاتے
درختون کی تعداد بڑھتی جاتی ہے یہانتک کہ جہان سے سرحد بنگالہ شروع
ہوتی ہے وہان سے اسکی کثرت ترقی کرتی جاتی ہے اضلاع مغربی و شمالی مین تو
شاید اسکا درخت کہین نہو گا اگر موجود ہو گا بھی تو اوسکے بالیدہ کرنے مین بڑی
دقت ہوتی ہو گی اس درخت کے بالیدہ کرنیکے لیے سیرابی کثیر درکار ہے اسکا درخت
کلکتہ کے نرسریون مین بہت ارزان ملتے ہین بہ نظر تجربہ ان درختون کو پرورده کرنیمین
کوشش کرنا مذاق علمی سے بعید نہو گا۔ ڈلی کا درخت اسکے ثمر غیر جوشدادہ سے تیار
ہوتا ہے مگر ارباب شوق خود درخت تیار کرنیکی عوض تیار درخت کلکتہ کے کسی نرسری سے
منگوالین اس درخت کا پھول فعل طبی رکھتا ہے اور جوش کیئے ہوئے پھل پان کے
ساتھ اہل ہند کے مصرف مین بکثرت آتے ہین اسکا ثمر غیر جوشدادہ قوت مسکرہ
رکھتا ہے خاصکر جب تازہ درخت سے توڑ کر کھایا جاتے۔

Papaw

پپیتا

اس درخت کا وطن امریکہ جنوبی و جزایر امریکہ ہے مگر اب ہندوستان مین کثیر الوجود ہے
اسکا درخت ارنڈسی مشابہ ہے مگر ارنڈ سے زیادہ جسیم اور شدید قد ہوتا ہے اسکا پھل شکل مین معمولی ناریل
کے طور پر رنگ مین پکنے پر کبھی شوخ اور ہلکا زرد اور ذائقہ مین کھلتا مگر اکثر پھیکا
شیرین ہوتا ہے اسکے مغز کے اندر جوف ہوتا ہے جسمین سیاہ رنگ کے تخم
بکثرت ہوتے ہین اسکی شیرین قسم وہ ہے جو سنگھاپور (Singapore)
اور مولمین (Moulmain) سے ہندوستان مین آتی ہے بقول فرمنجر صاحب

گوہٹی مین بھی یہ میوہ مقدار مین تربز کے برابر اور نہایت لذیذ ہوتا ہے میرے ایک
عالم دوست نے مجھ سے کہا ہے کہ جزیرہ سنگاپور کے قریب کے کسی جزیرہ مین جسکا
نام اسوقت مجھے یاد نہین ہے نہایت عمدہ پپیتا پیدا ہوتا ہے بہ نظر تمثیل اونھون نے
بیان کیا کہ وہان کے پپیتے صوبہ بہار کے مالدہ آم سے کم نہین ہوتے ہین اور ذایقہ مین
اس آم سے مشابہت رکھتے ہین -

پپیتے کا درخت ایام برشکال مین پہول لاتا ہے اور ابتدا سے سرما سے آخر سرما تک
اسکے پہل پکا کرتے ہین بلکہ صوبہ بہار مین انقضاے ماہ مارچ کے بعد بھی اسکے
پختہ پہل میسر آتے ہین اکثر یہ درخت حالت نا پرسانی مین رہتا ہے اگر باغو مین
لگایا بھی جاتا ہے تو قابل خدمت نہین سمجھا جاتا ہے خود رو درختون کے طور پر
متصور ہوا کرتا ہے ظاہر ہے کہ اگر اسکی نگاہداشت کیجاے تو ضرور ہے کہ اسکا پہل
ذایقہ اور مقدار مین ترقی کر سکتا ہے اس درخت کو کسی قسم کی کہاد کی حاجت
نہین ہوتی ہے لیکن چولہے کی راکھہ اسکی جڑمین دینا اور گرمیون مین مثل اور
اشجار مثمر کے سیراب کرنا اسکو بہت مفید ہوتا ہے اسکے علاوہ لازم ہے
کہ جب اس درخت مین پہل لگین اور پہل مرغ کے انڈے کے برابر ہو چکین تو چند
پہل کو رکھکر باقی کو توڑ ڈالین - اور اس کے بعد بھی جو پہول نکلین اونکو بھی توڑ ڈالنا
مناسب ہے اسکے سوا جب تک پہل پختہ نہون تب تک درخت کو خوب
سیراب رکہنا چاہیے خاصکر اوس حال مین جب زمین مین یبوست لاحق ہو اور
سیرابی کی ضرورت عیان ہو -

پپیتے کے خام پہل سے اچار بناتے ہین اسکے خام پہل کا مغز نمک کے ساتھ
طحال کو زایل کرتا ہے گوشت مین پیسکر ملا دینے سے سخت گوشت نرم ہو جاتا ہے
اسکا پختہ پہل رافع قبض و قاتل دیدان و مفید بواسیر ہے تناول طعام کے بعد

ادویات کے کھانے میں ہضم غذا میں معاون ہوتا ہے بلا شبہ یہ درخت بہت قابل
توجہ ہے اسکا درخت اسکے تخم سے تیار ہوتا ہے ایک سال اسکے جوان ہونے کے
لیے کافی متصور ہے اسکی عمر بھی چار پانچ سال سے زیادہ نہیں ہوتی۔
یہ درخت بعض نر اور بعض مادہ ہوتا ہے نر ثمر نہیں ہوتا ہے صرف پھول لاتا ہے

Wild Olive

زیتون صحرائی

اسکا درخت کولی کے درخت کے برابر ہوتا ہے اسکے پتے اوپر کیجانب سبز اور نیچے کیطرف
نقرئی رنگ ہوتے ہیں اس خوشنمائی کی وجہ سے اسکا درخت باعث تزئین باغ و بستان
متصور ہے اسکا پھل مقدار میں کروندے کے پھل کے برابر ہوتا ہے اور اسکے پھلوں کے
خوش ذائقہ مربے بناتے ہیں چونکہ اسکے پھلوں میں ترشی بہت غالب رہتی ہے
بغیر مربے بنانے یا چینی کے ساتھ پکائے ہوئے مصرف انسان میں نہیں آسکتا ہے
اسکے پھولوں کا رنگ پختہ ہونے پر زردی آمیز ہلکا سرخ ہوتا ہے اسکے پھلوں کے
درمیان کروندے کیطرح ایک سخت تخم پایا جاتا ہے ایام سرما میں یہ درخت پھول لاتا ہے
اواخر فروری یا ابتدائی مارچ سے اسکے پھل پختہ ہونے لگتے ہیں یہ درخت کثیر الاثمار
ہوا کرتا ہے

زیتون صحرائی کا درخت تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاسکتا ہے

Landium.Domesticum.

لنگساٹ

اس درخت کا وطن جاوا (Java) اور بھی جزائر مولکس
(Moluccas) ہے۔ [illegible] صاحب کی ذاتی تحقیق اس درخت کے
بارے میں اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ میں ڈاکٹر راکسبرا

(wallich پہ ڈی) کے زمانے مین اسکے دو درخت موجود تھے جو بکثرت بار ور بھی ہوتے تھے مگر اب اونکا نشان نہین پایا جاتا ہے وہان کے مالیون کا یہ بیان ہے کہ دونون درخت ضائع ہوگئے فرمنجر صاحب کی اس تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس درخت کو کلکتہ کی سرزمین مین بالیدہ اور بارور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے پس عجب نہین کہ ہندوستان کے بعض اور مید انی حصون مین بھی جہانکی آب وہوا کو اطراف کلکتہ کی آب وہوا کے ساتھ مناسبت ہے یہ درخت بالیدہ اور بارور ہوسکے یہ درخت قابل توجہ شایقین معلوم ہوتا ہے چنانچہ مسٹر لو (Law پہ ڈی) جنکی تحریر پر حوالہ مسٹر فرمنجر صاحب اپنی کتاب مین کرتے ہین بیان کرتے ہین کہ اس درخت کا پہل پرمغز بویا اور نازک ہوتا ہے اور مسٹر لو کے اس قول کی تصدیق ڈاکٹر وارڈ (Ward پہ ڈی) کی تحریر سے بھی ہوتی ہے ڈاکٹر موصوف لکھتے ہین کہ لینگسات کا درخت عظیم اور اسکا پہل مقدار مین بڑے کہینے کے برابر اور ذائقہ مین خوش آیند ہوتا ہے اسکے پہل خوشون مین لٹکے رہتے ہین پہل کی جلد ... ہوتی ہے اور جب یہ جلد کو پاک کرتے ہین تو اندر سے چہ پہانکین نکلتے ہین اور ہر کوئے مین ایک گردہ کی شکل کا ہلکا سبز رنگ تخم ہوتا ہے اکثر اشخاص اس پہل کو وہان کے تمام پہلون پر جہان یہ پہل پیدا ہوتا ہے ترجیح دیتے ہین ملاکا (Malacca) مین یہ پہل موافقت آب وہوا سے کمال مراد کو پہونچتا ہے اسکے مراد برآنیکا زمانہ ماہ جولائی ہے۔ بقرینۂ غالب لینگسات درخت اسکے تخم سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ درخت ارباب شوق کے قابل توجہ ہے۔

Alligator Pear

الیگیٹر پیر (نہنگ ناشپاتی)

اس درخت کا وطن جزایر ویسٹ انڈیز (West Indies) ہے ہندوستان

یہ درخت متوسط القامت ہوتا ہے مگر بیرن ہمبولٹ (Baron Humboldt) کا یہ بیان مشاہدہ ہے کہ کراکس (Caraccas) کے قرب مین اسکے درخت نہایت بزرگ اور قدکشیدہ موجود ہین یہ درخت ملک بنگالہ مین کثیرالوجود ہے مگر ہندوستان مین اسکے مروج ہوئے بہت عرصہ نہین گزرا ہے اطراف کلکتہ مین یہ درخت ابتداے فروری مین پہول لاتا ہے پہول کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے اور آخر اگست سے انکا پہل پختہ ہونے لگتا ہے اور نصف ستمبر تک اسکے پہلون کی فصل رہتی ہے اسکے پہل کی شکل بڑی مقدار کی سبز ناشپاتی سے مشابہت رکہتی ہے اور اوسکے وسط مین ایک تخم اخروٹ کے برابر ہوتا ہے پہل کے مغز مین مسکہ گاو یعنی مکہن کی کیفیت موجود رہتی ہے اور اوسکا مزا تازے اخروٹ کے مزے سے مناسبت رکہتا ہے اسکا مغز نمک کے ساتھہ اور بہی لذیذ ہوجاتا ہے اس پہل کی جلد کا رنگ اور مغز کا رنگ چمکیلا زرد ہوتا ہے سر جے پیکسٹن (Sir J. Panton) لکہتے ہین کہ اس پہل کو خام کہانے سے تپ اور پیچش پیدا ہوتی ہے اسکا درخت بنگالہ مین تخم کے ذریعہ سے تیار کیا جاتا ہے ہرچند بنگالہ کے باغون مین یہ درخت کثیرالوجود ہے مگر اکثر اہل بہار اس سے ناواقف معلوم ہوتے ہین پنجاب مین کوئی شخص اس درخت کے نام سے بہی مطلع نہین ہے اگر ارباب شوق اپنے ملکون مین اس درخت کو مروج فرمائین تو خوب ہو۔

Cocoa Plum

کوکوا پلم

فرمنجر صاحب (Rev. Firminger) سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین سنت اگری ہارٹیکلچرل سوسائٹی (A. H. Cultural Society) کے باغون مین اور ہرچند یہ درخت وہان بالیدہ ہوا تہا مگر اوسکے پہول یا پہل لانیکی

نسبت صاحب موصوف اپنی لاعلمی بیان کرتے ہین ڈاکٹر لینڈلی (Dr Lindley)
لکھتے ہین کہ اس درخت کے مثمر ہونیکے واسطے زمین سرد اور مرطوب درکار ہے اسکے پہل کو
ڈان صاحب (Don) بطرز ذیل بیان کرتے ہین :-
لوکوایلم کا پہل مقدار مین آلوچہ کے برابر ہوتا ہے شکل کریت کے ساتھ بیضاوی ہوتی ہے جلد کی رنگت مختلف الالوان
یعنی کسیکی جلد زرد کوئی سرخ کوئی بیگنی سرخی آمیز ہوتی ہے اور مغز جو تخم سے مضبوطی
کے ساتھ لپٹا رہتا ہے سفید رنگ ہوتا ہے مزا ہلکی تلخی کے ساتھ شیرین مگر خوش آیند
ہوتا ہے - یہ پہل مطبوخ اور غیر مطبوخ دونون طور سے مصرف انسان مین درآتا ہے
اور جزائر ویسٹ انڈیز (West Indies) کے بازارون مین بکثرت فروخت
ہوا کرتا ہے -

Prickly Pear

پرکلی پر (ناشپاتی خارپشت)

اس درخت کا وطن امریکہ جنوبی ہے اور ہرچند بنگالہ مین اسکا درخت نصب کیا گیا ہے مگر کبھی
بارور نہین ہوا ہے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ اگر اضلاع مغربی و شمالی کیطرف یہ درخت
استحاناً لگایا جائے تو اسکا بارور ہونا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے -
یہ درخت چھوٹے قد کا ہوتا ہے اور اسکے پتے عریض شیرہ دار بیضاوی شکل ریشہ دار
ہوتے ہین اسکا پہل ناشپاتی سے مشابہت رکھتا ہے مگر اسکے پہل کی جلد خاردار
ہوتی ہے جلد کو تراشنے سے جیلی کیطرح مغز نکلتا ہے ہرچند اسکا مغز بہت خوش
ذائقہ نہین ہوتا تاہم مفرح اور مسکن التہاب ہوتا ہے -
پرکلی پیر کا درخت تخم سے یا اسکے پتے کو درخت سے توڑ کر ڈنٹھی کیطرف سے بالو مین گاڑ دینے
سے تیار ہوتا ہے -

Voa Vanga

ڈوآوانگا

یہ ایک چہوٹا خاردار درخت ہوتا ہے اسکے خار نہایت مستحکم ہوتے ہین اسکا وطن جزیرۂ مدغاسقار[1] (Madagascar) ہے اس جزیرہ اور جزیرۂ ماریشس (Mauritius) کے شکنا اسکو برغبت کہاتے ہین فرمنجر صاحب لکہتے ہین کہ عرصہ دراز سے ڈوآوانگا کے درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود ہین ڈاکٹر وہائٹ کے زمانہ مین یہ درخت کبہی پہول نہین لاتے تہے مگر اب ہر سال بار ور ہوتے ہین اس درخت کی باروری کا زمانہ ماہ مئی ہے اسکے پہل کے درمیان ایک سخت تخم ہوتا ہے جسکے بونے سے ڈوآوانگا کا درخت تیار ہوتا ہے۔

Elder
اِلڈر

فرمنجر صاحب لکہتے ہین کہ اِلڈر کا درخت ہم نے ہندوستان مین کہین نہین دیکہا ڈاکٹر وہائٹ (Dr. White) کا بیان ہے کہ ۱۸۱۴ء مین اسکا درخت کلکتہ کے سرکاری بوٹانیکل باغ مین موجود تہا اور گو اوس وقت وہ تخمیناً پندرہ برس کا ہو چکا تہا مگر کبہی پہول پہل نہین لایا تہا اس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ بنگالہ کی آب و ہوا اس درخت کے موافق مزاج نہین ہے حسب تحقیق فرمنجر صاحب معلوم ہوتا ہے کہ اب اِلڈر کا درخت باغ مذکور مین موجود نہین ہے صاحب موصوف فرماتے ہین کہ ہمنے وہان کے اہالیان سے اس درخت کی نسبت دریافت حال کیا مگر جو لوگ وہان بیس برس سے بہی نوکر تہے اونہون نے بہی اپنی لاعلمی ظاہر کی۔

Sea Side Grape
انگور ساحلی

[1] یہ ایک جزیرہ برّاعظم افریقہ کے قرب مین واقع ہے۔

اسکا درخت چھوٹا ہوتا ہے اور اسکا وطن جزائر ویسٹ انڈیز (West Indian Isles)
ہے اسکے پھل کا مزا چاشنی دار اور خوش آیند ہوتا ہے اون جزائر کے بازارون
مین اسکے پھل فروخت ہوا کرتے ہین مگر وہان اسکی بہت قدر نہین ہوتی ہے اسکا صرف ایک
درخت سرکاری بوٹانیکل باغ کلکتہ مین موجود ہے ڈاکٹر وائٹ صاحب کا بیان ہے کہ
ماہ اکتوبر اس درخت کی باروری کا زمانہ ہے فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ ہمنے اس ثانی مین
صرف ایسے چند عدد پھل اس درخت مین لگے ہوئے دیکھے تھے جو خُرد و سبز و نامراد و سخت
انگور کے دانون سے مشابہ معلوم ہوتے تھے در حقیقت یہ پھل جتنے موجود تھے سب کے
سب محض نکمے اور خرافات تھے ۔

Barbadoes cherry

چیری بار بڈوز

اسکا درخت قصیر القامت ہوتا ہے اور اسکا وطن جزیرہ باربڈوز (Barbadoes Isle)
ہے کلکتہ کے باغون مین اب اسکے درخت کثیر الوجود ہین اور بارور بھی ہوتے ہین ۔
باربڈوز مین اسکے پھل سے اکثر مربّے وغیرہ تیار کرتے ہین اسکا مزا چیری کے
اعتبار سے راسپبیری (Raspberry) کے مزے سے زیادہ مشابہت
رکھتا ہے ریورنڈ فرمنجر (Rev. Firminger) اس میوہ کی ایک قسم اور بھی
بتاتے ہین جسکا نام بزبان لاطینی میلپیگیا گلیبرا (Malpighia glabra) ہے
یہ قسم بھی کلکتہ کے باغون مین دیکھی جاتی ہے حسب بیان صاحب موصوف یہ قسم ایام
سرما مین بارور ہوتی ہے مگر یہ قسم کثیر الاثمار نہین معلوم ہوتی ہے پریشان طور پر اسکے
پھل شاخون مین جا بجا لگے رہتے ہین اسکے پھلونکا رنگ چمکیلا سرخ ہوتا ہے ۔
پھل کے دانے نہایت چھوٹے ہوتے ہین اور مطلق لطف ذائقہ نہین رکھتے ۔

۱؎ بحر اٹلانٹک (Atlantic ocean) یعنی بحر اعظم مغربی مین یہ جزائر واقع ہین ۔

نجوم مثمرہ

واضح ہو کہ نجوم مثمرہ بھی اشجار مثمرہ کے مانند بہت قابل توجہ ہین بعض نہایت عمدہ قسم کے میوے نجوم مثمرہ سے بھی پیدا ہوتے ہین جیسا کہ آیندہ کی تحریر مختصر سے ظاہر ہوگا۔ جسطور پر بوضع مختصر اشجار مثمرہ کے حالات درج کتاب ہذا ہوچکے ہین اوسی طرح نجوم مثمرہ کی نسبت بھی بالاختصار امور ضروریہ عرض کئے جاتے ہین بہ تخم مثمرہ کی کیفیت اوسکے بیان سے ظاہر ہوگی یہ امر بھی حضرات ناظرین کتاب ہذا پر واضح رہے کہ مولف نے جسطرح بیان اشجار مثمرہ مین اونہین اشجار مثمرہ کو درج کتاب ہذا کیا ہے جنکی نسبت اپنی دانست مین اطلاع دہی ضروری سمجھی تھی ویسا ہی اور نجوم مثمرہ کا ذکر ذیل مین اندراج پاتا ہے جنکی زراعت ہندوستان مین عموماً ہوتی ہے یا جنکی نسبت اطلاع دہی مناسب معلوم ہوتی ہے تحریرات ذیل پر توجہ فرمانی ارباب شوق کو درکار ہے۔

Pine apple

اننّاس

اسکا وطن ہندوستان ہے امریکہ جنوبی کے دریافت مین آنے کے قبل سے اہل ہند اس میوے سے واقف تھے کسواسطے کہ لفظ اننّاس جو سنسکرت ہے کوئی نیا لفظ نہین ہے مگر شک نہین کہ اننّاس کی چند عمدہ قسمین ہندوستان مین امریکہ سے بھی لائی گئی ہین لیکن اس سے یہ قیاس نہین کرنا چاہئے کہ اس میوہ کی عمدہ قسمین ہندوستان مین کبھی موجود نہ تھین ایسا نہین ہے ہندی اننّاس بھی عمدہ قسم کے ہوتے ہین مگر حقیقت یہ ہے کہ چند عمدہ قسمین ارباب شوق کی بدولت خارج سے بھی داخل ہندوستان ہوئی گئی ہین اننّاس کے اقسام ذیل قابل لحاظ ہین۔

نمبر شمار	نام قسم	کیفیت
۱	اناناس بنگالہ	اناناس کی یہ قسم کلکتہ اور اسکے اطراف مین کثیر الوجود ہے برائے خود یہ قسم بری نہین ہے مگر بونیوالون کی غلط کارروائیون سے اچھے پھل پیدا نہین ہوتے ہین۔ کلکتہ کے بازارون مین اس نسل کے اناناس بکثرت فروخت ہوتے ہین اور ہرچند اسکے دانے بڑے اور شاداب دیکھائی دیتے ہین مگر خوش ذائقگی اور شیرینی اونمین حسب مراد نہین پائی جاتی ہے اسکی یہ وجہ ہے کہ اکثر اناناس کے درخت اہل بنگالہ درختون کے سایہ اور ناپرسان زمینون مین اگاتے ہین محرومی حرارت آفتاب سے دانے بڑے تو ہو جاتے ہین مگر حسب مراد شیرینی سے محروم رہتی ہین۔
۲	اناناس سنگلدیپ Ceylone	اس قسم کے ہندوستان مین لانے والے مسٹر رابنسن (Mr Robinson) صاحب ہین یہ اناناس خوش ذائقگی کے اعتبار سے بہترین قسم متصور ہے۔ اس قسم کا پھل بڑا اور حالت خامی مین ہلکا سبز اور پختگی مین کچی کیطرح زرد ہوتا ہے۔
۳	اناناس ڈھاکہ	یہ بھی اچھی قسم ہے اسکا پوست مسطح اور

		اسکی آنکھون کا رنگ سفید ہوتا ہے۔
۴	انناس سلہٹ	اس قسم کا پھل چھوٹا اور گٹھا ہوا ہوتا ہے یہ قسم بھی عمدگی مین مشہور ہے حالت خامی مین اسکے پھل کا رنگ سیاہ اور پختگی مین چمکیلا زرد ہوتا ہے اسکی آنکھین بڑی ہوتی ہین مگر ایک عمدگی اس قسم کی یہ بھی ہے کہ ہر پھل مین سات یا آٹھ آنکھین ہوتی ہین ظاہر ہے کہ اگر انناس کے پھل مین آنکھین نہو تین تو چشم خلائق مین اسکی قدر اور بھی زیادہ ہوتی عموماً یہ پھل گویا سراپا آنکھ ہوتا ہے ہر پھل مین بیس یا پچیس آنکھین ہوتی ہین پس اگر کسی قسم مین صرف سات یا آٹھ آنکھین ہون تو بلاشبہ یہ کمی زیادتی عمدگی پر دلالت کرتی ہے۔
۵	انناس جزیرہ پینینگ Penang	اس جزیرہ سے انناس کی دو تین قسمین ہندوستان مین لائی گئی ہین مگر یہ سب قسمین انناس بنگالہ یعنی کلکتیا انناس سے مشابہت رکھتی ہین بلکہ انناس مذکور کے مانند ہوتی ہین۔
۶	انناس جاوا (Java)	اس قسم نے ہندوستان مین آکر کبھی پھل نہین دیا اسواسطے اسکے حسن وقبح سے سکناے ہند کو کچھہ اطلاع نہین ہے لیکن اسکا پتا سفید اور کچھہ شوخ اور نشان دار بھی ہوتا ہے۔

۷	انناس مخروطی شکل	اس قسم کے انناس کا پتا گنّے کے پتے کیطرح لانبا ہوتا ہے مگر اس قسم مین خاص کسیطرح کی عمدگی نہین پائی جاتی ہے -
۸	انناس جزیرہ کیئین Cayenne	اس قسم کے انناس کی کاشت یورپ مین بکثرت ہوتی ہے اہل یورپ کو یہ قسم بہت مرغوب ہے کسواسطے کہ انناس کی عمدہ قسمون مین یہ ایک عمدہ قسم ہے جو ایام سرما مین میسر آتی ہین انناس کیئینی کی دو قسم ہے ایک خاردار اور دوسری بیخار - واضح ہو کہ کیئین جزائر امریکہ سے ہے اور گورنمنٹ فرانس سے متعلق ہے اس جزیرہ کی آب و ہوا نہایت خراب ہے زمانہ لوئی نیپولین مین مجرم بہ نظر سزا اسی جزیرہ کو بھیجے جاتے تھے -
۹	انناس ماسکو (Mascow)	ہندوستان مین نمبر ۹ مسٹر اِل برکلی Mr L Berkeley نے ... مین - صاحب موصوف کا بیان ہے کہ انناس ماسکو بمقام لاہور شیشہ کے گھر مین پھل لایا تھا
۱۰	انناس موسوم بکوئین (Queen)	معلوم ہوتا ہے کہ انناس نمبر ۱۰ ہندوستان مین بارور نہو سکا -

واضح ہو کہ اقسام انناس از نمبر ۲ تا نمبر ۱۰ باغات اگری ہارٹیکلچرل سوسائٹی سے ... Agri Horti Cultural ...

انناس ماہ فروری و مارچ مین پھول لاتا ہے اور اسکا پھل جولائی اور اگست [illegible]
پہونچتا ہے بعد ازان اسکا درخت ستمبر اور اکتوبر مین جتنا ترقی کرنا چاہئے [illegible]
بالیدہ ہونیکی عوض بارثانی پھول دیکر پھل لاتا ہے اور یہ پھل جاڑے کے زمانہ مین پختہ ہوتا
ہے بے وقت ہونیکے باعث اسمین ترشی اور بد ذائقگی پائی جاتی ہے اسواسطے اسکا
بارثانی پھول لانا کوئی امر مطبوع متصور نہین ہوسکتا ۔

ایام بارش مین عموماً اشجار کو سیرابی کی کوئی حاجت نہین ہوتی ہے لیکن [illegible]
انناس کے درخت کو اقتضائے فصل برشکال کے بعد بھی سیرابی [illegible]
انناس کی سیرابی کا زمانہ ماہ مارچ سے شروع ہوتا ہے اور جبتک [illegible]
جسقدر ترقی کرنیکی صلاحیت باقی رہتی ہے سیرابی مین کمی نہین کیجاتی ہے لیکن [illegible]
پھل کے پختہ ہونیکا زمانہ قریب آپہونچے سیرابی یکقلم موقوف کردیجاتی ہے
کسواسطے کہ اسوقت کی سیرابی سے پھل کا مزا پھیکا ہوجاتا ہے جڑ و [illegible] سیراب
کرنیکے علاوہ ہزاری یا کسی قسم کی دستکل کے ذریعہ سے کبھی کبھی انناس کے بالائی
[illegible] ان کو بھی تر کرنا چاہئے تاکہ غبار اور جالے مکڑے وغیرہ سے درخت صاف
ہوجاویں بالائی حصون کے کثیف رہنے سے عرق شجری کا دورہ خوب نہین ہوتا
اور وہ پانی جسے درخت کی جڑین جذب کرتی ہین اوسکے اعضا کیطرف چڑھنے مین
کثافت مسدود ہوتی ہے ۔

انناس لگانے کا زمانہ تمام ماہ اگست تا اول ہفتہ ستمبر ہے اسکو ایسی جگہ لگانا چاہئے
جہان آفتاب کی روشنی اور حرارت کے [illegible] پہونچنے اور موجود رہنے مین
کوئی وقت لاحق نہو۔ انناس کے درخت قطار بندی کے ساتھ لگائے جاتے ہین
[illegible] ایک دوسرے سے تین فٹ کے فاصلہ پر واقع ہو اور ایک درخت سے
[illegible] دو فٹ کے فاصلے سے کم پر نصب نکیا جاوے [illegible]

ضلع مشرقی بنگال میں بعض ایسے ضلع ہیں کہ جہان انناس گویا خودرو طرح سے بالیدہ اور پیدا ہوتا ہے زمین کی مناسبت سے جو پیدا ہوتے ہیں کسی قسم کے تردد کی حاجت نہین ہوتی ہے مگر اسکی زراعت کا بہترین طریقہ یہ ہے جو ذیل میں مذکور ہوتا ہے ۔

انناس کے بالیدہ کرنیکے لئے بہترین زمین وہ ہے کہ جو سنگریزہ آمیز ہوئے بالو چکنی کھپریل مٹی کاربونیٹ آف لائم (Carbonate of lime) آکسائڈ آف آیرن (Oxide of iron) اور اقسام نمک و اجزاے نباتی وحیوانی سے مرکب ہوتی ہے اکثر اسی قسم کی وہ زمین ہوتی ہے جو نیشکر کی پیداوار کی صلاحیت رکھتی ہے اگر ایسی زمین میسر ہو تو چاہیئے کہ تین فٹ عمق میں اوس زمین کو جہان انناس لگانا ہے کہود ڈالیں اور کہودی ہوئی مٹی کو دفع کریں اور جہان سے ممکن ہو قسم مذکور کی مٹی منگا کر اوس کہودی ہوئی زمین میں بہر کر کہیت تیار کریں اگر خود زمین ویسی ہی جیسی کہ درکار ہے تو بھی اوسکو کم سے کم دو فٹ کہود کر گہاس وغیرہ دور کرکے صاف کہیت کیطرح بنانا چاہیئے دونون حالتون میں کہیت بنانے کے بعد درختون کو نصب کرنا چاہیئے مگر نصب کرنیکے قبل ہر دری میں اور ہر دری کے ارد گرد کہاد حسب ذیل کو استعمال کرلینا چاہیئے ۔

نسخہ کہاد براے انناس

چونا　نمک طعام　شورہ　خاکستر　لید تازہ گہوڑے کی یا بہیڑ یا بکری کی مینگنی

اول نمک کو ایک گہڑا یا گہڑے سے کچھ زیادہ پانی میں گہولیں بعد ازان ٹونٹی دار کسی ظرف کے ذریعہ سے اس آب نمک کو آہستہ آہستہ چونے میں رفتہ رفتہ ڈالیں کہ اسطرح کہ چونا تر ہو جائے مگر دہیان رہے کہ چونا اس طرح پانی میں محلول ہو کر پوچارہ نہ ہو جائے جیسا کہ چونا تر ہونا چاہیئے کسی چیز سے چونے کو الٹنا

چاہیئے یا یہ کہ تمام آب نمک آمیختہ چونے مین جذب ہوجائے اسی طور پر شورے کو بھی خاکستر برادہ مین جذب کرنا چاہیئے بعد ازان اُن دونون مرکب کو آپس مین مرکب کرنا چاہیئے جب دونون مرکب مرکب واحد ہوجائین تب اس مرکب مین گھوڑی کی لید تازہ یا بھیڑ یا بکری کی مینگنی اضافہ کرنا چاہیئے۔ اگر اس کھاد کی تیاری مین کسی وجہ سے دشواری ہو تو آم کا سڑا ہوا پتا (۲ مار) اور بوسیدہ گوبر (۱ مار) آمیختہ کرکے ہر درخت مین بقدر پاؤسیر اور ہر درخت کے اردگرد بھی اسیقدر اس ترکیب سے ڈالنا چاہیئے۔

جب حسب ہدایت بالا درخت نصب کئے جاچکین تو لازم ہے کہ اناناس کے کھیت سے ہفتہ وار کھرپی کے ذریعہ سے گھاس وغیرہ دفع کیجائے اور انقضاے ایام بارش کے بعد سیرابی معقول ہوا کرے فروری مین نئے اناناس کی جڑون کو کھودکر دو چار روز کھول رکھنا چاہیئے اور بعد ازان آم کا سڑا ہوا پتا اور گوبر بوسیدہ یا لید تازہ ڈالکر جڑون کو بند کردینا درکار ہے اگر نئے ٹونٹے یا نئی شاخین درختون سے نکلین تو انکو علحدہ کرنا چاہیئے ان ترکیبون کی پابندی سے اناناس حسب مراد بارور ہوگا۔

جب اناناس کے پھل مراد پر آکر درخت سے علحدہ کئے جاچکین تو لازم ہے کہ پھلون کے سر پر جو پتے رہتے ہین فوراً علحدہ کئے جائین ایسا کرنے سے پھل کا مزا ترقی کرجاتا ہے ورنہ جو پتے کہ پھل کے بالاے سر ہوتے ہین اونکا غذیہ اوسی پھل سے ہوتا ہے اور اسی وجہ سے پھل کا شیرہ کم ہوکر پھل بدذایقہ ہوجاتا ہے۔

زمنجر صاحب (Rev. Zimmingar) لکھتے ہین کہ اناناس کے درختون کو بدیل مقامات نہایت مفید ہوتا ہے۔ صاحب موصوف اپنی اس رای کی تائید مین ایک ساکن شہر ڈھاکہ کے قول کو جو جنرل جکسن کی تحریرات مین مندرج ہے پیش کرتے ہین

وہ قول یہ ہے کہ اول زمین کو خوب جوتنا اور تیار کرنا چاہیے تب اناس کے
درخت کو نصب کرنا چاہیے۔ انقضا سے ایک سال کے بعد پرانے درخت
اوکھاڑ دیے جاوین اور نوخیز درخت ایک مقام سے دوسری جگہ منتقل کر دیے جاوین
جسقدر تبدیل مقامات مین کوشش رہیگی اوسیقدر درخت بالیدہ اور عمدہ
ہونگے قول بالا کی تکرار تائید مین فرمنجر صاحب (Fhir omen ger) ایک
فرانسیسی عالم نباتات کے قول کو بھی دلیل گردانتے ہین اور وہ قول یہ ہے کہ اناس
کے درخت کو اوکھاڑ کر جسقدر جڑین اوس سے لگی ہون اونہین کاٹ ڈالنا چاہیے
جب چھری کا زخم ہوا لگ کر خشک ہو جائے تب اس تراشیدہ درخت کو
سر نو سے کسی تیار زمین مین نصب کر دینا چاہیے اس قول سے تبدیل مقام ہی
کی ہدایت نہین ہے بلکہ تبدیل مقام کے قبل خراش تراش کے بھی حاجت معلوم
ہوتی ہے راے مولف اس بارے مین یہ ہے کہ بلاشبہہ تبدیل مقام سے
اشجار ثمرہ کو صغیرسنی مین نفع پہونچتا ہے خاصکر آم کو جسے گو بار بار کی تبدیل مقام سے
بالیدگی مین سال دو سال دیر لگتی ہے مگر جب اس طرحکا تبدیل شدہ درخت
ثمر پہونچاتا ہے تو پھل اوسکے اوسکے بزرگون کے پھلون کے اعتبار سے مقدار و
بزرگی و شیرینی و حلاوت و خوشبوی ذائقگی مین ترقی کر جاتے ہین مولف کو اشجار ثمرہ کی
نسبت اس بارہ مین تجربہ کافی حاصل ہے کوئی شک نہین کہ تبدیل مقام سے
اناس کے درخت کو بھی تمام اشجار ثمرہ کیطرح فائدہ پہونچ سکتا ہے لیکن
صوبہ بہار مین جہان کی عموماً زمین اناس کے بالیدہ کرنیکو بنگالہ کی زمین کے
برابر صلاحیت کافی نہین رکھتی ہے بہ بار بار کا انتقال موضع اناس کو
مضر ہوگا لیکن سال مین ایک بار منتقل کرنا نفع بخش ہو سکتا ہے ایسی
تبدیل مقام مین نقصان کا گمان نہین ہے مگر حسب ہدایت بالا درختون کو اس

طور کی تراشش خراش صوبہ بہار واودہ مین اور بھی ایسی جگہون مین جو بنگالہ کیطرح مرطوب نہین ہین یقیناً ضرر رسان ہونگی۔

بنگالہ مین جسقدر اناناس کی کثرت دیکھی جاتی ہے اوپر کے اضلاع مین نہین پائی جاتی ہے صوبہ بہار مین بہ اطلاع مولف صرف دو ایک جگہ کاشت کے طور پر اناناس بوئے جاتے ہین ورنہ شایقین کے باغون مین کمتر دیکھے جاتے ہین بلاشبہہ بنگالہ کے اعتبار سے بہار مین اناناس قلیل الوجود ہے اسیطرح لکھنو کے سرکاری باغون مین اور بھی لکھنؤ کے اطراف مین صوبہ بہار ہی کے طور پر اناناس موجود ہین۔ سہارنپور کے سرکاری باغ مین بھی کبھی کبھی اناناس کے درخت پھل لاتے ہین مگر عموماً اضلاع مغربی وشمالی مین اناناس قلیل الوجود ہے۔ شملہ و اطراف شملہ اور دیگر کوہی مقامون مین یہ میوہ بالکلیہ مفقود ہے مگر شیشہ کے گھرون مین بقول لفٹنٹ پاگسن (Pogson پاگسن) اناناس آسانی کے ساتھ بالیدہ اور مثمر ہوسکتا ہے۔

امریکہ اور برہما مین اناناس خودرو طور پر کثرت سے پھل لاتا ہے اور اس صحرائی اناناس کا پھل نہایت لذیذ ہوتا ہے۔

اناناس کا درخت اوسکے ٹونٹے سے تیار ہوتا ہے یا اناناس کے پھل کا سر کاٹکر زمین مین نصب کردینے سے درخت پیدا ہو جاتا ہے۔ اناناس کے درخت تیار کرنیکی نظر سے سو پچاس اناناس کے پھل کلکتہ سے بہ سبیل ریل منگوانا چاہیے پھلون کو مصرف مین لاکر ہر پھل کے سر کو جہان پر پتے ہوتے ہین تراشکر زمین مین لگا دینا درختون کی تیاری کو کافی ہوگا۔ ایام برشگال مین ایسا کرنے سے درخت بہت جلد تیار ہوجاتے ہین یا کسی نرسری (Nursery) سے تیار درخت طلب کرلینے سے بھی برار کار متصور ہے۔

Peruvian Cherry

غلاف دارمکو

اس حشیش کا وطن ملک پیرو (Peru) ہے جو امریکہ جنوبی مین واقع ہے مگر ایک عرصہ سے کیپ (Cape) مین اسکی زراعت ہوتی ہے اور اس قدامت کی وجہ سے اسکو اہل فرنگ کیپ گوسبری (Cape Goose berry) کہتے ہین ہندوستان مین غلاف دارمکو کیپ ہی سے اہل فرنگ لائے اور اب ہندوستان کے اکثر ایسے مقامون مین جہان سرما ہی شدید نہین ہوتا ہے اسکو پیدا کرتے ہین - ہمارے صوبہ بہار مین بھی یہ میوہ پیدا ہوتا ہے مگر نہ اس کثرت سے جیسا کہ بنگالہ مین چنانچہ کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین اسکی کثرت ہوتی ہے اور اہل یورپ اسے ہندوستانیون کے اعتبار سے زیادہ رغبت کے ساتھ کہاتے ہین بدین وجہ کہ اسکا مزا انگریزی پسند ہوتا ہے یعنے اسکی ترشی اور شیرینی مذاق انگریزی کے موافق ہوتی ہے وہ اہل ہند بھی جو تتبع اہل فرنگ کو ضروری سمجھتے ہین اس پھل کیطرف نہایت رغبت رکھتے ہین - بدانست مولف یہ پھل ہرچند پورے ہندوستانی مذاق کے مطابق نہین ہے تو بھی بہت قابل توجہ ہے اس پھل کے اوپر غلاف حالت خامی مین سبز رنگ اور پختگی مین ہلکا زرد چڑھا رہتا ہے مقدار مین یہ پھل بندوق کی گولی کے برابر ہوتا ہے اور اوسکی صورت نفیس اور مطبوع ہوتی ہے -

غلاف دارمکو کی پیدا کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ ماہ مئی یا جون مین اسکے تخم کو بوتے ہین جب ننہے درخت تخمون سے اُگتے ہین تب ایک تیار کہیت یا باغ کے تختہ مین قطار بندی کے ساتھ ان درختون کو نصب کرتے ہین ہر قطار کو ایک دوسرے سے چار فٹ کے فاصلے پر واقع ہونا چاہیے اور ہر درخت ایک دوسرے سے دو فٹ کے فاصلے پر لگایا جائے ہرچند غلاف دارمکو کے درخت بے کہاد دیئے ہوے زمین مین بھی بالیدہ ہوتے ہین مگر قبل سے کہاد ڈال رکہنے سے اونکی تقویت و لذت کی صورت زیادہ تر

حاصل ہوتی ہے۔ جب آٹھ انچ کے برابر درخت اونچے ہو جاوین تب نصف
درخت تک اونکے گرد مٹی بلند کر دینا چاہتے اور جب درخت پہول لاوین تو لازم ہے
کہ تازہ شاخون کے کوپل تراش دیے جاوین تاکہ پہلون کی طرف مادہ کا امالہ ہو
اور اس وجہ سے پہلون کو مقدار و ذائقہ مین ترقی کرنیکا موقع ملے۔
غلاف دار نکو کا پہل ماہ جنوری اور فروری مین پختہ ہوتا ہے اور بازار دہمن کثرت سے
بکتا ہے۔ پہل لینے کے بعد تمام درختون کو اوکہاڑ ڈالنا چاہتے اور زمین کو پہر
سر نو سے تیار کرکے نئے درخت حسب ہدایت بالا لگانا چاہیے۔
غلاف دار نکو کا درخت نہایت نازک ہوتا ہے اور سرمائے شدید کا متحمل نہین
ہو سکتا پس ہندوستان کے ایسے مقامون مین جہان بنگالہ اور بہار کے اعتبار
سے بہت زیادہ سرما سخت ہوتا ہے اسکا درخت ایام سرما مین زندہ نہین
رہ سکتا ہے۔
غلاف دار نکو کا مربے نہایت خوب ہوتا ہے۔ اہل یورپ اسکے مربے کو نہایت
پسند کرتے ہیں۔

Currant

کرنٹ

یہ ایک چھوٹا میوہ دار درخت اقسام گوسبری سے ہے [illegible] یہ درخت
ہندوستان کے میدانی حصون مین بالیدہ نہین ہوتا ہے تاہم بنگالہ مین اسکی
زندگی دشوار ہو جاتی ہے بنگالہ کی گرمی اور بارش کا تحمل اسکو مطلق نہین ہے
صاحب موصوف لکھتے ہین کہ تمام فیروز پور مین نے اس درخت کے پرورش کرنے مین
کوشش بلیغ کی تہی مگر وہان بہی آخر کار یہ نازک درخت مرگیا بقول صاحب موصوف
بنگلور میں کہ جہاں کی ہوا [illegible] ہر چند یہ درخت زندہ رہتا ہے مگر کبھی بالیدہ اور ثمر آور نہین

ہوتا ہے اس قول سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ہندوستان کے کوہی مقاموں کی آب و ہوا و سر زمین بھی اسکے موافق نہین ہوتی اور صاحب موصوف کے طرز تحریر سے بھی یہ بات عیان ہے کہ ہندوستان کے میدانی اور کوہی دونوں حصوں مین یہ درخت بالیدہ نہین ہوتا ہے اور ابتک جو کچھ کوششین اس درخت کے پرورده کرنے مین ہوئی ہین سب بیکار گئی ہین البتہ یہ امر صحیح ہے کہ اس درخت کو ملک سرد درکار ہے مگر ایسا نہین معلوم ہوتا کہ ہندوستان کے تمام کوہی حصوں کو بلا استثنای احدے اس میوہ کے پیدا کرنیکی صلاحیت حاصل نہین ہے۔ بدانست مولف یہ درخت شملہ مین بالیدہ ہوکر بار ور ہوتا ہے چنانچہ لفٹنٹ پاکسن صاحب کی تحریر کا خلاصہ جو درج ذیل ہوتا ہے میرے اس قول کی تائید کرنیکو کافی متصور ہے۔

لفٹنٹ موصوف لکھتے ہین کہ کرنٹ کا وطن انگلستان اور کوہ ہمالہ ہے کوٹ گڑھ کے آگے کے کوہی سلسلوں مین سیاہ اور سرخ دونوں قسم کے کرنٹ بطور خود بکثرت سے اگتے ہین کو دارن کے پہلوے جنوبی و مغربی مین کرنٹ سیاہ کی تولید کثرت کے ساتھ ہوتی ہے اور وہان سے جو چھوٹے درخت شملہ مین لاکر لگائے جاتے ہین بالیدہ تو ہوتے ہین مگر ثمر نہین لاتے لیکن سرخ کرنٹ جاکو (Mount Jacko) پہاڑ پر جو اس شملہ کا ایک محلہ ہے بار ور ہوتا ظاہر ہے کہ لفٹنٹ صاحب موصوف کی اس تحریر سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آخر ہندوستانکے بعض کوہی مقام کو کرنٹ کی پیداوار کی صلاحیت حاصل ہے۔

کرنٹ کے بالیدہ کرنیکے لئے وہ زمین درکار ہے جو سنگریزہ آمیز مٹی بالو چکنی کیوال مٹی کاربونیٹ آف لائم (Carbonate of lime) آکزائیڈ آف آیرن (
) میگنیشیا (Magnesia)
اقسام نمک اور اجزاے نباتی و حیوانی سے مرکب ہوتی ہے ماہ اپریل و اگست کے

درمیان کرنٹ کی گاچھیون کو نصب کرنا چاہیے اور چونکہ اسکا درخت کھاد کا
طالب ہوتا ہے۔ ماہ نومبر مین اسکے تھالے مین کھاد ڈالکر چھوڑ دینا
چاہیے اور کھاد ڈالنے کے وقت کچھ ضرور نہین کہ کھاد تھالہ کھود کر
ڈالا جاوے تھالے کی سطح پر کھاد کا پھیلا دینا مناسب ہوتا ہے
جب فروری کا مہینا آپہونچے تب کرنٹ کے درخت کو چھانٹ کر کھرپی
کے ذریعہ سے جڑون کو کھودے بغیر تھالے کی مٹی مین اوس کھاد کو
داخل کر دینا چاہیے تاکہ وہ کھاد مٹی سے آمیختہ ہو جاوے سرخ
اور سفید رنگ کے کرنٹ کے درخت کو اسقدر چھانٹنا چاہیے کہ
درخت ٹھوٹھا ہوکر بدنما معلوم ہونے لگے ہرچند اس طرح کے چھانٹنے سے
درخت کو بالیدہ ہونے مین دیر ہوتی ہے مگر پھل اچھا لاتا ہے لیکن
سیاہ کرنٹ کو جسکے لئے سفید اور سرخ کرنٹ کے اعتبار سے
زیادہ سرد اور مرطوب جگہ درکار ہوتی ہے اس طور سے چھانٹنا
نہین چاہیے البتہ جو شاخین بہ مرض یا اور کسی وجہ سے سیاہ اور گندہ
پوست فلس ماہی یا سانپ کی کیچلی کے مانند ہو جاوین اونکو دور کر ڈالنا
ضروری متصور ہے۔

کرنٹ تخم سے پیدا ہوتا ہے مگر چونکہ انگلستان سے اسکی نئی گاچھیان
آسانی کے ساتھ منگائی جاسکتی ہین تخم سے اس درخت کو پیدا کرنیکی
دردسری گوارا کرنیکی کوئی حاجت نہین ہے۔

Raspberry

راسبری

یہ ایک خار دار نجم مثمر ہے اسکا پہل لذیذ قابل توجہ شایقین ہے۔ اسکا وطن کوہ ہمالہ ہے گو اور مقاموں سے بھی اسکی عمدہ قسمین ہندوستان مین آگئی ہین بہ تحقیق لفٹنٹ پاگسن (Paxson پاکسن) تین قسم کی ہندی وطنی راسبری دیکھی جاتی ہین ایک زرد اور دوسری سرخ تیسری وہ جو مقدار مین ان دونون سے بزرگ اور زیادہ شوخ رنگ ہوتی ہے۔ اول اور دوم کثیر الوجود ہین لیکن قسم ثالث جسکا ذایقہ اصل راسبری کا ہوتا ہے کمیاب ہے شملہ کے نشیب کے اندر یہ قسم پائی نہین جاتی جو قسمین اور ملکون سے داخل ہندوستان ہوئی ہین اونکی بالیدگی مین کسی قسم کا نقصان نہین دیکھا جاتا ہے مگر ناتوجہی شایقین سے اونکے پہل تنزل پذیر ہوگئے ہین لفٹنٹ موصوف لکھتے ہین کہ اقسام راسبری سے مکلارن کے پرالیفک راسبری (McLaren's Prolific Raspberry) کیطرف شایق کی توجہ خاص درکار ہے یہ سرخ رنگ اور نہایت بزرگ مقدار پہل پیدا کرتی ہے اسکا پہل کارٹر کی پرالیفک (Carter's Prolific) کے پہل سے مقدار مین دوگونہ کلان ہوتا ہے اور یہ راسبری خوب پہل بہی لاتی ہے سنہ ۱۸۷۰ع مین رائل ہارٹی کلچرل سوسائیٹی (Royal Horticultural society) نے سارٹیفکٹ کے ذریعہ

اس راسبری کی عمدگی سے اعتراف کیا تھا اوراب انگلستان مین اس
راسبری سے کوئی عمدہ قسم دستیاب نہین ہے۔
قبل اسکے کہ پرورش راسبری کا طریقہ حوالہ قلم ہو لازم ہے کہ فرمنجر صاحب
(Mr. Menger) کی تحریر کا بھی اس جگہ پر اعادہ کیا جائے
صاحب موصوف لکھتے ہین کہ حسب تحریر ڈاکٹر اسپری
(Dr. Speera) یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سرخ راسبری کے
درخت سنہ ۱۸۴۰ع مین بمقام کلکتہ ایک ولایتی صاحب کے باغ مین
حسب مراد بارور ہوئے تھے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب کی تصنیف مین
جس کا نام مترجم اشجار براے ہند (Drauin for India)
ہے کوئی علمی نام اوس راسبری کا مندرج نہین ہے نہین معلوم
ہوتا ہے کہ آیا وہ راسبری یورپ کی معمولی راسبری تھی جسے
روس آئیڈیس کہتے ہین یا اور کسی قسم کی تھی مگر مین یہہ سوال رکھتا ہون
کہ آیا راسبری کی یہہ قسم ہندوستان کے کسی میدانی حصے مین کبھی
بالیدہ ہوتی بھی ہے یا یہہ کہ بالیدہ ہونا اسکا ممکن ہے۔
فرمنجر صاحب کی تحریر بالا سے دو بات ظاہر ہوتی ہے اول یہہ کہ
حسب بیان ڈاکٹر اسپری ہندوستان کے ایک میدانی حصے مین
سنہ ۱۸۴۰ع مین راسبری عام اس سے کہ کسی نسل کی ہو بارور ہوئی تھی
اور جب ایک بار بارور ہوئی تو پھر بلاشک بارور ہو سکتی ہے اور جب
بارور ہو سکتی ہے تو مناسب ہے کہ حضرات شائق ایسی راسبری کی
پرورش میں جو میدانی حصے مین بارور ہو سکتی ہے کوشش فرماوین
ظاہر ہے کہ دو چار سرخ قسم کی راسبری کو نصب کرنے سے معلوم

ہوجائیگا کہ کس قسم کی سرخ راسبری کو میدانی حصون مین بار ور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے بلاشبہہ اس تجربہ سے ایک بڑی بات حاصل ہوگی وہ یہ کہ یورپ کی معمولی راسبری جسے روبس آئیڈیس کہتے ہین نہین معلوم کہ ہندوستان کے کسی میدانی حصے مین کبھی بالیدہ ہوئی ہے یا اسکا بالیدہ ہونا ممکن الوقوع ہے یا نہین ظاہر ہے کہ فرمنجر صاحب کے آخر جزو سوال کا جواب ارباب شوق پر دشوار نہوگا جب چاہین جواب کا سامان کرسکتے ہین - راسبری مذکور کی گاچیون کا دستیاب ہونا آسان ہے اور تجربہ کرلینا بھی کوئی دشوار کام نہین ہے دو سال کے تجربہ سے معلوم ہوجاویگا کہ راسبری مذکور کی کیا حالت ہوتی ہے - خیر اب راسبری کے طریقہ پرورش کیطرف جو درج ذیل ہوتا ہے توجہ درکار ہے -

راسبری کے لیئے زمین ایسی درکار ہے جو سنگ ریزہ آمیز موٹے بالو چکنی کیوال مٹی کاربونیٹ اف لائم (Carbonate of Lime) اور آکزائیڈ آف آیرن (Oxide of Iron) اور میگنیشیا (Magnesia) اور اقسام نمک اور اجزاے نباتی اور حیوانی سے مرکب رہتی ہے درخت نصب کرنیکے قبل زمین مین کھاد خوب ڈالنا چاہیئے کھاد وہی ہو جو انناس کے بیان مین مذکور ہوچکی ہے ورنہ مجرد سڑے ہوئے پتے یا لید تازہ یا گوبر بوسیدہ کافی ہونگے اور کبھی کبھی چونے کا میل داخل زمین کرنا بہت مفید ہوتا ہے آخر اپریل مین اسکی گاچیان نصب کرنی چاہیئے ہر گاچی ایک دوسرے سے ساڑھے چار فٹ کے فاصلہ پر واقع ہو اور ہر قطار کو ایک دوسرے سے ساڑھے پانچ فٹ کا فاصلہ درکار ہے جو زمین راسبری کے واسطے تجویز کیجاے ضرور ہے کہ اوسمین بخوبی ہوا و روشنی و حرارت آفتاب کو دخل ہو کبھی اس درخت کو کسی درخت یا مکان کے سایہ مین نصب کرنا نہین چاہیئے -

راسبری کا درخت چھانٹے جانیکا محتاج رہتا ہے سال گزشتہ کی پتلی پتلی وہ شاخین جو

فصل مین پہل لانیکو ہون بلا تامل چھانٹ ڈالی جاوین تہوڑی مدت مین چھانٹنے ہو سے مقاموسے
ایک شاخ کی عوض چند شاخین نکلین گی اور ہر شاخ کثرت سے پہل لاویگی اور تمام
جولائی اور اگست مین پہلونکی کثرت رہیگی -

راسبری جزیرہ مارشس

اس راسبری کا وطن جزیرہ مارشس (Mauritius) ہے یہ ایک جزیرہ بحر
ہند مین واقع اور سلطنت انگلستان سے متعلق ہے عوام اسکو مرچا ملک کہتے ہین اور
اس سے خوب واقف اس سبب سے ہین کہ ہندوستانی غربا بتلاش رزق بہ اہتمام
سرکار انگلشیہ اس جزیرہ کو جایا کرتے تہے اور اب بہی جاتے ہین خیر اس جزیرہ کی
راسبری کے درخت کلکتہ کے باغون مین دیکہے جاتے ہین اول بار راسبری کی جو قسم
جزیرہ مذکور سے کلکتہ مین لائی گئی تہی وہ گلاب کی شکل کے دوہرے سفید پہول پیدا کرتی ہے
اور بار ثانی والی قسم اکہرے پہول لاتی ہے اور وسط ماہ فروری مین بار ور ہوتی
ہے - اسکے پہلون کی شکل انگریزی راسبری کے پہلون سے مشابہت رکہتی ہے
مگر اسکے پہل سخت تخمون سے پُر اور غیر مطبوع ہوتے ہین -
اس راسبری کا درخت تخم اور نیز اسکے لونٹے کے ذریعہ سے تیار ہوتا ہے -

Mysore Raspberry

راسبری میسور

اس راسبری کا وطن کوہ نیلگری ہے یہ قسم راسبری کی مارشس سے بہتر ہوتی ہے
اس راسبری کے درخت اطراف کلکتہ مین دیکہے جاتے ہین اسکی نئی شاخون مین
باریک رونگٹے کثرت سے ہوتے ہین اور اسکا درخت بہی مارشس کی راسبری سے

بڑا ہوتا ہے - فروری میں یہ قسم پھول لاتی ہے اور مارچ میں اسکے پھل مراد پر
آتے ہیں - اسکی نگاہداشت و پرورش کا یہ طور ہے کہ اول تو اسکو بالیدہ
ہونیکے لئے اچھی زرخیز زمین درکار ہوتی ہے - دوم یہ کہ اسکی جڑون کو نمی
مٹی کی حاجت رہتی ہے - سوم یہ کہ جو شاخ اسکی باروَر ہو چکی اوسے بالکل قطع
کر ڈالنا چاہیئے ان باتون کا لحاظ رکھنے سے یہ درخت حسب مراد باروَر
ہوتا ہے -

اس راسبری کا درخت ٹونٹون سے تیار ہوتا ہے - بارش کے زمانے میں آسانی کے
ساتھ اسکا درخت تیار ہو جاتا ہے - اگر پرانے درخت کی پرورش کی عوض نئے
درخت نئی زمینون میں پرورده کئے جائین تو پھل اور بھی زیادہ حسب مراد حاصل
ہونگے -

Strawberry

اسٹابری

اسکا درخت چھوٹا قریب قریب زمین دوز خوشرنگ اور خوشنما ہوتا ہے - اسکا
پھل صورت اور سیرت دونون میں حد درجہ ممتاز متصور ہے - اسکے پھل کی عمدگی
ساخت خوش رنگی خوش ذائقگی بو باس لطافت نزاکت دلربائی احاطۂ بیان سے
باہر ہے جسقدر اس پھل کے اوصاف لکھے جائین بجا ہے - خوش پسند مزاج اشخاص
نازک دماغ یورپ خیال عالی مذاق امراء کے واسطے یہ پھل موضوع ہوا ہے
جس باغ میں اسٹابری بارور ہوتی ہے اوس باغ پر عجب رونق برستی ہے
جس دسترخوان پر اسکے پھل موجود رہتے ہین اوس دسترخوان کو عجب زینت
نصیب ہوتی ہے زہے وہ باغ جہان اسٹابری بارور ہو اور خوشا وہ دسترخوان
جسپر اسکا پھل جلوہ گر ہو واقعی یہ میوہ بہت کچھ قابل توجہ شایقین ہے -

افسوس ہے کہ مولف کو اس رسالہ عجالہ مین اس میوہ کے پورے بیان کی گنجایش نہین ہے امر واقعی یہ ہے کہ اسکے واسطے ایک علحدہ رسالہ درکار ہے بہرحال اس پر بھی جو امور کہ مولف کو محض ضروری معلوم ہوئے ہین حوالہ قلم کئے جاتے ہین۔ اسٹابری کی بہت قسمین ہین اور ہرچند پچاس برس سے شملہ اور اطراف شملہ اور قریب نوے برس سے ہندوستان کے میدانی حصون مین اسٹابری کی کاشت ہوتی رہی ہے تاہم اسٹابری کی عمدہ قسمین اب تک ہندوستان مین مروج نہین ہوئی ہین حضرات اہل شوق کو لازم ہے کہ یورپ کی عمدہ اقسام اسٹابری کو رواج دین تاکہ ہندوستان مین یہ میوہ اوسی مقدار اور خوبی کے ساتھ پیدا ہو جیسا کہ عموماً یورپ مین دیکھا جاتا ہے ہندوستان مین بیشتر اسٹابری کے دانے انگلستان وغیرہ کے اعتبار سے مقدار مین چھوٹے ہوتے ہین بدانست مولف اس کم مقداری کی وجہ اختلاف آب وہوا نہین ہے بلکہ اس کم مقداری کا اصل سبب یہ ہے کہ اسٹابری کی جو قسم مروج عام ہو رہی ہے خود وہ قسم بڑے دانون کی پیدا کرنیکی صلاحیت نہین رکھتی ہے پس اگر عمدہ اسٹابری کی قسمین ہندوستان مین رواج پکڑین تو یہ کمی مقدار کی عام شکایت جاتی رہے لفٹنٹ پاگسن (Lutt Pagson) ہدایت فرماتے ہین کہ شایقین اگر اقسام ذیل کی اسٹابری کو رواج دین تو اعلےٰ درجہ کے اثمار پیدا ہو سکتے ہین۔

نمبر اول اسٹابری موسوم بہ بریڈ لیز امیچر (Bread leys Amateur) ہے۔ خلاصہ تحریر لفٹنٹ صاحب موصوف اس اسٹابری کے مادے مین یہ ہے کہ اسکا درخت صحیح المزاج قوی مضبوط اور کثیر الاثمار ہوتا ہے پھلون کے گچھے اور خود پھل بھی بڑے ہوتے ہین اور پتون سے باہر نمایان رہتے ہین۔ پھلونکا

رنگ نہایت سرخ مطبوع اور مغز نہایت بستہ اور شیرہ دار اور ذائقہ بغایت مطبوع ہوتا ہے - اس اسٹابری کی ایک خاص صفت یہ ہے کہ پختہ ہونیکے بعد بھی اگر اسکا پھل درخت مین چھوڑ دیا جائے تو بہت روز دن تک خراب نہین ہوتا ہے بلکہ اگر ہوا بارد نہین ہوتی ہے تو ذائقہ اسکا اور بھی ترقی کرجاتا ہے - اس اسٹابری کی دوسری خوبی یہہ ہے کہ اسکا درخت قوی اور مضبوط ہونیکے باعث سے چند فصلون تک باروری مین کوتاہی نہین کرتا ہے یعنی وہی درخت چند فصلون تک پھل دیا کرتا ہے ظاہر ہے کہ معمولی اقسام کی اسٹابری کا یہ طور نہین ہے بلاشبہ یہ سب اوصاف ایسے ہین کہ جنکے باعث اسٹابری کی یہ قسم بہت کچھہ قابل توجہ ہے اور ضرور ہے کہ حضرات اہل شوق اسکے رواج دینے مین سعی بلیغ کو راہ دین -

نمبر دوم اسٹابری موسوم بہ ٹراٹمینس رایلٹی (Trotman's Royalty) ہے یہ قسم بھی لذیذ خوشش ذائقہ پھل پیدا کرتی ہے اور اسکا درخت بھی بہت قوی اور مضبوط ہوتا ہے +

نمبر سوم اسٹابری موسوم بہ بَرَوْنس وَنڈر (Brown's Wonder) ہے اسٹابری کی یہ قسم تجارت کے واسطے موضوع ہے اسکا پھل بڑا خوش ساخت اور خوش مزہ ہوتا ہے - ہر جگہ ہین اس قسم کو بارور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے اور اگر زمین مین کھاد اچھی طور سے دیا جائے تو اسکی باروری توقع سے بہت زیادہ ہوتی ہے -

اقسام بالاکے علاوہ اقسام ذیل بھی قابل توجہ ہین - ارباب شوق انکے رواج دینے مین حتی الامکان نا توجہی کو راہ ندین -

فہرست اقسام اسٹابری توجہ طلب

نمبر شماری	نام درخت فارسی	نام درخت انگریزی
۱	برٹش کوئین	British Queen
۲	پرنس آف ویلز	Prince of Wales
۳	پرنسس رایل	Princess Royal
۴	بلیک پرنس	Black Prince
۵	نیوٹن سیڈلنگ	Newton Seedling
۶	کارولائینا سوپربا	Carolina Superbae
۷	کینس سیڈلنگ	Keen's Seedling
۸	پریسیڈنٹ	President
۹	پریمیر	Premier
۱۰	الپاین اسٹرابری	Alpine Strawberry
۱۱	آسٹرین اسکارلٹ	Austrian Scarlet
۱۲	روزبری	Rose berry
۱۳	اسکاچ اسکارلٹ	Scotch Scarlet
۱۴	ابرڈین سیڈلنگ	Aberdeen Seedling
۱۵	گروانڈ اسکارلٹ } Ground scarlet ۱۷ ڈونٹنس	Downtans

ہندوستان کے اکثر حصے عام اس سے کہ کوہی ہون یا میدانی پیداوار اسٹابری کی عمدہ صلاحیت رکھتی ہین ہرچند یہ درخت غیر ملکون سے ہندوستان مین آیا ہے مگر اب اسکا شمار ہندی درختون مین بخوبی ہوسکتا ہے صلاحیت پیداوار اسکی عیان ہے کہ لکھنؤ و سہارنپور و بعض دیگر اضلاع ممالک مغربی و شمالی پنجاب مین

اسکی زراعت بڑی کامیابی کے ساتھ ہوتی ہے۔ شملہ کے اطراف مین تو اس کثرت سے
اسکا رواج ہے کہ بیشتر نمبرداران کوہی سے دس کوس شملہ کے اندر بہت سے
اپنے عمدہ کہیتون کو استابری ہی کی کاشت کیواسطے مخصوص کر رکہا ہے اور اس
ذریعہ سے وہ اصل کہیتی سے زائد نفع پیدا کرتے ہین۔ پٹنہ اور دانا پور کے اطراف مین
بہی استابری پیدا ہوتی ہے اسیطرح اکثر جگہون مین جہان اہل یورپ مقیم
ہوئے ہین کچہ نہ کچہ اس پہل کے پیدا کرنے کی طرف توجہ یا اونکے باعث سے ہندی
باغبانان نے بہی اسطرف اون توجہ کی ہے۔ نیلگری مین بہت عمدہ استابری بارور ہوتی تہی
مگر شاید ناموافقت آب و ہوا سے عمدہ ذائقہ نہین پیدا کرتی ہے مگر حیدرآباد
واطراف حیدرآباد بلکہ تمام دکن کو اس پہل کے عمدہ طور پر پیدا کرنیکی صلاحیت معلوم ہوتی ہے
چنانچہ مولف نے چند برس ہوئے کہ بمقام حیدرآباد ذائقہ کیا تہا اوس سے عمدگی کی صلاحیت
زمین عیان تہی مگر نقصان عام جو تمام مقامات کے پیداوار استابری کو لاحق ہے
وہ یہی ہے کہ عمدہ نسل کی استابریون نے کہین کشادہ پیشانی کے ساتھ رواج
نہین پایا ہے ورنہ ہندوستان کی استابریان انگلستان کی استابریون سے
بخوبی مقابلہ کر سکتی ہین۔

ہندوستان کے میدانی حصون مین استابری کی کاشت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے
زمین مناسب استابری کے تختہ یا کہیت کے واسطے تجویز کرنا چاہیئے زمین استابری
کے واسطے ایسی درکار ہے کہ جسمین نیشکر کی کاشت کامیابی کے ساتھ انجام
پا سکتی ہو زمین کیوال یا کیوال آمیز بالو یا دورس اس درخت کو بارور کرنیکی
صلاحیت رکہتی ہے خیر زمین تجویز کرکے اس بات کو بہی ملاحظہ کر لینا چاہیئے کہ زمین
مجوزہ مین آفتاب کی پوری حرارت اور روشنی طبعی طور سے پہونچتی ہے یا نہین
بعد اسکے زمین مجوزہ کو پہلی خوب پہاوڑی سے کہدوانا چاہیئے۔

اختتام ماہ ستمبر کے قبل لازم ہے کہ زمین کہود ی جاچکے اور درختون کے واسطے
دریان تیار کیجا چکین کسواسطے کہ ابتدائے اکتوبر مین اسٹابری کے درختونکو نصب
کرنا ہوگا زمین کو خوب کہود کر اور گہاس وغیرہ سے خوب پاک کر کے دریان
اسطورسے کہودی جائین کہ ہر دری ایک دوسرے سے سوا فٹ کے فاصلہ پر
واقع ہو اور دریون کی ہر قطار کے درمیان مین بہی اسیقدر فاصلہ حائل رہے
ہر دو قطار کے بعد ایک پتلی سی بلند روش بنائی چاہیے تاکہ درختون تک پہونچنے مین
باغبان کو آسانی ہو ہر دری کو عمقاً چہہ انچ اور قطراً ۹ انچ ہونا چاہیے - گاچہیان
بٹہلانیکے قبل ہر دری مین برگ بوسیدہ گوبر بوسیدہ نرم زرخیز مٹی کہود کر بوسیدہ
بوسیدہ اور مرغ خانے کا کوڑا بوسیدہ ڈالنا چاہیے اگر سب اشیائے بالا موجود
نہون تو تین جز بھی انہین سے کہاد کا کام بخوبی دے سکینگے - درخت نصب کرنیکے
بعد درختون کو پانی سے سینچنا چاہیے - اور بعد اسکے جب حاجت معلوم ہو سیرابی مین
کمی نہین کرنا چاہیے - بعض اوقات ہر روز پانی کی حاجت معلوم ہوگی - بلکہ حقیقت
یہ ہے کہ اسٹابری کو روزانہ سیرابی کی ضرورت ابتدائے عمر سے باروری کے
زمانہ تک لاحق رہتی ہے اور پہر گرمیون کے دنون مین اگر کثرت سے سیراب نہ کیاجائے
تو اوسکا ضائع ہو جانا امر یقینی ہے - البتہ بارش کے زمانون مین اسے دیگر اشجار
وتخم کے مانند سیرابی کی حاجت نہین ہوتی ہے مگر کثرت بارش اسکو ضرر بھی نہین
کرتی ہے بشرطیکہ اسکے درخت ایسی جگہہ نہ ہون جو پانی سے بالکل ڈوب جاتی ہو -
بالمختصر نصب کئے جانیکے بعد تہوڑی ہی عرصہ مین اسٹابری کے درخت کامل طور سے
جڑ پکڑ لیتے ہین صرف یہی نہین بلکہ ایسی جڑ والی شاخین پہینکنا شروع کرتے ہین
جنکو علیحدہ کئے جانے پر آسانی کے ساتھہ خود درخت ہو جانیکی صلاحیت حاصل رہتی
ہے - بعض محققین کی رائے ان شاخون کی نسبت یہ ہے کہ ان شاخون کو دور کرنا

درختان نصب شدہ کو مفید ہوتا ہے مگر بعض تجربہ کار یہ کہتے ہین کہ ایسا کرنے سے اوسہ
بھی درختان نصب شدہ کی شاخ اور پتون کو بالیدگی ہوتی ہے جسکے باعث درختون مین
پھل کم لگتے ہین مگر چونکہ زیادہ تجربہ کارون کو رائے اول کے ساتھ اتفاق ہے اسلئے مناسب
یہی معلوم ہوتا ہے کہ کارروائی بہ پابندی رائے اول عمل مین آیا کرے۔ بہ اطلاع مولف
دونون شکلون مین کبھی اسٹابری کے درخت بارور ہوئے ہین اور کبھی صرف
پھول لاکر اور کبھی صرف کثرت سے پتے نکالکر رہ گئے ہین جب حال یہ ہے تو دو ٹوک
رائے دینی دشوار معلوم ہوتی ہے واقعی یہ ہے کہ ابھی تک درختان اسٹابری کے
کم پھل دینے یا غیر مثمر ہوجانیکی وجہین تحقیق مین نہین آئی ہین کلکتہ اور اطراف
کلکتہ مین اسٹابری کے تختے کے تختے بیشتر پھول اور کبھی مجرد اوراق کثیرہ کے سوا
ایک دانہ پھل بھی نہین لاتے ہین یہ مصیبت اور اضلاع ہندوستان مین بھی اسٹابری
کی کاشتکارون کو نصیب ہوتی ہے مگر نہ اس کثرت سے جیسا کہ کاشتکاران کلکتہ پر
نازل ہوا کرتی ہے بہرحال ماہ فروری تک اسٹابری کے درختان نصب شدہ
بالیدہ ہوکر پھول لانیکے قابل ہوجاتے ہین اور انکے پھل آخر مارچ سے مصرف مین
آنے لگتے ہین۔

واضح ہو کہ اسٹابری بونیکا عام طریقہ یہ ہے کہ اوسکے تختہ کو آلو یا شلجم یا
مولی کے تختہ کیطرح سلسلۂ موج کے طور پر فراز و نشیب کے ساتھ تیار کرکے
سر فراز لین پر اسکے درخت نصب کرتے ہین لیکن جس بلندی پر عموماً لگاتے ہین
وہ بلندی ایسی نہین ہوتی کہ سیرابی کافی کے وقت درخت ہی پتون اور پھول اور پھل کو
کیچڑ کی آلودگی سے بچا سکے پس آلودگی کی مضرتون سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے
کہ ہر درخت کے لئے مٹی کی ایک افزونی بشکل ذیل نو انچ یا دس انچ بلند تیار
کیجائے اور اس افزونی پر درخت لگایا جائے۔

چونکہ اکثر حالت سیرابی مین پھول اور پھل دونون کیچڑ سے آلودہ ہو جاتے ہین اور
اس آلودگی سے دونون کو ضرر مترتب ہوتا ہے پس اس طریقہ کے اختیار کرنے سے
پھول اور پھل دونون مضرت سے بچینگے اور بھی درختون کی سیرابی مین کسیطرح خلل
واقع نہوگا کسواسطے کہ درخت جڑون کے وسیلے سے پانی جذب کرکے سیراب
ہوجایا کرینگے لیکن بارش کے پانی سے جو کیچڑ پیدا ہوگی اوسکی آلودگی سے بچنے کو
یہ ترکیب کافی نہ ہوگی اسکے واسطے کمہارون سے مسطح گول سفال نو انچ قطر مین
اور جسکے درمیان مین ایک گول سوراخ دو یا سوا دو انچ قطر مین ہو بنوانی چاہیے
سفال کی شکل بطرز ذیل ہونی چاہیے۔

شکل سفال

اس سفال کے سوراخ سے اسٹابری کے درخت کو پار کرکے سطح افزونی پر
اس سفال کو بٹھلا دینا چاہیے اس سفال کا سوراخ درخت اسٹابری کے
داخل ہونیکو کافی ہوتا ہے پتون کو سمیٹنے سے درخت اس سوراخ مین درآتا ہے
اور اگرچہ صدمہ بھی درخت کو پہونچتا ہے تو تھوڑے عرصہ مین زایل ہوکر درخت
اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اس ترکیب کے ذریعہ سے بارش کی کیچڑ کی
آلودگی سے بھی پھول او پھل محفوظ رہتے ہین اور محاصل مین نقصان کی
عوض ترقی کی بڑی صورت بھی پیدا ہوتی ہے۔

واضح ہو کہ اس ترکیب کے موجد بقول لفٹنٹ پاگسن (Lut Pagsan.
کرنیل فارنگٹن (Coronel Farringtan) صاحب ہین جو شہر میرٹھ مین توپخانے کے
افسر تھے بلاشبہہ اس ایجاد سے کرنیل موصوف کا بڑا احسان ارباب شوق پر
رہگیا بلکہ اعتراف احسان کے خیال سے اگر اسٹابری کا نام پلیٹ بری (Plat
berry) کے ساتھ مبدل کر دیا جائے تو بیموقع نہ ہوگا کسواسطے کہ یہ نام
یعنی سٹابری وُوڈبری (Wood berry) کا مبدل ہی اور جو وجہ وُوڈبری کو اسٹابری کے ساتھ
مبدل کیے جانیکے لئی واقع ہوئی تھی وہی وجہ اسٹابری کو پلیٹ بری کے ساتھ مبدل کر دینے کیلئے حاصل ہے بنظر
تصریح بالا اس جگہ پر یہ بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسٹابری کو سابق
مین وُوڈبری کہتے تھے اور بعد ازان اسٹرابری (Straw berry)
کہنے لگے پہلے تسمیہ کی وجہ سے مولف کو بخوبی اطلاع نہین ہے ظاہرا وُوڈبری
لفظ وُوڈ (Wood) جسکے معنی جنگل ہین اور لفظ بری (Berry)
سے جسکے معنے میوۂ خُرد مقدار ہین مرکب ہے۔ چونکہ بقرینۂ غالب یہ میوہ کبھی جنگل سے
لایا گیا تھا اسیواسطے اہل فرنگ اسے وُوڈبری کہنے لگے تھے مگر اسکی اسٹابری
موسوم ہو جانیکی یہ شکل ہوئی کہ ایک بار کثرت باران سے اسٹابری کے درختوں کو
انگلستان مین صدمۂ عظیم پہونچا تھا بعد اس آفت سماوی کے باغبانان انگریزی
اسکے درختون کے نیچے اسکے پھول اور پھل کو کیچڑ کی آلودگی اور مضرت سے بچانیکو
نظر سے کاہ یا پیال بچھانے لگے کاہ و پیال کو زبان انگریزی مین اسٹرا (Straw)
کہتے ہین پس اس ترکیب کے اختیار کرنیکے بعد سے بجائے وُوڈبری کے اہل فرنگ
اس درخت کو اسٹابری (Straw berry) کہنے لگے (جو بزبان اہل ہند لفظ
اسٹابری محرف ہے) اب چونکہ کرنیل فارنگٹن نے خس اور پیال سے بہی ایک
بہتر تنکے بیچنے سعال کو ایجاد کرکے بجائے کاہ و خس استعمال کرنا شروع کیا

اور سفال کو انگریزی مین پلیٹ (Plate) کہتے ہین اسلئے اگر اب اسٹرابری کی جگہ اسے پلیٹ بری (Plateberry) کہین تو یہ نام زیادہ مناسب ہوگا کسواسطے کہ یہ نام احسان کرنیل موصوف کے ذریعۂ اعتراف ہونیکے علاوہ ایک جدید اور بکار آمد طریقۂ استحفاظ کی یاد دہی کا باعث متصور ہے ۔

جب پہل اسٹابری مین لگین تو اونکی نگاہداشت کامل طور سے کیجاے ورنہ حسرت کے سوا کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوگا ۔ اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ اقسام طیور اس پہل کے نہایت شایق ہین اور انکی جماعت کی جماعت اسٹابری کے تختون پر حملہ آور ہوتی ہے نگہبانون کے شور و فساد سے طیور بہاگ توجاتے ہین مگر ذرا بہی غافل پاتے ہین تو پہر غارتگری کو آپہونچتے ہین یون تو طوطے کوئے بیئے ابلقی مہول مہوکہے وغیرہ وغیرہ اس پہل پر جان دیتے ہی ہین مگر ہاریل بہی جو زمین پر بہوتا کم چرائی کرتا ہے اس میوے کے اشتیاق مین اونچے اونچے درختونکو چہوڑ کر زمین پر اترتا ہے ۔ چنانچہ خود مولف نے چند ہاریلون کو اس غارتگری کی حالت مین شکار کیا ہے پس بنظر استحفاظ اثمار لازم ہے کہ ہر درخت پر بانس یا کسی اور شئے کی ٹاپیان چڑہائی جائین ٹاپیون کی شکل بطرز ذیل ہوتی ہے اور ڈوم کی قوم جسے بانس پہوڑ کہتے ہین ان ٹاپیون کو تیار کرتی ہے ۔

ٹاپی
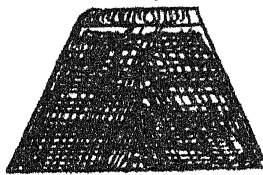
علاوہ ان ٹاپیون کے جسقدر جالون کے ذریعہ سے استحفاظ ممکن ہو عمل مین لانا چاہیے اہل واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ اسٹابری ایک گران قیمت میوہ ہے محاصل کے حساب سے بہی کثیر المنافع ہے ۔ اسکی پرورش اور استحفاظ مین

ارباب شوق اور نیز اشخاص تجارت پیشہ کو کسطرح پس پا نہین ہونا چاہیے۔
اسٹابری کے درخت تخم سے تیار کیے جا سکتے ہین چنانچہ فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ
ہم نے الپاین اسٹابری (Allpine Strawberry) کے درخت تخم سے تیار کیے تھے
اور یہ تخمی درخت بہت قوی اور خوب مثمر نکلے تھے لیکن اگر تخم سے تیار کرنا تردد طلب
معلوم ہو تو بہتر ہے کہ لاہور و سہارن پور و بنارس و داناپور و کلکتہ وغیرہ سے ارباب
شوق اسکے چھوٹے درخت منگوا کر بطریقہ مذکورہ بالا اسٹابری کے تختے تیار کر لین ایکبار
منگانے کے بعد پھر نئی خریداری کی حاجت نہ ہوگی جب یہ نئے درخت دو تین مہینے کے
ہو جائینگے تب ان درختون سے نئی جڑ والی شاخین نکلینگی ان شاخون کو چاہیے
محفوظ مین رکھکر ان سے نئے درخت تیار کر لینا کوئی دشوار کام نہوگا ہر سال پرانے
درختون کو ضایع کر کے نئے درخت نصب کرنا چاہیے اور سر نو سے تختہ یا کہیتیان
تیار کرنا زیادہ مناسب ہوگا لیکن اگر اسٹابری کی کوئی ایسی قسم ہے جو چند فصلون
یکسان بارور ہو سکتی ہے مثلاً اسٹابری موسوم بہ برَیڈلیز اَمیٹر (Bradleys Amater) تو ایسے درختون کو اکھاڑ کر نئے درختون کے لگانیکی کوئی حاجت
نہوگی البتہ تقویت و تغذیۂ درختان کے خیال سے کہاد ہر درخت کی جڑ مین دینا ضرور ہوگا
اور وہی سب کاروائیان درکار ہونگی جو اسٹابری کی زراعت کے واسطے اس
رسالے مین درج ہوئی گئی ہین۔
واضح ہو کہ باغبانان انگریزی ملک انگلستان مین بہ تقاضاے ملک و دیار اپنے
خاص طور پر اسٹابری پیدا کرتے ہین۔ ہندوستان مین انگریزی قواعد کی
پابندی کے ساتھہ خود اہل فرنگ بھی اسٹابری کی زراعت نہین کرتے ہین۔
بدانست مولف انگریزی طریقہ کی پابندی کچھہ دشوار بھی ہے اور بقرینۂ غالب ملک
ہندوستان کے حسب حال بھی نہین ہے۔ چنانچہ مجھہ سے ایک صاحب ولایتی

فرماتے ہین کہ ہم نے اسٹابری کو بقاعدہ انگریزی ملک ہندوستان مین پرورش
اور بار ور کرنا چاہا تھا مگر ہم بالکل اپنی کوششون مین ناکامیاب ہوے بہر حال مجرد
بہ انداز اطلاع دہی شایقین اہل فرنگ کے طور پر اسٹابری کے واسطے زمین تیار کرنیکی
طریقہ کو اس مقام پر جو اگرچہ تسلیم کرنا چندان نامربوط نہ ہوگا خاصکر اوس حالت مین
کہ یقین پاس ہے کہ ہندوستان کے کوہی مقامون مین اگر اس طریقہ کی آزمایش کیجاے تو
کچھ عجب ہے کہ کامیابی کی صورت پیدا ہو اور اگر شایقین ہندوستان کے میدانی
حصون مین بھی امتحاناً دو ایک بار انگریزی طریقے پر تھوڑا کھیت اسٹابری کے واسطے
تیار کرین تو کوئی مضایقہ نہین ہے - کھیت تیار کرنیکے انگریزی طریقے چند معلوم
ہوتے ہین مگر مولف اوسیکو درج کتاب ہذا کرتا ہے جسے مسٹر جیمس کٹ ہل
(Mr James Cuttill) نے اپنے اسٹابری کے رسالے مین درج کیا ہے
اونکی تحریر کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہوتا ہے -

جو زمین اسٹابری کے واسطے تجویز کیجاے لازم ہے کہ اول وہ پہاوڑے سے تین
یا چار بالشت کھود دی جاے کھود دی جانیکے بعد پھر اوسے پاؤن سے اسقدر پامال کرنا
چاہیے کہ اوس زمین کی مٹی نہایت بستہ ہو جاے بعد ازان تمام اراضی کو خوب
گھوڑے کی لید سے چھپانا چاہیے اسکے بعد پھر زمین کو سرنو سے کھودنا چاہیے تاکہ
کھاد مذکور زمین کے اندر داخل ہو کر جزو زمین ہو جاے بعد ازان پھر تمام اراضی کو پامال
کرکے بستہ کر ڈالنا چاہیے جب زمین اس طور سے مستحکم ہو جاچکے تب اسٹابری کے
درخت نصب کرنا چاہیے اسکے بعد سالہا سال زمین کے کھودنے کی حاجت
نہین ہوگی صرف ہر سال فروری مین سطح زمین پر کھاد کا ڈالنا کافی ہوگا - اس
التزام سے سال بسال کھاد تہ بہ تہ جمتی جائیگی اور زمین کی قوت پیداوار ترقی کرتی جائیگی
جیمس کٹ ہل لکھتے ہین کہ طریقہ بالا کی پابندی سے اسٹابریان از قسم بلیک پرنس

(Black Prince) پرنس آف ویلس (Prince of Wales)
دی پرنسس رایل (The Princess Royal) سالہا سال سے علی الاتصال
بارور ہوتی چلی آئی ہین حضرات اہل شوق جو ان اقسام اسٹابری کو ہندستان مین
رواج دینا چاہین بہ نظر امتحان اس طریقے کو بھی اختیار کرکے دیکھین کیا عجب ہے
کہ کامیابی نصیب ہو ورنہ مروج طریقہ جو ہندوستان کا ہے اور جسکا مذکور سابق مین
آچکا ہے ایک امر اختیاری ہے جب چاہین اوسپر کاربند ہو سکتے ہین۔ محقق موصوف
یہ بھی تحریر کرتے ہین کہ زمین کے پائمال کرنیکی زیادہ حاجت اوس حالت مین ہوتی ہے
جب زمین نرم اور بالو آمیز ہوتی ہے اگر ایسی زمین خوب پائمال نہین کیجاے اور
کسی وجہ سے ہلکی رہ جاے تو اسٹابری کبھی بارور نہین ہوتی ہے بلکہ لازم یہ ہے
کہ درخت نصب کرنیکے بعد بھی اطراف درخت نصب شدہ کی زمین بار ثانی پائمال
کیجاے کیوال زمین کو اسقدر پائمالی کی حاجت نہین ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اوسکے
اجزا خود اتصال پذیر رہتے ہین مختصر یہ ہے کہ پائمالی کی ضرورت تقاضاے زمین پر
منحصر ہے یعنے جسقدر زمین کے اجزا زیادہ اتصال پذیر ہوتے ہین اوسیقدر کم پائمالی کی حاجت
ہوتی ہے اور جسقدر کم اتصال پذیر ہوتے ہین اوسیقدر پائمالی درکار ہوتی ہے۔ لفٹنٹ
ہندوستان کے کوہی حصون مین اسٹابری بونے کی یون ہدایت کرتے ہین کہ
اسٹابری ماہ مارچ یا ماہ ستمبر مین نصب کیجاے اسکے واسطے زمین زرخیز چکنی کیوال
درکار ہے اور زمین کو دوفٹ عمق مین کہودنا چاہیے جولائی کی تیار کردہ گاچھیان اور
زمانے کی گاچھیون پر مرجح ہوتی ہین ان گاچھیون کو ایسا نصب کرنا چاہیے کہ تمام گاچھیون
کی باریک جڑین تہ زمین ہوجا دیں جیسا لوگونکا یہ معمول ہے کہ اسٹابری کی کھیتونکو
سالہا سال تک نہین کہودتے ہین اور اونکے کھیت کسیطرح پر حاصل دیتی چلی جاتی
ہین مگر بہترین طریقہ یہ ہے کہ تین سال پر کھیت کہودا جاے۔ یہ وسطی حالت خود

ہوتی ہے نہ اسمین بالکلیہ چشم پوشی ہے اور نہ اس مین ہر سال بلا ضرورت کی
کاوشش متصور ہے جب کہیت بوضع بالا تیار ہو جاے تب ہر سال محض سطح
زمین پر یعنی جبتک کہ سر فو سے کہیت کے کہو دنے کی حاجت لاحق ہو کہاد ڈالنا
مناسب ہوگا۔ کہاد دو حصہ زرخیز کیوال مٹی اور ایک حصہ گہوڑے کی لید
یا گوبر بوسیدہ وغیرہ وغیرہ سے مرکب ہو۔ کہاد ڈالنے کا زمانہ ایام سرما ہے
اس ایام مین کہاد ڈالنے سے درختون کی حفاظت ہوتی ہے اور نئی سورین
نکلتے ہین نئی سورون کی نکلنے کا مقام اسفل کے پتے کی ڈالیون کے نیچے ہے۔ ماہ
مارچ مین تمام پرانے پتون کو کاٹ ڈالنا چاہیے سوا اون پتیونکے جو وسط مین واقع ہیں
ہین اسی زمانے مین کہیتون کو کثیف چیزون سے ہیزمی دندانہ دار آلہ بشکل ذیل
کے ذریعہ سے صاف کر ڈالنا چاہیے۔
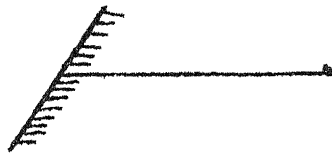
پہلون کے پکنے کے قبل درختون کے نیچے کا خشک ناخس یا پیال بچھا دینا چاہیے تاکہ
کیچڑ کی آلودگی اور مضرت سے پہل محفوظ رہین۔
واضح ہو کہ شملہ مین اسٹابری کی کاشت جیسا کہ سابق مین بیان ہوا خوب ہوتی ہے
اور وہان کے مالی اسٹابری بونیکے قواعد سے خوب واقفیت رکہتے ہین مگر اور مقامات
کوہی مین ابہی تک اسٹابری کی زراعت نے خوب رواج نہین پایا ہے۔ امید
کیجاتی ہے کہ لفٹننٹ پاکسن کی تحریر کا خلاصہ جو بالا مین حوالہ قلم ہوا ان کوہی مقامونکے
ارباب شوق کو بکار آمد ہوگا۔

Cran berry

(Crane Berry) کرین بری

اس درخت کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کرین (Crane) بزبان انگریزی لق لق یا ڈہری کو کہتے ہین چونکہ اس درخت کی شاخین اس جانور کے پانون کے مانند ہوتی ہین اسواسطے اس درخت کو کرین بری کہتے ہین یہ درخت چھوٹا سرخ رنگ کا ترش پہل پیدا کرتا ہے اس درخت کی دو قسمین ہوتی ہین ایک کا وطن انگلستان اور اسکاٹ لینڈ ہے جہان خودرو اور صحرائی درختون کیطرح یہ بکثرت دیکھا جاتا ہے دوسری قسم کا وطن امریکا ہے اس قسم کا درخت قسم اول کے اعتبار سے بڑا اور اوسکا پہل بھی زیادہ دراز اور مقدارًا بزرگ ہوتا ہے دونون قسمون کے پہل مربّے یا بادچیچانے کے کام کے ہوتے ہین ہندوستان کے کوہی مقامون مین کرین بری کو بالیدہ ہونیکی صلاحیت معلوم ہوتی ہے مگر اب تک کسی نے اسکی آزمایش نہین کی ہے۔
اپنے وطن مین کرین بری کے درخت لب جو خوب بالیدہ ہوتے ہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے واسطے زمین کثیر الرطوبت درکار ہے

Water chest nut
Waters

سنگھاڑا

بنگالہ اور بہار مین کثیر الوجود ہے تالابون مین ہوا کرتا ہے پانی سے باہر زندہ نہین رہ سکتا ہے اسکی جڑ زمین سے لگی رہتی ہے اور شاخین جو بیل والی ہوتی ہین سطح آب پر تیرتے رہتے مین قوت نامیہ سنگھاڑے مین بہت ہوتی ہے بوئے جانیکے بعد تہوڑے عرصہ مین تالاب کے تالاب کو اپنی شاخون اور پتون سے چھپا لیتا ہے اساڑہ مین اسکی درخت نصب کیے جاتے ہین اور آسن تک اسکے پہل تیار ہو جاتے ہین اسکے پہول سفید ہوتے ہین اور شام کے قریب شگفتہ ہوتے ہین

پھل مثلث شکل گندہ پوست خار دار سہ گوشہ ہوتا ہے پھل کی رنگت زیادہ تر سیاہی
مائل ہوتی ہے پوست کے علحدہ کرنیکے بعد مغز بھی مثلث شکل نکلتا ہے اس مغز کو یا
بحالت خام یا جوش داندہ کرکے یا گھی مین بریان کرکے کہاتے ہین اکثر اشخاص ہندکو
اسکا مغز مطبوع ہوتا ہے مگر اہل انگلستان کو مطلق پسند نہین آتا کرنیل سلیمن
(Colonel Sleeman) جنکے نام نامی سے اہل لکھنو خوب واقف ہونگے لکھتے
ہین کہ جس تالاب مین سینگھاڑا بویا جاتا ہے وہ تالاب تھوڑے عرصہ مین خراب ہوجاتا ہے
اور اسکی وجہ یہ ہے کہ سینگھاڑا کثرت سے کیچڑ پیدا کرتا ہے جس سے تالاب جلد
بھر جایا کرتا ہے۔

صوبہ بہار مین اکثر پاسی کی قوم سنگھاڑا بوتی ہے اور اسکے پھل فروخت کرتی ہے۔
زمیندار تالابون کو اس قوم کے ساتھ سینگھاڑا بونیکے واسطے بندوبست کردیتے
ہین یہ قوم اس پھل کا پیدا کرنا خوب جانتی ہے لگانے کے وقت سے تا زمانہ
مزگیری اسکا بونے والا سینگھاڑے کے درختون کی پوری خبرگیری کرتا ہے
تالاب مین داخل ہوکر ہر شاخ اور برگ سے کیڑے نکالتا ہے بیشتر تالابون مین
جسمین سینگھاڑا بویا جاتا ہے پانی عمیق ہوتا ہے پس اوسکا نگران حال دو گھڑونکے
گھوڑے پر سوار ہوکر سارے تالاب مین پھر پھر کر ہر برگ و شاخ کی حالت کو معائنہ
کرتا ہے۔

سینگھاڑا ایسے پانی مین بویا جاتا ہے جو کسی فصل مین خشک نہین ہوتا ہے یا اسقدر
تو ضرور رہتا ہے کہ اسکی حاجتون کو کافی ہوتا ہے لیکن ہر حال مین اسکو آب بستہ
درکار ہے رواں پانی مین نہین اُگتا۔ سینگھاڑے کی گاچیان اسکے بیلون سے پیدا
ہوتی ہین اور اور درختون کی گاچیان کے مانند فروخت بھی ہوتی ہین۔

Latus

کنول گٹا

یہہ بہی سنگہاڑے کے مثل تالاب اور آب بستہ مین اُگتا ہے اسکا پہول نہایت خوبصورت ہوتا ہے ہندی شاعرون نے اسکو کبہی تشبیہ اور کبہی استعارہ مین صرف کیا ہے اور بقرینۂ غالب ہر ہندی وطن گنوار سے گنوار بہی اسکے پیارے نام سے واقف ہے ایام گرما اور برشکال مین یہہ درخت آبی رنگ کے پہول لاتا ہے اور ابتداے سرما مین اسکے تخم جو بادام کیطرح مغز رکہتے ہین پختہ ہونے لگتے ہین بنگالہ اور بعض اضلاع صوبہ بہار اور بہی اکثر مقامات ہندوستان وجزیرۂ سنگلدیپ مین اسکے درخت تالاب یا آبستان مین دیکہے جاتے ہین اسکے تخم کے مغز خوش مزہ ہوتے ہین اور بادام کے طور پر صرف مین آتے ہین۔

Filbert

فلبرٹ

مسٹر فرمنجر صاحب کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ فلبرٹ اور نہ ہیزل نٹ (Hazel nut) کی کوئی قسم ہندوستان مین دیکہی جاتی ہے اس درخت کو ہندوستان مین پرورده کرنے کی کوششین بہت عمل مین آئین مگر اسیاء کبہی کامیابی نصیب نہین ہوئی۔ جزیرۂ ماریشس (Mauritius) مین اسکا درخت تیار بہی ہوا تو بارور نہو سکا لفٹنٹ پاگسن (Lieut Pogson) بہی اپنی تصنیف مین اسی تحقیق کا اعادہ کرتے ہین۔

اس درخت کا پہل بیضاوی شکل مغزدار ہوتا ہے یہی مغز انسان کے مصرف مین آتا ہے اسکا مغز قابل الغذا پر روغن اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ فلبرٹ کا درخت اسکے تخم سے پیدا ہوتا ہے یہہ درخت اقسام بجوم سے ہے۔

Earth nut

چینی بادام

اقسام خشایش سے ہے اسکا وطن امریکہ جنوبی ہے مگر اب تمام ہندوستان مین شائع
ہوگیا ہے اور اکثر اشخاص ہندی اس سے بخوبی واقف ہین -
چینی بادام کا پہل زیر زمین پیدا ہوکر پختہ ہوتا ہے اور پہل کی شکل لانبی مٹر کی پہلیون کیطرح
ہوتی ہے اور ہر پہل مین دو تین دانے ہوتے ہین اور یہی دانے مغز بادام کے
طور پر استعمال مین آتے ہین یہ دانے بحالت خام بھی کہائے جاتے ہین مگر بریان
کئے جانے پر زیادہ خوش مزہ ہو جاتے ہین ذائقہ کے اعتبار سے ان دونو مین
بادام و پستہ و آخروٹ ولایتی کے مقابلہ مین کم مزہ ہوتا ہے مگر بیرائے خود یہ شئے
خوردنی ہے اور جہان بادام و پستہ موجود نہ ہو چینی بادام ہی غنیمت ہے -
چینی بادام کی زراعت قابل توجہ ہے خاصکر ایسی حالت مین کہ اسکو تمام ہندوستان مین
بارور ہونیکی صلاحیت حاصل ہے - چینی بادام ماہ جون مین پہول لاتا ہے اور جنوری مین
اسکا پہل پختہ ہو جاتا ہے اسوقت مین اسکے پہلون کو زمین کہود کر نکالنا چاہئے -
جب زمین سے پہلیان نکالی جا چکین تو پرانے درختون کو کہود کر دفع کرنا چاہئے -
اور پہر نو سے کوئی نئی زمین مین سال آیندہ کی پیداوار کے لئے تخم ریزی کرنی
چاہئے تخم ریزی کے قبل زمین کو خوب کہود کر تیار کر لینا ضروریات سے ہے - لازم ہے
کہ پہلے زمین خوب کہودی اور سطح کیجائے تب ایک فٹ کے فاصلے پر ایک دوسرے
تخم نصب کئے جائین - ضرورت کے حساب سے سیرابی درکار ہے - چینا بادام کی
کاشت کے لئے نرم پہلکی اور بالو آمیز زمین درکار ہے کیوال مین اسکو بونا ہی فضول ہے -
پہلیان لینے کے بعد پرانے درخت جب زمین سے اوکہاڑے جائین تو لازم ہے
کہ وہ زمین خوب کہودی اور جوتی جائے تاکہ پرانے درختونکی تمام جڑین کندہ ہو جائین
ورنہ اگر کچہہ بھی جڑ و نکا لگاؤ رہیگا تو پہر چینی بادام کے درخت خود رو طور پر پیدا ہو جاینگے

اور زمین بیکار کی بیکار رہجائیگی کوشش بلیغ کے بغیر سراپنے درختون کی جڑونکا استیصال ناممکن ہے حالت یہ ہوتی ہے کہ جس زمین مین ایکبار چینی بادام کے درخت نصب ہو جاتے ہین تو پھر بغیر سعی بلیغ کے اونکا استیصال دشوار ہوجاتا ہے۔

Sugar Cane

نیشکر

اسکی بہت قسمین ہین بعض قسمین ایسی ہوتی ہین کہ صرف شکر گڑ چینی وغیرہ ایسی چیزین اون سے تیار کیجاتی ہین اور تفکہات کے طور پر استعمال کے قابل نہین ہوتی ہین اس کتاب مین ان قسمون کے مذکور کی حاجت نہین ہے لیکن وہ قسمین جو فواکہ کے طور پر استعمال مین لاے جانے کے قابل ہوتی ہین اس کتاب کے احاطۂ بیان سے اندر نہین آتی اور اس سبب سے ان اقسام نیشکر کا باغون مین جگہ پانا مثل نجوم وحشایش مثمرہ کے نامناسب نہین ہے۔

کہانیکے قابل جو نیشکر ہوتی ہے اوسے بزبان ہندی پونڈا اور گنّا کہتے ہین اور فواکہ کے طور پر اہل ہند اسکو استعمال مین لاتے ہین ہندوستان مین پونڈے سے شکر گڑ اور چینی وغیرہ وغیرہ کمتر بناتے ہین مگر چین وعمان و امریکہ وبعض جزایر مین جہان پونڈا بہ پیدا ہوتا ہے اوس سے بہت عمدہ نبات وقند تیار کرتے ہین۔ صوبہ بہار مین جو نیشکر شکر اور چینی بنانے کے کام کی ہوتی ہے وہ نہایت پتلی سخت اور مختلف الصفات ہوتی ہے۔ دیہات مین جہان پونڈا نصیب نہین ہوتا ہے وہان لوگ اسی قسم کی نیشکر کو جسے اوکھ کہتے ہین پونڈے کی جگہ کہاتے ہین۔ واقعی یہ ہے کہ اوکھ کوئی چیز کہانے کی نہین ہے جو اشخاص اسکے چبانے کی عادی نہین ہوتی ہین اسکے چبانے سے اونکے دانت اور زبان اور لبون کو سخت تکلیف ہوتی ہے بہرحال رنگ کے اعتبار سے نیشکر سرخ اور سفید ہوتی ہے پس پونڈے بھی سفید اور سرخ رنگ ہوتے ہین۔

سفید رنگ سرخ رنگ کے اعتبار سے کثیر الوجود ہین ۔

بہترین پونڈا سفید رنگ بردوان مین ہوتا ہے اور بعد ازان راج محل و پٹنہ و الہ آباد و شاہجہان آباد و اکبرآباد و بعض مقامات دکن مین بھی اسکی پیداوار ممتاز شکل ہوتی ہے باغون مین سفید و سرخ دونون رنگ کے پونڈے لگانا چاہیے جہان سے عمدہ قسمین ملین اونھین دستیاب کرنا چاہیے زمانہ موجودہ میں اور تاریخی کا زمانہ ہے عمدہ چیزون کا فراہم کرنا کوئی امر دقت طلب نہین ہے سرکاری باغون اور نرسریون سے بھی عمدہ قسمین مل سکتی ہین ۔ پونڈے کے باغون مین پیدا کرنیکا طریقہ مندرج ذیل ہوتا ہے ۔

زمین پونڈے کے لئے نرم پھلکی بالو آمیز درکار ہے ۔

اوکھ وغیرہ کرٹی اور کیوال زمین مین بھی پیدا ہوتی ہین مگر پونڈا ایسی زمین مین نہ بالیدہ ہوتا ہے ۔ اور نہ ایسی زمین مین اوسکی خلقی نرمی اور شادابی باقی رہتی ہے مولف نے ایکبار بہ نظر امتحان کیوال زمین مین کسیقدر پونڈے بوئے تھے اول تو کم درخت اُگے دوم یہ کہ جو اُگے بھی تو اوکھ کے قریب قریب سخت اور خشک نکلے مختصر یہ کہ پونڈے کے واسطے نرم مرطوب پھلکی زمین تجویز کرنی چاہیے جب ایسی زمین تجویز پاچکے تب چاہیے کہ اول یہ زمین خوب پھوڑی سے کھودی جائے بعد ازان پھر برابر کیجائے اسکے بعد ہل سے جوتی جائے اور ہل سے جوتی جانیکے بعد اسمین کھاد ڈالی جائے ۔ کھاد کو چولھے کی راکھ اور گوبر بوسیدہ اور برگہاے درخت بوسیدہ اور بکری اور بھیڑ کی مینگنیون سے مرکب ہونا چاہیے ۔ جب کھاد کی آمیزش ہو چکی تب زمین کو چوکی کے ذریعہ سے مسطح کرنا چاہیے چوکی کی اصطلاح سے کاشتکار لوگ خوب واقف ہین چوکی کرنے سے زمین مسطح ہوجاتی ہے ایک ہفتہ کے بعد پھر ہل سے جوتنا چاہیے اور بونے کے زمانے تک چند بار جوتنا چاہیے ۔ آسن کے مہینے سے

کہیت تیار کرنیکا اہتمام لازم ہے۔ اور جب ماگھ کا زمانہ آوے تب پونڈے کے ٹکڑے
جسکو ٹون کہتے ہین زمین مین نصب کرنا چاہیئے ہر ٹون اس وضع کا ترشا ہوا ہو کہ
اوس مین دو صحیح آنکھہ تو ضرور موجود ہون بونیکے بعد پانی سے کہیت کو سیراب
کرنا چاہیے اور اکثر سیراب رکہنا چاہیئے خاصکر ایام گرما مین کہ سیرابی کثیر کی حاجت
ہوتی ہے ٹونون کو نصب کرنے پر کچھہ عرصہ کے بعد پونڈے کی گابہیان نمودار
ہونگی اور مرور ایام سے جسقدر ترقی کرتی جائینگی گنّے کی کاشت مین اس بات کا لحاظ ضرور
ہے کہ گنّے کے کہیت مین اکثر سوہنی اور کوڑنی ہواکرے گہانس اور دیگر حشائش اُگنے
نہ پاوین ایسا کرنے سے پونڈا حسب مراد بالیدہ ہوتا ہے اوسکی شادابی و نرمی و شیرینی
ترقی کرجاتی ہے جس کہیت مین ایکبار پونڈا بویا جاچکے پھر اوس کہیت مین دو سال پونڈا نہین بونا
چاہیے یعنے اوس کہیت کو افتادہ طور پر رکہنا چاہیئے یا ایسی چیز بونی چاہیے کہ جو بہت
جاذب مادۂ زمین نہو یا جسکے بونے سے زمین خود درست ہوتی ہو جیسے کدو ککڑی کہیرا
وغیرہ۔ جبتک پونڈا پختہ نہ ہولے زمین سے علحدہ نہ کیا جاوے۔ ایام برشکال کے بعد
پونڈے مین پختگی آتی ہے۔ ایام سرما اسکے ذائقہ کے جانیکا بہترین زمانہ ہے لیکن
احتیاط کے ساتھہ رکہنے سے کہیت مین پونڈا چیت تک بخوبی رہ سکتا ہے اور اسقدر تغیر
اسکی شیرینی اور بھی زیادہ ترقی کرجاتی ہے۔ غیر فصل مین بھی پونڈا تیار کیا جاسکتا ہے
صرف کسیقدر نگاہداشت زیادہ درکار ہوتی ہے۔

Plantain

کیلا

جسے عربی مین موز کہتے ہین ایک معروف اور مشہور درخت ہے بنگالہ اور دکن مین کثیر الوجود ہے
مگر ہندوستان کے اکثر حصون مین روئیدہ ہوتا ہے۔ شملہ کے جواری دیہات مین
بھی کیلے کے درخت قلیل نہین ہین اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیلا بعض کوہی مقامون

بھی روئیدہ ہونیکی صلاحیت رکھتا ہے۔ اطراف کونگڑہ مین جو دریاے ستلج کے کنارے واقع ہے اسکے درخت دیکھے جاتے ہین بمبئی مین بھی کیلے کی بعض عمدہ قسمین موجود ہین۔ ہندوستان کے علاوہ امریکہ مین کیلا بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ ایشیائی مقامون سے سواحل بلاد عربستان و یمن و عمان و بصرہ و بنادر ایران مین بھی کیلا پایا جاتا ہے مگر نہ اوس کثرت کے ساتھ جیساکہ ہندوستان مین اسکی کثرت دیکھی جاتی ہے۔

باغون مین لگانیکے قابل جو کیلے کی قسمین ہین مندرجہ نقشہ ذیل ہوتی ہین۔

نمبر شماری	نام قسم	کیفیت
۱	مرتبان [illegible]	اسکا اصل نام امرت بان ہے مجھے یاد آتا ہے کہ مصنف آرایش محفل نے بھی نام لکھا ہے بہرحال نام جو ہو یہ کیلا بہت عمدہ اور نفیس ہوتا ہے بلکہ بعضون کی یہ راے ہے کہ بنگالہ مین اس سے بہتر کوئی کیلا نہین ہوتا ہے لیکن فرمنجر صاحب چمپا کو تمام اقسام کے کیلون پر ترجیح دیتے ہین مولف کی دانست مین مرتبان کو اگر چمپا پر ترجیح نہین ہے تو برابری مین کوئی گفتگو بھی نہین ہے لیکن ہے یہ کہ فرمنجر صاحب کا تجربہ مولف سے وسیع تر ہے عمدہ چمپا ممکن ہے کہ تمام اقسام کے کیلے پر مرجح ہو۔
۲	چمپا Chumpa	بقول فرمنجر صاحب اس سے زیادہ کوئی کیلا

			لذیذ نہین ہوتا ہے - واقعی اسکی عمدگی بہت کچھہ قابل تعریف ہے اس قسم کے کیلے کا درخت سرخی مایل ہوتا ہے - تنہ اور پتے مین سرخی ہوتی ہے اسی سرخی کے باعث اور اقسام کیلہ سے فوراً ممیز ہو جاتا ہے - چمپا کی پہلی چھہ انچ طول مین ہوتی ہے پکنے پر زرد کہربائی رنگ ہو جاتی ہے - اور جب تک کہ خوشی سے اسکی پہلیان غایت پختگی سے خود جدا نہ ہونے لگین تب تک سمجھنا چاہیے کہ مراد پر نہین آیا ہے -
٣	چینی چمپا	Chumpa	چمپا کے مانند ہوتا ہے فرق یہی ہے کہ اسکی پہلیان چمپا کی پہلیون سے چھوٹی ہوتی ہین - یہ قسم بھی عجیب لذیذ مزہ پیدا کرتی ہے - بدانست مولف ڈھکئی مرتبان چمپا چینی چمپا یہ سب قسمین ایک دوسرے کی ہم پہلو ہین اور یکسان قابل توجہ ہین - مرتبان کے درخت
٤	ڈھکئی	Daccah	سے ڈھکئی کو بڑی مشابہت ہے فرق صرف ہے کہ ڈھکئی کا اعلے حصہ کے تنہ مین جو سرخ دھاریان ہوتی ہین وہ مرتبان کی دھاریون سے کچھہ گونہ زیادہ عریض ہوتی ہین اور اسکے ڈھکئی کے برگ کے نیچے ڈالی سے مین مایدہ یا چونے کے سفوف کی طرح کچھ کوئی

		شئے سفید بکثرت ہوتی ہے جو چھونے سے ہاتھون مین لپٹ آتی ہے ۔ اس کیلے کی پھلیان طول مین ۴ انچ تک ہوتی ہین پختہ ہونے پر اسکا پھل ہلکا زرد رنگ ہوجاتا ہے۔ مگر نوک اور ڈنٹھی ہری کچھ رہجاتی ہے۔ حالت غایت پختگی مین بھی اسکی پھلیان گھود سے نکلا چہپا کی پھلیون کی مضبوطی کے ساتھ لگی رہتی ہین ۔
۵	چینیا	اسکی پھلیان چھوٹی ہوتی ہین اور پختہ ہونے پر کیا قابل شیرین ہوجاتی ہین۔ صوبہ بہار مین اسکی دو یا تین قسمین دیکھی جاتی ہین اور وہان کے باغون مین اسکے درخت کثیر الوجود ہین ۔
۶	مال بھوگ یا موہن بھوگ Mohun Bhog.	عوام پسند ہے کوئی لطف نہین رکھتا مگر اسکی گھود بڑی ہوتی ہے اور بعض سرزمین مین یہ کیلا کسیقدر شیرین بھی ہوتا ہے جب اچھے کیلے کھانے کو نہ ملین تب اسکو کھالینا جایز ہے
۷	کنٹیلا Kuntela	یہ کوئی شئے خوردنی نہین ہے مگر ہنود اسکے بہت خواہان رہتے ہین اسواسطے کہ یہی کیلا نذر سیوا ہوتا ہے۔ اسکا قد بہت کشیدہ اور پتے نہایت شوخ سبز رنگ ہوتے ہین یہ قسم مال بھوگ جیسے منبر سے خراب ہوتی ہے ۔

نمبر	نام		کیفیت
			صوبہ بہار مین اسکو یا اسکی ایک قسم کو سنگھیا کہتی ہین ترکاری کے مصرف کا ہوتا ہے ہنود اسکو بہ شوق تمام پکا کر کہاتے ہین - ہندوون کی اکثر مذہبی تقریبون مین کام آتا ہے
۸	کچ کیلا		یہہ بھی مثل نمبر ۷ کے صرف ترکاری کی مصرف کا ہوتا ہے یا جانورون کی غذا کے قابل ہوتا ہے - اسکی پہلیان بہت دراز ہوتی ہین -
۹	رام کیلا	Musa Rubra	یہ قسم بھی ڈہکی کے مثل نہایت عمدہ ہوتی ہے اس سے باغ کی بڑی زینت مقصود ہے لیکن یہہ قسم قلیل الوجود ہے تنہ اور ڈانٹھ سرخ ہوتی ہے اور پہل بھی حالت خامی مین سرخ رنگ ہوتا ہے مگر پختہ ہونے پر زردی آمیز سرخ ہو جاتا ہے -
۱۰	کیلا کیونڈش	Cavendish Plantain	یہ بھی لذیذ پہل پیدا کرتا ہے اور بہت کچھ قابل توجہ ہے - اسکا قد پست اور پتا عریض اور ایک دوسرے سے نہایت قریب پیوستہ دیکھنے مین اسکا درخت بہت پست قد اور کوتہ گردن معلوم ہوتا ہے - اسکی گھود بہت بڑی ہوتی ہے - اور پہلیان موٹی اور طول مین کم ہے کم وبیش ۷ انچ پختہ ہونے پر بھی کسیقدر سبز رہجاتی ہین اس کیلے کی پہلیان مراد پر آتی ہی فورا سڑنے لگتی

نمبر	نام		کیفیت
۱۱	کیلا کابلی	Cabulee	ہین اسواسطے انکا عین حالت کمال پختگی مین ذایقہ کیا جانا دشوار ہو جاتا ہے ـــ بیشتر ہی ہوتا ہے کہ ایسے لطف نصیب ہوتے ہین شاید یہ وہی کیلا ہے جسے صوبہ بہار مین نٹوا کہتے ہین یہ بھی کیونڈش کے مانند پست قد ہوتا ہے اور کیونڈش سے مناسبت رکھتا ہے مگر بہ تحقیق مولف اسکی پھلیان مراد پر آکر جلد سڑنے نہین لگتی ہین۔ صوبہ بہار مین بھی اسکے درخت دیکھے جاتے ہین مگر کثیر الوجود نہین ہین۔ صوبہ بہار مین بنگالہ سے یہ قسم لائی گئی ہے۔ یہ قسم بھی بانٹوا کہلاتی ہے یا نٹوا کی کوئی قسم ہے ظاہر ہے کہ پست قد ہونے سے ہر قسم نٹوا کہلا سکتی ہے۔
۱۲	کیلا اراکان	Aracan Pluntan	اراکانی کیلے جتنے ہندوستان مین آئے سب ضائع ہوئے گئے حسب تحقیق فرنچ صاحب کپتان ریپلی (Captain Ripley) نے اراکان سے کم سے کم انیس ۱۹ قسمین اگری ہارٹی کلچرل سوسائٹی (Ac. H. 8 uclch soiety) کو بھیجی تھین اور حسب بیان کپتان موصوف ۱۲ انمین سے نہایت نفیس تھین مگر چونکہ سب ضائع ہوگئین۔ مولف نے اونکے اعادہ کی کوئی

نمبر	نام	کیفیت
		حاجت نہین دیکھکر سبکو متروک الذکر کیا۔
۱۳	کیلا بمبئی Bombay	یہہ بھی عمدہ قسم ہے۔
۱۴	کیلا پنیانگ {Penang}	یہہ بھی عمدہ قسم ہے۔
۱۵	گلاکا {Glauca}	یہہ قسم خوشنمائی ہونیکے باعث آرایش کے مصرف کی ہوتی ہے۔
۱۶	سوپربا {Superba}	یہہ کیلا بھی نمبر ۱۵ کے مثل آرایش کے کام کا ہوتا ہے۔
۱۷	زبرینا {Zebrina}	اس قسم کے کیلے کے پتون مین سرخ داغ ہوتے ہین اسوجہ سے خوشنمائی مین بھی یہہ قسم بے نظیر ہوتی ہے چنانچہ اونکی اسی سبب سے اورکیلون کے درخت کے اعتبار سے اسکا درخت گران قیمت فروخت ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ دنیا کے لذیذ ترین میوون سے کیلا بھی ہے بشرطیکہ عمدہ قسم کا ہو ورنہ کیلے کی بعض قسم ایسی بری ہوتی ہے کہ چارپایہ کے سوا آدمی کے مصرف مین نہین آتی ہے جنلوگون نے عمدہ اقسام کے کیلے ذایقہ نہین کئے ہین اونکے خیال مین اسکی عمدگی مجرد بیان سے جگہ نہین کرسکتی ہے بہت اشخاص ہندی وقت نے بھی اچھے کیلے نہین کہائے ہین چہ جائکہ اہل یورپ کہ اکثر ان مین عمدہ اقسام کے کیلون کی خوبی سے بالکل ناواقف ہین بعض اہل انگلستان جنہون نے ولایت مین ترکیبی کیلے ذایقہ کئے ہین اور پھر ہندوستان مین آکر اونکو عمدہ اقسام کے کیلون کے ذایقہ کرنیکا موقع نہین ملا ہے کیلے کی نسبت لکھتی ہین کہ ایک بدذایقہ سہل ہوتا ہے حالانکہ کیلے کی بعض قسمین ایسی شیرین لذیذ اور

درختون کے لگانیسے درخت نہایت شاداب موجود ہین کیلہ کا درخت بہت جلد زمین کی قوت کم
ضرف کرڈالتا ہے اور تہوڑے عرصہ مین زمین سیٹہی پڑجاتی ہے اسواسطے لازم
ہے کہ موقع موقع سے اوسمین گوبر اور درخت کے پتون کی راکھہ اور شورہ اور
نمک پانی مین محلول کرکے داخل کیا کرین اگر اسناس والی کہاد کی استعمال کا موقع
حاصل نہ ہو تو ابتدا سے اسی ترکیب کی پابندی بھی خالی از نفع نہ ہوگی اس وضع کی
تقویت کے علاوہ سیرابی مین ہرگز غفلت نہ ہو ورنہ درختون کی بالیدگی مین فتور
لاحق ہوگا۔

کیلے کے نصب کرنیکا بہترین زمانہ ساون بہادون یعنے جولائی اور اگست ہے پہلے
زمین کو کہود کر اقسام گیاہ اور خشایش سے پاک کرنا چاہیے بعد ازان درمیان ایک
دوسرے سے آٹھہ فٹ کے فاصلہ پر کہودی جاوین ہر دری دو فٹ عمیق اور تین فٹ
عریض ہو درخت نصب کرنیکے قبل ان دریون مین کہاد ڈال لینا چاہیے اور درخت
نصب کرنیکے بعد پانی سے سینچنا درکار ہے تاکہ درخت تو نصب دری مین جگہ کرلے
بعد ازان موقع موقع سے سیراب کرنا چاہیے تاکہ درخت کی شادابی مین نقصان لاحق نہو
اور کبھی گوبر راکھہ شورہ نمک سے حسب ہدایت بالا تقویت و تغذیہ درخت ہوا کرے۔
کچھہ عرصہ کے بعد درخت نصب شدہ کی جڑون سے ٹونٹے نکلینگے ان ٹونٹون سے نئے
درخت تیار ہوسکتے مین پس یا ان ٹونٹون کو اس غرض سے دوسری جگہ نصب کرنا
چاہیے۔ یا ضایع کرڈالنا مناسب ہوگا چونکہ ٹونٹے کثرت سے نکلتے ہین اور نئے درختون کی

۱؎ اسی واسطے کیلے کو آم یا کسی دوسرے درخت ثمر کے قریب نہین لگانا چاہیے عوام کا یہ محض غلط خیال
ہے کہ کیلے کے قریب سے آم کو تازگی ملتی ہے حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ کثیر الجذب
ہونیکے باعث کیلا اپنے جوار و اطراف کی رطوبت کو کہینچ لیتا ہے اور اس وجہ سے
اسکے قریب کے درخت کو مضرت پہونچتی ہے۔

کم حاجت ہوتی ہے۔ بیشتر انکا کاٹ ہی ڈالنا لازم آتا ہے۔ بہرحال انھین سے ایک یا دو ٹونٹے اپنی حالت پر رہنے بھی دینا مناسب ہوتا ہے تاکہ درخت نصب شدہ کے بارور ہونیکے دیرپا دیے بھی ٹونٹے اوسکے قایم مقام ہوتی جائین۔ ظاہر ہے کہ ایک دفع بارور ہونیکے بعد کیلے کا درخت پھر بارور نہین ہوسکتا ہے اس لئے اسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہوجاتا ہے پس اسکے قایم مقام کا خیال بھی ضروری ہے اسواسطے ایک دو ٹونٹے کا اپنی حالت پر رہنے دینا قرین مصلحت ہے۔

جب کیلا پھل لائے تو اوسوقت تک اوسکی گھود کو درخت سے علحدہ نہین کرنا چاہئے۔ جب تک کہ اوسکی تین چار پھلیان درخت مین ازخود پختہ نہ ہولین جب ایسی صورت پیدا ہولے تب گھود کو کاٹکر اور ڈوری مین باندھکر چھت یا چھپر سے آویزان کردینا چاہئے رفتہ رفتہ سب پھلیان پختہ ہوکر مصرف مین آنیکے قابل ہوجائینگی۔

کیلے کی گھود کو ہرگز دھوان وغیرہ سے پکانا نہین چاہئے اسطرح پر پکانے سے پھلیان بدمزہ ہوجاتی ہین اور نفیس مزاجون کے ذائقہ کے قابل نہین رہتی ہین۔

پختہ کیلے مین کچے کیلے کے خلاف غذائیت بہت کم ہوتی ہے۔ البتہ پختہ مین جزو شکر بہت ہوتا ہے مگر گلوٹن (Glutan) یا البومن (Albumen) نہایت قلیل مقدار سے پایا جاتا ہے۔ پس چونکہ پختہ کیلے سے بدل ما یتحلل کی صورت پیدا نہین ہوسکتی ہے انسان خالی پختہ کیلا کھا کھا کر زندہ بھی نہین رہ سکتا ہے مگر خام کیلے مین قوت تغذیہ بہت حاصل رہتی ہے بدین وجہ کہ خام مین اسٹارچ (Starch) اور گلوٹن (Glutan) کے اجزا بکثرت موجود رہتی ہین اسی سبب سے ہنود اور اہل برہما کو اوس سے تغذیہ معقول کی شکل پیدا ہوتی ہے اور یہ اشخاص ایسے

---

۱ نشاستہ کو کہتے ہین۔ ۲ یہ وہ شے ہے جو مادہ کے طور پر گندم وغیرہ سے نکلتی ہے بلکہ خود مادہ ہوتی ہے۔ ۳ مادہ کا ست یا جوہر

ترکاری بناکر بہ کثرت کہاتے ہین اور بہی خشک کرکے اوسکے پہلو نہا اٹہا رکہ کر
عصر شدہ مین استعمال ہوتا

علم کیمسٹری کے ذریعہ سے یہ بات بہی معلوم ہوتی ہے کہ کیلے مین اجزای
معدنی کم موجود رہتے ہین مگر اجزاے معدنی پختہ کیلے کے چہلکے مین بہ کثرت پائے جاتے
ہین اسیواسطے اجزاے معدنی کی کثیر المقداری کو خیال کرکے علماے طبیعیات کی
یہ راے قایم ہوتی ہے کہ کیلے کے چہلکے کی راکہہ سے میوریٹ آف پوٹاس
تیار کرنا چاہئیے۔ نمک سوڈا اور آہک دو فاسفیٹ آہک اوس مین بہی موجود رہتے ہین
صاحب مخزن الادویہ لکہتے ہین کہ کیلے کے پوست اور برگ کو جلانے سے ایک
قسم کا نمک اوسکی خاکستر سے نکلتا ہے اور چونکہ اوسکی خاکستر مین چمک اور جلا ہے
اسیواسطے کاذران بنگالہ اوسکی خاکستر کو سجی کے طور پر کپڑون کے دہونے مین
استعمال کرتے ہین انہین امور کے دریافت سے اس بات کی وجہ بہی سمجہہ مین
آتی ہے کہ کیون کیلے کا درخت جلد زمین کو سیٹہی کردیتا ہے اور کیون اسکو نمک آمیز
کہاد کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے پہر اس تحقیق سے اس مسئلہ کی بہی تنقیح ہوتی ہے
کہ آم کے درخت کے قریب کیلا نصب نہین کرنا چاہئیے اور جو عوام کا خیال اس بارے
مین ہے نہایت غلط ہے۔ قبل اسکے کہ کیلہ کی بحث تمام کیجاے ایک ایسی ترکیب کا
ذکر جس کے وسیلہ سے ایک گہود مین دو قسم کے کیلے پہلین ضروری معلوم ہوتا ہے
ایسے گہود پیدا کرنیکے واسطے لازم ہے کہ باغبان دو قسم کے کیلہ کی دو ٹونٹی ہم مقدار
لاوے اور دونون کو نصفا نصف تراشش کرکے ایک قسم کے ٹونٹے کے نصف کو
دوسری قسم کے ٹونٹے کے نصف کے ساتھ اسطرح وصل کردے کہ طابق
النعل بالنعل کی صورت پیدا ہو پہر ان دونون وصل شدہ حصون کو معمولی ٹونٹے
کے طور پر زمین مین نصب کرے تہوڑے عرصہ مین دونون حصے وصل قبول کرلیگے

ان سے جو درخت تیار ہوگا ایک گود مین دو قسم کے پھل لائیگا اور وہ دونون
قسمین وہی ہونگی جنکے نصف نصف ٹکڑون سے وہ درخت تیار کیا جائیگا۔
کیلے کا درخت ٹہنیون سے تیار ہوتا ہے۔ تخم سے بھی تیار ہونا ممکن ہے۔ اس
زمانے مین اچھے اقسام کے کیلون کے تیار کرنیکی بہترین ترکیب یہ ہے کہ سرکاری
باغات یا نرسریون سے عمدہ عمدہ اقسام کی گانچیان ایام برشگال مین منگوا لیجائین
اور حسب ہدایت ہائے مندرجہ کتاب ہذا اونکے پرورش کرنیکا سامان کیا جائے

Detree...

پپیتا

فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ اس خشخاش کا وطن ویسٹ انڈیز (Firminger West Indies)
ہے مگر ہندوستان کے باغون مین اسکی کاشت مروج ہوگئی ہے پپیتے کا
پھل کوئی نہین کہاتا لیکن اسکے پھل پر جو ایک دبیز عرق برگ (Mucilage)
ہوتا ہے اوس سے نہایت لذیذ مربے وغیرہ بنایا جاتا ہے پپیتے کی ایک
قسم سرخ اور دوسری سفید ہوتی ہے دونون مین فرق اسقدر ہے کہ سفید
قسم سرخ کے اعتبار سے کسیقدر کم ترش ہوتی ہے۔ آخر ماہ مین اسکا
تخم نصب کیا جاتا ہے ہر درخت کو ایک دوسرے سے ۴ فٹ کے فاصلے پر ہونا
چاہیے اسکا درخت تین یا چار فٹ بلند ہوتا ہے۔ پھول کی رنگت زرد خوشنما
ہوتی ہے۔ پھول کے وسط مین گہرا سرخ رنگ داغ ہوتا ہے۔ نومبر و دسمبر
ملک بنگالہ مین اور اس سے کچھ پہلے اضلاع شمالی مغربی مین اسکے پھل کو ہرا ہی
آجانا چاہیے اسواسطے کہ موسم سرما آتے پپیتے کا درخت مرجہا یا کرتا ہے۔
لفٹنٹ پاگسن (Lieut. Pagson.) لکھتے ہین کہ شملہ مین پپیتے کی کاشت
نہین ہوتی ہے لیکن اگر وہان کے مالی اسکو اکتوبر مین بار ور کرسکین تو

اسکا بارور ہونا ممکن ہے جیسا حال میں یہ ہے کہ الہ آباد میں رام قرب کی تحقیقے بہشتی بھی
کوشتے ہیں اور انکا پیدا ہوتا ہے تو ثبوت اسکا ہوتا ہے اور بارور ہونے میں کوئی
شئے مانع ہو سکتی ہے۔ پپیتا کی کاشت کے لیے آب و ہوای مرطوب درکار ہے
اسی لیے بنگالہ میں یہ بکثرت دیکھا جاتا ہے۔

[illegible]

خربزہ و سردا

جو ثمر کہ ہندوستان میں خربزے کے نام سے مشہور ہے اوسکا وطن بھی ہندوستان
ہے ہر چند رنگ جلد و رنگ و نرمی و سختی مغز و درجات شیرینی و بویائی و جسامت ثمر
وغیرہ کے اعتبار سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں مختلف قسموں کے خربزے
دیکھے جاتے ہیں تاہم ہندی خربزہ کی جتنی قسمیں ہیں انکو مناسبت مشابہت کا کوئی دعوی
قابل بخارا و سمرقند کے اقسام سردا کے ساتھ نہیں ہے۔ اگر خربزہ ہندی ہندوں کے
نزدیک قابل توجہ متصور ہو تو ہو مگر سردہ کے مقابل میں لکھنؤ کا خربزہ بھی
نہایت بے حقیقت شے ہے۔
خربزہ کی کاشت کا رواج ہندوستان کے اکثر میدانی حصوں میں دیکھا جاتا ہے
خاصکر ایسی جگہوں میں جہاں دریا کے عریض ہونیکے باعث دیارے اور ریت
پڑجاتے ہیں چنانچہ جسقدر خربزے کثرت کے ساتھ سیکڑوں کوس گنگا کے
دونوں جانب پیدا ہوتے ہیں شاید کسی اور دریا کے دیارے اور
ریت میں کم پیدا ہوتے ہونگے۔ گنگا چونکہ ایک دریاے عظیم ہے اور اسواسطے
اسکا گزار بھی ہندوستان کے مختلف مقامات ہوکر ہوا ہے۔ بہ تقاضاے
آب و ہوای دیار مختلفہ خربزے بھی جو ان دیاروں میں پیدا ہوتے ہیں مختلف
شکل و مقدار و ذائقہ کے ہوتے ہیں مگر سب کم و بیش بڑے ہی ہوتے ہیں

بولچہ والے شکل ہی آسکے ہین تو اونمین بیرونکا اعتبار نہین ہوتے ہین مصری کی
اعانت کے بغیر گنگا کے خربزونکا کہانا کسی قسم کی ادویہ سم کرنی ہے ورنہ میوہ
خوری کا کوئی لطف نہین پیدا ہوتا ہے مگر حیدرآباد اور اطراف حیدرآباد و بقرینہ
غالب تمام دکن بلکہ تمام احاطۂ مدراس کے خربزے ایسے خرافات ہوتے ہین -
کہ انسان اونکو ادسیوقت حلق سے فرو کرسکتا ہے جب حالت شدت جوع مین
کوئی چیز کہانیکے قابل میسر نہ آسکتی ہو مگر مولف نے اون اطراف کے لوگون کو
برغبت اور بقیمت ان نامعقول پہلون کو لیکر زہرمار کرتے ہوتے دیکہا ہے ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ ان بیچارون کو لکہنو کے سفیدے اور پیتلے کے وجود سے
اطلاع نہین ہے ورنہ ایسے برے پہلون کو مال غنیمت نہ سمجہتے بدترین خربزہ گنگا
کے دیارون مین سے اطراف بہاگلپور مین پورنیہ اور کشنگنج کے مطول اشخاص
کے پیٹون کیطرح بہت بڑا مگر حد درجہ بدذائقہ اور لاحول پڑہنے کے قابل ہوتا ہے -
اس پر بہی مولف نے سیکڑون من بہاگلپوری خربزے ریل کے ذریعہ سے کلکتہ کو
تجارت کی غرض سے جاتے ہوتے دیکہے ہین - کلکتہ بہی عجب جگہ ہے کہ نیک و بد
سبکا گزر وہان ہوجاتا ہے -

یون تو تمام کے خربزے سردے کے مقابل مین گرد ہین لیکن اس پر بہی
آتشو پہنچنے کے واسطے لکہنو کے خربزے ہندوستانیون کیلئے
غنیمت ہین چونکہ خربزہ جلد خراب ہوجاتا ہے اسواسطے اوسے حالت تازگی مین
ذائقہ کرنا چاہئے پس ایسے لوگون کو جو لکہنو سے دور رہتے ہین تازہ خربزونکا
نصیب ہونا دشوار ہے اگر ارباب شوق جنکا وطن لکہنو سے دور ہے خربزے کی فصل مین کچہ
روزون کے لیے لکہنو مین قیام اختیار فرمادین تو البتہ تازہ پہلون کے لطف
اوٹہا سکتے ہین - جو حضرات لکہنو سے منگوا کر اپنے وطنون مین وہان کے خربزونکو

ذائقہ فرماتے ہین اونکا ذائقہ فرمانا صرف قسم کہانیکو بکار آمد ہوسکتا ہے ونہ
درحقیقت اونہین خربزہ خوری کا پورالطف حاصل نہین ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے
کہ لکھنو کی سرزمین کی یہ تاثیر ہے کہ وہان کے خربزے اور جگہون کے خربزے
اچھے پیدا ہون۔ چندسال سے اور مقامون کے کاشتکار بھی لکھنو کے
چیتلے اور سفیدے دونون کے تخمون سے خربزے پیدا کرتے ہین۔ ہرچند یہہ
خربزے اونکے سابق اور وطنی خربزون کے مقابل مین ممتاز صورت اور ممتاز
سیرت ہوتے ہین مگر لکھنو کے خربزون کے برابر اچھے نہین نکلے لکھنوی نسلوںکی
خربزے کی کاشت جونپور والہ آباد وغیرہ کے اطراف مین ہونے لگی ہے مگر تقاضائے
آب وہوا اپنا جلوہ دکھلا ہی دیتی ہے۔ دیار کا اثر کچھہ نہ کچھہ آہی جاتا ہے۔ الہ آباد مین
عموماً خربزے پٹنہ سے اچھے ہوتے ہین۔ ابھی تک پٹنہ مین لکھنو کے خربزونکی
نسل جاری نہین ہوئی ہے۔ دیکھئے ہمارے دیار کے شایق کبتک اُسکے طرف
توجہ فرماتے ہین ہمیرے اہل وطن مین ایک بڑا کمال یہ ہے کہ کسی کام مین
جلدی کو راہ نہین دیتے ہین جب تمام دنیا کسی کام کو کرلیتی ہے تب اوس کام کو
آغاز فرماتے ہین۔ خیر اگر اب بھی کاشتکاران صوبہ بہار لکھنو کے خربزونکے
پیدا کرنیکا سامان کرین تو نہ صرف ذاتی فوایداوٹھا سکتے ہین بلکہ عام سکنای
صوبہ بہار بھی جنکو ہرسال بدذائقہ پھیکے خرافات خربزے نصیب ہوتے ہین
لذت یاب پیداوار جدید ہوسکتی ہین عام کاشتکارون سے اسکی امید بعرصہ قلیل تو
فضول ہی فضول ہے مگر حضرات اہل شوق اگر اپنے باغون مین لکھنوی خربزے
پیدا کرنیکا سامان فرماوین تو خوب ہو ترکیب ذیل قابل توجہ ہے۔
آسن کے مہینے مین زمین خوب جوتی جاتے اور گیاہ وحشائش کے دفع کرنیکے بعد
سطح کیجاے بعدازان گنگا یا کسی ندی کے بالو سے سارے مین بقدر ۲ - انچ کی

بچھائی جاتی ہیں لیکن بہتر اسکا یہ ہے کہ انکے درمیان ۳ فٹ کے قریب گہری اور ۲
فٹ عرض مین کہودی جاوین ان دریون مین پانی آمیزش داخل کرتا ... یا
یا وہمین دریون مین تخم بوے جاوین یا علیحدہ سے نورستہ پودے گملون
وغیرہ کی کاچھیون کے طور پر نصب کیے جاوین ہر دو کی ایک دوسرے سے ۱۰
فٹ کے فاصلے پر واقع ہو اور ہر قطار مین ایک دوسرے سے اسیقدر فاصلہ
لاحق رہے - ضرورت سیرابی دیکھکر درختون کو سیراب کرنا چاہیے اگر درختون مین
کیڑے لگنا شروع ہون تو لازم ہے کہ کسیقدر ریتنگ تمباکو گرم پانی مین آمیختہ کر کے
درختون کی جڑون مین ڈال دین اور آب تمباکو سے پتے غسل دیتے جاوین
کاتک کی کاچیان لگائی ہوئی چیت تک پہل لاوینگی اور جو کاچھیان پوس
یا ابتداے ماگھ مین لگائی جاوینگی انکے پہل بیساکھ اور آدھے جیٹھ تک
برابر آئینگے پہلی پیداوار کو اگانت اور دوم کو پچھانت کہتے ہین اگانت سے
پچھانت لذیذ تر ہوگی کسواسطے کہ خربزہ کی پیداوار کا طبعی زمانہ یہی بیساکھ جیٹھ کا ہے

قبل اسکے کہ سردے کا بیان شروع ہو لازم ہے کہ ہندوستانی خربزے کی
قلت شیرینی کی وجہ عرض کی جاوے بظاہر تعجب خیز معلوم ہوتا ہے کہ کابلی
سردے اسقدر شیرین ہوتے ہین اور ہندوستانی خربزے اسقدر
پھیکے کہ بسا اوقات انمین شیرینی کا نام بھی نہین پایا جاتا ہے -

اس کثرت اور قلت شیرینی کا سبب یہ ہے کہ ہندوستان ایک ملک نہایت
گرم ہے بتقاضاے حرارت شمسی سے خربزے کا شیرین مادہ بمقدار کثیر
خود تکمیل پذیر پانے کی عوض اسٹارچ کیطرف مستحیل ہو جاتا ہے ظاہر ہے کہ
اسٹارچ ایک ایسا جوہر پاسست ہے کہ براے خود کوئی ذائقہ نہین رکھتا ہے
اور ترکیب جسم خربزہ مین شامل رہتا ہے پس جب شیرین مادہ اسطور پر

... تو الیسی ہوجاتا ہے تو افراط شیرینی کی کونسی صورت پیدا ہوسکتی ہے -
دانایان فن کیمسٹری پر روشن ہے کہ شکر کا استحالہ استارچ کیطرف اور
استارچ کا استحالہ شکر کیطرف ایک امر محقق ہے پس ایسی جگہون مین کہ جہانکے
تقاضائے آب وہوا سے استارچ کا استحالہ شکر کیطرف بمقدار کثیر ہوسکتا ہے
وہان کے خربزے یقیناً نہایت شیرین بھی ہونگے -
ہندوستان مین کوئی جگہ ایسی نہین ہے جہان کے خربزے کابل کے سردے کی
برابر شیرینی مین کرسکین اور چونکہ سرد ملکون مین خربزے کی نہایت شیرین قسمین
دیکھی جاتی ہین اس سے یہ بات مستنبط ہوتی ہے کہ سرد ملکون مین نہ صرف
شیرین مادے کو بوضع خود تکمیل ہوتی ہے بلکہ استارچ کا بھی استحالہ شکر کیطرف
ہوجاتا ہے لیکن جب اس وضع کی تکمیل و استحالہ سرد ملکون مین ہوتا ہے تو
اس سے یہ امید کیجا سکتی ہے کہ سردے شملہ اور اطراف شملہ مین بکثرت پیدا ہوتے
واقعی شملہ کی ہوا سرد کا بھی تقاضا تھا حالانکہ وہان سردے کی ایک قاچی بھی
نظر نہین پڑتی ہے جب وہان لوگون نے سردے کی قاچیان لگائین بار ور ہونا تو درکنار
اونکا زندہ رہنا دشوار ہوگیا اس ناکامیابی کی وجہ یہ ہوئی کہ شملہ مین بارش کی کثرت
ہوتی ہے اور اس سبب سے رطوبت کی بھی تولید بکثرت ہوتی ہے - اور چونکہ کثرت
رطوبت خربزے کو بیحد مضر ہوتی ہے خربزے کے درخت وہان زندہ نہین رہ سکتے ہین
یہ بات عند التجربہ ثابت ہوچکی ہے کہ کوہی مقامون مین جہان کی سردی اس
قابل متصور ہے کہ سردا پیدا کرسکے لیکن کثرت باران و سیل کے باعث یہ عمدہ میوہ
نہین پیدا کیا جاسکتا ہے ایسی جگہون مین سردا پیدا کرنیکی تدبیرین لفٹنٹ باگسن صاحب
اوسی طرز پیر ذکر فرماتے ہین جسطور پر اہل فرنگ اپنے ملک مین سردے پیدا کرتے ہین
باغبانان فرنگ سردے پیدا کرنیکے واسطے ایک محفوظ مکان بناتے ہین جسے وہ

لوگ میلن ہوس (Melon house) یعنے خربزہ یا سردا خانہ کہتے ہین ایسے
گھر کے اندر آفات خارجیہ از قسم باران وغیرہ سے سردے کے درخت اور
پھل محفوظ رہ سکتے ہین لفٹنٹ موصوف سردا خانہ بطرز ذیل بنانے کی ہدایت
فرماتے ہین اور یہی جو کچھ اونکی ہدایتین سردے پیدا کرنیکے بارے مین ہین اونکا خلاصہ بھی
ذیل مین حوالہ قلم کیا جاتا ہے۔

سردا خانہ بنانے مین یہ کچھ ضرور نہین ہے کہ تمام چھت شیشے سے بنائی جاوے اگر
تین تین فٹ کے فاصلون پر بھی شیشے لگائے جاوین تو روشنی آفتاب کی دخول اور بارش
باران سے بچاؤ کے واسطے کافی ہونگے۔

سردا خانہ کی مشرقی اور مغربی دیوارون مین اس طرح شیشے لگائے جاوین کہ آفتاب
کی شعاع صبح اور شعاع سہ پہر کا گذار اون شیشون مین ہوکر سردا خانے کے اندر بلاتکلف
ہوا کرے ان دیوارون مین ایک فٹ سطح زمین سے زیادہ بلندی پر شیشے نہ لگے ہون
زیادہ بلندی سے اگر شیشے لگے ہوے ہونگے تو شعاع صبح اور شعاع شام کا داخل
سردا خانہ ہونا محال ہو جائیگا اس مکان مین صرف ایک شیشہ دار کیواڑون کا
دروازہ دکھن رخ کا ہونا چاہیئے اور ایک کھڑکی بھی ایسی ہی شیشہ دار قبضون پر
اوتر رخ ہونی چاہیے تا کہ حبس کی کیفیت پیدا نہ ہو سکے اور یہی بارش سے بچاؤ کی
شکل قایم رہے اور جو دو بقیہ دیوارین ہون تو اونکے مستحکم ہونیکے سبب سے اور بھی
پایداری مکان کو حاصل ہوگی۔

سردا خانے کے اندر کی زمین اول تو خود اعلے قسم کی زرخیز ہونی چاہیے اور
بہ نظر تقویت زمین چونا پوٹاش اور خاکستر استخوان کسیس محلول کے ساتھ آمیزش
کرکے داخل زمین کرنا چاہیے۔ ایک جزو کھلی کے سفوف کو دو جزو پیال کے ساتھ
مرکب کرکے کھاد کے طور پر سردے کی جڑون مین دینا نہایت مفید ہوتا ہے۔

اگر پتیاں کافی تر فراہم نہ ہوسکے تو مرغ خانے اور بط خانے کے کوڑے سے پیال کبوتر کے
بدل ہوسکتے ہیں درخت کی سڑی پتیاں جب کھاد کے طور پر استعمال کی جائیں
تو ان میں شورہ محلول کو شامل کرنا چاہئے یہہ کھاد زمین سرداخانہ کے
لئے مناسب ہے اور کھاد مسابق الذکر سردے کے تہالونکے لئے آہک و شورہ
کی ضرورت زمین سردے کے کھاد میں کیوں ہوتی ہے اس سے بیشتر عوام مطلع نہیں
ہیں۔ جاننا چاہئے کہ جو نباتات ثمرہ ایسے ثمر پیدا کرتے ہیں جنکی ترکیب میں اسٹارچ
اور شکر بمقدار کثیر داخل رہتے ہیں وہ زمین سے پوٹاشش بھی بمقدار کثیر جذب
کرلیتے ہیں۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ اگر تین کٹھا زمین میں آلو کی کاشت کیجاوے تو
آلو کے درخت اتنی زمین سے چہہ سو (۶۰۰) پونڈ پوٹاشش جذب کرینگے اور اگر اوتنی ہی
اراضی میں چقندر بوئے جائیں تو ایک ہزار ایک سو بیس (۱۱۲۰) پونڈ پوٹاسس چقندر کے
درخت اوسی اراضی سے جذب کرینگے۔ آلو اور چقندر دونوں کی ترکیب میں کم و
بیش اسٹارچ اور شکر داخل ہیں لیکن سردے کی ترکیب میں ان دونوں سے
کہیں زیادہ اسٹارچ اور شکر داخل ہیں پس ظاہر ہے کہ سردے کے درخت آلو
اور چقندر کے حساب سے بہت زیادہ مقدار میں زمین سے پوٹاشش جذب کرلینگے
جب حالت یہ ہوتی ہے تو زمین کی تقویت کا سامان کرنا باغبان پر واجب ہے ورنہ
پیداوار معقول کی کوئی امید نہیں کیجا سکتی۔ ایسی زمین ضعیف کی تقویت کے لئے جسمین
سے بمقدار کثیر پوٹاشش کا جزو غائب ہوگیا ہے شورے سے بہتر کوئی شے نہیں ہے
بدین وجہ کہ شورے میں پوٹاشش کا شمول جسقدر بمقدار کثیر ہوتا ہے کسی اور شئے
میں نہیں ہوتا اس جزو کو کھاد میں داخل کرنے سے پوٹاشش جذب شدہ کا
بدل بدرجہ اتم ہوجاتا ہے اور پیداوار میں پھر کسیطرح پر کمی مادہ کی وجہ سے تنزلی
لاحق نہیں ہوتی ہے۔

کوہی مقامون مین سردے کی تخم ریزی کا زمانہ ۳ مہینون سے لیکر تین مہینون تا ۲۰ تاریخ اپریل تک ہے
بونے کے قبل لازم ہے کہ ۲۴ گھنٹے تخم آب کسیس محلول مین بھگو رکھے جائین
بعدازان دریون مین جو پہلے سے حسب ہدایت بالا تیار کی جا چکی ہون تخم نصب کئے جائین
جب درخت نمودار ہون اور پہلی پتی مضبوط ہو چکین تب جو کونپلین پتون کے درمیان
پائی جائین اونہین آلات باغبانی کے بغیر ہاتھون سے ٹونگ ڈالنا چاہئے ایسا
کرنے سے درخت کے نمو مین پہلے توقف لاحق ہوگا لیکن آخرکار درخت اور
اثمار دونونکو نفع عظیم پہونچیگا اس مادے مین مسٹر میکفیل نامی (Mac Phail)
باغبان انگریزی کی ہدایتین جنکا خلاصہ مندرج ذیل ہوتا ہے نہایت قابل لحاظ ہے۔

لازم ہے کہ جب تخم سے سردے کا درخت اوگے اور شاخ و برگ نکالے تو اس نورستہ
درخت کو اوسکی گرہ ثانی سے ٹونگ ڈالنا چاہئے ایسا کرنے سے ٹونگی ہوی شاخ کے
پہلو سے ایک نئی شاخ نکلیگی اس شاخ ثانی کو بھی گرہ ثانی سے ٹونگ دینا چاہئے
ایسا کرنے کے بعد اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ درخت ہر گرہ سے ایک پھل اور ایک
سونٹہ جسے انگریزی مین ٹنڈرل (Tendril) کہتے ہین نکالنا شروع
کرتا ہے۔ اس پھل اور ٹنڈرل کے درمیان مین ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا
کہ ایک نئی شاخ یعنے شاخ ثالث بھی وجود مین آنیکو ہے جو بحالت رُشد خود
بھی باردر ہو سکے گی جب شاخ ثانی اسقدر بڑھ چکے کہ اوس پھل سے آگے نکل جا چکے
تب چاہئے کہ اس شاخ کو اور اوس ٹنڈرل کو ٹونگ دین مگر ٹونگنے کے وقت اسکا لحاظ
ضرور کرین کہ اس ٹونگنے مین اوس پھل پر صدمہ نہ پہونچے ایسا کرنے سے شاخ
ثالث نہایت زور کے ساتھ بڑھنے لگے گی اور اس سے پھل کو بھی فائدہ پہونچیگا
اس ترکیب کے مفید ہونیکی وجہ ظاہر ہے کسواسطے کہ جو مادہ شاخ ثانی کیطرف
صرف ہوتا وہ شاخ ثالث اور اوس ثمر کی تقویت مین صرف ہوجائیگا۔

واضح ہو کہ سردے کی گاچیان ماہ جون مین بار ور ہونے لگین گی - اسوقت مین زمین کو افراط رطوبت سے معمور رکھنا نہین چاہیے تہوڑی نمی کافی ہوگی - درخت کی شاخون پر پانی نہ ڈالا جاے صرف جڑ کو سیراب کرنا چاہیے - گرم زمانے مین سرداخانے کے دروازے اور کہڑکی دونون کو ہواے خارجی لینے کے لیے کہولدینا مفید ہوگا - جو پتے سردے کی گاچیون سے مردہ ہو کر جدا ہون یا اگر کوئی شاخ کسی وجہ سے ضعیف ہوجائے تو دونون کو سرداخانے سے خارج کرنا لازم ہے اور جب پہل نمودار ہوا کرے تو مسٹر میکفیل (Mac Phail) کی ترکیب مذکورہ بالا کی پابندی ہمیشہ ملحوظ رہے -

ہندستان مین سردے کی قسمین بے شمار ہین اور امید کیجاتی ہے کہ سرداخانے کی ترکیب کے ساتھ کوہی مقامون مین انگریزی اقسام کے سردے پیدا کیے جا سکینگے چند اقسام کے نام فہرست ذیل مین درج کیے جاتے ہین -

نمبر شماری	نام	کیفیت
۱	کنگ آف اٹلی (King of Italy) شاہ ایطالیہ	سرخ مغز کا سردا ہے نہایت لذیذ اور کلان ہوتا ہے
۲	گلبرٹس امپرڈ وکٹری آف باتھ میلن Gilberts Improved Victory of Bath melon	ایک مشہور قسم کا عمدہ اور نفیس سردا ہے
۳	لارڈ نپیر میلن - Lord Napier melon	یہ سردا مقدار مین سب قسمون سے بڑا اور بہی لذیذ ہوتا ہے
۴	دی سلطان میلن (The Sultan Melon)	سبز مغز اور نہایت نفیس ہوتا ہے

مونسٹر چیو کی ہدایت ہائے مندرج ذیل اور بہی اون امور کیطرف جو سردے کی کاشت کے لئے درکار اور ضروری متصور ہین ارباب شوق کی توجہ فرمائی کا ملتجی ہوتا ہے۔

فرمنجر صاحب لکھتے ہین کہ اضلاع مغربی و شمالی ہین بہی وہی قاعدے سردے کی کاشت کے لئے بکار آمد ہونگے جو مسٹر چیو (Chew صاحب) نے بنگالہ کے واسطے مقرر کئے ہین لیکن صرف اسیقدر فرق متصور ہے کہ تقاضائے آب و ہوائے اضلاع مغربی شمالی کیو خیال کرکے اوسکی کاشت کی کارروائیون مین دو ہفتہ التوا درکار ہوگی یعنے تخم ریزی کا زمانہ اضلاع مغربی و شمالی ہین بنگالہ کے اعتبار سے دو ہفتہ کے بعد ہوپہنچتا ہے۔

مسٹر چیو (Chew صاحب) ہدایت کرتے ہین کہ سردے کی کاشت کے لئے اراضی ایسی تجویز کیجائے جو نہایت کہلتی ہوئی ہو کسی طرف سے بند نہو اور اوسکی مٹی ہین ¾ حصہ بالو اور ¼ حصہ گل خالص ہو دریان جو تخم ریزی کے واسطے کہودی جائین وہ دو فٹ عمیق ہون اور اونکا قطر دو یا ساڑھے دو فٹ سے کم نہو ہر دری کو ایک دوسرے سے چار یا چھ فٹ کے فاصلے پر واقع ہونا چاہئے ان دریون ہین تخم ریزی کے قبل نصف جزو گوبر یا گھوڑے کی لید اور نصف جزو مٹی کہاد کے طور پر ڈالکر رکھنا لازم ہے۔ تخم ریزی کا بہترین زمانہ نصف مارچ ہے اسوقت کی تخم ریزی سے سردے کے جو درخت تیار ہوتے ہین نہایت شاداب و بالیدہ اور قوی ہوتے ہین چنانچہ اسوقت کے بوئے درخت دو مہینے پیشتر کے بوئے ہوئے درخت کے ساتھہ ہی ساتھہ باراور ہوتے دیکھے گئے ہین۔ تخم ریزی کے قبل تخمون کو ۲۴ گھنٹون تک گرم پانی ہین تر کر رکھنا چاہئے پہر نکلنے کے بعد انکو تر کپڑے یا تر خاک مین دو تین روز چھپا کر رکھنا ضرور ہے تاکہ تخمون سے انکر نکل آوین جب ایسا ہو چکے تب فوراً ان تخمون کو دریون ہین

ف واضح ہو کہ حسب تحریر مسٹر فرمنجر (Farmanger صاحب) اضلاع مغربی و شمالی ہین تخم ریزی کا زمانہ مناسب نصف مارچ کی عوض ابتدا سے اپریل ہے۔

ایک دوسرے سے ایک فٹ کے فاصلے پر اور ایک انچ یا ڈیڑھ انچ عمق میں زمین
دری کو کھود کر نصب کرنا چاہیے نصب کرتے ہی خوب پانی دینا لازم ہے اور اسکے بعد
ہر روز اوس وقت تک کہ جب تک سردے کے درخت زمین سے دو انچ بلند نہ ہوجائیں
سیرابی مین کوتاہی نہین کرنی چاہیے بعد ازان موقع موقع سے سیراب کرنا کافی اور
مفید ہوگا حالت ابتدائی مین سیرابی کثیر سے سردے کے درخت نہایت قوت کے
ساتھ بالیدہ ہوتے ہین اور ایسے وقت کے سیراب شدہ درخت بالیدہ ہونے پر
کیڑونکی ضرر رسانیون سے محفوظ رہ جاتے ہین۔
تحریر فرنسچ صاحب سے اسیقدر مسٹر چیو (Cheeo مسٹر چیو) کی ہدایتین دریافت مین
آئی ہین لیکن کارروائی ہاے بالا کے علاوہ اور بھی کسیقدر کارروائیان درکار ہین
جیسے تجربہ سے دریافت مین آیا ہے کہ سردے کے درخت شاخ اور شنڈرل کی شگفتگی
کے بغیر حسب مراد بار ور نہین ہوسکتے ہین۔ ان کارروائیون کی نسبت چند محققین کی
ہدایتون کا ذکر فرنسچ صاحب اپنی تصنیف مین فرماتے ہین مگر بدانست مولف اس
... مین جو کچھہ مولف نے سابق مین لفٹننٹ پاگسن کی تحریرات سے اقتباس
کرکے درج کتاب ہذا کیا ہے اوسکی پابندی ہندوستان کے میدانی حصون مین
بھی سردے کی کاشت کے لیے کافی ہوگی۔
سردے کی بحث کے اتمام کرنیکے قبل چند امور جو اس میوے کی نسبت قابل عرض ہین
درج ذیل کیے جاتے ہین۔
واضح ہو کہ کوہی اور بھی میدانی ملکون مین سردے کی کاچیان کیڑون کی باعث
ضائع ہوجاتی ہین کرم خوری سے بچانیکے لیے چونا راکھہ اور تمباکو سفوف کرکے اوسے
کسی ٹین کے ظرف مین رکھکر بوقت ضرورت سردے کے پتون اور شاخون پر چھڑکنا
چاہیے۔ اس نسخہ کے استعمال سے کیڑے مکوڑے سب مرجاوینگے اہل تجربہ سے پوشیدہ

نہین ہے کہ ابتدای وقت نصب سے سردے کی گاچھیون کو بافراط سیراب کرنا مضر ہو
درخت کا باعث ہوتا ہے اور یہی اس ترکیب سے درختون مین کیڑے نہین لگتے ہین
اگر سیرابی کے ذریعہ سے استحفاظ کرم خوری کی شکل قایم رہے تو فہو المراد ورنہ نسخہ
بالا کی تعمیل ضروری متصور ہے ہرچند اس نسخہ سے عموماً حشرات الارض اور چارپایون سے بچاو کی صورت پیدا
ہوتی ہے مگر خود درخت کی بالیدگی مین کسیقدر نقصان لاحق ہوجاتا ہے اس نقصان کی وجہ
یہ ہے کہ سفوف یا راکھہ کا شاخون اور پتون پر چھڑکا جانا مسامات کے بند ہونیکا باعث ہوتا ہے اہل
واقفیت سے پوشیدہ نہین ہے کہ ہر درخت کے پتے اوس درخت کے لئے بمنزلہ
ریہ کے ہین انہین پتون کے ذریعہ سے جمیع اشجار و نجوم و حشایش وغیرہ وغیرہ سانس لیتے ہین
نباتات کی آمد و رفت نفس کے وسایل یہی پتے ہین اگر انکے مسامات کسی وجہ سے مسدود
ہوجاوین تو نباتات کو بالضرور کچھہ نہ کچھہ نقصان لاحق ہوگا پس سردے کی شاخ اور پتون
سفوف مذکور کا چھڑکنا خالی از مضرت نہین متصور رہے لیکن چونکہ اس سفوف پاشی
کی مضرت کرم خوری کی مضرت سے بہت کم ہے بحالت ضرورت سفوف پاشی کو
اختیار کرنا امر ناگزیر ہوجاتا ہے۔

سردے اور خربزے کے تخمون کو صاف کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ انکی تخمون مین
راکھہ ملاتے ہین اور بعد ازان خشک ہونے کے لئے پھیلا دیتے ہین خشک ہونے پر
سب تخم صاف ہوکر راکھہ وغیرہ کی آمیزش سے علحدہ ہوجاتے ہین جب ان پھلونکے
تخم صاف ہوجاتین تب اونکو حفاظت کے ساتھہ شیشون مین رکھنا چاہئے اور
جب تخم ریزی کا زمانہ آئے تب شیشون سے نکالنا چاہئے۔ جب اچھی قسم کے
سردے اور خربزے کے تخم تخم ریزی کے خیال سے رکھے جاتین تو اس بات کا
لحاظ واجبات سے ہے کہ اون سردا اور خربزکے کھیتون کے قریب خراب قسم کے سردے اور
خربزے روییدہ ہونے نپاوین ورنہ ان بری قسمون کی وجہ سے اچھے بھی

خراب ہوجائینگے اور خراب ہوجائینگی یہ صورت ہوگی کہ اچھے سردے یا خربزے اپنے جوار کے
برے سردے اور خربزون سے حاملہ ہوجائینگے اور اونکے پہلون سے تخم پیدا ہونگے جنکی
وجہ سے اچھے سردے یا خربزے پیدا نہین کرسکینگے۔ اہل واقفیت سے
پوشیدہ نہین ہے کہ سردے اور خربزے اون اقسام نباتات سے ہین جو نباتات خود
فرداً فرداً اپنا مع ذکریت اور انثیت ہین اسلئے کوئی پہول مذکر ہوتے ہین اور کوئی مونث
مونث پہول مذکر سے حاملہ ہوتے ہین ذریعہ حمل ایسے اجزاے صغار ہوتے ہین جو
ہواکے وسیلہ سے مذکر پہول سے خارج ہوکر مونث پہول مین داخل ہوجاتے ہین
جسطرح پر درخت واحد کے مذکر پہول سے مونث پہول کو حمل قرار پاتا ہے ویسے ہی ممکن
ہے کہ غیر درخت کے مذکر پہول سے بھی حمل کی صورت قرار پکڑے پس اس وجہ سے
اس بات کا لحاظ ضروری ہوجاتا ہے کہ اچھے اقسام کے سردے اور خربزے کے
گرد وپیش مین برے اقسام کے سردے یا خربزے پرورده نہ ہونے پاتین ورنہ
برے کے اجزاے صغار سے اچھے کو حمل کی صورت پیدا ہوگی اور پہل بھی ناچار
برے پیدا ہونگے اور جب ان برے پہلون کے تخم سے نئے درخت پیدا کیے جاینگے
تو وہ بھی بالضرور کل شیء یرجع الی اصلہ کے مصداق نکلینگے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ احتیاط بلیغ کے ساتھ بھی خرابی نسل واقع ہوتی ہے اس خرابی کی وجہ بعض اوقات
یہ بھی ہوتی ہے کہ مدہ مکھی کبھی کسی برے درخت سے اجزاے صغار اوڑالاکر اچھے
درختون پر آبیٹھتی ہے او مونث پہول ایسے اجزاے صغار کو قبول کرلیتے ہین جسکی باعث
حمل قرار پاجاتا ہے اور تنزلی قومی مترتب ہوتی ہے۔

Cucumis momordica

پھونٹ جمالی

یہہ پہل بھی خربزے کے طور پر پیدا ہوتا ہے لیکن خربزے کے برخلاف اسکی

مشکل لٹو کی ہوتی ہے اکثر اسکا مزا بہت پھیکا ہوتا ہے - ہندوستان مین کثیر الوجود
ہے - عوام اسکو بہ کثرت کھاتے ہین درحقیقت یہ شئے کچھ قابل نہین ہے -
اسٹارچ کا جزو پھونٹ مین بمقدار کثیر پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس پھل کا
جزو شکر زیادہ تر اسٹارچ (starch) کیطرف مستحیل ہوجاتا ہے اسیواسطے
اسمین شیرینی بہت کم محسوس ہوتی ہے - میوہ ہونیکی حیثیت سے یہ پھل توجہ شائقین
کے قابل نہین ہے مگر اسکی کاشت بلاشبہ غربا اور مساکین کو نفع رسان ہوتی ہے -

Water melon

تربز

ہندوستان مین کثیر الوجود ہے - اکثر دیارون مین اسکی کاشت ہوتی ہے اسکا
پھل مقدار مین چھوٹے خربزے سے لیکر گھڑے کے برابر ہوتا ہے پختہ ہونے پر
جلد کا رنگ گہرا سبز سیاہی آمیز ہوجاتا ہے بعض کی جلد پر ابری شیشے کیطرح کے
نشان ہوتے ہین - کسی تربز کا مغز سرخ اور کسیکا سفید ہوتا ہے - عموماً ہندوستان کے
تربز ہلکے شیرین ہوتے ہین مگر سننے مین آیا ہے کہ راجپوتانہ کی ریگستانی میدانون مین بادیہ عرب کیطرح تربز شیرین [illegible]
معلوم ہوتا ہے کہ ریگ کی خشکی سے افراط رطوبت زایل ہوجاتی ہے جسکی باعث شیرینی مین ترقی آجاتی ہے اکثر [illegible]
اثمار پھیکے ہوتے ہین کثرت مائیت کمی شیرینی کا باعث ہوا کرتی ہے اسیواسطے
دیارون کے تربز مین اعلےٰ درجہ کی شیرینی نہین پائی جاتی ہے بخلاف اسکے عربستان کے
تربز نہ صرف بڑے بلکہ بیحد شیرین بھی ہوتے ہین اگر عرب کے تربز کو تراش کر
چھوڑ دیجیے تو انقضاے دو ساعت کے بعد تراشی ہوئی سطح تربز پر قند کے دانے
نمودار ہونے لگتے ہین - حالت یہ ہوتی ہے کہ عربی تربزون مین جزو شکر
بہ کثرت موجود رہتا ہے اور جب تراشیدہ مقام پر ہوا لگتی ہے تو تقاضاے
ہوا سے موضع تراشیدہ مین خشکی آنے لگتی ہے خشکی فنا سے مائیت کا نام ہے

فنائے مائیت کے بعد جو شئے رہجاتی ہے وہ جزو شکر ہے اور چونکہ جزو شکر بہ مقدار کثیر موجود رہتا ہے تندہی داؤن کی نمودار ہی کوئی امر خلاف قیاس اور موجب تعجب نہین ہے۔

عموماً تربز کی شکل گردی یا بیضاوی ہوتی ہے مگر صوبہ اودہ مین تربز کی ایک قسم ہوتی ہے جو کدوے دراز کے طور پر لا بنی ہوتی ہے اور کدوے دراز سے بالکل ہم شکل بھی ہوتی ہے البتہ دونون مین رنگ جلد کا تو فرق رہتا ہے ورنہ شکل ظاہری مین کسی طرح کا فرق پایا نہین جاتا۔ تربز دراز کی جلد کا رنگ جلد کدوے دراز کے برخلاف گہرا سبز سیاہی آمیز ہوتا ہے۔ مغز کی رنگت شوخ گلابی ہوتی ہے اور تخم معمولی تربز کے برخلاف نہایت سیاہ ہوتے ہین بلا شبہہ تربز کی یہ قسم ارباب شوق کی قابل توجہ متصور ہے۔

جو ترددات کہ سردے کی کاشت کے واسطے درکار ہین تربز کے لئے درکار نہین ہین ماہ جنوری مین تخم ریزی کرنا چاہیے اور چونکہ تربز کو سیرابی کی بہت حاجت ہوتی ہے سیرابی مین کسی طور پر کمی لاحق ہونے نہ پائے دیارون مین سیرابی کی بھی حاجت نہین ہوتی ہے بدین وجہ کہ اسکی کاشت ایسی ہی زمین مین ہوا کرتی ہے کہ جو ایام بارش مین کچھہ عرصہ تک تہ آب رہا کرتی ہے مگر جب باغون مین تخم ریزی کیجائے تو سیرابی کا خیال بہت ضروری ہے۔ اور چونکہ اسکی بیل دور تک پھیلتی ہے اسے ایسے موقع سے نصب کرنا چاہیے کہ اسکی بیلین حسب خواہش پھیل سکین۔

Granadilla.

گرانڈلا

ریورنڈ فرمنجر اس نبات کی پانچ قسمین اپنی کتاب مین تحریر فرماتے ہین انکے نام یکے بعد دیگرے درج ذیل ہوتے ہین۔

نمبر شماری	نام	کیفیت
۱	کامن گرانڈلا (Common granadilla.	اسکا پہل مستطیل مقدار مین لڑکے کے سر کے قریب قریب - مزا شیرین بلکہ ترشی کے ساتھ اور نہایت خوش ذایقہ گرم ملکو نمین استعمال کے قابل -
۲	ایپل فروٹڈ گرانڈلا Apple-Fruited granadilla	اسکو سوئیٹ کالا باش بھی کہتے ہین Sweet Calabash)
۳	واٹر لیمین (Water-Lemon }	گرم ملکون مین بہ کثرت پرورده کیا جاتا ہے اکثر اشخاص کو مرغوب ہوتا ہے -
۴	پرپل فروٹڈ گرانڈلا Purple Fruited granadilla	اسکا پہل مرغ کے انڈے کے برابر ہوتا ہے حالت خامی مین سبز اور پختگی مین آلوچہ کا رنگ پیدا کرتا ہے -
۵	فلش کلرڈ گرانڈلا -	اسکا مغز سرخ رنگ ہوتا ہے -

بقرینۂ غالب گرانڈلا کی کوئی قسم جناب نورالدین خانصاحب کے کارخانہ نباتات مین جو بمقام رسا پگلا ضلع ٹالی گنج اطراف کلکتہ مین واقع ہے موجود ہے - ارباب شوق وہان سے منگوا کر اسکا امتحان فرمائین تو خوب ہو -

گرانڈلا کا درخت کسی دوسرے درخت کی استعانت کے بغیر بالیدہ نہین ہوسکتا ہے بیل والی نباتات کا عموماً یہی طور ہے صرف گرانڈلا نمبر ا ہندوستان مین دیکھا جاتا ہے کلکتہ مین کم بارور ہوتا ہے مگر ڈاکٹر موصوف لکھتے ہین کہ ہم نے بمقام گوہٹی (Gauhatti.) اس نمبر ا کو بہ کثرت بارور ہوتے دیکھا ہے اسکی باروری کا زمانہ ماہ دسمبر ہے مگر اسکے پہل وہان ایسے اچھے نہین ہوتے ہین

کیا ہمارے ہندی ارباب شوق کی محنت رائگان جاسکتی ہے؟ - ہمارے ہموطنونکی
اس غلط خیالی کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ اس صوبہ مین ہمیشہ ادنی قسم کے
انگور بوسے جاتے ہین جنکہ ولایت مین گاوخر بھی نہین پوچھتے بڑے اقسام کے
انگور کو اور وہ بھی بلا قاعدہ بوکر عمدہ پیداوار کی توقع رکھنا بعید از عقل ہے
لیکن اگر پابندی قواعد علمیہ کے ساتھہ عمدہ اقسام کے انگور کہ جنکا ذکر آئیندہ آتا ہے
پرورد کیے جائین اور اوسوقت حسب مراد بار ور نہ ہون تو البتہ ایسی حالت مین اپنے
دیس کی شکایت بجا ہوگی ورنہ تجربہ کافی بغیر اپنے دیس کو پیداوار انگور کے ناقابل
سمجھنا حب الوطنی سے بہت دور ہے - یہ ممکن ہے کہ اور بعض صوبہ جات ہندوستان کو
صوبہ بہار سے زیادہ تر اس کام کی صلاحیت حاصل ہو - اس کم و بیش کا فرق
ایک امر دیگر ہے مگر بے تحقیق کافی ناقابلیت کا الزام اپنے دیس پر لگا دینا بلاشبہہ
ایک امر ناگوار معلوم ہوتا ہے - ہمارے صوبہ بہار کی حالت یہ ہے کہ یہان کے
امرا علمی قواعد کی پابندی کے ساتھہ کمتر آراستگی باغ کیطرف متوجہ ہوتے ہین
مالی جو باغون مین رکھے جاتے ہین نہ اونکو علم نباتات مین دخل ہوتا ہے اور
نہ اونکو کیمسٹری آتی ہے ان جاہلون کو اسکی بھی خبر نہین رہتی ہے کہ کن کن
ملکون مین کیسے کیسے انگور ہوتے ہین اور کن کن ملکون کو ہندوستان کی سرزمینون
کے ساتھہ کس قسم کی مناسبت یا مخالفت حاصل ہے یہ ہندوستانی مالی جو
بیشتر محض نادان ہوتے ہین اپنے مالکون کو جنکو بیشتر فن باغبانی سے اور نیز زیادہ
بے سرو کاری لاحق رہتی ہے جیسا چاہتے ہین کہدیتے ہین جسکی بدولت معاملات
باغبانی مین ہزارون نکمے خیالات کے پابند ہمارے ہموطن ہوجاتے ہین چنانچہ منجملہ
نکمے خیالات باغبانی کے ہمارے ہم وطنون کا ایک نکما خیال یہ بھی ہے کہ ہمارے
دیار مین ترش بد ذائقہ اور چھوٹے چھوٹے انگورون کے سوا کسی اور

قسم کے عمدہ انگورون کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ اسمین شک نہین کہ بحالت موجودہ
جو انگور صوبہ بہار و بنگالہ و اطراف صوبہ بہار و بنگالہ مین پیدا کیے جاتے ہین ایسے
ذلیل اور برے ہوتے ہین کہ اونکی طرف انگور کی نسبت بھی ستم ہی سے
مگر یہ نامرادی پیداوار سرزمین صوبہ بہار وغیرہ کی ناقابلیت کی دلیل نہین ہوسکتی ہے
کسواسطے کہ بحالت موجودہ انگور کی جو قسمین ان اطراف مین دیکھی جاتی ہین خود نہایت
ارزل ہین اور اوسپر امر مزید یہ ہے کہ اونکے پیدا کرنیوالے بیشتر ناتعلیم یافتہ اور جاہل
اشخاص ہوتے ہین بہرحال تحریرات ذیل کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ انگور کی
کاشت حسب مراد عمل مین آسکتی ہے اور بالفرض اگر ہندوستان مین یہ میوہ اوس
عمدگی اور لطافت کو نہ پہونچ سکے جیسا کہ عموماً انگور خیز ملکون مین پیدا ہوتا ہے تو بھی اسکی
حالت موجودہ بہت کچھ ترقی کر سکتی ہے حیف ہے اگر ارباب شوق ایسے عمدہ میوہ کی
پیداوار کیطرفسے کوشش نہ کرین واقعی یہ ہے کہ کوئی میوہ انگور کی برابری نہین کرسکتا
ہے اگر دعوی ہمسری اس میوہ کے ساتھہ کسی میوہ کو ہے تو البتہ آم کو ہے جن
لوگون نے عمدہ عمدہ اقسام کے آم ذائقہ کیے ہونگے ہمارے اس قول کے ساتھہ
تمامتر اتفاق کرینگے مگر ایسے حضرات جنکو صرف معمولی بمبئی اور مالدہ آمون کے ذائقہ پر
قناعت کی نوبت پہونچی ہے اونے آم کی عمدگی کی داد طلبی بھی بیدادی ہے۔
فرمنجر صاحب (Mr. Firminger) لکھتے ہین کہ انگور کی قسمین ہندوستان مین
بے شمار ہین اور بعض اونمین ایسے عمدہ پھل دیتی ہین کہ اونکے پھل مقدار و ذائقہ مین
دنیا کے کسی ملک کے انگور سے زنہار کم نہین ہوتے ہین صاحب ممدوح فرماتے ہین
کہ میرے فیروزپور کے باغ مین پانچ یا چھہ قسم کے انگور تھے جو نہایت لذیذ دانے
پیدا کرتے تھے مگر ہمین اونکے نام سے کبھی اطلاع نہ ہوئی مسٹر ال برکلی
(Mr. L. Barkeley) کی تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ لاہور مین چند عمدہ

اقسام کے انگور جو غیر ملکون سے لاکر نصب کئے گئے تھے حسب مراد بارور ہوتے ہین
انکے علاوہ پنجاب مین انگور کی ایک قسم اور بھی موجود ہے کہ جو کشمش کے مانند بیدانہ
ثمر پیدا کرتی ہے - اورنگ آباد مین بھی انگور کی ایک سیاہ قسم دیکھی جاتی ہے جو پرتگالی
سیاہ انگور سے کسی بات مین کم نہین معلوم ہوتی ہے - اس قسم کے سیاہ انگور کی
کاشت دولت آباد مین بہ کثرت ہوتی ہے - مولف نے اس سیاہ انگور کو سفر دکن
کے زمانہ مین ذائقہ کیا ہے واقعی یہ قسم نہایت لذیذ ہوتی ہے اسکے ذائقہ کرنے سے
یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہندوستان کے بعض مقامات کو پیداوار انگور کی پوری
صلاحیت حاصل ہے یہ سیاہ قسم بقیاس مولف اطراف پٹنہ و بنارس واله آباد
وغیرہ مین حسب مراد بارور ہو سکتی ہے - افسوس ہے کہ ہمارے پٹنہ کے ارباب
شوق کٹھیا سیاہ انگور کو انگور سمجھکر اپنے باغون مین جگہ دیتے ہین اور کبھی
اورنگ آبادی سیاہ انگور یا اور کسی عمدہ قسم کے انگور کی پرورش کو صرف کرنے
کیطرف مطلق مائل نہین ہوتی ہین - اورنگ آبادی سیاہ انگور کے علاوہ اس
رنگ کا انگور ریاست ریوان و کالنجر[1] مین نہایت نفیس پیدا ہوتا ہے - کنوار مین
بھی انگور کی ایک نہایت عمدہ قسم دیکھی جاتی ہے مگر یہ قسم بقرینہ غالب دراصل
کشمیری وطن ہے یا وسط الشیا سے لائی گئی ہے - بنگلور مین انگور کی ایک قسم ہے
جسکے پھل اکتوبر و نومبر مین مراد پر آتی ہین - یہ قسم بھی اچھی ہوتی ہے - اطراف کلکتہ
کی زمین کو پیداوار انگور کی صلاحیت کم معلوم ہوتی ہے - چنانچہ فرمنجر صاحب لکھتے ہین
کہ ہم ۱۸۵۹ء مین یورپ کے عمدہ اقسام کے انگور مقام اوٹاکمنڈ سے چینسورا
لائے مگر کوئی بھی بالیدہ نہ ہوئے جیسے آئے تھے ویسی ہی رہگئے معلوم ہوتا ہے
کہ فرمنجر صاحب کے لائے ہوئے انگور نازک اقسام کے تھے اسواسطے اطراف

[1] صوبہ بوندیل کھنڈ مین واقع ہے -

کلکتہ کی ناموافقت آب و ہوا سے ضائع ہو گئے اگر قوی اقسام [illegible]
انگور کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین مروج کئے جاوین تو پیداوار مستقل کی امید [illegible]
چنانچہ خود صاحب موصوف لکھتے ہین کہ بمقام گوسری جو سواد شہر کلکتہ سے متصل
ڈبلو اسٹاکر صاحب (W. Stalkartt) نے کسی قسم کا انگریزی انگور پیدا
کیا تھا جو خوب بالیدہ ہوکر حسب مراد بارور ہوا تھا یہ انگور نہایت صحیح المزاج اور
تنومند تھا معلوم ہوتا ہے کہ قوی اقسام کے سوا ضعیف اقسام کے انگور
کلکتہ اور اطراف کلکتہ مین بالیدہ اور بارور نہین ہو سکتی ہین کس واسطے کہ
اوس شہر اور اوس کے اطراف کی ہوا کی یہ تاثیر ہے کہ وہان انگور کا بالیدہ کرنا ایک امر
سخت دشوار ہو جاتا ہے اکثر یہی ہوتا ہے کہ نصب کئے جانیکے بعد پھر انگور کے
درخت کسی قسم کی جسمی ترقی نہین کرتے ایک ہی حالت پر عرصہ دراز تک رہکر
ضائع ہو جاتے ہین۔

فہرست ذیل جسمین چند اقسام کے انگورون کے نام و بیان مندرج کئے جاتے ہین
قابل توجہ حضرات اہل شوق ہے۔

کیفیت	نام	نمبر شماری
انگلستان کا انگور ہے اسکی قلمی کارٹر کمپنی لندن (Jas Carter & Co. London) کے ذریعہ سے ہندوستان مین منگوائی جاسکتی ہے یہ انگور اچھی قسم کا ہے ارباب شوق امتحاناً اسکی پرورش ضرور فرماوین۔	باربروسا Barbarossa	۱

۲	بلیک الیکنٹی (Black Alicante	ایضاً
۳	بلیک ہمبرگ BLACK-HUMBURG.	ایضاً + یہ قسم شہر لاہور مین بارور ہوچکی ہے جیسا کہ مسٹر برکلی ( ) لکھتے ہین کہ میرے باغمین حسب مراد بارور ہوئی ہے شاید سرکاری باغ لاہور مین نہین ہے کسواسطے کہ وہان کی فہرست اشجار مین اسکا نام نہین دیکھا جاتا ہے لیکن یہہ قسم سرکاری باغ لکھنو مین موجود ہے -
۴	بلیک مسکٹ (Black-muscat یعنی سیاہ مسقط	ایضاً + شاید یہ قسم بہی مسٹر برکلی کے باغمین بارور ہوئی ہے -
۵	بلیک پرنس (Black Prince.	عمدہ انگریزی انگور ہے قابل توجہ شایقین ہے یہ قسم سرکاری باغ سہارنپور مین موجود ہے -
۶	بورڈ مسقط - Bowdo-muscat	ایضاً مگر باطلاع مؤلف یہ قسم ہندوستانمین نہین پہونچی ہے -
۷	بکلینڈ سویٹ واٹر Buckland sweet water.	عمدہ انگریزی انگور ہے قابل توجہ ارباب شوق ہے - بقرینۂ غالب ابہی تک یہ قسم ہندوستان مین نہین ہے مگر ایک قسم موسوم بہ سویٹ واٹر سہارنپور کی سرکاری باغ مین موجود ہے -
۸	کیسلا مسک (Chasselas Musque.	عمدہ انگریزی انگور ہے مگر باطلاع مولف

نمبر	نام	کیفیت
۹	فرڈیننڈ دی لیسپس Ferdinand De Lesups.	ایضاً
۱۰	فرینکنتھال Frankenthal.	ایضاً
۱۱	گولڈن شیمپین Golden Champion.	ایضاً - بقرینہ غالب یہ قسم بمقام لاسٹو سٹر برکلی (Mr Berkeley.) کے باغ مین حسب مراد بارور ہوتی ہے مگر وہان کی سرکاری فہرست اشجار مین اسکا نام مولف کی نظر سے نہین گزرا ہے -
۱۲	گروس کالمن Gros Colmon.	عمدہ انگریزی انگور ہے یہ قسم ہندوستان مین بقرینہ غالب نہین پہونچی ہے -
۱۳	گرونڈ سویٹ واٹر Ground sweet water	ایضاً +
۱۴	لیڈی ڈوونیز سیڈلنگ Lady Downes Seedling.	عمدہ انگریزی انگور ہے بہ اطلاع مولف یہ قسم ہندوستان مین نہین آئی ہے
۱۵	مسز پرنسز بلیک مسکٹ Mrs Princess Black Muscut	عمدہ انگریزی انگور ہے اور لکھنو کے سرکاری باغ مین موجود ہے -
۱۶	مسقط اسکندریہ Muscat of Alexandria.	ایضاً مگر بہ اطلاع مولف ہندوستان مین ابھی تک یہ قسم لائی نہین گئی ہے -
۱۷	رایل ایسکاٹ Royal Ascot.	عمدہ انگریزی انگور ہے - سرکاری باغہای لکھنو و سہارنپور مین یہ قسم موجود ہے
۱۸	رایل مسکاڈائن Royal Muscadine	عمدہ انگریزی انگور ہے بقرینہ غالب ابھی تک

		ہندوستان مین نہین پہنچا ہے ۔
۱۹	ٹرنہم بلیک - Trenham - Black.	ایضاً
۲۰	وہایٹ فرانٹگنین - White - Frontignan.	عمدہ انگریزی انگور ہے سرکاری باغہاے سہارنپور ولاہور مین یہ قسم موجود ہے ۔
۲۱	وہایٹ نایس - White - Nice.	ایضاً مگر بقرینۂ غالب ابہی تک ہندوستان مین اس قسم نے رواج نہین پایا ہے ۔
۲۲	گرزلی فرانٹگنین - Grisly - Frontignan.	انگریزی انگور ہے لاہور کے سرکاری باغ مین موجود ہے ۔
۲۳	رایل وینارڈ - Royal - Vineyard.	ایضاً سرکاری باغون مین لکہنو اور لاہور کے موجود ہے ۔
۲۴	آسٹری ایٹ - Austreate.	ایضاً سرکاری باغ سہارنپور مین موجود ہے ۔
۲۵	بلیک برگنڈی - Black - Burgundy.	ایضاً ایضاً عمدہ انگور ہے ۔
۲۶	ڈمیکس - Damascus.	" " "
۲۷	ارلی ہیمبرگ - Early - Hamburg.	" " "
۲۸	مسکٹ ہیمبرگ - Muscat - Hamburg.	" " "
۲۹	وست سنٹ پیٹر - West - St-Peter.	" " "

نمبر	نام	کیفیت
۳۰	وہایٹ شیمپین - White Champion.	ایضاً ایضاً ایضاً
۳۱	میڈرس فیلڈ کورٹ - Madres-field-Coust.	عمدہ انگریزی قسم ہے سرکاری باغ لکھنؤ مین موجود ہے -
۳۲	بمبی کا سرخ انگور Bombay Red.	ہندی انگور ہے سرکاری باغ لکھنؤ مین موجود ہے یہ قسم بہت عمدہ نہین ہے -
۳۳	دیسی سفید انگور Country White.	ایضاً ایضاً اس قسم سے اکثر اشخاص واقف ہین یہ قسم پٹنہ مین بھی دیکھی جاتی ہے -
۳۴	کابلی انگور سیاہ	یہ قسم قابل توجہ ہے لاہور کے سرکاری باغ مین موجود ہے -
۳۵	حسینی - Hosaeni	یہ انگور سفید رنگ دراز نہایت لطیف اور شیرین ہوتا ہے کابل سے جو انگور سفید رنگ پٹاریون مین ہر سال ہندوستان آتا ہے شاید یہی حسینی انگور ہے اگر حسینی نہین ہے تو حسینی کے ساتھ اشتبہ بہت ہے حسینی انگور کشمیر مین بھی پیدا ہوتا ہے یہ انگور بہت کچھ قابل توجہ ارباب شوق ہے - لاہور کے سرکاری باغ مین موجود ہے -
۳۶	کشمش - Kishmish	یہ انگور معروف خاص و عام ہے اسمین تخم نہین ہوتا سرکاری باغ لاہور مین موجود ہے -
۳۷	پشوری - Peshawar	یہ انگور سرکاری باغ لاہور مین موجود ہے -

۳۸	سکہ - Sauska	نہایت عمدہ قسم ہے کشمیر وطن ہے ارباب شوق کشمیر سے منگوا سکتے ہین ۔
۳۹	عسکری	نہایت لطیف و شیرین ہوتا ہے بقرینۂ غالب ہندوستان مین اسکی پرورش نے رواج نہین پایا ہے ۔ اس انگور کا وطن ملک ایران و کابل و عراق وغیرہ ہے اہل ہند جنکو سفر کابل و ایران و عراق کا اتفاق ہوا ہے البتہ اسکی عمدگی کی شہادت دے سکتے ہین ۔
۴۰	صاحبی	ایضاً
۴۱	ریش بابا	ایضاً
۴۲	انگور کشمشی	یہ انگور نمبر ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ سے بھی زیادہ لطیف اور شیرین ہوتا ہے ۔
		واضح ہو کہ انگور کی قسمین بہت ہین جسقدر ذکر ہوئین توجہ ارباب شوق کے لئے کافی ہین + انگریزی اقسام جو مذکور ہوئے اونکی حقیقت یہ ہے کہ بہت اونمین ایسے ہین کہ جو درحقیقت ایشیائی وطن ہین مگر چونکہ اب انگلستان مین پرورده کئے جاتے ہین اور ہندوستان مین انگلستان سے آتے گئے ہین یا لائے جاسکتے ہین اب اونکو انگریزی اقسام کہنا امر مجبوری ہوگیا ہے اسکے علاوہ ہم ہندیون کو امکے ایشیائی نام ہونگا

دریافت کرنا چونکہ بہت دشوار ہے اس لئے ناچار
اونکے انگریزی نامون پر اکتفا کرنا لازم ہے ۔

جو اشخاص انگور کے طرز کاشت یا طریقہ پرورش سے ناواقف ہین انگور کا پیدا کرنا ایسا
امر دشوار سمجھتے ہین کہ بخیال دشواری اپنے باغون مین اس عمدہ میوے کو کمتر جگہ دیتے
ہین حالانکہ انگور کی کاشت یا پرورش اوسیقدر تردد طلب ہے جتنا کہ اور اشجار
وبجوم ثمر و اقسام آم و لیچی و شفتالو و کولا و اسٹابری و اناناس و سردا وغیرہ وغیرہ
کی پرورش و نگاہداشت متقاضی تردد ہوتی ہے جو اراضی کہ درختان مذکورہ بالا کو
بالیدہ کرنیکی صلاحیت رکھتی ہے انگور کے درخت کو بھی بالیدہ کرسکتی ہے ظاہر ہے
کہ جسطرح فن باغبانی کی دانست کے بغیر لاعلمی کیصورت مین درختان مذکور
حسب مراد بارور نہین ہوسکتی اوسیطرح انگور کی بھی پرورش بوضع احسن
عمل مین نہین آسکتی پس اگر پابندی قواعد علمی کے ساتھ انگور کی کاشت
یا پرورش عمل مین آوے تو زیر باری کثیر کے بغیر آسانی کے ساتھ میوے سے
تمتع کی صورت پیدا ہوسکتی ہے ۔ مسٹر جمیس کٹھل (Mr James Cuthill)
کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ انگلستان مین بھی بہت سی فضول کاروائیان
انگور کی کاشت مین عمل مین آتی ہین چنانچہ محقق موصوف لکھتے ہین کہ انگور کی
ایک امر نہایت آسان ہے اگر طول فضول اور غلط کارروائیان مروج نہوتین
تو اسکی کاشت کی نسبت بہت کچھ تحریر کی ضرورت بھی نہوتی ۔ انگلستان مین
انگور کی کاشت ایک شئے بلا وجہ دشوار اور بلا ضرورت بہت خرچ طلب ہو رہی ہے
یہان کا دستور یہ ہے کہ اول زمین کو چار یا پانچ فٹ عمیق کھود ڈالتے ہین
اور بعد ازان اس کھودی ہوئی زمین مین طرح طرحکی چیزین بشکل مرکب تقویت
زمین کے لئے داخل کرتے ہین ۔ جہان تاکستان قایم کرتے ہین وہان کی زمین

بہشتہ ایسی ہوتی ہے کہ جو پچاس ساٹھ برس سے چراگاہ ہمیشہ رنگا رنگی ہے اور
ان جانورون کے سالہا سال کے فضلے سے پر یا زیادہ ہورہی ہے اوس پر مزید
تقویت کی نظر سے گوبر - مینگنیان - لید - سور کا گوہ - گائے کا خون - استخوان
جوشدادہ - گھوڑے اور بیلون کے ناخون جو نعلبندی کے وقت تراشے جاتے
ہین یہ سب کے سب داخل زمین کئے جاتے ہین - جب اس عجیب الترکیب زمین مین
انگور کے درخت نصب کئے جاتے ہین تو بے انداز بڑھنا شروع ہوتے ہین
اور جو جو برائیان انگور کے واسطے متصور ہین سبکو ظہور ہوتا ہے یعنے شاخون کی
پورین بہت لانبی نکلتی ہین جڑ و بیخ بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جسم درخت کا مخلخل
اور نرم ہوجاتا ہے اور جب درخت بار ور ہوتا ہے تو پھلون مین ایسی قلب ماہیت
پیدا ہوجاتی ہے کہ اگر قسم انگور بلیک ہمبرگ (Black Hamburg) ہو
تو ان ستوندبیریون سے رڈ ہمبرگ (Red Hamburg) ہوجاتی ہے
جیتنے دولتمندان انگلستان ہین اونکے تاکستان ہین بھی غلط کارروائیان موجود
ہین مگر تجارت پیشہ اشخاص ان طول فضول کارروائیون کے گرد نہین پھرتے
یہ لوگ نہ بطریق بالا زمین کو اسقدر عمیق کھودتے ہین نہ کھاد کی کثرت سے
اصلی صلاحیت زمین مین کسی طرحکا غیر طبعی انقلاب پیدا کرتے ہین - حسب مراد
انگور پیدا کرنیکے لئے نرم بالو آمیز زمین تجویز کرکے انگور کے درخت نصب کردیتے
البتہ نصب کرنیکے قبل تہالون مین صرف نرم اور چور کئی ہوئی مٹی ڈال رکھتے ہین
نرم زمین پاکر انگور کی جڑین خود ہر طرف پھیل جاتی ہین اور درخت حسب مراد بالیدہ
ہوکر پھل بھی حسب مراد پیدا کرتے ہین لیکن یہ اشخاص تجارت پیشہ درختون کو موقع
سے چھانٹنے مین بہت کوشان ہوتے ہین جسکی وجہ سے اونکو پوری کامیابی
نصیب ہوتی ہے - انگور کے چھانٹنے کا بیان آیندہ آیگا اس وجہ سے ان تجارت پیشہ

اشخاص کے چھانٹنے کا طور اس مقام پر مندرج نہیں کیا جاتا ہے ۔ مسٹر کٹھل (............) کی تحریر بالا سے عیان ہے کہ انگور کی کاشت بہت تردد خیز امر نہیں ہے واقعی حالت یہی ہے جیسا کہ محقق ہے ہمسروں کی نفع بخش طریقہ کا منشا ہے ہندوستان مین اوسی آسانی کے ساتھ عمدہ اقسام کے انگور پیدا کئے جاسکتے ہین جیسا کہ اشخاص تجارت پیشہ انگلستان مین پیدا کرتے ہین تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سخت کیوال زمین انگور کے درخت کو بالیدہ کرنیکی پوری صلاحیت نہین رکھتی ہے ۔ بالو آمیز کیوال یا بلسندری یا دورس زمین یا کوئی ایسی زمین جو نرم اور بالو آمیز ہو اس کام کے واسطے موضوع ہے ۔ اگر سخت کیوال زمین مین انگور لگانے کی کسی وجہ سے مجبوری لاحق ہو تو اس حالت مین جہان جہان پر انگور کا درخت نصب کرنا متصور ہو وہان پر پہلے سے قد آدم زمین کہود کر نرم اور بالو آمیز مٹی اوسمین ڈال رکھنا چاہئے اس ترکیب سے جب درخت لگائے جاینگے تو اونکو بالیدگی مین دیر نہین لگیگی بہرحال جب زمین پرورش انگور کے واسطے تجویز کیجا چکے تب تاکستان کی تیاری کے لئے کارروائی ہائے ذیل کا عمل ہونا ضروریات سے ہے ۔

ظاہر ہے کہ انگور کا درخت بیلدار ہونے کے باعث کسی ایسی مضبوط شئے کی استعانت کے بغیر کہ جسپر چڑہکر وہ اپنی شاخین پہیلا سکے بالیدہ نہین ہو سکتا ہے اسلئے اسکے واسطے ایک زمین ایسی تجویز کرنا چاہئے جو جنوباً و شمالاً انگور بونیوالے کی خواہش کے مطابق طویل ہو اور عرض مین دس یا بارہ فٹ سے کم نہو اس زمین کی ہر دو جانب طولانی مین سات یا آٹھ فٹ کے فاصلوں پر برابر پختہ پائے جو ۱۵ انچ مربع اور سات فٹ بلند ہی ہین ہون تعمیر کئے جائین اور ہر دو پاؤن کے درمیان بانس کی جعفریان لگائی جائین اور عرض کے ہر دو پایہ کا

مقابل پر ایک شہتیر رکھی جاسے اور ہر شہتیر کے وسط مین دو یا تین فٹ کا بلند بلوا جڑا جائے اور اسکے اوپر جعفری کا دو چھپرہ ڈالا جاسے جب اسکی تعمیر سے فرصت ہو چکی تب طول کے ہر دو پایہ کے وسط مین زمین درست کر کے انگور کا ایک درخت لگایا جاسے بالیدہ ہوکر یہ سب انگور کے درخت پایون کی جعفریان اور دو چھپرے کی جعفریان کو اپنی شاخون اور پتون سے چھپا لینگے اور یہ تاکستان براسے خود زیور باغ ہو جائیگا اسکے سایہ مین جنوباً و شمالاً نہ صرف ٹہلنے اور پھرنے کی معقول جگہ قایم ہو جائیگی بلکہ صدہا گملون کے درختون کو سایہ مین رکھنے کا موقع ہاتھ آئیگا - ہندوستان مین تاکستان تیار کرنیکی یہی ترکیب ہے اور اس ملک کے واسطے یہی طریقہ نہایت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اہل انگلستان اس وضع پر تاکستان نہین تیار کرتے ہین - انگور کی بیلون کو اکثر دیوارون پر چڑہاتے ہین چونکہ بدانست مولف طریقہ انگریزی اس ملک کے حسب حال نہین ہے اسواسطے بہ نظر اختصار درج کتاب ہذا نہین کیا جاتا ہے -

آخر ایام بارش انگور نصب کرنیکا بہترین زمانہ ہے - کوہی مقامون مین ابتداے زمانہ نصب سے چار برس کے اندر انگور بارور ہوتا ہے لیکن ہندوستان کے میدانی حصون مین اس سے بہی زیادہ زمانہ اسکے بارور ہونیکے لئے درکار ہے -

درختون کی تقویت کی نظر سے ہر سال انقضای ماہ اکتوبر کے بعد انگورون کی جڑون کو کھود کر چھہ یا سات ہفتہ تک کھلا رکھنا چاہئے اس عرصہ مین پرانی پتیان خزان کر جائینگی ایسے وقت مین انگور کی شاخون کو چھانٹنا بہی لازم ہے فروری آتے نئی شاخین اور پتیان نکلنا شروع ہو جائینگی شاخون اور پتیون کے نکلنے کے قبل چھانٹنے کا یہ فائدہ ہے کہ درخت کا مادہ ضائع نہین جاتا ہے جو لوگ شاخہاے نورستہ و برگہاے تازہ کے ظہور کے بعد ایسا کرتے ہین

درختون کی قوت مفت مین ضایع کرڈالتے ہین بہرحال جب شاخہاے نورستہ
وبرگ ہاے تازہ کی نمو شروع ہو اوسیوقت درختون کی کہلی ہوئی جڑون کو
کہاد ڈالکر بند کردینا چاہیے اور اگر پانی کی ضرورت دیکہی جاے تو بقدر انداز
پانی بہی دینا چاہیے انگور کی جڑون کے واسطے کہاد کا نسخہ مندرج ذیل ہوتا ہے
شورہ کہلی ہسف گوبر بوسیدہ آہک یعنی چونا گرگٹ کہلی اور گرگٹ کو
خم مین سڑائین جب کہاد کا زمانہ آئے تب گوبر بوسیدہ سڑی ہوئی کہلی اور
گرگٹ کو جڑون مین ڈالکر شورہ اور آہک کو علیحدہ علیحدہ پانی مین محلول کرکے اوپر سے
داخل کرین۔

اگر سڑی ہوئی مچہلی کا کہاد موجود ہو تو جڑون مین داخل کرین اور اوپر سے تہوڑا تہوڑا
شورہ کو باریک کرکے چہیٹین اسکے بعد تہالے کو برابر کرڈالین اگر مچہلی کی کہاد کا
سامان نہ ہوسکے تو گہونگہے کے مغز کا کہاد مچہلی کے کہاد کا بدل ہوسکتا ہے
گہونگہے کے مغز کے کہاد بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ ایک خم مین گہونگہے کے مغز
اور نرم مٹی کو تو بہ تو ڈالتے جاتے ہین دو تین مہینے مین سب مغز بوسیدہ ہوکر
مٹی مین شامل ہو جاتا ہے۔ مچہلی اور گہونگہے کے مغز دونون مین فاسفورس
موجود ہے لیکن مچہلی مین زیادہ ہے مگر دونون کی کہاد کے ساتھہ شورہ کی معیت
واجبات سے ہے کسواسطے کہ نظام نباتات مین نمک وپوٹاشس وفارسفورس کی
اجزا بہت کچہہ دخل رکہتے ہین۔

انگور کو سیرابی کی حاجت بہت ہوتی ہے لیکن کثرت سیرابی جیسے تمام مثمر
اشجار وبخوم وحسایش کو مضر ہوتی ہے اوسیطرح انگور کو بہی ہوتی ہے بس
سیرابی کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جب پرانی شاخون کے چہانٹے جانیکے بعد نئی
شاخین اور نئے پتے نکلنا شروع ہون تو اوسی وقت سے اسکو بقدر حاجت

پانی دینا چاہیے پھر جب شاخون مین پھول لگین تو اوس وقت سے لیکر اوس زمانے تک کہ جب انگور کے دانے کچھ شکل نکال چکین مناسب سیرابی مین کوتاہی نہین کرنا چاہیے مگر انگور کے پختگی کے زمانے کے کچھ روز پہلے ہی سے سیرابی موقوف کردینا چاہیے اسوقت کی سیرابی سے پھلون کی شیرینیت کم ہو جاتی ہے جب انگور کے خوشے پختگی کے قریب ہون تو خوشون کے قریب کی شاخین اور پتیان جو آمد روشنی اور ہوا کی مانع ہوتی ہون اونہین فوراً دور کرنا چاہیے ورنہ حجاب کے وجہ سے پھلون کے نضج مین فتور پڑیگا اور عدم نضج کے باعث پھلون مین ترشی رہ جائیگی انگور کے باروز کرنیکے لئے اوسکی شاخون کو موقع کے ساتھ چھانٹنا ضروریات سے ہے ورنہ معقول پیداوار کی امید ساقط متصور ہے۔ انگور کا درخت کثیر الاوراق اور کثیر الاعضان ہوا کرتا ہے یعنی انگور کا درخت کثرت سے پتے اور شاخین پیدا کرتا ہے چونکہ ہنیرمی جز زیادہ پیدا کرتا ہے اسلئے اسکو چھانٹنے کے بھی ضرورت سال بسال ہوا کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ انگور کے پرورده کرنے کی علت غایتہ یہی ہے کہ اوس سے پھل پیدا ہون نہ یہہ کہ اوسکی شاخون اور پتون کی کثرت سے تاکستان جنگل کی شکل پیدا کرے اس واسطے اوسکی شاخون اور پتیون کا چھانٹنا ضرور ہو جاتا ہے تاکہ وہ مادہ جو شاخون اور پھلون کے طرف صرف ہوتا وہ پھلون کے طرف منتقل ہو کر حسب مراد باروری کا سامان کرسکے۔ مولف سابق مین عرض کرچکا ہے کہ انگور کے درختون کو چھانٹنے کا بہترین زمانہ وہی ہے کہ جب اونکی پتیان خزان کرجاتی ہین اسواسطے وسط نومبر اس کام کے واسطے مناسب زمانہ متصور ہے لیکن اگر اس سے بھی دو چار روز پہلے چھانٹنا عمل مین آئے تو انسب ہوگا مگر القضائے نصف ماہ نومبر کے بعد جسقدر زیادہ التوا کی صورت ظہور مین آئیگی اوسیقدر اسکا عمل کمتر مفید ہوتا جائیگا۔ بہرحال چھانٹنے کا طریقہ یہ ہے

کہ ہر شاخ کی تین آنکھ یعنے تین پورین چھوڑ کر سب کو تراش ڈالنا چاہیے تراشنے
کے بعد عرق شجری اعلے کیطرف صعود کرنا شروع ہوگا نئی شاخون کے آثار نمودار
ہونا شروع ہونگے نئی پتیان نکلنے لگین گی اور آخر کار پھول نمایان ہو کر حسب
مراد پھل لگین گے اور تمام محنتون کا انجام بخیر ہو گا جو اشخاص ایسے زمانہ میں
اپنے انگور دن کو چھانٹتے ہین کہ جب عرق شجری صعود کرنے لگتا ہے اور نئی
شاخین اور پتیان درختون مین نکلنے لگتی ہین تو اونکے انگور کے درخت اونکی
اس غلط کارروائی کی بدولت کمزور ہو کر حسب مراد بار ور نہین ہو سکتے ہین
واقعی اس غلط کارروائی سے درختونکا جوش محض بیکار جاتا ہے موقع سے
درختون کا چھانٹنا جسقدر مفید ہوتا ہے اوسیقدر اونکا بیموقع چھانٹنا اونکو
ضرر رسان ہوتا ہے مگر جاہل اشخاص جو ترکیب و نظام نباتات سے لاعلمی علم
نباتات کے باعث ناواقف ہوتے ہین بیموقع درختون کو چھانٹکر خراب اور
ضایع کر ڈالتے ہین —

انگلستان مین انگور کی جڑونکے چھانٹنے کا بھی دستور ہے چنانچہ مسٹر جیمس کتھل
(Mr. James Cuthill.) کے اس مادے کی تحریرات کا خلاصہ بہ نظر
اطلاع دہی شائقین مندرج ذیل کیا جاتا ہے۔

صاحب موصوف لکھتے ہین کہ درختان مثمر کے جڑون کو چھانٹنا ایک نہایت
توجہ طلب امر ہے اس کارروائی کے مروج ہونیکی یہ شکل پیدا ہوئی کہ بہت برس
گذرے کہ انگلستان کے باغبانون نے امتحاناً پرانے درختان مثمر کی جڑون کو کھود کر
چھانٹنا شروع کیا ایسا کرنے سے پرانے درخت بلاناغہ ہر سال حسب مراد بارور
ہونے لگے تب سے جڑونکا چھانٹنا مفید اشجار مثمرہ ہونیکے باعث ایک امر
ضروری سمجھا جاتا ہے مسٹر ریورس (M. Rivers.) نے بھی بوضاحت

ثابت کر دکھایا ہے کہ موقع سے درختون کی جڑون کو چھانٹنا بہت فائدہ بخش ہوتا ہے اب اس کارروائی کی عمدگی مین کسیکو جاے گفتگو نہین ہے۔ اس کارروائی کی عمدگی کے ثبوت مین مسٹر کٹھل لکھتے ہین کہ ہم نے بڑی بڑی ناشپاتی کے ایسے درخت دیکھے کہ جو اسقدر عظمت و جسامت کے ساتھ بھی صرف چند دانے پھل پیدا کیا کرتے تھے مگر جب اونکی جڑین چھانٹی گئین تب سے اونمین پھل حسب مراد آنے لگے اسیطرح صاحب موصوف کا یہ بھی بیان ہے کہ ہمنے بمقام فلہم (Fulham) دو درخت انگور ایک ہاٹ ہوس[1] (Hot house.) مین لگائے ان درختون کی عمر دس برس کی تھی اور اس عرصہ تک یہ دونون درخت ایک کنسرویٹری[2] (Conservatory.) مین پرورده کیے گئے تھے ہم نے ان درختون کی جڑین چھانٹ ڈالین جسکے باعث دوسرے ہی سال نصب کیے جانیکے بعد دونون درخت حسب مراد بارور ہوے اوسوقت سے لیکر اسوقت تک کہ بیس برس کا عرصہ گزر چکا ہے یہ دونون درخت بلا ناغہ ہر سال افراط سے عمدہ پھل لایا کرتے ہین اسیطرح بہت مثالین موجود ہین جنکے اعادہ کی کوئی حاجت نہین ہے۔

---

[1] ہاٹ ہوس (Hot house.) کا ترجمہ گرم خانہ ہے اہل فرنگ ایسا ایک مکان تیار کرتے ہین کہ جس مین نازک اور گرم ملکون کی نباتات پرورده کیجاتی ہین اور سرد ہوای خارجی کے صدمہ سے امن مین رہتی ہین اسطرح کی نباتات سرد ملکون مین گرم خانون کے بغیر زندہ نہین رہ سکتی ہین۔ [2] کنسرویٹری (Conservatory.) سے مراد ایسا گھر ہے جسمین مختلف اقسام کے نباتات مجتمع کیے جاتے ہین اور وہان ان نباتات کی تمامتر حفاظت ہوسکتی ہے بیشتر ان نباتات سے ایسے ہوتے ہین جو دوسرون ملک سے لاکر اس گھر مین پرورده کیے جاتی ہین۔ اس گھر کی تعمیر مین شیشے بہت خرچ ہوتے ہین جسکی وجہ سے اسکے اندر آفتاب کی روشنی اور حرارت کی پہونچنے مین

مسٹر کٹہل (Cuthill صاحب) آخر مین یہ لکہتے ہین کہ جب انگور کے درختون کی جڑ و انکی چہانٹنے سے انگلستان مین فائدہ کثیر حاصل ہوتا ہے تو اور ملکون مین بہی اس کارروائی کی پابندی نفع بخش ہوسکتی ہے اگر کوئی حضرات ارباب شوقین سے اس امر کا تجربہ ہندوستان مین فرمائین اور اپنے نتیجہ تجربہ سے بذریعہ کسی اخبار کے اپنے ہندی ہموطنون کو مطلع کرسکین تو اونکی سعی نیک کا احسان اونکے تمام ہموطنون کی گردن پر رہجائیگا اور بلاشبہ عنداللہ بہی اس کار خیر کی بدولت مستحق اجر عظیم ہونگے ۔

واضح ہو کہ اکثر غفلت اور کہن سالگی کے باعث بہی انگور کے درخت خراب ہوجاتے ہین پس یا اونکی باروری مطلق موقوف ہوجاتی ہے یا اگر کسیقدر بارور بہی ہوتے ہین تو اونکے پہل بدذائقہ چہوٹے گندہ پوست پیدا ہوتے ہین بیشتر تو یہی ہوتا ہے کہ بارور ہی نہین ہوتے ایسے ناپرسان اور کہن سال درختہا ے انگور کی اصلاح کے لئے لفٹنٹ پاگسن (Pogson صاحب) کی تحریرون کا خلاصہ جو مندرج ذیل ہوتا ہے قابل توجہ متصور ہے ۔

بہ نظر اصلاح لازم ہے کہ درختون کی جڑین بحفاظت تمام ماہ فروری مین کہودی جائین اور جب کہودی جاچکین تو فوراً اونکی جڑون مین دو گہڑی رقیق کہاد داخل کیجائین ۔ انگور کے رقیق کہاد کی ترکیب مندرج ذیل ہوتی ہے ۔

نسخہ کہاد

سلفیٹ آف لائم شورہ کسیس ۔ شورے کو ایک بالٹی مین رکھکر اور

ص کوئی امر مانع نہین ہوتا ہے اس گہر کی بدولت شدت سرما سے درختون کو صدمہ پہونچنے نہین پاتا ہے ۔ امراے انگلستان اکثر اس طرز کے گہر پرورش نباتات کے واسطے تعمیر کراتے ہین

آب اضافہ کرکے محلول کرنا چاہیے بعد ازان کسیس اسمین داخل کیجائے بعد ازان سلفیٹ آف لایم کو
رفتہ رفتہ کرکے آمیختہ کرنا چاہیے جب نسخہ بالاکی مطابق رقیق کہاد جڑونمین داخل ہوکر جذب ہوجاچکے
تب کہاد مندرج ذیل اضافہ کرکے جڑون کو پھر مٹی سے چہپاکر مارچ تک اس حالت پر رہنے دینا چاہیے جب
یہہ زمانہ آپہونچے تب دوبار ہر ہفتہ ایک مشک پانی سے جڑونکو سیراب کرنا ضروری ہے نسخہ کہاد یہ ہے
سفوف استخوان سوختہ مٹی نرم۔ اول دو سیر سفوف مذکور کو جڑون پر چڑکنا
چاہیے تب اوسپر سے دو انچ نرم مٹی ڈالی جائے اسپر سے اوپلی کی خاکستر
جسکے ذریعہ سے استخوان جلایا جائے بچھانا چاہیے جب یہ سب چیزین جڑونمین
داخل کیجا چکین تب کہودے ہوئے تہالے کو عمی مٹی سے چہپاکر برابر کرنا درکار ہے
اس طور پر انگور کے درخت کو اپریل کے مہینے تک بحالت خود رہنے دینا لازم ہے
لیکن جب مارچ کا مہینا آئے تب سے ہفتہ مین دو بار جڑون مین پانی دینا چاہیے
جب شاخون مین پہول نکلنا شروع ہو تب پھر کہاد رقیق بطریق مذکور بالا دیا جائے
اس کہاد دینے کے بعد زمین کو خشک ہونیکے لئے چہوڑ دینا چاہیے پھر جب زمین
خشک ہونے لگے اور زمین مین شگاف نمودار ہونا شروع ہو تب پھر ہفتہ
مین دوبار سیراب کرنیکی ضرورت ہوگی اس ترکیب کی پابندی سے انگور
کے درخت نہایت بالیدہ ہوکر کثرت سے پہل لائینگے لفٹنٹ پاگسن (
Paggson) استخوان کے سوختہ کرنیکا طریقہ اس طور سے
اپنی تصنیف مین درج فرماتے ہین کہ ایک سوراخ زمین مین ایک فٹ عمیق
اور قطراً تین فٹ کہودنا چاہیے اس سوراخ کو تو بہ تو استخوان اور
اوپلے سے بھرنا چاہیے اور اسکے اوپر سے بھی بہت سا اوپلا ڈالنا چاہیے
بعد ازان تین طرف سے اس انبار مین آگ لگانا درکار ہے یہہ اس غرض سے
کہ بیک وقت تین طرف سے اوپلے مشتعل ہوکر تمام استخوان کو جلا ڈالین

جب آگ سرد ہوجاوے تب تمام استخوان کو چنکر سفوف کر ڈالنا چاہیے ۔
اس سفوف کے علاوہ اوپلے کی راکھہ بھی بحفاظت تمام رکھی جاوے یہ وہی
خاکستر ہے جسکی نسبت بالا مین اشارہ ہوچکا ہے ۔
واضح ہو کہ ایک من استخوان جلانے سے نصف من سفوف استخوان سوختہ
تیار ہوگا اور جیسا کہ بالا مین مذکور ہوچکا ہے اس سفوف سے دو سیر فی درخت
حسب ترکیب مذکورۂ بالا ہر درخت کی جڑ مین ڈالنا کافی ہوگا ۔ لفٹننٹ موصوف
لکھتے ہین کہ اس نسخہ کے استعمال سے انگور کے بہت سے کہنہ اور بیکار
درخت بار ور ہوگئے ہین ۔ حسب ہدایت لفٹننٹ موصوف درختون کو اس
نسخہ کا استعمال سال بسال درکار ہے اس ترکیب کی پابندی سے قوت مثمرہ
بہت ترقی کر جاتی ہے اور بار وری حسب مراد ظہور مین آتی ہے ۔
استخوان سوختہ کا سفوف انگور کو نہایت مفید ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ
خاکستر استخوان مین بکثرت فاسفیٹ موجود رہتا ہے اور بھی اسکے خاکستر کے
ذریعہ سے اور بھی چند اقسام کے فاسفیٹ مثل فاسفیٹ آف لائیم (
Phosphot of Lime) و فاسفیٹ آف میگنیشیا (Phosphot-Magnasia)
و فاسفیٹ آف پوٹاش (Phosphot of Potash) و فاسفیٹ آف آیرن
(Phos Phot of iran) پیدا ہوتے ہین اور چونکہ پختہ انگور مین جزو
پوٹاش و میگنیشیا و آب و اقسام فاسفیٹ بکثرت موجود رہتے ہین ۔ خاکستر
استخوان کی حاجت محتاج بیان نہین ہے ۔
واضح ہو کہ نسخہ ہاے مذکورۂ بالا سے ہر قسم کی تقویت و تغذیہ کی شکل و صورت
درختان انگور کے لیے پیدا ہوتی ہے اور نسخہ ہاے بالا تمام ایسے اشجار مثمرہ کو
مفید ہوتے ہین کہ جنکے بشرط ترکیب انگور کے ساتھہ استعمال اجزای کیمیائی مین مناسبت کہتے ہون

واضح ہو کہ انگور کے درختون کو کیڑون کی وجہ سے بیشتر صدمہ پھونچتا ہے - اکثر اشجار ثمرہ مین کیڑے لگ جاتے ہین جنکے باعث اونکی بالیدگی اور شادابی مین نقصان عظیم لاحق ہوجاتا ہے -

طرد ہوام وقتل دیدان کے لئے مسٹر جیمس کتھل (Mr James Cuthill) اپنے انگور کے رسالے مین چند ترکیبین تحریر فرماتے ہین جنکی پابندی کیڑون کی ضرر رسانی سے انگور کے درختون کو امن مین رکھ سکتی ہے بلکہ بدانست مولف صاحب موصوف کی بعض ہدایتین اکثر اشجار ثمرہ کو نفع پہونچا سکتی ہین کتھل صاحب کی ہدایتون کا خلاصہ ذیل مین گزارش کیا جاتا ہے -

درختہاے انگور کی پرانی چھالون مین بکثرت کیڑے موجود رہتے ہین - ان پرانی چھالون کو نہایت توجہ کے ساتھ چھیل ڈالنا چاہئے چونکہ یہ چھالین اقسام طرح کے ضرر رسان کیڑون کے لئے ماوا و ملجا ہوتی ہین انکے چھیلے جانے سے کیڑون کو پناہ کی شکل قایم نہین رہتی ہے -

جب انگور کے درخت چھانٹے جاچکین تو فوراً اوسی کے بعد پرانی چھالون کو دفع بھی کرنا لازم ہے جب پرانی چھالین چھیلی جاچکین تب تمام شاخون پر گندھک چونا اور کویلہ کے پانی کا پچارا چڑھانا چاہئے اور یہ پچارا اسی طور پر شاخون پر پھیرا جائے جیسا کہ چونا دیوارون پر پھیرا جاتا ہے لیکن اگر پچارا پھیرنے کے وقت پانی گرم ہو تو اور بھی بہتر ہے جیمس کتھل (Mr James Cuthill.) صاحب لکھتے ہین کہ پرانی چھالون کی چھڑانیکا کیا اثر گرم ملکون کے انگور کے درختون پر ہوگا ہم بہ اطمینان تمام نہین کہہ سکتے لیکن مولف کو اس ترکیب کے نفع رسانی کا یقین تمام بہ سبیل تجربہ حاصل ہے - ہندوستان مین ارباب شوق بلا تامل اس کارروائی کی پابندی

اختیار فرمائین فائدہ کے سوا کبھی نقصان لاحق نہ ہوگا۔ بہرحال صاحب موصوف
لکھتے ہین کہ جب پرانی چھالین نہ چھوڑی جائین تب اوسوقت اجزاے بالا رقیق تر
شکل سے شاخون پر پھیری جائین بالمختصر جب ہدایت بالاکی تعمیل ہوچلیگی تب
تھوڑے ہی عرصہ کے بعد درختون مین صحیح المزاجی آجائیگی نئے نئے سبز
پتے نکلنے لگین گے اور تمام درخت نہایت شاداب نظر آنے لگین گے اس
تروتازگی اور شادابی کی یہ وجہ ہوگی کہ تمام کیڑے جو درختون کی قوتون کو
صرف کرڈالتے ہین مرجائینگے ظاہر ہے کہ جس درخت مین ہزارون ہزار کیڑے
لگے ہوے ہون اور اوسی درخت کی رطوبات صحیحہ سے اون کیڑون کا تغذیہ
ہوا کرے ایسے درخت کی تروتازہ اور شاداب ہونیکی کیا امید کیجا سکتی ہے۔
کیڑون کے دفع کرنیکی دوسری ترکیب یہ ہے کہ جب درخت چھانٹے جا چکین
اور قبل اسکے کہ تاکستان کی زمین کوڑی یا سوہنی کیجا چکے ہر درخت کی جڑ کی
چارونطرف خس یا پیال رکھکر اس خس یا پیال مین آگ لگا دینا چاہیئے
جب شعلہ بلند ہوگا جتنے کیڑے اور اوسکے انڈے بچے ہونگے سب سوختہ ہوجائینگے
لیکن اس ترکیب کی مطابق ایسے روز مین کارروائی کرنا چاہیئے کہ جسمین ہوا تیز
نہ ہو ورنہ شعلہ راست طور سے بلند نہ ہوسکیگا اور اس وجہ سے ازالہ دیدان
بطریق احسن عمل مین نہ آئیگا آب گرم سے بھی قتل دیدان خوب ہوتا ہی تمام کیڑے
مع انڈے بچے ہلاک ہوجاتے ہین اور درختون کو کسیطرح پر صدمہ نہین
پہونچتا ہی بلکہ کیڑون کے دفع کرنیکا سب سے آسان اور کم خرچ طریقہ یہی ہے
واضح ہو کہ پانی کو اس کام کے واسطے ایک سو تیس ۱۳۰ درجہ سے لیکر ایکسو
پچاس ۱۵۰ درجہ تک گرم کرنا مناسب ہوگا ان درجات سے نہ کم نہ زیادہ پانی
گرم ... انگور کے کیڑون کے علاوہ اور درختون کے بھی کیڑے

آب گرم سے ضائع ہوجاتے ہین مسٹر جمیس کٹہل (Sir James Cathill)
آب گرم کی سریع التاثیری کی نسبت بہت کچھہ لکھتے ہین اور واقعی حالت
یہ ہے کہ ازالۂ دیدان اس سے بخوبی ہوسکتا ہے۔
محقق موصوف ازالۂ دیدان کے لئے ترکیب ذیل بھی تحریر فرماتے ہین بلا شبہ
یہ ترکیب تمام اقسام اشجار کو فائدہ بخش ہوسکتی ہے اور اس ترکیب کو انگور کے
ساتھہ کوئی خصوصیت نہین ہے وہو ہذا۔
بقدر انداز گندہک کچلہ تمباکو صابون ولایتی کافور وجوہر شراب
سبکو پانی مین آمیختہ کرین۔ جوشش کے بعد جب پانی کی حرارت صرف
سو درجہ رہ جای تب اس جوش دادہ پانی مین چھوٹے درختون کو غوطہ دین
یا بڑے درختون کے پتون کو اس پانی سے دہوئین یہہ ترکیب قتل
دیدان و طرد ہوام حسب مراد کرتی ہے بلکہ مادہ کرمی کا قلع اس ترکیب سے
ظہور مین آتا ہے۔
واضح ہو کہ انگور کو آمد برشکال کے پہلے پختہ ہوجانا چاہئے ورنہ بارش کی وجہ سے
انگور کے دانے ضائع ہوجاتے ہین بارش کے قبل پختہ ہونیکی صورت
یہی ہے کہ انگور کے درخت حسب ہدایت مندرجہ کتاب ہذا چھانٹے جائیں
جب درختون کے چھانٹنے مین دیر ہو گی پہل بھی دیر کر کے پختہ ہونگے اور
جہان برسات آگئی پھر پہلون کا ذائقہ بھی برا ہوجاتا ہے لذیذ ترین انگور
گرم ترین ایام مین تیار ہوتے ہین اسی لئے آمد برشکال کے قبل انگورونکے
پختہ ہوجانیکی طرف توجہہ لازم ہے۔
انگورون کے پختہ ہونیکا بہترین زمانہ ملک دکن کے لیئے ماہ مارچ اور
بنگالہ وبہار کیواسطے مئی اور اضلاع ممالک مغربی وشمالی کے لئے جون ہے

جب انگور کی خوشے ممتاز شکل ہو جائین تب اونپر کپڑے کی تہیلیان چڑہانا درکار ہوگا
ورنہ طیور اور دیگر ضرر رسان جانور اونکے دانون کو خراب کر ڈالینگے ایسا نہین
کرنے سے انگور کی عمدہ پیداوار اکثر ضایع ہو جاتی ہے اور پہر اوسوقت کی حسرت
احاطہ بیان سے باہر متصور ہے

انگور کے درخت قلم کے ذریعہ سے تیار ہوتے ہین - اسکے تیار کرنیکا سب سے آسان
طریقہ یہی ہے - مولف نے تخم سے بھی تیار ہوتے دیکھا ہے مگر تخمی درخت کمزور
ہوتے ہین قلم سے تیار کرنیکی ترکیب یہ ہے کہ آخر ماہ نومبر مین انگور کی
شاخین کاٹکر زمین مین ترچھے طور پر گاڑ دی جائین اور چارونطرف کی زمین خوب مٹی سے
دبا دی جاوے - قلم جو زمین مین گاڑی جائین ایک بالشت کے برابر ہون اور
اور دو آنکھین جہان سے نئی شاخین نکلین گی زمین سے باہر رکھی جائین اگر زیادہ
قلم تیار کرنا ہو اور زیادہ شاخین قلم کے واسطے میسر نہ ہون تو طول مین قلمون کو کم کر دینا
مضایقہ نہین رکھتا ہر اس صورت مین قصر کے سبب سے صرف ایک آنکھ کو زمین سے
باہر رکھنا چاہیے - قلمون کے تیار کرنیکے لئے زمین نہایت نرم اور بالو آمیز
درکار ہے سخت کیوال زمین مین قلم تیار نہ ہو سکین گی قبل اسکے کہ قلم سب داخل
زمین کی جائین زمین کو درست کر لینا ضروری ہے بحسب حاجت ان قلمون کو
سیراب بھی رکھنا درکار ہوگا -

واضح ہو کہ لاہور و سہارنپور و لکھنؤ وغیرہ کے سرکاری باغون مین چند اقسام کی انگور کے
تیار قلم بکثرت فروخت ہوتی ہین - حضرات اہل شوق تیاری تاکستان کی لئے نئے
درخت ان سرکاری کارخانون سے منگوالین بلا تردد عمدہ عمدہ اقسام کی انگور کے
درخت عرصہ قلیل مین بہم ہو جائینگے

انگور کے پیدا کرنیکی ترکیب ۔۔۔ ہے جو پہلے بیان مین ذکر ہا چکی ہے فقط